Presented By: https://jafrilibrary.com

اَخلاقِ انبیاء علیہم السّلام

تالیف: واعظ تاج محمد لنگرودی

ترجمہ: ذوالفقار علی زیدیؔ

ناشر
الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اَخلاقِ انبیاء علیہم السّلام

تالیف : واعظ تاج محمد لنگرودی

ترجمہ : ذوالفقار علی زیدیؔ

ناشر

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

Presented By: https://jafrilibrary.com

maablib.org

Presented By: https://jafrilibrary.com

کتاب کی شناخت

نام کتاب	☜	اخلاقِ انبیاء
مؤلف	☜	واعظ تاج محمد لنگرودی
مترجم	☜	ذوالفقارعلی زیدی
تصحیح	☜	سیدہ افشین زہرا
سال طبع	☜	مئی ۲۰۲۲ء
ایڈیشن	☜	دوسرا
تعداد	☜	۱۰۰۰
مطبع	☜	محراب پرنٹنگ پریس، پاکستان چوک، کراچی
کمپوزنگ	☜	غلام عباس وفاؔ
ناشر	☜	الحرمین پبلشرز پاکستان، کراچی

فون: 0333-3073398

Web Site: www.alharmain.org

Email: szazaidi52@gmail.com

ملنے کا پتہ ☜ علی بک ڈپو، عباس ٹاؤن گلشن اقبال A-4 ابوالحسن اصفہانی روڈ، کراچی

علی بک ڈپو نزد مسجد مسجد وحدت المسلمین گلستان جوہر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انتساب

ان معصوم ہستیوں کی بارگاہ میں
جنہیں پروردگار نے اپنی رسالت کے لیے منتخب کیا
بالخصوص سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جن کے بارے میں
قرآن کریم فرماتا ہے:

وَإِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ○

اور بے شک آپ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔ (سورۂ قلم: آیت ۴)

اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ.

بے شک مجھے اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے۔

ذوالفقار علی زیدی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فہرست

عرض ناشر ۶

مقدمہ ۸

اخلاق حضرت آدم علیہ السلام ۱۹

اخلاق حضرت شیث علیہ السلام ۳۴

اخلاق حضرت ادریس علیہ السلام ۳۸

اخلاق حضرت نوح علیہ السلام ۴۴

اخلاق حضرت ہود علیہ السلام ۵۴

اخلاق حضرت صالح علیہ السلام ۶۲

اخلاق حضرت ابراہیم علیہ السلام ۷۰

اخلاق حضرت لوط علیہ السلام ۱۰۰

اخلاق حضرت اسحاق علیہ السلام ۱۰۴

اخلاق حضرت یعقوب علیہ السلام ۱۰۷

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق حضرت یوسف علیہ السلام ۱۱۸

اخلاق حضرت ایوب علیہ السلام ۱۳۲

اخلاق حضرت شعیب علیہ السلام ۱۳۸

اخلاق حضرت موسیٰ علیہ السلام ۱۴۲

اخلاق حضرت خضر علیہ السلام ۱۶۷

اخلاق حضرت الیاس علیہ السلام ۱۷۷

اخلاق حضرت اسماعیل صادق الوعد علیہ السلام ۱۸۲

اخلاق حضرت لقمان علیہ السلام ۱۸۶

اخلاق حضرت داوٗد علیہ السلام ۱۹۵

اخلاق حضرت سلیمان علیہ السلام ۲۱۲

اخلاق حضرت دانیال علیہ السلام ۲۲۴

اخلاق حضرت یونس علیہ السلام ۲۳۰

اخلاق حضرت زکریا علیہ السلام ۲۳۵

اخلاق حضرت یحییٰ علیہ السلام ۲۴۰

اخلاق حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۲۵۲

اخلاق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۷۰

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَ اَھْلِ بَیْتِہِ الطَّاھِرِیْنَ الْمَعْصُوْمِیْنَ وَاللَّعْنَ عَلٰی اَعْدَآئِھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

انسان کی نفسیاتی شکل وصورت کو اخلاق کہتے ہیں۔ (لسان العرب)

اور کلی اعتبار سے اخلاق کی دو قسمیں ہیں ایک فطری اور دوسری اکتسابی، فطری اخلاق وہی ہے جس کی تعلیم تخلیق کے مدرسے میں ہی دی گئی ہے یعنی انسان کی سرشت میں رکھا گیا ہے اور آیت کریمہ (فَاَلْھَمَھَا فُجُوْرَھَا وَتَقْوٰھَا) کا مطلب بھی یہی ہے۔

اور اخلاق اکتسابی وہ ہے جسے انسان مختلف ذریعوں سے سیکھ لیتا ہے اور اس کے سیکھنے کے لیے اپنی سماعت اور بصارت سے کام لیتا ہے۔

فطری اخلاق میں ہم کسی قسم کا اختیار نہیں رکھتے لیکن اکتسابی اخلاق میں ہمیں اختیار دیا گیا ہے لہٰذا اس حالت میں ہمارا فریضہ کیا ہے؟ کیا ہم ہر ممکن طریقے سے استفادہ کریں یا کسی اصول و بنیاد کی بنا پر ایک پروگرام تشکیل دیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اکتسابی اخلاق کے معاملے میں ہم ایک مناسب اور شائستہ بنیاد کے محتاج ہیں تاکہ اچھے اور برے اخلاق کی پہچان میں کوئی غلطی نہ ہو۔ ہم گہرے غور وفکر کے ساتھ اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ صرف انبیاء اور پیغمبروں کا مکتب ہی ہر قسم کی اخلاقی خطا سے محفوظ ہے اگر ہم اکتسابی اخلاق کے مرحلے میں اس مکتب سے فیض حاصل کرتے ہیں تو دوسرے تمام مکاتب سے بے نیاز ہوجاتے ہیں۔

علمائے کرام نے مستقل کتب اس موضوع پر تحریر کی ہیں مترجم نے بھی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس بابرکت دسترخوان سے فیض حاصل کیا۔ اور اپنے مطالعے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی زندگی اخلاق کے مختلف مسائل اور مطالب سے پُر ہے اور اس کی مدد سے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب ترتیب دی جا سکتی ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں مختلف کتب سے کچھ مواد جمع بھی کیا تھا ایک دفعہ ہمارے بزرگ عالم دین مولانا سید محمد علی الحسینی (مرحوم) سے ایک نشست میں اس کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے اپنی لائبریری میں سے ایک کتاب اٹھا کر ہمیں مرحمت فرمائی دیکھا تو اس موضوع پر ایک مکمل کتاب تھی بجائے خود مواد ڈھونڈنے کے اسی کتاب کو اٹھا کر ترجمہ کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے ادارے کی کتاب ''اخلاق اہلبیتؑ'' شائع ہو چکی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ''اخلاق انبیاء'' بھی ''اخلاق اہلبیتؑ'' کی طرح ہمارے قارئین کے توجہ مرکز بنی رہے گی۔

اس کتاب کی طباعت کے سلسلے میں حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید تلمیذ حسنین رضوی (نیو جرسی) کی معاونت پر ادارہ اُن کا شکر گزار ہے اور قارئین سے درخواست ہے کہ مرحوم مولانا تلمیذ حسنین رضوی کی دینی خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور ان کے درجات کو بلند کرے حضرات آلِ محمدؑ کے زیر سایہ محشور فرمائے۔ اور ان کے اخلاف کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

خداوندا! تیرے برگزیدہ بندوں کے اخلاق کو معاشرے میں عام کرنے کی اس ادنیٰ سی کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرما، قارئین کے لیے اسے مفید اور ہمارے لیے ذخیرہ آخرت قرار دے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْرًا۔

ذوالفقار علی زیدی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

انبیاء علیہم السلام کی چار صفات

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ الصَّبْرَ وَالصِّدْقَ وَالْحِلْمَ وَ حُسْنَ الْخُلْقِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک صبر، سچائی بُردباری اور حسن اخلاق انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔ (سنن النبیؐ، ص ۵۹)

ایک اور روایت میں اس اختلاف کے ساتھ بیان ہوا ہے:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اِنَّ الصَّبْرَ وَالْبِرَّ وَالْحِلْمَ وَ حُسْنَ الْخُلْقِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَآءِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: صبر، نیکوکاری، بُردباری اور خوش اخلاقی انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔ (خصال صدوق، باب چہارگانہ، حدیث ۸۔۱)

ایک دوسرے سے ملاقات

عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَنَّهُ قَالَ: اَكْرَمُ اَخْلَاقِ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ اَلتَّزَاوُرُ فِی اللهِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرام، صدیقوں اور صالحین کی سب سے بڑی اخلاقی صفت خدا کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرنا ہے۔"

(سنن النبیؐ، ص ۶۲، منقول از دعائم الاسلام)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿خندہ پیشانی سے مصافحہ﴾

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْاَنْصَارِیْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِہٖ : مِنْ اَخْلَاقِ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ: اَلْبَشَاشَةُ اِذَا تَرَاءُوْا وَالْمُصَافَحَةُ اِذَا تَلَاقَوْا.

جابر بن عبداللہ انصاری نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کرامؑ اور صدیقین کا اخلاق یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملاقات کے وقت خندہ پیشانی سے پیش آئیں اور ایک دوسرے سے (مصافحہ کریں) ہاتھ ملائیں۔ (مجموعہ ورام، ج ۱، ص ۲۹)

﴿تکلف سے پرہیز﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِہٖ : نَحْنُ مُعَاشِرَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْاُمَنَاءِ وَالْاَتْقِیَاءِ بُرَآءُ مِنَ الْمُتَکَلِّفِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم انبیاء کرام، امانتدار اور پرہیزگار لوگ تکلف اور بے جا زحمتوں سے دور ہیں۔ (مصباح الشریعہ، ص ۲۴)

﴿انبیاء اور اچھے اخلاق﴾

قَالَ الصَّادِقِ عَلَیْهِ السَّلَامُ : اِنَّ اللهَ خَصَّ الْاَنْبِیَاءَ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ بِمَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَمَنْ کَانَتْ فِیْهِ فَلْیَحْمَدِ اللهَ عَلٰی ذٰلِكَ وَ مَنْ لَمْ تَکُنْ فِیْهِ فَلْیَتَضَرَّعْ اِلَی اللهِ وَلْیَسْاَلْهُ اِیَّاهَا وَ قِیْلَ لَهُ: وَ مَا هِیَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ : اَلْوَرَعُ وَالْقَنَاعَةُ وَالصَّبْرُ وَالشُّکْرُ وَالْحِلْمُ وَالْحَیَاءُ وَالسَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ وَالْغَیْرَةُ وَ صِدْقُ الْحَدِیْثِ وَالْبِرُّ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَالْیَقِیْنُ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالْمُرُوَّةُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے انبیاء کرام کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اچھے اخلاق سے مخصوص فرمایا ہے جو کوئی بھی اچھے اخلاق رکھتا ہو تو اسے شکر بجا لانا چاہیے اور جس کے پاس نہ ہوں انہیں چاہیے کہ خدا کے حضور اس کے لیے تضرع و زاری کرے۔ (اس دوران امام صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ مکارم (اچھے اخلاق کیا ہیں ؟) تو فرمایا : پرہیزگاری ، میانہ روی ، صبر ، شکر ، بُردباری ، حیا ، سخاوت ، شجاعت ، غیرت ، سچائی ، نیکوکاری اور امانت داری ، جوانمردی ، یقین ، حسن خلق اور مروت ہیں۔ (تحف العقول کلمات قصار امام ص ۳۶۲)

﴿انبیاء علیہم السلام کی خاص صفات﴾

عَنِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اَرْبَعَةٌ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ : اَلْبِرُّ وَالسَّخَاءُ وَالصَّبْرُ عَلَى النَّائِبَةِ وَالْقِيَامُ بِحَقِّ الْمُؤْمِنِ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : چار چیزیں انبیاء کے اخلاق میں سے ہیں : نیکوکاری ، سخاوت ، مصیبتوں پر صبر اور مومن کے حق کے بارے میں قیام کرنا۔ (تحف العقول کلمات قصار امام ص ۳۷۵)

﴿عطر لگانا﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اَلطِّيبُ فِي الشَّارِبِ مِنْ اَخْلَاقِ النَّبِيِّيْنَ وَ كَرَامَةُ الْكَاتِبِيْنَ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : مونچھوں پر عطر لگانا انبیاء کے اخلاق اور کراماً کاتبین کے احترام میں سے ہے۔ (مکارم الاخلاق ، ص ۴۴)

﴿پاکیزگی﴾

عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ التَّنَظُّفُ۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ پاکیزگی اور صفائی انبیاء کرامؑ کے اخلاق میں سے ہے۔ (سنن النبیؐ، ص ۱۰۱، حدیث ۸۸)

﴿عصا ہاتھ میں رکھنا﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : حَمْلُ الْعَصَا عَلَامَةُ الْمُؤْمِنِ وَسُنَّةُ الْاَنْبِيَاءِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى) : التَّوَكُّؤُ عَلَى الْعَصَا مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عصا ہاتھ میں رکھنا مومنوں کی نشانی اور انبیاء کا طریقہ ہے (ایک اور روایت میں ہے) عصا پر ٹیک لگانا انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔ (سنن النبیؐ، ص ۱۱۷، حدیث ۱۹)

﴿انبیاء کی پانچ خصلتیں﴾

قَالَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي الدِّيْكِ الْاَبْيَضِ خَمْسُ خِصَالٍ مِنْ خِصَالِ الْاَنْبِيَاءِ مَعْرِفَتُهُ بِاَوْقَاتِ الصَّلٰوةِ وَالْغَيْرَةُ وَالسَّخَاءُ وَالشَّجَاعَةُ وَ كَثْرَةُ الطَّرُوْقَةِ.

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ”سفید مرغ میں انبیاء کی خصلتوں میں سے پانچ خصلتیں ہیں:

(۱) نماز کے اوقات جاننا، (۲) غیرت، (۳) سخاوت، (۴) بہادری، (۵) زیادہ ہمخوابی۔ (خصال صدوق، باب پنجگانہ، حدیث ۱۳)

﴿عورتوں سے محبت﴾

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ حُبُّ النِّسَاءِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: انبیاء کے اخلاق میں سے ایک عورتوں کے ساتھ محبت کرنا ہے۔ (وسائل الشیعہ ج ۲۰، ص ۲۲، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿انبیاء کے سونے کا طریقہ﴾

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَلْاَنْبِيَاءُ تَنَامُ عَلٰى اَقْفِيَتِهِمْ مُسْتَلْقِيْنَ وَاَعْيُنُهُمْ لَا تَنَامُ مُتَوَقِّعَةً لِوَحْيِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: انبیاء کرام اپنی پشت کے بل سوتے ہیں اور ان کی آنکھیں نہیں سوتیں بلکہ وحی الٰہی کا انتظار کرتی ہیں۔

(خصال، باب چہارگانہ، حدیث ۱۲۶)

﴿انبیاء کی رات کی عبادت﴾

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قِيَامُ اللَّيْلِ مَصحّةٌ لِلْبَدَنِ وَ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ وَتَعَرُّضُ لِلرَّحْمَةِ وَتَمَسُّكٌ بِاَخْلَاقِ النَّبِيِّيْنَ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رات کے وقت اٹھنا بدن کے لیے صحت ہے، پروردگار عالم کی خوشنودی، رحمت کا حقدار بننا ہے۔ اس کے علاوہ یہ انبیاء کرام کے اخلاق سے وابستگی کی علامت ہے۔ (سنن النبی، ص ۱۴۱، حدیث ۱۵۰)

﴿پیغمبروں کی صفات﴾

مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوْسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: ثَلَاثٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ: اَلْعِطْرُ وَاَخْذُ الشَّعْرِ وَ كَثْرَةُ الطَّرُوْقَةِ.

معمر ب خلاد سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی ابن موسیٰ امام الرضا علیہ السلام سے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں انبیاء کی سنت میں سے ہیں: عطر لگانا، جسم کے بالوں کو صاف کرنا، زیادہ ہمخوابی کرنا۔

(اصول کافی ج ۵، ص ۳۲۰، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿بدنظری سے پرہیز﴾

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِيْ قِصَّةِ مُوْسَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَ قَالَ مُوْسٰى : كُوْنِيْ خَلْفِيْ وَ عَرِّفِيْنِي الطَّرِيْقَ فَإِنَّ (الْأَنْبِيَاءِ) قَوْمُ لَا نَنْظُرُ إِلَى اَدْبَارِ النِّسَاءِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت موسیٰ ابن عمران کے واقعے کے ضمن میں فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شعیب علیہ السلام کی بیٹی سے فرمایا: آپ میرے پیچھے پیچھے چلی آنا اور مجھے راستہ بھی بتاتی رہنا کیونکہ ہم گروہ انبیاء عورتوں کی پشت کی طرف نگاہ نہیں اٹھاتے۔ (سنن النبی، ص ۱۵۰، حدیث ۱۶۰)

﴿انبیاء اور معاف کرنا﴾

عَنْ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اَلْعَفْوُ عِنْدَ الْقُدْرَةِ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمُتَّقِيْنَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرمایا: طاقت و قدرت رکھتے ہوئے کسی کو معاف کرنا انبیاء کرام اور متقین کی سنت ہے۔ (سفینۃ البحار، ج ۲۳، ص ۲۰۸)

﴿خوشامد اور انبیاء﴾

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَيْسَ الْمَلَقُ مِنْ خُلُقِ الْاَنْبِيَاءِ.

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خوشامد اور چاپلوسی انبیاء کا طریقہ نہیں۔

(غرر الحکم، ج ۵، ص ۷۳)

﴿انبیاء کی گفتگو﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ : إِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِيَاءِ اُمِرْنَا اَنْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نُکَلِّمَ النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم گروہ انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں کی عقلوں کے مطابق ان سے گفتگو کریں۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۸۰، طبع جدید)

﴿انبیاء اور وراثت﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ: اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَلَا دِرْھَمًا وَلٰکِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک انبیاء کرام مال و دولت اور درہم و دینار وراثت میں نہیں چھوڑتے بلکہ علم کی وراثت چھوڑ جاتے ہیں۔

(بحار الانوار ج ۱، ص ۱۶۴، طبع جدید)

﴿انبیاء اور رات کا کھانا﴾

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ: عَشَاءُ الْاَنْبِیَاءِ بَعْدَ الْعَتَمَۃِ فَلَا تَدَعُوا الْعَشَاءَ فَاِنَّ تَرْکَ الْعَشَاءِ خَرَابُ الْبَدَنِ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ انبیاء شام کا کھانا، عشاء کی نماز کے بعد کھاتے تھے تم رات کا کھانا ترک مت کرو یہ بدن کی خرابی کا باعث ہے۔

(بحار الانوار طبع جدید، ج ۶۳، ص ۳۴۲)

﴿انبیاء کی چار خصلتیں﴾

عَنْ اَبِی الْحَسَنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ التَّنَظُّفُ وَ التَّطَیُّبُ وَحَلْقُ الشَّعْرِ وَ کَثْرَۃُ الطَّرُوْقَۃِ.

حضرت ابو الحسن علیہ السلام نے فرمایا: چار چیزیں انبیاء کے اخلاق کا حصہ ہیں:

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پاکیزگی، خوشبو کا استعمال، بالوں کا کاٹنا اور زیادہ ہمخوابی۔

(اصول کافی ج ۲، ص ۲۸۸)

﴿زراعت اور گلہ بانی﴾

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطِيَّةِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اَحَبَّ لِاَنْبِيَآئِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنَ الْاَعْمَالِ الْحَرْثَ وَالرَّعْيَ لِئَلَّا يَكْرَهُوْا شَيْئًا مِنْ قَطْرِ السَّمَآءِ.

محمد بن عطیہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: خداوند عالم نے اپنے انبیاء کے لیے گلہ بانی اور زراعت کو پسند کیا تاکہ وہ بارانِ رحمت یعنی بارش کو ناگوار نہ سمجھیں۔

(علل الشرائع، باب ۲۹)

﴿مسواک کرنا﴾

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اَلسِّوَاكُ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: مسواک کرنا انبیاء کی سنت ہے۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ٦٧، طبع جدید)

﴿امانتداری اور سچائی﴾

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا بِصِدْقِ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ اِلَى الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے کسی نبی کو نبی بنا کر نہیں بھیجا مگر یہ کہ باتوں کی سچائی، امانت کی ادائیگی کے ساتھ چاہے امانت رکھوانے والا، نیک ہو یا فاسق و فاجر۔ (اصول کافی، ج ۲، ص ۱۰۴، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انبیاء جسے برداشت نہیں کر سکتے

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی ابْتَلٰی اَیُّوْبَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بِلَا ذَنْبٍ فَصَبَرَ حَتّٰی عُیِّرَ وَاَنَّ الْاَنْبِیَاءَ لَا یَصْبِرُوْنَ عَلَی التَّعْیِیْرِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کو بغیر کسی گناہ کے مبتلا کیا آپ نے صبر کیا یہاں تک کہ لوگ مذاق اڑانے لگے مگر انبیاء کرامؑ ملامت پر صبر نہیں کر سکتے۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۴۷، طبع جدید)

انبیاء اور خوشبو

قَالَ عَلِیُّ ابْنُ مُوْسَی الرِّضَا عَلَیْہِ السَّلَامُ: اَلطِّیْبُ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَاءِ

حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ خوشبو لگانا انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔ (قصار بعمل ج ۲، ص ۱)

انبیاء اور مصیبت

عَنْ یَعْقُوْبَ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اِنَّا مَعْشَرَ الْاَنْبِیَاءِ اَسْرَعُ شَیْءٍ الْبَلَاءُ اِلَیْنَا ثُمَّ الْاَمْثَلَ فَالْاَمْثَلَ مِنَ النَّاسِ.

حضرت یعقوب علیہ السلام سے روایت ہے کہ ہم گروہ انبیاء تک مصیبت تمام چیزوں سے جلدی اور پہلے پہنچتی ہے اور اس کے بعد ان لوگوں تک جو ہم سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۱۱، طبع جدید)

انبیاء اور گناہ سے دوری

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَنْ اَبِیْہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اَلْاَنْبِیَاءَ لَا یُذْنِبُوْنَ لِاَنَّھُمْ مَعْصُوْمُوْنَ مُطَھَّرُوْنَ لَا یُذْنِبُوْنَ وَلَا یَزِیْغُوْنَ وَلَا یَرْتَکِبُوْنَ ذَنْبًا صَغِیْرًا وَلَا کَبِیْرًا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انبیاء گناہ نہیں کرتے وہ معصوم ہیں وہ کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ نہیں کرتے بلکہ تمام گناہوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۴۸، طبع جدید)

﴿انبیاء خدا کی پناہ مانگتے ہیں﴾

وَلَمَّا کَانَتِ الطِّبَاعُ مَائِلَۃً اِلَی اِتِّبَاعِ الشَّھَوَاتِ الْقَاطِعَۃِ لِسَبِیْلِ اللّٰہِ وَ کَانَ الْمَالُ مُسَھِّلًا لَھَا وَ اٰلَۃً اِلَیْھَا عَظُمَ الْخَطَرُ فِیْمَا یَزِیْدُ عَلٰی قَدْرِ الْکِفَایَۃِ فَاسْتَعَاذَ الْاَنْبِیَاءُ مِنْ شَرِّہٖ۔

جب انسان کی طبیعت خواہشات کی طرف مائل ہوتی ہے تو وہ خواہشات خدا کی راہ کے لیے رکاوٹ بن جاتی ہیں اور مال بھی اس میں آسانی پیدا کرتا ہے بلکہ یہ خواہشات کی تکمیل کے لیے ضروری ہے اس لیے کہا جاتا ہے کہ ضرورت سے زیادہ مال خطرناک ہے اور پیغمبروں نے ضرورت سے زیادہ مال کی برائی سے خدا کی پناہ مانگی ہے۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۱۵۸)

﴿اطاعت خدا کے زیر سایہ طویل عمر﴾

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ : طُوْلُ الْعُمُرِ مَعَ الطَّاعَۃِ مِنْ خُلُقِ الْاَنْبِیَآءِ۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اطاعت الٰہی میں طویل عمر انبیاء کے اخلاق میں سے ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿خوشبو، عطر اور مسواک﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: ثَلَاثٌ اُعْطِیَهُنَّ الْاَنْبِیَاءُ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ: اَلْعِطْرُ وَالْاَزْوَاجُ وَالسِّوَاكُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تین چیزیں انبیاء کرام کو عطا کی گئی ہیں: خوشبو کا استعمال، عورتوں سے محبت اور مسواک کرنا۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۴۶۱، طبع جدید)

﴿انبیاء کی سخاوت﴾

عَنْ اَبِی الْحَسَنِ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا بَعَثَ اللهُ نَبِیًّا وَلَا وَصِیًّا اِلَّا سَخِیًّا.

حضرت ابو الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے کسی نبی یا وصی کو سخاوت کے بغیر مبعوث نہیں کیا ہے۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۴۶۱، طبع جدید)

﴿انبیاء کا اسلحہ﴾

عَنِ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ لِاَصْحَابِهِ: عَلَیْکُمْ بِسِلَاحِ الْاَنْبِیَاءِ فَقِیْلَ وَمَا سِلَاحُ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ الدُّعَاءُ.

امام رضا علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرماتے تھے: اپنے لیے انبیاء کا اسلحہ حاصل کرو پوچھا گیا کہ انبیاء کا اسلحہ کیا ہے؟ فرمایا: انبیاء کا اسلحہ دعا ہے۔

(اصول کافی ج ۲، ص ۴۶۸، باب سلاح المومن، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت آدم علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام کا تعارف

حضرت آدم علیہ السلام کی شرم وحیا

حضرت آدم علیہ السلام کا اپنی غلطی پر گریہ

حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ

حضرت آدم علیہ السلام اور زینت

حضرت حوّا کے ساتھ محبت

حضرت آدم علیہ السلام کا صبر وتحمل

حضرت آدم علیہ السلام کی شکر گزاری

خدا سے جزا کی درخواست

حضرت آدم علیہ السلام کی کم گوئی

ابلیس کے شر سے بچاؤ کا انتظام

راز کی حفاظت کی تاکید

حضرت ہابیل کی جدائی

چھینک کے بعد حمد

عجلت سے پرہیز

تقویٰ کی سفارش

حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے اپنی عمر بخشنا

نیکیوں کی نصیحت

وفات کے وقت تسبیح وتقدیس

موت کے وقت درد اور توانائی کا اظہار

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت آدم علیہ السلام کا تعارف

حضرت آدم علیہ السلام تمام انسانوں کے باپ ہیں خداوند عالم نے انہیں گوندھی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور چالیس سال بعد اس میں روح پھونکی جس کی وجہ سے ان کے اعضائے جسم نے کام شروع کیا۔ اس وقت اپنے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں اور اس وقت ابلیس کے علاوہ تمام فرشتوں نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اس طرح وہ کافروں میں شامل ہوا۔ (سورۂ بقرہ : آیت ۳۴)

اس کے بعد حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی حوا کو بہشت میں جگہ دی اور انہیں شیطان مردود کے مکر و فریب سے ہوشیار کیا اور گندم کے علاوہ تمام بہشتی نعمات کو ان کی دسترس میں دے دیا لیکن دونوں آخرکار شیطان کے دام میں پھنس گئے جلد ہی توبہ کی اور خداوند عالم نے ان کی توبہ قبول کی اور انہیں زمین میں اتار دیا اسے ان کے لیے وطن قرار دیا۔

آخرکار حضرت آدم علیہ السلام نیسان مہینے کی چھٹی یا آٹھویں تاریخ مطابق ۱۱ ر محرم کئی دن بیمار رہنے کے بعد مکہ مکرمہ میں وفات پا گئے اس وقت آپ کی عمر ۹۳۰ سال، ۹۳۶ سال یا ۱۰۳۰ سال تھی اور مسجد خیف جو منیٰ میں واقع ہے دفن ہوئے ایک قول کے مطابق کوہ ابوقبیس کے ایک غار میں مدفون ہوئے۔

اور ایک سال بعد حضرت حوّا بھی بیمار ہو کر پندرہ دن بعد وفات پا گئیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ کو حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کے کنارے دفن کیا گیا۔ بعض مؤرخوں کا کہنا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے تابوت کو وادی سلام یعنی نجف اشرف منتقل کیا اور وہاں دفن کیا۔ (بحار الانوار جدید ج ۱۔ ناسخ التواریخ ج خطوط)

﴿حضرت آدم علیہ السلام کی شرم و حیا﴾

سورۂ اعراف کی آیت ۲۰ اور ۲۱ کی تفسیر میں آیا ہے کہ جس وقت حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا نے ممنوعہ درخت سے استفادہ کیا تو ان کا لباس اتر گیا اور وہ بے پردہ ہو گئے یہ دیکھ کر آدم بھاگنے لگے۔

ذَهَبَ اٰدَمُ هَارِبًا فِي الْجَنَّةِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ: اَنْ يَا اٰدَمُ مِنِّيْ تَفِرُّ قَالَ: لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ حَيَآءً مِنْكَ.

حضرت آدم علیہ السلام جنت میں بھاگ رہے تھے پروردگار کی طرف سے آواز آئی اے آدم علیہ السلام مجھ سے بھاگ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، اے میرے پروردگار! مگر شرمندگی کی بنا پر تجھ سے حیا کرتے ہوئے۔"

(تاریخ کامل ابن اثیر ج ۱، ص ۳۴)

﴿حضرت آدم علیہ السلام کا اپنی غلطی پر گریہ﴾

وَ كَانَ قَدْ بَكٰى هُوَ وَحَوَّاءُ عَلٰى خَطِيئَتِهِمَا وَمَا فَاتَهُمَا مِنْ نَعِيمِ الْجَنَّةِ.

حضرت آدم علیہ السلام اور حوا دونوں اپنی غلطی پر پشیمان ہو کر روتے تھے اور جنت کی نعمتیں جو ان کے ہاتھوں سے چلی گئی تھیں یاد کرتے تھے۔

(ابن اثیر، تاریخ کامل)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴾حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ﴿

لَمَّا زَلَّتْ مِنْ اٰدَمَ الْخَطِيْئَةُ وَاعْتَذَرَ اِلٰى رَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: يَا رَبِّ تُبْ عَلَيَّ وَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَاَعِدْنِيْ اِلٰى مَرْتَبَتِيْ... (الخ)

حضرت آدم علیہ السلام سے ترکِ اولیٰ سرزد ہوا تو خدا سے معذرت کی اور توبہ کرتے ہوئے کہا: میرے پروردگار! میری توبہ قبول فرما، میری معذرت کو قبول کر اور مجھے دوبارہ میرا مرتبہ عطا فرما۔ (تفسیر صافی، تفسیر آیت ۳۷)

فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

پس خداوند عالم نے آدم (علیہ السلام) کو کلمات سکھائے، آدم (علیہ السلام) نے ان کلمات کے وسیلے سے توبہ کی بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(سورۂ بقرہ: آیت ۳۷)

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کلمات کیا تھے جو حضرت آدم علیہ السلام کو سکھائے گئے۔ تفسیر صافی میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ کلمات یہ تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ وَاَنْتَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ.

کوئی معبود نہیں تیرے سوا تو پاک و منزہ ہے میرے معبود میں تیری حمد کرتا ہوں، میں نے برائیوں کا ارتکاب کیا اور اپنے اوپر ظلم کیا ہے، میری مغفرت فرما اور تو بہترین مغفرت کرنے والا ہے۔ کوئی معبود نہیں سوائے تیرے تو منزہ ہے میں تیری حمد بجالاتا ہوں، برائیوں کا ارتکاب کر کے میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میری توبہ قبول فرما بے شک تو توبہ قبول کرنے والا اور مہربان ہے۔
(تفسیر صافی بنقل از کافی)

ایک اور روایت یوں ہے:
اسی تفسیر صافی میں یہ بھی منقول ہے کہ وہ کلمات یہ تھے:

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ.

خداوندا حضرات محمد، علی، فاطمہ اور حسن و حسین علیہم السلام کے واسطے میری توبہ قبول فرما۔ (تفسیر صافی بقرہ: آیت ۳۷)

﴿حضرت آدم علیہ السلام اور زینت﴾

سَجَدَ اٰدَمُ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ يَا رَبِّ زِدْنِيْ جَمَالًا فَاَصْبَحَ وَلَهُ لِحْيَةٌ سَوْدَاءُ كَالْحُمَمِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلَيْهَا فَقَالَ: يَا رَبِّ مَا هٰذِهٖ فَقَالَ هٰذِهِ اللِّحْيَةُ زَيَّنْتُكَ بِهَا اَنْتَ وَذُكُوْرَ وُلْدِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت آدم علیہ السلام نے سجدہ کرنے کے بعد سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا: میرے پروردگار! میرے حسن میں اضافہ فرما اور جب دوسرے دن صبح کے وقت اٹھے تو ان کے چہرے پر سیاہ گھنی داڑھی تھی یہ دیکھ کر آدم علیہ السلام نے داڑھی پر ہاتھ پھیری اور کہا: خداوندا یہ کیا ہے؟
ارشاد فرمایا: یہ داڑھی ہے اور اسے تیرے لیے اور تیری اولاد و ذکور کے لیے قیامت تک حسن و زینت قرار دیا ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۱۷۱، طبع جدید)

﴿حضرت حوا علیہا السلام کے ساتھ محبت﴾

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَلَقَ حَوَّاءَ مِنْ فَضْلِ طِيْنَةِ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ وَ كَانَ اَلْقَى

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَلَيْهِ النُّعَاسَ وَ اَرَاهُ ذٰلِكَ فِيْ مَنَامِهٖ وَهِيَ اَوَّلُ رُؤْيَا كَانَتْ فِي الْاَرْضِ فَانْتَبَهَ وَهِيَ جَالِسَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَقَالَ عَزَّوَجَلَّ : يَا اٰدَمُ مَا هٰذِهِ الْجَالِسَةُ قَالَ : اَلرُّؤْيَا الَّتِيْ اَرَيْتَنِيْ فِيْ مَنَامِيْ فَاَنِسَ وَحَمِدَ اللّٰهَ۔

خداوند عالم نے حضرت حواؑ کو حضرت آدم علیہ السلام سے بچی ہوئی گوندھی گئی مٹی سے انہی کی شکل میں بنایا۔ ایک دفعہ حضرت آدم علیہ السلام پر گہری نیند طاری ہوئی اور خواب میں حضرت حواؑ کو دیکھا اور روئے زمین پر یہ پہلا خواب تھا جو دیکھا گیا اسی خواب سے جب حضرت آدم علیہ السلام کی آنکھ کھلی تو حضرت حواؑ آپ کے سرہانے بیٹھی ہوئی تھی۔ آواز آئی : آدم علیہ السلام تیرے سرہانے کی طرف کون ہے؟ عرض کیا : وہی ہے جسے تو نے خواب میں دکھایا تھا۔ اس کے ساتھ حضرت حواؑ سے مانوس ہوئے اور خدا کا شکر ادا کیا۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۱۱۵، طبع جدید)

﴿حضرت آدم علیہ السلام کا صبر و تحمل﴾

وَرُوِيَ اَنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ بَعْضُ اَوْلَادِهِ الصِّغَارِ يَصْعَدُوْنَ عَلٰى بَدَنِهٖ وَ يَنْزِلُوْنَ يَجْعَلُ اَحَدُهُمْ رِجْلَهٗ عَلٰى اَضْلَاعِهٖ كَهَيْئَةِ الدَّرَجِ فَيَصْعَدُ اِلٰى رَاْسِهٖ ثُمَّ يَنْزِلُ عَلٰى اَضْلَاعِهٖ كَذٰلِكَ وَ هُوَ مُطْرِقٌ اِلَى الْاَرْضِ لَا يَنْطِقُ وَلَا يَرْفَعُ رَاْسَهٗ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ اَوْلَادِهِ الْكِبَارِ : يَا اَبَتِ اَمَا تَرٰى مَا يَصْنَعُ هٰذَا بِكَ لَوْ نَهَيْتَهٗ عَنْ هٰذَا فَقَالَ : يَا بُنَيَّ اِنِّيْ رَاَيْتُ مَا لَمْ تَرَوْا وَ عَلِمْتُ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا اِنِّيْ تَحَرَّكْتُ حَرَكَةً وَاحِدَةً فَاُهْبِطْتُ مِنْ دَارِ الْكَرَامَةِ اِلٰى دَارِ الْهَوَانِ وَ مِنْ دَارِ النَّعِيْمِ اِلٰى دَارِ الشَّقَاءِ فَاَخَافُ اَنْ اَتَحَرَّكَ حَرَكَةً اُخْرٰى فَيُصِيْبَنِيْ مَا لَا اَعْلَمُ۔

روایت کی گئی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بعض کم سن بچے آپ کے بدن پر اترتے اور چڑھتے تھے ان میں سے ایک آپ کی پسلیوں پر پاؤں لگا کر اسے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سیڑھی کی طرح استعمال کرتا اوپر چڑھتا اور اوپر پہنچ کر اسی انداز سے واپس اترتا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کچھ نہیں کہتے اور نہ ہی سر اوپر اٹھاتے تھے۔ آپ کے کسی بڑے بیٹے نے یہ دیکھ کر کہا: بابا! آپ ان کو منع کیوں نہیں کرتے؟ فرمایا: بیٹا! میں نے جو کچھ دیکھا ہے تم نے نہیں دیکھا ہے اور جو کچھ تم نہیں جانتے ہو میں اسے جانتا ہوں میں نے صرف ایک غلطی کی تھی کہ عزت کے مقام سے اس پست جگہ اتارا گیا ہوں لہٰذا ڈرتا ہوں کہ کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جس سے کوئی اور نتیجہ سامنے آئے جس کا مجھے علم نہ ہو۔ (محجۃ البیضاء ج ۸)

حضرت آدم علیہ السلام کی شکر گذاری

خَطَبَ سَلَامُ اللهِ عَلَيْهِ لِاَوْلَادِهٖ وَ قَالَ: اَلْحَمْدُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ بِيَدِهٖ وَ سَوّٰى خَلْقِيْ وَ صَوَّرَنِيْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِيْ وَ اَكْرَمَنِيْ بِسُجُوْدِ مَلَائِكَتِهٖ وَ عَلَّمَنِي الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا وَ اَسْكَنَنِيْ جَنَّتَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ خَلَقَنِيْ لِلْعَاجِلِ لَهَا فَمَضَتْ مَشِيَّتُهُ فِيَّ كَمَا شَاءَ مِنْ قَدَرِهٖ فَلَهُ الْحَمْدُ حِيْنَ اَقَالَنِيْ عَثْرَتِيْ وَ رَحِمَ صَوْتِيْ وَ بُكَائِيْ وَ تَابَ عَلَيَّ وَ هَدَانِيْ لِطَاعَتِهٖ وَ قَوَّانِيْ عَلَيْهَا بَعْدَ مَعْصِيَتِهٖ وَ اَيَّدَنِيْ عَلٰى مُحَارَبَةِ عَدُوِّيْ اِبْلِيْسَ بَعْدَ طَاعَتِيْ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهُ الْبَاقِيْ بَعْدَ فَنَاءِ خَلْقِهٖ۔

حضرت آدمؑ نے ایک دفعہ اپنی اولاد سے یوں فرمایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے شایان ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے جس نے مجھے اپنے ہاتھوں (قدرت) سے پیدا کیا۔ میری تخلیق مکمل کی، میری صورت و شکل بہترین شکل بنائی اور فرشتوں کے ذریعے سجدہ کراتے ہوئے مجھے عزت بخشی، مجھے تمام اسماء کی تعلیم دی اور مجھے جنت میں سکونت دی لیکن مجھے صرف چند دنوں کے لیے پیدا نہیں کیا تھا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس لیے اس کا ارادہ کام کر گیا جیسے وہ چاہتا تھا۔ پس تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں جب سے اس نے مجھے آلودگی سے پاک کیا، مجھے عزت بخشی، میرے گریہ پر رحم فرمایا، میری توبہ قبول فرمائی اور اپنی اطاعت کی طرف ہدایت کی اور مجھے اس کی قوت عطا کی، میری معصیت کے بعد اور میرے دشمن ابلیس کے ساتھ مقابلے میں میری مدد فرمائی جبکہ پہلے میں نے اس کی اطاعت کی تھی۔

میں دیکھتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ تمام مخلوق کے فنا ہونے کے بعد بھی اس کو باقی رہنا ہے۔

(محبوب القلوب ص ۳۴)

﴿خدا سے جزا کی درخواست﴾

عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اٰدَمَ لَمَّا بَنَى الْكَعْبَةَ وَ طَافَ بِهَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ لِكُلِّ عَامِلٍ اَجْرًا اَللّٰهُمَّ وَ إِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ فَقِيْلَ لَهُ ... قَدْ غُفِرَ لَكَ يَا اٰدَمُ فَقَالَ وَلِذُرِّيَّتِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَقِيْلَ لَهُ يَا اٰدَمُ مَنْ بَاءَ مِنْهُمْ بِذَنْبِهٖ هَاهُنَا كَمَا بُؤْتَ غَفَرْتُ لَهُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام نے کعبہ تعمیر کر کے اس کا طواف کیا تو کہا: میرے معبود ہر کام کرنے والے کے لیے ایک اجر ہوتا ہے، میرے معبود میں نے بھی ایک کام کیا ہے۔ کہا گیا: اے آدم علیہ السلام میں نے تجھے بخشا۔ عرض کیا: میرے مالک میرے بعد میری اولاد کی مغفرت فرما۔ کہا گیا: اے آدم علیہ السلام ان میں سے جو بھی تیری طرح گناہوں سے توبہ کر کے آئے گا اسے بھی بخشوں گا۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۱۷۹، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿محنت کی کمائی﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : اِنَّ اللهَ حِيْنَ اَهْبَطَ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّحْرُثَ بِيَدِهٖ فَيَاْكُلَ مِنْ كَدِّهٖ بَعْدَ الْجَنَّةِ وَنَعِيْمِهَا.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اتارے گئے تو انہیں اپنے ہاتھوں سے زراعت کرنے کا حکم ملا پس جنت سے نکلنے کے بعد اپنی محنت کی کمائی سے استفادہ کرتے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۱۲، طبع جدید)

﴿حضرت آدم علیہ السلام کی کم گوئی﴾

اِنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا كَثُرَ وُلْدُهٗ وَ وُلْدُ وُلْدِهٖ كَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ عِنْدَهٗ وَهُوَ سَاكِتٌ فَقَالُوْا يَا اَبَهْ مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اِنَّ اللهَ جَلَّ جَلَالُهٗ لَمَّا اَخْرَجَنِيْ مِنْ جِوَارِهٖ عَهِدَ اِلَيَّ وَقَالَ اَقِلَّ كَلَامَكَ تَرْجِعْ اِلٰى جِوَارِيْ.

ایک دفعہ حضرت آدم علیہ السلام اپنی اولاد، بیٹوں بیٹیوں اور پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ان کی اولاد تو باتیں کر رہی تھی مگر آپ خاموش تھے یہ دیکھ کر بعض نے کہا: بابا! ہم سب باتیں کر رہے ہیں اور آپ خاموش ہیں۔ آپ کیوں باتیں نہیں کرتے؟ فرمایا: اے بیٹے! جب خداوند عالم نے مجھے اپنے قرب سے نکالا تو مجھے حکم فرمایا بلکہ وعدہ لیا کہ کم باتیں کرو تاکہ میرا تقرب دوبارہ حاصل کرسکو۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۱۸۰، طبع جدید)

﴿ابلیس کے شر سے بچاؤ کا انتظام﴾

قَالَ اٰدَمُ : يَا رَبِّ قَدْ اَنْظَرْتَهٗ وَسَلَّطْتَهٗ عَلَيَّ وَاِنِّيْ لَا اَمْتَنِعُ مِنْهُ اِلَّا بِكَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قَالَ: لَا يُوْلَدُ لَكُمْ وَلَدٌ إِلَّا وَكَّلْتُ بِهِ مِنْ يَحْفِظُهُ مِنْ قُرَنَاءِ السُّوْءِ قَالَ يَا رَبِّ زِدْنِيْ قَالَ اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَاَزِيْدُهَا وَالسَّيِّئَةُ بِوَاحِدَةٍ اَوْ اَمْحُوْهَا قَالَ يَا رَبِّ زِدْنِيْ قَالَ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا قَالَ يَا رَبِّ زِدْنِيْ قَالَ اَلتَّوْبَةُ لَا نَمْنَعُهَا مِنْ وُلْدِكَ مَا كَانَتْ فِيْهِمُ الرُّوْحُ قَالَ يَا رَبِّ زِدْنِيْ قَالَ اَغْفِرُ وَلَا اُبَالِيْ قَالَ حَسْبِيْ.

حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: میرے معبود! تو نے ابلیس کو مہلت دی اور اسے مجھ پر تسلط بھی دیا اور اب میرے پاس تیرے علاوہ اور کوئی ذریعہ نہیں۔ خداوند عالم نے فرمایا: تیرے ہر پیدا ہونے والے بچے کے ساتھ ایک فرشتہ کو موکل کروں گا جو اسے بُرے ہمنشین سے بچائے گا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: خداوندا! میرے لیے اور اضافہ فرما۔ ارشاد ہوا: تیری ایک نیکی کے بدلے دس اجر عطا کروں گا لیکن ایک گناہ کے لیے ایک ہی بدلہ مگر میں اسے بھی محو کروں گا۔ عرض کیا: خداوندا! اور اضافہ فرما۔ ارشاد ہوا: میرے وہ بندے جنہوں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہو اور زیادہ گناہ کیے ہوں انہیں میری رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔ یقیناً خدا ان کے تمام گناہوں کو بخشے گا۔ عرض کیا: خداوندا! میرے لیے اور اضافہ فرما اور ارشاد ہوا: تیری اولاد میں سے کوئی بھی توبہ کرے تو اس کی توبہ ان کے مرتے دم تک رد نہیں کروں گا بلکہ قبول کروں گا۔ عرض کیا: میرے معبود! اور اضافہ فرما۔ ارشاد ہوا: مجھے کوئی پروا نہیں میں ہر کسی کو معاف کروں گا میرے معبود میرے لیے یہ کافی ہے۔ (ابن اثیر، تاریخ الکامل ج ۱، ص ۳۹)

راز کی حفاظت کی تاکید

ذُكِرَ اَنَّ اٰدَمَ مَرِضَ اَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا وَاَوْصٰى اِلٰى اِبْنِهٖ شَيْثَ وَاَمَرَهُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اَنْ یَخْفِی عِلْمَهُ عَنْ قَابِیْلَ وَوُلْدِهٖ لِاَنَّهُ قَتَلَ هَابِیْلَ حَسَدًا مِنْهُ لَهُ حِیْنَ خَصَّهُ اٰدَمُ بِالْعِلْمِ فَاَخْفٰی شَیْثُ وُوُلْدُهٗ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ وَلَمْ یَکُنْ عِنْدَ قَابِیْلَ وُوُلْدِهٖ عِلْمٌ یَنْتَفِعُوْنَ بِهٖ.

کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت آدم علیہ السلام گیارہ دن تک بیمار رہے اور اپنے بیٹے شیث کو یوں نصیحت فرمائی کہ اپنا علم قابیل اور اس کے بیٹوں سے مخفی رکھے کیونکہ قابیل نے حسد کی بنا پر ہابیل کو قتل کیا ہے علم کو آدم نے صرف ہابیل سے مخصوص کیا تھا اسی بنیاد پر شیث کو چاہیے کہ وہ قابیل اور اس کی اولاد سے علم کو چھپائے انہوں نے ایسا ہی کیا قابیل اور اس کی اولاد علم کی دولت سے بے بہرہ تھے۔

(ابن اثیر، تاریخ الکامل)

﴿حضرت ہابیل کی جدائی﴾

لَمَّا قُتِلَ هَابِیْلُ مَکَثَ اٰدَمُ سَنَةً حَزِیْنًا لَا یَضْحَكُ.

جب حضرت ہابیل علیہ السلام قتل ہو گئے تو حضرت آدم علیہ السلام ایک سال تک محزون رہے اور کبھی نہ ہنسے۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۲۰، طبع جدید)

﴿چھینک کے بعد حمد﴾

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: قَالَ سَیِّدُنَا رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ:
لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰدَمُ وَنَفَخَ فِیْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ اٰدَمُ فَاُلْهِمَ اَنْ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
جس وقت حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خلق فرمایا اور ان میں روح پھونکی تو آدمؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کو چھینک آئی تو انہیں الہام کیا گیا کہ وہ کہہ دیں (الحمد للہ رب العالمین)۔

(محبوب القلوب ص ۲۳)

﴿عجلت سے پرہیز﴾

وَلَمَّا قَرُبَ وَفَاتُ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمَعَ اَوْلَادَهُ وَ اَخْبَرَهُمْ بِمَآثِرِ الْخَيْرَاتِ وَ اَوْصَاهُمْ بِهَا وَمِنْ جُمْلَةِ وَصَايَاهُ لِوُلْدِهِ اَنَّهُ قَالَ: كُلُّ عَمَلٍ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهٖ فَقِفُوْا لَهُ سَاعَةً فَاِنِّيْ لَوْ وَقَفْتُ لَمْ يَكُنْ اَصَابَنِيْ مَا اَصَابَنِيْ.

جب حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو اپنی تمام اولاد کو جمع کر کے نیکیوں اور بھلائیوں کے ثمرات سے آگاہ کیا اور انہیں وصیتیں کیں ان کی وصیتوں میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے کہا: جب تم کوئی عمل کرنا چاہو تو تھوڑی دیر تامل کرو کیونکہ اگر میں بھی ایسا کرتا تو جو کچھ سامنے آیا وہ نہ ہوتا۔

(محبوب القلوب ص ۳۳)

ایک شاعر کا کہنا ہے:

عَلٰى ظَهْرِ تِمْسَاحٍ عُبُوْرُكَ لُجَّةً   لَاَجْدَرُ مِنْ فِعْلِ الْاَمُوْرِ مُعَجَّلًا

بہ پشت نہنگان در آب   بہ آمد کہ در کار کردن شتاب

اگر پانی میں موجود مگرمچھ کی پشت پر ہو تو کام میں جلدی کرو۔(فارسی شعر)

﴿تقویٰ کی سفارش﴾

يَابَنِيَّ عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَلُزُوْمِ طَاعَتِهٖ.

اے بیٹو! اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اور اس کی اطاعت اپنے اوپر لازم جانو۔

(محبوب القلوب ص ۳۳)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے اپنی عمر بخشنا﴾

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اللہَ عَزَّوَجَلَّ عَرَضَ عَلٰی اٰدَمَ اَسْمَآءَ الْاَنْبِیَآءِ وَاَعْمَارَھُمْ قَالَ: فَمَرَّ بِاٰدَمَ اِسْمُ دَاوٗدَ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاِذَا عُمُرُہٗ فِی الْعَالَمِ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً فَقَالَ اٰدَمُ عَلَیْہِ السَّلَامُ: یَارَبِّ مَا اَقَلَّ عُمُرَ دَاوٗدَ وَمَا اَکْثَرَ عُمُرِیْ یَارَبِّ اِنْ اَنَا زِدْتُ دَاوٗدَ مِنْ عُمُرِیْ ثَلَاثِیْنَ سَنَۃً اَثْبَتَّ ذٰلِکَ لَہٗ قَالَ: نَعَمْ یَا اٰدَمُ قَالَ: فَاِنِّیْ قَدْ زِدْتُہٗ مِنْ عُمُرِیْ ثَلَاثِیْنَ سَنَۃً فَاَنْفِذْ ذٰلِکَ لَہٗ وَاَثْبِتْھَا لَہٗ عِنْدَکَ وَاطْرَحْھَا مِنْ عُمُرِیْ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ: فَاَثْبَتَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ لِدَاوٗدَ فِیْ عُمُرِہٖ ثَلَاثِیْنَ سَنَۃً وَکَانَتْ لَہٗ عِنْدَ اللہِ مُثْبَتَۃً فَذٰلِکَ قَوْلُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ یَمْحُوا اللہُ مَا یَشَآءُ وَیُثْبِتُ وَعِنْدَہٗٓ اُمُّ الْکِتٰبِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم نے حضرت آدمؑ کے سامنے حضرات انبیاء اور ان کی عمروں کو رکھا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام، حضرت داؤدؑ کے نام کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ان کی عمر چالیس سال ہے یہ دیکھ کر آپ نے خداوند عالم سے درخواست کی میرے پالنے والے! میری عمر اتنی لمبی اور داؤد علیہ السلام کی عمر اتنی کم کیوں ہے اور کیا میں اپنی عمر کے تیس سال داؤد علیہ السلام کو بخشوں تو آپ اس کو منظور کریں گے؟ ارشاد ہوا: ہاں! اے آدم علیہ السلام۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: میرے معبود! پس میں اپنی عمر کے تیس سال داؤد علیہ السلام کو دیتا ہوں۔ آپ اس کے لیے یہ عمر منظور فرما دیں اور میری عمر میں سے کم کریں۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خداوند عالم نے حضرت داؤد علیہ السلام کی عمر میں اضافہ فرمایا اسی وجہ سے قرآن میں اشاد ہوا ہے:

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ○ اللہ جسے چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کرتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے۔

(سورۂ رعد: آیت ۳۹)

بعض روایت میں حضرت داؤد علیہ السلام کے لیے ساٹھ سال بڑھانے کا تذکرہ بھی ہے۔

﴿نیکیوں کی نصیحت﴾

عَلَيْكُمْ بِمَنَاقِبِ الْخَيْرِ فَالْزِمُوْهَا.

تم پر نیکیوں کی تعریف کرنا لازم ہے پس اسے اپنے لیے ضروری سمجھو۔

(محبوب القلوب ص ۳۳)

﴿وفات کے وقت تسبیح و تقدیس﴾

وَجَعَلَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَقْبِضُ رُوْحَ اٰدَمَ وَ هُوَ يُسَبِّحُ بِاللّٰهِ وَ يُقَدِّسُهٗ وَ يُهَلِّلُهٗ فَقَالَ جَبْرَئِيْلُ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اِرْفَقْ بِهٖ فَقَدْ عَرَفْتَ حَالَهٗ هُوَ اٰدَمُ الَّذِيْ خَلَقَهُ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُوْحِهٖ وَ اَمَرَنَا بِسُجُوْدِهٖ وَاَسْكَنَهٗ جَنَّتَهٗ فَلَمْ يَزَلْ اٰدَمُ يُقَدِّسُ رَبَّهٗ حَتّٰى قَبَضَ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوْحَهٗ.

جب ملک الموت حضرت آدم علیہ السلام کی روح قبض کر رہے تھے تو اس وقت وہ تسبیح و تہلیل و تقدیس میں مشغول تھے۔ یہ دیکھ کر جبرئیل نے ملک الموت سے کہا: اے عزرائیل اس کے ساتھ نرمی برتو کیونکہ تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ یہ حضرت آدم علیہ السلام ہے جسے خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اس میں اپنی روح پھونکی اور ہمیں اس کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیا اور اسے اپنی بہشت میں رہنے کو جگہ دی اور حضرت آدمؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے مسلسل خدا کی حمد وثنا جاری رکھی یہاں تک کہ فرشتے نے ان کی روح قبض کی۔

(محبوب القلوب ص ۴۳)

﴿موت کے وقت درد اور ناتوانی کا اظہار﴾

جَبْرَئِيْلُ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَعَ مَلَكِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ حَوْلَهُ فَقَالَ جَبْرَئِيْلُ كَيْفَ تَجِدُكَ يَا اٰدَمُ فَقَالَ شَدِيْدُ الْوَجَعِ قَدْ حَالَ الْوَجْعُ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْعِبَادَةِ.

حضرت آدم علیہ السلام کہ موت کے وقت جبرئیل امین بھی آپ کے سرہانے تھے اور ملک الموت اپنا کام کر رہا تھا دوسرے فرشتے بھی تھے جبرئیل نے پوچھا: اے آدم علیہ السلام کیا محسوس کر رہے ہو؟ فرمایا: شدید درد ہے یہاں تک کہ یہ درد میرے اور عبادت کے درمیان حائل ہو گیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت شیث علیہ السلام

حضرت شیث علیہ السلام کا تعارف

حضرت شیث علیہ السلام اور احکام الٰہی کی تعلیم

تقویٰ کی تاکید

سولہ صفات کی سفارش

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت شیث علیہ السلام کا تعارف﴾

حضرت شیث علیہ السلام ہبۃ اللہ حضرت آدم علیہ السلام کے وصی تھے ہابیل کی شہادت کے ۵ سال بعد اور ہبوط آدم کے ۲۳۵ سال بعد پیدا ہوئے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی نسل آپ اور یافث سے چلی ہے یہ دونوں بھائی تھے۔ جمعرات کے دن عصر کے وقت خداوند عالم نے ایک حور شیث علیہ السلام کے لیے اور ایک یافث کے لیے بھیج دی۔ شیث علیہ السلام سے ایک بیٹا اور یافث سے ایک بیٹی پیدا ہوئی۔ یہ دونوں آپس میں چچا زاد تھے۔ ان دونوں کی شادی کی گئی اور اس طرح آدم کی نسل پھیل گئی۔

(ناسخ التواریخ ہبوط آدم۔ بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۲۴، طبع جدید)

ناسخ التواریخ کے مطابق بھائی بہن کی شادی کی روایت مردود ہے۔

حضرت شیث علیہ السلام مکہ مکرمہ میں رہتے تھے اور حج وعمرہ بجا لاتے رہتے تھے اور انہوں نے مٹی اور پتھر سے کعبہ کی تعمیر کی۔ جب وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹے کو اپنا وصی بنایا اور مکہ مکرمہ میں ہی ۹۱۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اپنے والدین کی قبروں کے پاس کوہ ابوقبیس میں دفن ہوئے۔

(ابن اثیر، تاریخ الکامل ج ۱، ص ۵۴)

﴿حضرت شیث علیہ السلام اور احکام الٰہی کی تعلیم﴾

وَ نَبَأَ اللّٰهُ شِيْثَ وَ اَنْزَلَ عَلَيْهِ خَمْسِيْنَ صَحِيْفَةً فِيْهَا دَلَائِلُ اللّٰهِ وَ فَرَائِضُهُ وَ اَحْكَامُهُ وَ سُنَنُهُ وَ شَرَائِعُهُ وَ حُدُوْدُهُ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ يَتْلُوْ تِلْكَ الصُّحُفِ عَلٰى بَنِيْ اٰدَمَ وَ يُعَلِّمُهَا۔

خداوند عالم نے شیث کو نبی بنایا اور آپ علیہ السلام پر پچاس صحیفے نازل فرمائے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جن میں خدا کی دلیلیں، واجبات احکام اور سنتیں، شریعتیں اور حدود تھے۔ آپ نے مکہ میں قیام رکھا اور ان صحیفوں کو اپنی اولاد کو پڑھاتے اور یاد کراتے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۶۸، طبع جدید)

﴿تقویٰ کی تاکید﴾

فَمَرِضَ فَدَعَا اِبْنَهُ اَيُوْسَ (اَنُوْش) فَاَوْصٰى بِهٖ اِلَيْهِ وَ اَمَرَهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ.

جب حضرت شیث علیہ السلام بیمار ہوئے تو اپنے بیٹے انوش کو بلا کر انہیں نصیحت کی اور ساتھ ہی انہیں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم بھی دیا۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۶۸، طبع جدید)

﴿سولہ صفات کی سفارش﴾

وَ مِنْ كَلَامِ شَيْثِ بْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَجِبُ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْمُؤْمِنِ سِتُّ عَشَرَ خَصْلَةً (الاول) اَلْمَعْرِفَةُ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِكَتِهٖ وَ اَهْلِ طَاعَتِهٖ (الثانی) مَعْرِفَةُ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اَمَّا الْخَيْرُ فَلْيَرْغَبْ فِيْهِ وَ اَمَّا الشَّرُّ فَلْيَحْذَرْ مِنْهُ (الثالث) اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِلْمَلِكِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ اِسْتَخْلَفَهُ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ وَ مَلَّكَهُ اَمْرَ الْبِلَادِ وَالْعِبَادِ (الرابع) بِرُّ الْوَالِدَيْنِ (الخامس) اِصْطِنَاعُ الْمَعْرُوْفِ بِقَدْرِ الطَّاعَةِ (السادس) اَلْمُوَاسَاتُ لِلْفُقَرَاءِ (السابع) اَلتَّعَصُّبُ لِلْغُرَبَاءِ (الثامن) اَلشُّجَاعَةُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ (التاسع) اَلْعِصْمَةُ عَنِ الْفُجُوْرِ (العاشر) اَلصَّبْرُ بِالْاِيْمَانِ وَالْيَقِيْنِ (الحادی عشر) اَلتَّوَرُّعُ فِي الدُّنْيَا (الرابع عشر) اَلضَّحَايَا وَالْقَرَابِيْنَ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَا اَوْلٰى مِنَ النِّعَمِ لِخَلْقِهٖ (الخامس عشر) اَلْحِلْمُ وَ حَمْدُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَصَائِبِ الدُّنْيَا بِغَيْرِ تَمَلُّلٍ (السادس عشر) اَلْحَيَاءُ وَ قِلَّةُ الْمُمَارَاةِ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت شیث علیہ السلام کے کلام میں چند ایک یوں ہیں فرمایا: ایک مومن میں مندرجہ ذیل ۱۶ خصلتوں کا موجود ہونا واجب ہے۔ (۱) اللہ اس کے فرشتوں اور اہل اطاعت کی معرفت رکھتا ہو۔ (۲) اچھائی اور برائی کی معرفت رکھے، بھلائی سے رغبت رکھے اور برائی سے پرہیز کرے۔ (۳) اپنے مہربان پروردگار کے احکام سن کر اس کی اطاعت کرے کیونکہ اس نے روئے زمین پر اسے اپنا خلیفہ بنایا ہے اور اس نے اپنے بندوں کو شہروں کی حکومت دی ہے۔ (۴) والدین کے ساتھ نیکی کرے۔ (۵) اپنی طاقت کے مطابق نیکیاں بجا لائے۔ (۶) فقیروں اور محتاجوں کی مدد کرے۔ (۷) پردیسیوں کی حمایت کرے۔ (۸) خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری میں بہادری دکھائے۔ (۹) فسق و فجور سے بچے۔ (۱۰) ایمان ویقین کی وجہ سے ثابت قدم رہے۔ (۱۱) سچائی۔ (۱۲) انصاف۔ (۱۳) دنیا سے پرہیز۔ (۱۴) قربانی کرنا۔ ان نعمتوں کے اعتراف میں کہ خداوند عالم نے انہیں نعمتوں کا مالک بنایا ہے۔ (۱۵) بُردباری اور اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کرنا اور دنیا کی مصیبتوں پر غم وغصہ نہ کرنا۔ (۱۶) شرم وحیا کرنا اور بحث و جھگڑا نہ کرنا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق: حضرت ادریس علیہ السلام

حضرت ادریس علیہ السلام کا تعارف

قرآن کے مطابق حضرت ادریس علیہ السلام کی بہترین صفت

حضرت ادریس علیہ السلام اور اعمال صالح کا انجام

حضرت ادریس علیہ السلام کی سیر و سیاحت

حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سیتے تھے

حضرت ادریس علیہ السلام کی تین صفات

جس نے سب سے پہلے قلم ہاتھ میں لیا

جس نے سب سے پہلے لباس سِیا

عظمتِ الٰہی کے بارے میں غور و فکر

عبادات سے عشق

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت ادریس علیہ السلام کا تعارف﴾

حضرت ادریس علیہ السلام (اخنوع) یاردن مہلائل بن قینان بن انوش کے بیٹے تھے۔ انہیں ''نعمتوں کی تثلیث'' بھی کہا گیا ہے کیونکہ انہیں خداوند عالم نے تین نعمت بیک وقت عطا کی تھیں حکومت، حکمت اور نبوت۔

مصر کے قدیم ترین پایہ تخت جو قاہرہ کے بائیں طرف واقع ہے جسے آج کل عین الشّمس کہتے ہیں، میں پیدا ہوئے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے دوسو سال بعد آپ پیدا ہوئے اور ایک مدت تک کوفہ کی مسجد سہلہ میں مقیم رہے۔ آپ کپڑے سینے کا کام کرتے تھے۔ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سوئی سے کپڑے سیئے اور قلم سے لکھنا شروع کیا۔ آپ علیہ السلام پر تیس صحیفے نازل ہوئے۔ آپ علیہ السلام کی فضیلتوں میں سے ایک یہ ہے کہ آپ علیہ السلام نے علم نجوم کی تدریس کی اور آخر کار آسمان پر اٹھائے گئے۔

(ناسخ التواریخ ہبوط آدم)

﴿قرآن کے مطابق حضرت ادریس علیہ السلام کی بہترین صفت﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ○ کتاب میں حضرت ادریس علیہ السلام کو یاد رکھو وہ بڑے سچے اور ہمارے نبی تھے۔ (سورۂ مریم: آیت ۵۶)

﴿حضرت ادریس علیہ السلام اور اعمال صالحہ کا انجام﴾

وَ كَانَ يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ مِنْ عَمَلِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مِثْلُ اَعْمَالِ اَهْلِ زَمَانِهٖ كُلِّهِمْ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہر روز حضرت ادریس علیہ السلام کے اعمال زمانے کے دوسرے لوگوں کی طرح آسمانوں پر اٹھائے جاتے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۷۹، طبع جدید)

حضرت ادریس علیہ السلام کی سیر و سیاحت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ إِدْرِيسُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَسِيحُ النَّهَارَ وَيَصُومُهُ وَيَبِيتُ حَيْثُ مَا جَنَّهُ اللَّيْلُ.

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت ادریس علیہ السلام دنوں کو سیاحت کرتے تھے اور روزے بھی رکھتے تھے اور جب رات چھا جاتی تھی تو عبادت میں مشغول و بیدار رہتے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۷۸، طبع جدید)

حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سیتے وقت

وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ وَأَوَّلُ مَنْ خَاطَ الثِّيَابَ وَلَبِسَهَا ... وَكَانَ كُلَّمَا خَاطَ سَبَّحَ اللهَ وَهَلَّلَهُ وَكَبَّرَهُ وَوَحَّدَهُ وَمَجَّدَهُ.

حضرت ادریس علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے قلم سے لکھنا شروع کیا اور لباس سیا اور پہنا اور جب آپ کپڑے سینے میں مشغول ہوتے تھے تو اللہ کی تسبیح و تہلیل اور تکبیر بجا لاتے اس کی توحید اور عظمت کا ذکر کرتے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۷۹ طبع جدید)

حضرت ادریس علیہ السلام کی تدریس

وَإِنَّمَا سُمِّيَ إِدْرِيسَ لِكَثْرَةِ مَا كَانَ يَدْرُسُ مِنْ حُكْمِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَسُنَنِ الْإِسْلَامِ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت ادریس علیہ السلام کو ادریس صرف اس بنا پر کہا گیا کہ آپ احکام الٰہی اور اسلامی طریقوں کی تدریس کثرت سے فرماتے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۷۰ طبع جدید)

﴿حضرت ادریس علیہ السلام کی تین صفات﴾

اِنَّ اِدْرِیْسَ عَلَیْہِ السَّلَامُ : قَلِیْلَ الصَّوْتِ رَقِیْقَ الْمَنْطِقِ قَرِیْبَ الْخُطٰی اِذَا مَشٰی.

حضرت ادریس علیہ السلام تین صفات کے حامل تھے: (۱) آواز کی نرمی تھی۔ (۲) آہستہ بولتے تھے۔ (۳) اور جب چلتے تو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۷۹ طبع جدید)

﴿حضرت ادریس علیہ السلام کی تین صفات﴾

وَھُوَ اَوَّلُ مَنْ خَطَّ بِالْقَلَمِ.

وہ سب سے پہلے ہیں جنہوں نے قلم کے ساتھ لکھنا شروع کیا۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۷۹ طبع جدید)

﴿جس نے سب سے پہلے لباس سیا﴾

وَاَوَّلُ مَنْ خَاطَ الثِّیَابَ وَلَبِسَھَا.

آپ پہلے ہیں جنہوں نے اپنے لئے لباس سیا اور پہنا۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۷۹ طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿عظمت الٰہی کے بارے میں غور وفکر﴾

اِنَّهُ (اِدْرِيْسُ) فَكَّرَ فِيْ عَظَمَةِ اللّٰهِ جَلَالِهٖ فَقَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ السَّمَاوَاتِ وَ لِهٰذِهِ الْاَرَضِيْنَ وَ لِهٰذَا الْخَلْقِ الْعَظِيْمِ وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَالنُّجُوْمِ وَالسَّحَابِ وَالْمَطَرِ وَ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ الَّتِيْ تَكُوْنُ لَرَبًّا يُدَبِّرُهَا وَ يُصْلِحُهَا بِقُدْرَتِهٖ فَكَيْفَ لِيْ بِهٰذَا الرَّبِّ فَاَعْبُدَهُ حَقَّ عِبَادَتِهٖ فَخَلَا بِطَائِفَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ فَجَعَلَ يَعِظُهُمْ وَ يُذَكِّرُهُمْ وَيُخَوِّفُهُمْ وَيَدْعُوْهُمْ اِلٰى عِبَادَةِ خَالِقِ هٰذِهِ الْاَشْيَاءِ.

حضرت علیہ السلام کی صفات میں سے ایک یہ تھی کہ آپ عظمت الٰہی کے بارے میں غور وفکر کرتے تھے اور کہتے تھے اس زمین ، آسمانوں ، چاند ، ستاروں ، بارش ، بادلوں وغیرہ کے لیے کوئی پالنے والا ہے جو اپنی قدرت کی بنا پر ان کی تدبیر کرتا ہے اور ان کی اصلاح کرتا ہے تو میں کیوں اس کی عبادت کا حق بجا نہ لاؤں۔ اس کے بعد اپنی قوم کے افراد سے ذکر فرماتے تھے انہیں وعظ کرتے اور یاد دلاتے تھے اور انہیں ڈراتے ہوئے ان اشیاء کے خالق کی عبادت کی طرف بلاتے تھے۔

(علل الشرائع ج ۱، ص ۲۷، طبع جدید)

﴿عبادت سے عشق﴾

فَلَا يَزَالُ يُجِيْبُهُ وَاحِدٌ بَعْدَ وَاحِدٍ حَتّٰى صَارُوْا سَبْعَةً ثُمَّ سَبْعِيْنَ اِلٰى اَنْ صَارُوْا سَبْعَمِائَةٍ ثُمَّ بَلَغُوْا اَلْفًا فَلَمَّا بَلَغُوْا اَلْفًا قَالَ لَهُمْ تَعَالَوْا نَخْتَرْ مِنْ خِيَارِنَا مِائَةَ رَجُلٍ فَاخْتَارُوْا مِنْ خِيَارِهِمْ مِائَةَ رَجُلٍ وَاخْتَارُوْا مِنَ الْمِائَةِ سَبْعِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اخْتَارُوْا مِنَ السَّبْعِيْنَ عَشَرَةً ثُمَّ اخْتَارُوْا مِنَ الْعَشَرَةِ سَبْعَةً ثُمَّ قَالَ لَهُمْ تَعَالَوْا فَلْيَدْعُ هٰؤُلَاءِ السَّبْعَةُ وَلْيُؤَمِّنْ بَقِيَّتُنَا فَلَعَلَّ هٰذَا الرَّبَّ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جَلَّ جَلَالُهُ یَدُلُّنَا عَلٰی عِبَادَتِہٖ.

فَوَضَعُوْا اَیْدِیَھُمْ عَلَی الْاَرْضِ وَدَعَوْا طَوِیْلًا فَلَمْ یَتَبَیَّنْ لَھُمْ شَیْءٌ ثُمَّ رَفَعُوْا اَیْدِیَھُمْ اِلَی السَّمَاءِ فَاَوْحَی اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰی اِدْرِیْسَ وَنَبَّاَہٗ وَدَلَّہٗ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَنْ اٰمَنَ مَعَہٗ فَلَمْ یَزَالُوْا یَعْبُدُوْنَ اللّٰہَ عَزَّوَجَل لَا یُشْرِکُوْنَ بِہٖ شَیْئًا حَتّٰی رَفَعَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اِدْرِیْسَ اِلَی السَّمَاءِ.

لوگ حضرت ادریس علیہ السلام کی دعوت قبول کرتے جاتے تھے ایک ایک ہو کر ایمان لاتے یہاں تک کہ ان کی تعداد سات تک ہوگئی اس کے بعد دس ہو گئے پھر ستر ہو گئے پھر ان کی تعداد سات سو ہوگئی اور آخر میں ہزار تعداد ہوئی تو حضرت ادریس علیہ السلام نے فرمایا اور ان ہزار میں سے سو لوگوں کو چنیں اس طرح انہوں نے سو لوگوں کو لوگوں کو چنا سو میں سے ستر کو چنا ستر میں سے ۱۰ کو چنا اور دس میں سے سات کو چن کر کہا تم سات افراد خدا سے دعا مانگو اور ہم بقیہ آمین کہیں تا کہ ہمیں ہمارا پروردگار اپنی طرف رہبری فرمائے۔

ان لوگوں نے اپنے ہاتھ کو زمین پر رکھا اور لمبی مدت تک دعا مانگی پھر بھی ان پر کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا تو ان سب نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور دعا مانگی تو خداوند عالم کی طرف سے حضرت ادریس علیہ السلام کو وحی آئی۔ خبر ملی اور ان کی عبادت کی طرف رہنمائی ہوئی اور آپ پر ایمان لانے والے اللہ کی عبادت میں منہمک رہے یہاں تک کسی بھی چیز کو خدا کا شریک نہیں سمجھا یہاں تک کہ خداوند عالم نے حضرت ادریس علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھا لیا۔

(علل الشرائع ج ۱، ص ۲۷، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کا تعارف

رسالت الٰہی کی تبلیغ

حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت و عبادت

مومنوں کے ساتھ محبت

حضرت نوح علیہ السلام کی شکر گزاری

خدا سے مدد طلب کرنا

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا اور بددعا

حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی اولاد کو سفارش

حضرت نوح علیہ السلام کی عبادت

حضرت نوح علیہ السلام کا گھر

دنیا کی توجیہ

حضرت نوح علیہ السلام کے صبح و شام

شکر گزاری کا نمونہ

کلمہ طیبہ کا وسیلہ اور حضرت نوح علیہ السلام

حضرت نوح علیہ السلام کا نوحہ

لوگوں کی اذیتوں کے مقابلے میں آپ کی دعائیں

حضرت نوح علیہ السلام کی ثابت قدمی

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے قول کے خلاف کبھی نہیں کیا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت نوح علیہ السلام کا تعارف

حضرت نوح علیہ السلام کو شیخ الانبیاء اور نجی اللہ کہتے ہیں آپ کے والد کا نام ''لمک'' یا ''لامک'' ہے۔ انہوں نے بعثت کے بعد لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دی لیکن لوگوں کی طرف سے سوائے اذیت و آزار کے اور کچھ نہیں پایا۔

آخرکار خداوند عالم نے حکم فرمایا: وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا ایک کشتی ہمارے سامنے ہماری وحی کے مطابق بناؤ۔ (سورۂ ہود: آیت ۳۷) کشتی کے بنائے جانے کے بعد آسمان سے بارش ہوئی جیسے کہ ارشاد ہوا اور فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ہم نے پانی کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے (سورۂ قمر: آیت ۱۱) جیسے ارشاد ہوا: وَ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا ہم نے زمین سے چشمے جاری کئے۔ (سورۂ قمر: آیت ۱۲)

اس کے بعد حکم ملا کہ ایمان لانے والے افراد اور ہر جانور کی ایک جوڑی یعنی نر و مادہ کو کشتی میں سوار کریں جب یہ لوگ سوار ہوئے تو شدید طوفان شروع ہوا۔ کفار اور خود حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا بھی اس میں غرق ہو گئے اس کی تفصیل تاریخ کی کتابوں میں بیان ہوئی ہے۔ (شیخ التواریخ ہبوط آدم)

حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب اکمال الدین، باب ۴۶ میں ماجاء فی الخمبر کے عنوان سے اس بارے میں ایک حدیث یوں نقل کی ہے:

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: عَاشَ نُوحٌ ع اَلْفَيْ سَنَةٍ وَ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا ثَمَانِمِائَةِ سَنَةٍ وَ خَمْسُوْنَ سَنَةً قَبْلَ اَنْ يُبْعَثَ وَ اَلْفُ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا وَ هُوَ فِيْ قَوْمِهٖ يَدْعُوْهُمْ وَ سَبْعَمِائَةِ عَامٍ بَعْدَ مَا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نَزَلَ مِنَ السَّفِينَةِ وَنَضَبَ الْمَاءُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے دو ہزار پانچ سو سال کی عمر پائی اس میں سے ۸۵۰ سال قبل بعثت تھے ۹۵۰ سال تبلیغ رسالت میں گزارے اور اپنی قوم کے درمیان رہے اور سات سال کشتی سے اترنے کے بعد اور پانی کے خشک ہونے کے دوران گزرے۔

جس وقت موت کا فرشتہ آپ کے پاس آیا تو آپ اس وقت دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے، سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھا کیوں آئے ہو۔ جواب دیا: آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں۔ فرمایا: کیا تم اس بات کی اجازت دو گے کہ میں دھوپ سے اٹھ کر سائے میں آ بیٹھوں۔ انہوں نے اجازت دی تو آپ سائے میں آ کر بیٹھ گئے اور کہا: اے ملک الموت، موت آنے کے بعد اب میرے لیے زندگی کی مثال ایسی بن گئی کہ جیسے اب تمہارے سامنے میں دھوپ سے سائے میں آ کر بیٹھ گیا ہوں اب جو حکم ملا ہو ہے۔ بجا لاؤ۔ اسی حالت میں ان کی روح قبض ہوئی اور آپ انتقال فرما گئے۔ (اکمال الدین ص ۴۶)

﴿رسالت الٰہی کی تبلیغ﴾

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ اے لوگو! میں تم سے اس تبلیغ رسالت کے بدلے کوئی مال نہیں مانگتا میرا اجر خداوند عالم دے گا۔

(سورۂ ہود: آیت ۲۹)

﴿حضرت نوح علیہ السلام کی دعوت و عبادت﴾

... فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ○ انہوں نے کہا: اے قوم! اللہ کی عبادت کرو سوائے اس کے کوئی معبود نہیں میں تمہارے بارے میں اس عظیم دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

(سورۂ اعراف: آیت ۵۹)

﴿مومنوں کے ساتھ محبت﴾

...وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○ میں مومن لوگوں کو اپنے آپ سے دور نہیں کرتا بے شک ان لوگوں نے اپنے پروردگار سے ملاقات کرنی ہے لیکن میں تم لوگوں کو جاہل پاتا ہوں۔

(سورۂ ہود: آیت ۲۹)

﴿حضرت نوح علیہ السلام کی شکر گزاری﴾

ذُرِّيَّةَ مَنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ○ جن لوگوں کو ہم نے کشتی میں اٹھایا تھا نوح علیہ السلام کے ساتھ اس لیے کہ نوح علیہ السلام ایک شکر گزار بندہ تھا۔

(سورۂ اسراء: آیت ۳)

﴿خدا سے مدد طلب کرنا﴾

فَدَعَا رَبَّهٗٓ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ○ اپنے پروردگار سے دعا کی "میرے پالنے والے میں شکست کھا رہا ہوں میری مدد فرما۔" (سورۂ قمر: آیت ۱۰)

﴿حضرت نوح علیہ السلام کی دعا اور بددعا﴾

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا ○ میرے پروردگار! میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما اور مومن مردوں اور مومن عورتوں میں سے جو تیرے گھر میں داخل ہوں اور ظالموں کے لیے ہلاکت اور عذاب کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ مت فرما۔

(سورۂ نوح: آیت ۲۸)

﴿حضرت نوح علیہ السلام کی اپنی اولاد کو سفارش﴾

وَلَمَّا حَضَرَتْ نُوْحًا اَلْوَفَاۃُ دَعَا اِبْنَیْہِ فَقَالَ: اٰمُرُکُمَا بِاِثْنَتَیْنِ وَ اَنْہَاکُمَا عَنْ اِثْنَتَیْنِ اَنْہَاکُمَا عَنِ الشِّرْکِ وَالْکِبْرِ وَ اٰمُرُکُمَا بِلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔

جب حضرت نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلایا اور فرمایا: ''میں تمہیں دو باتوں پر عمل کا حکم دیتا ہوں اور دو چیزوں سے منع کرتا ہوں میں تمہیں شرک اور تکبر سے منع کرتا ہوں اور تمہیں ان دو جملوں کا حکم دیتا ہوں کہ تم لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ و بحمدہ پر عمل کرو۔

(جامع السعادات ج ۱ ص ۳۴۷)

﴿حضرت نوح علیہ السلام کی عبادت﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ: صَامَ نُوْحُ اَلدَّھْرَ اِلَّا یَوْمَ عِیْدَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰی۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام سارا سال روزہ رکھتے رہے عید فطر اور عید الاضحیٰ کے دن کے علاوہ۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ص ۱۴۴)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت نوح علیہ السلام کا گھر﴾

كَانَ نُوحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ بَيْتٍ مِنْ شَعْرٍ اَلْفًا وَ اَرْبَعمِائَةِ سَنَةٍ فَكُلَّمَا قِيْلَ لَهُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ لَوِ اتَّخَذْتَ بَيْتًا مِنْ طِيْنٍ تَأْوِيْ اِلَيْهِ قَالَ : اَنَا مَيِّتٌ غَدًا وَتَارِكُهُ فَلَمْ يَزَلْ فِيْهِ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا.

حضرت نوح علیہ السلام نے چودہ سو سال ایک خیمے میں گزارے اور جس وقت ان کو کہا جاتا تھا اے اللہ کے رسول ! اگر آپ مٹی گارے کا ایک گھر بناتے اور اس میں رہائش اختیار کرتے تو اچھا رہتا تو انہوں نے کہا : میں کل مر جاؤں گا اور اسے چھوڑ جاؤں گا۔ آپ اسی گھر میں رہے یہاں تک کہ اسی میں وفات پائی۔

(مجموعہ ورام ج ۱، ص ۷۰)

﴿دنیا کی توجیہ﴾

وَرُوِيَ اَنَّ جَبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِنُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا اَطْوَلَ الْاَنْبِيَاءِ عُمْرًا كَيْفَ وَجَدْتَ الدُّنْيَا قَالَ : كَدَارٍ لَهَا بَابَانِ دَخَلْتُ مِنْ اَحَدِهِمَا وَخَرَجْتُ مِنَ الْاٰخَرِ.

روایت میں ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا : اے وہ نبی جس کی عمر تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے آپ نے دنیا کو کیسا پایا انہوں نے کہا : جیسے ایک گھر کے دو دروازے ہوں اور ایک دروازے سے داخل ہو کر دوسرے دروازے سے باہر نکلا ہوں۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۱۳۱)

﴿حضرت نوح علیہ السلام کا شکر﴾

وَكَانَ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا اَوْ اَكَلَ طَعَامًا اَوْ شَرِبَ مَاءً شَكَرَ اللهَ تَعَالٰى وَقَالَ :

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ.

وَ قِیلَ : اِنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ اِبْتِدَاءِ الْاَکْلِ وَالشُّرْبِ : بِسْمِ اللّٰہِ وَ فِیْ اِنْتِہَائِہٖ: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ.

جب حضرت کھانا کھاتے یا پانی پیتے یا لباس پہنتے تو خدا کا شکر ادا کرتے اور الحمد للہ کہتے تھے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے تھی اور کھانا کھانے کے بعد بعد الحمد للہ کہتے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۹۰، طبع جدید)

حضرت نوح علیہ السلام کے صبح و شام

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ وَ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنَّ نُوْحًا کَانَ اِذَا اَصْبَحَ وَ اَمْسٰی قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُکَ اَنَّ مَا اَصْبَحَ اَوْ اَمْسٰی بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ فِیْ دِیْنٍ اَوْ دُنْیَا فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ بِھَا عَلَیَّ حَتّٰی تَرْضٰی وَ بَعْدَ الرِّضٰی فَھٰذَا کَانَ شُکْرَہٗ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام جب صبح و شام ہوتی تھی تو یہ دعا مانگتے تھے : میرے معبود ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میرے صبح و شام اور تمام نعمتیں تیری طرف سے ہیں تیرا کوئی شریک نہیں تو ہی حمد و شکر کا سزاوار ہے میں تیرا شکر کروں تاکہ تو راضی ہو اور تیری رضا کے بعد بھی تیرا شکر کروں۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۹۰، طبع جدید)

حضرت نوح علیہ السلام کی شکر گزاری

عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: اَخَذَ النَّاسُ ثَلَاثَۃً مِنْ ثَلَاثَۃٍ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اَخَذُوا الصَّبْرَ عَنْ اَيُّوبَ وَالشُّكْرَ عَنْ نُوحٍ وَالْحَسَدَ عَنْ بَنِيْ يَعْقُوبَ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا: لوگوں نے تین چیزوں کو تین لوگوں سے حاصل کیا۔ صبر کو حضرت ایوب علیہ السلام سے سیکھا، شکر کو حضرت نوح علیہ السلام سے سیکھا اور حسد کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں سے لیا۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۹۱، طبع جدید)

کلمہ طیبہ کا وسیلہ اور حضرت نوح علیہ السلام

عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ نُوْحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا رَكِبَ السَّفِيْنَةَ اَوْحَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ يَا نُوْحُ اِنْ خِفْتَ الْغَرَقَ فَهَلِّلْنِيْ اَلْفًا ثُمَّ سَلْنِي النَّجَاةَ اُنْجِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَ مَنْ اٰمَنَ مَعَكَ قَالَ: فَلَمَّا اسْتَوٰى نُوْحٌ وَ مَنْ مَعَهُ فِي السَّفِيْنَةِ وَ رَفَعَ الْقَلْسَ عَصَفَتِ الرِّيْحُ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَاْمَنْ نُوْحٌ الْغَرَقَ فَاَعْجَلَتْهُ الرِّيْحُ فَلَمْ يُدْرِكْ اَنْ يُهَلِّلَ اَلْفَ مَرَّةٍ فَقَالَ بِالسُّرْيَانِيَّةِ هَلُوْلِيَا اَلْفًا اَلْفًا يَا مَارِيَّا اَتْقِنْ قَالَ: فَاسْتَوَى الْقَلْسُ وَاسْتَمَرَّتِ (اسْتَقَرَّتِ) السَّفِيْنَةُ فَقَالَ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ كَلَامًا نَجَّانِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْغَرَقِ لَحَقِيْقٌ اَنْ لَا يُفَارِقَنِيْ قَالَ فَنَقَشَ فِيْ خَاتَمِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَلْفَ مَرَّةٍ يَا رَبِّ اَصْلِحْنِيْ.

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جس وقت حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو خداوند عالم کی طرف سے وحی آئی: اے نوح! اگر کبھی تمہیں کشتی کے غرق ہونے کا خوف ہوجائے تو ہزار مرتبہ لا الٰہ اللہ پڑھنا اور اس کے بعد مجھ سے نجات کی دعا مانگنا میں تمہیں اور تمہارے مومن ساتھیوں کو غرق ہونے سے نجات دوں گا۔
فرمایا: جب کشتی لنگر انداز ہوئی اور اس کی رسیاں کھول دی گئیں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھ کشتی میں تھے تو ایک زور کی آندھی چلی اور حضرت نوح علیہ السلام صرف

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایک دفعہ لا الٰہ الا اللہ کہہ سکے۔ البتہ انہوں نے سریانی زبان میں یہ فرمایا: ہزار بار لا الٰہ الا اللہ اے کشتی رک جا اتنے میں کشتی رک گئی تو حضرت نوح علیہ السلام نے کہا: وہ کلام جس کی برکت سے خدا نے مجھے نجات دی مجھ سے جدا نہیں ہونا چاہیے۔ اپنی انگوٹھی کے نگینے میں لا الٰہ الا اللہ لکھوا دیا۔ (بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۸۵، طبع جدید)

﴿ حضرت نوح علیہ السلام کا نوحہ ﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ اسْمُ نُوْحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدَ الْغَفَّارِ وَاِنَّمَا سُمِّیَ نُوْحًا لِاَنَّهٗ كَانَ يَنُوْحُ عَلٰى نَفْسِهٖ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت نوح علیہ السلام کا نام عبدالغفار تھا نوح ان کو اس لیے کہا گیا کیونکہ وہ خدا کے حضور زیادہ نوحہ کرتے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۲۸۶، طبع جدید)

﴿ لوگوں کی اذیتوں کے مقابلے میں آپ کی دعائیں ﴾

اِنَّ قَوْمَ نُوْحٍ كَانُوْا يَبْطُشُوْنَ بِهٖ فَيُخْفِتُوْنَهٗ حَتّٰى يُغْشٰى عَلَيْهِ فَاِذَا اَفَاقَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِقَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم آپ کو اذیت دیتی تھی کہ لوگ آپ کا گلا دباتے تھے یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہوجاتے اور جب ہوش میں آتے تھے تو کہتے ہیں: خداوندا! مجھے اور میری قوم کی مغفرت فرما کیونکہ یہ لوگ نادان ہیں۔

(ابن اثیر، تاریخ الکامل ج ۱، ص ۲۸)

﴿ حضرت نوح علیہ السلام کی ثابت قدمی ﴾

وَ كَانَ يُضْرَبُ وَيُلَفُّ يُلْقٰى فِیْ بَيْتِهٖ يَرَوْنَ اَنَّهٗ مَاتَ فَاِذَا اَفَاقَ اِغْتَسَلَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَخَرَجَ اِلَيْهِمْ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللهِ.

حضرت نوح علیہ السلام کو مارا جاتا اور ڈنڈے برسائے جاتے تھے اور اپنے گھر میں پڑے رہتے تھے لوگ سمجھتے تھے کہ مر گئے ہیں لیکن جب افاقہ ہوجاتا تھا تو غسل کرکے نہا دھو کر قوم کی طرف رسالت الٰہی کی دعوت لے کر چل پڑتے تھے۔

(ابن اثیر، تاریخ الکامل ج ۱، ص ۶۹)

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے قول کے خلاف کبھی نہیں کیا

وَكَانَ اٰخِرُ مَنْ دَخَلَ السَّفِيْنَةَ اَلْحِمَارُ فَلَمَّا دَخَلَ صَدْرُهٗ تَعَلَّقَ اِبْلِيْسُ بِذَنْبِهٖ فَلَمْ تَرْتَفِعْ رِجْلَاهُ فَجَعَلَ نُوْحُ يَاْمُرُهٗ بِالدُّخُوْلِ فَلَا يَسْتَطِيْعُ حَتّٰى قَالَ: اُدْخُلْ وَاِنْ كَانَ الشَّيْطَانُ مَعَكَ فَقَالَ: كَلِمَةٌ زَلَّتْ عَلٰى لِسَانِهٖ فَلَمَّا قَالَهَا دَخَلَ الشَّيْطَانُ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ نُوْحٌ: مَا اَدْخَلَكَ يَاعَدُوَّ اللهِ: فَقَالَ اَلَمْ تَقُلْ اُدْخُلْ وَاِنْ كَانَ الشَّيْطَانُ مَعَكَ فَتَرَكَهٗ.

حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں سب سے آخر میں داخل ہونے والا جانور گدھا تھا جب گدھا سینے تک کشتی میں پہنچا تو ابلیس نے اس کی دم پکڑی اور لٹک گیا اور گدھا اپنے پاؤں نہ اٹھا سکا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے گدھے کو جلدی کشتی میں داخل ہونے کو کہا مگر گدھا قدم نہیں بڑھا سکا یہ دیکھ کر حضرت نوح علیہ السلام نے کہا: داخل ہوجا چاہے تمہارے ساتھ شیطان ہی کیوں نہ ہو۔ جونہی یہ کلمہ حضرت نوح علیہ السلام کی زبان سے پھسل گیا اور انہوں نے ایسا کہا تو شیطان بھی گدھے کے ساتھ کشتی میں داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر حضرت نوح علیہ السلام نے پوچھا: اے دشمن خدا تم کیسے داخل ہوئے؟ شیطان نے کہا: آپ نے یہ نہیں کہا کہ داخل ہوجاؤ چاہے تمہارے ساتھ شیطان ہی کیوں نہ ہو۔ یہ سن کر حضرت نوح علیہ السلام نے اسے چھوڑ دیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق: حضرت ہود علیہ السلام

تعارف حضرت ہود علیہ السلام

مخلوق خدا کو حضرت ہود علیہ السلام کی نصیحت

خدا کی خاطر

مشرکین سے برأت

خدا پر توکل

ناموافق بیوی کے ظلم پر صبر

لوگوں کی اذیت پر صبر

خدا سے نصرت اور مدد طلب کرنا

حضرت ہود علیہ السلام کا اطمینان و وقار

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿تعارف حضرت ہود علیہ السلام﴾

حضرت ہود علیہ السلام شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح کے بیٹے ہیں اور ۲۶۴۸ سال ہبوط آدم کے بعد پیدا ہوئے۔ اپنی ابتدائی زندگی میں انہوں نے تجارت کی اور اس ذریعے سے اپنے معاش کو سنبھالا اور چالیس سال کی عمر میں نبوت پر فائز ہوئے اور نبوت کے ملنے کے بعد لوگوں کی ہدایت اور اس اللہ کی طرف دعوت شروع کی اور کہا اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ میں تمہیں خدا کا پیغام سناتا ہوں میں تمہارا خیر خواہ اور امانت دار ہوں۔ (سورہ اعراف : آیت ۶۸)

لیکن لوگوں نے جواب میں کہا : اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ نہیں ہم تو تمہیں جھوٹا سمجھتے ہیں۔ (سورۂ اعراف : آیت ۶۶)

آخرکار لوگ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئے جس کا بیان کتب تاریخ میں ہے۔ ایک ایسی سخت آندھی چلی کہ قرآن کے مطابق : مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيْمِ یہ آندھی جس چیز سے بھی گزری اسے پارہ پارہ کرکے دھول کی مانند کر دیا۔ (سورۂ ذاریات : آیت ۴۲)

اور اس کے بعد حضرت ہود علیہ السلام نے ایمان لانے والے چار ہزار مومنوں کے ساتھ حضرموت کی وادی میں قیام کیا جو عدن کے مشرق میں سمندر کے قریب ایک وسیع علاقہ ہے۔ (معجم البلدان ج ۲، ص ۲۷۰) اور آخرکار ۴۶۴ سال کی عمر میں وفات پائی۔

کہا جاتا ہے کہ حضرموت کے ایک پہاڑ پر ایک گنبد ہے جہاں حضرت ہود علیہ السلام دفن ہیں۔ وہاں ایک لوح پر یہ عبارت درج ہے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى اَنَا هُوْدُ النَّبِيِّ وَ رَسُوْلُ رَبِّ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ اِلَى الْمَلَا مِنْ عَادٍ فَدَعَوْتُهُمْ اِلَى الْاِيْمَانَ وَ خَلْعِ الْاَصْنَامِ وَالْاَوْثَانِ فَعَصَوْنِيْ فَاَهْلَكَتْهُمُ الرِّيْحُ الْعَقِيْمُ فَاَصْبَحُوْا كَالرَّمِيْمِ.

رحمان و رحیم وعلی الاعلیٰ پروردگار کے نام سے میں ہود علیہ السلام نبی ہوں جسے زمین و آسمان کے بنانے والے نے قوم عاد کی طرف مبعوث کیا۔ میں نے انہیں ایمان قبول کرنے اور نبوت کی تصدیق کرنے کی دعوت دی مگر انہوں نے نافرمانی کی اس وجہ سے وہ عذاب میں مبتلا ہوئے آندھی کے عذاب سے نابود ہو گئے۔

(ناسخ التواریخ ہبوط آدم)

مخلوق خدا کو حضرت علیہ السلام کی نصیحت

وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ سَفَاهَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ ○

ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو بھیجا انہوں نے کہا: اے لوگو! اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں کیا تم پرہیزگار نہیں بننا چاہتے؟ ان کی قوم میں سے کافروں کے ایک گروہ نے کہا: اے ہود! ہم تمہیں احمق سمجھتے ہیں اور ہمارا گمان ہے کہ تم جھوٹے بھی ہو۔ انہوں نے کہا: لوگو! میں احمق نہیں ہوں لیکن میں تو دونوں جہانوں کے پروردگار کی طرف سے رسول ہوں اپنے پروردگار کے پیغام کو تم تک پہنچا دیتا ہوں اور میں تمہارے لیے امانتدار اور نصیحت کرنے والا ہوں۔ (سورۂ اعراف: آیات ۶۵ تا ۶۸)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿خدا کی خاطر تبلیغ﴾

یٰقَوْمِ لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَى الَّذِیْ فَطَرَنِیْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ لوگو! میں تم سے اس پر کوئی اجر نہیں مانگتا میرا اجر تو میرا پروردگار دے گا جس نے مجھے پیدا کیا ہے کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ (سورۂ ہود: آیت ۵۱)

﴿مشرکین سے برأت﴾

... قَالَ اِنِّیْ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ○ انہوں نے کہا میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہی دو میں اس سے بری ہوں جس میں تم شرک کرتے ہو۔ (سورۂ ہود: آیت ۵۴)

﴿خدا پر توکل﴾

اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ میں اللہ پر توکل کرتا ہوں جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ ہر جاندار کے امور کا اختیار اسی کے ہاتھوں میں ہے۔ بے شک میرا پروردگار سیدھے راستے پر ہے۔ (سورۂ ہود: آیت ۵۶)

﴿ناموافق بیوی کے ظلم پر صبر﴾

وَ كَانَ هُوْدٌ زَرَّاعًا وَ كَانَ يَسْقِی الزَّرْعَ فَجَاءَ قَوْمٌ اِلٰى بَابِهٖ يُرِيْدُوْنَهٗ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ امْرَاَتُهٗ شَمْطَاءَ عَوْرَاءَ فَقَالَتْ : مَنْ اَنْتُمْ فَقَالُوْا : نَحْنُ مِنْ بِلَادِ كَذَا وَ كَذَا اَجْدَبَتْ بِلَادُنَا ... فَقَالَتْ لَوِ اسْتُجِيْبَ لِهُوْدٍ لَدَعَا لِنَفْسِهٖ فَقَدِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

احۡتَرَقَ زَرۡعُهٗ لِقِلَّةِ الۡمَاءِ قَالُوۡا : فَاَیۡنَ هُوَ قَالَتۡ هُوَ فِیۡ مَوۡضِعِ کَذَا وَ کَذَا فَجَاءُوۡا اِلَیۡهِ فَقَالُوۡا : یَا نَبِیَّ اللهِ قَدۡ اَجۡدَبَتۡ بِلَادُنَا وَلَمۡ نُمۡطَرۡ فَاسۡاَلِ اللهَ اَنۡ تُخۡصِبَ بِلَادُنَا وَ نُمۡطَرَ فَتَهَیَّاَ لِلصَّلَاةِ وَ صَلّٰی وَ دَعَا لَهُمۡ فَقَالَ لَهُمۡ ارۡجِعُوا فَقَدۡ اُمۡطِرۡتُمۡ فَاَخۡصَبَتۡ بِلَادُکُمۡ.

فَقَالُوۡا : یَا نَبِیَّ اللهِ اِنَّا رَاَیۡنَا عَجَبًا قَالَ وَ مَا رَاَیۡتُمۡ قَالُوۡا : رَاَیۡنَا فِیۡ مَنۡزِلِكَ اِمۡرَاَةً شَمۡطَاءَ عَوۡرَاءَ قَالَتۡ لَنَا مَنۡ اَنۡتُمۡ وَ مَنۡ تُرِیۡدُوۡنَ قُلۡنَا: جِئۡنَا اِلٰی نَبِیِّ اللهِ هُوۡدٍ لِیَدۡعُوَ اللهَ لَنَا فَنُمۡطَرَ فَقَالَتۡ: لَوۡ کَانَ هُوۡدٌ دَاعِیًا لَدَعَا لِنَفۡسِهٖ فَاِنَّ زَرۡعَهٗ قَدِ احۡتَرَقَ.

فَقَالَ هُوۡدٌ: ذَاكَ اِمۡرَاَتِیۡ وَ اَنَا اَدۡعُو اللهَ لَهَا بِطُوۡلِ الۡبَقَاءِ فَقَالُوۡا: فَکَیۡفَ ذٰلِكَ قَالَ: لِاَنَّهٗ مَا خَلَقَ اللهُ مُؤۡمِنًا اِلَّا وَ لَهٗ عَدُوٌّ یُؤۡذِیۡهِ وَ هِیَ عَدُوَّتِیۡ فَلَاَنۡ یَکُوۡنَ عَدُوِّیۡ مِمَّنۡ اَمۡلِکُهٗ خَیۡرٌ مِنۡ اَنۡ یَکُوۡنَ عَدُوِّیۡ مِمَّنۡ یَمۡلِکُنِیۡ.

حضرت ہود علیہ السلام کاشت کاری کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ کھیتی کو پانی دینے گئے کہ آپ کے گھر میں چند افراد آئے تاکہ آپ سے ملاقات کریں۔ دروازے پر دستک دی تو ایک بوڑھی عورت جس کے بال سفید ہوئے تھے اور ایک آنکھ سے کانی تھی نکلی اور پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم فلاں شہر سے آئے ہیں، ہم خشک سالی کا شکار ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ حضرت ہود علیہ السلام ہمارے لیے دعا کریں اس عورت نے کہا: اگر ہود علیہ السلام کی دعائیں قبول ہوتیں تو خود اپنے لیے دعا کرتے کیونکہ اس کی اپنی کھیتی بھی پانی نہ ہونے کی وجہ سے جل چکی ہے۔ انہوں نے کہا: تم ہمیں صرف یہ بتاؤ کہ حضرت ہود علیہ السلام کہاں ہیں؟ اس نے کہا: وہ فلاں جگہ پر ہیں۔ وہ لوگ حضرت ہود علیہ السلام کے پاس پہنچے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے شہروں میں خشک سالی ہے، بارش نہیں ہو رہی ہے، خدا سے دعا کریں کہ ہماری

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مشکل آسان ہوجائے ، بارش برسے اور ہماری فصلیں ہری بھری ہوجائیں۔

حضرت ہود علیہ السلام نے نماز پڑھی ، دعا کی اور لوگوں سے فرمایا : خدا نے بارش برسائی اور تمہاری کھیتی بھی ہری ہوگئی ہے۔

ان لوگوں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول ! ہم نے ایک عجیب چیز دیکھی فرمایا: کیا دیکھا انہوں نے کہا: ہم نے آپ کے گھر میں ایک کانی سفید بالوں والی عورت کو دیکھا اس نے ہم سے کہا: تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو؟ تو ہم نے کہا کہ حضرت ہود علیہ السلام پیغمبر کے پاس دعا کرانے آئے ہیں تا کہ ان کی برکت سے بارش برسے۔ اس عورت نے کہا : اگر ہود علیہ السلام کی دعا مؤثر ہوتی تو اپنے لیے دعا کرتے کیونکہ بارش نہ ہونے سے خود اس کی کھیتی بھی جل گئی ہے۔ ہود علیہ السلام نے کہا : وہ عورت میری بیوی ہے اور میں ہر وقت خدا سے ان کی عمر میں اضافے کے لیے دعا کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا : کیوں ؟ فرمایا کہ خداوند عالم نے ہر مومن کے ساتھ ایک دشمن پیدا کیا تا کہ اسے اذیت پہنچائے۔

یہ میری دشمن ہے اگر میرا دشمن کوئی ایسا ہو جو میرے قابو میں ہو تو یہ میرے اس دشمن سے اچھا ہے کہ کوئی دشمن ایسا ہو جس کے اختیار میں ، میں چلا جاؤں۔ (بحار الانوار ج ۱۱ ،ص ۳۵۰، طبع جدید)

﴿لوگوں کی اذیت پر صبر﴾

لَمَّا تَمَّ لِهُوْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً اَوْحَى اللهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ: اَنِ ائْتِ قَوْمَكَ فَادْعُهُمْ اِلٰى عِبَادَتِيْ وَ تَوْحِيْدِيْ فَاِنْ اَجَابُوْكَ زِدْتُهُمْ قُوَّةً وَّ اَمْوَالًا فَبَيْنَا هُمْ مُجْتَمِعُوْنَ اِذْ اَتَاهُمْ هُوْدٌ فَقَالَ: يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللهَ مَا لَكُمْ مِنْ اِلٰهٍ غَيْرُهُ.

فَقَالُوْا : يَا هُوْدُ لَقَدْ كُنْتَ عِنْدَنَا ثِقَةً اَمِيْنًا قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrililibrary.com

دَعُوا عِبَادَةَ الْاَصْنَامِ.

فَلَمَّا سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْهُ بَطَشُوْا بِهٖ وَ خَنَقُوْهُ وَ تَرَكُوْهُ كَالْمَيِّتِ فَبَقِيَ يَوْمَهُ وَ لَيْلَتَهُ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ: يَا رَبِّ اِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ وَ قَدْ تَرٰى مَا فَعَلَ بِيْ قَوْمِيْ...

جب حضرت علیہ السلام کی عمر ۴۰ سال کی ہوئی تو خداوند عالم نے ان کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے پاس جا کر ان کی ہدایت کریں اور عبادت و توحید کی طرف دعوت دیں۔ اگر وہ مثبت جواب دیں گے تو ہم ان کے مال اور اقتدار میں اضافہ کریں گے۔ ایک دفعہ لوگ ایک جگہ جمع تھے حضرت ہود علیہ السلام ان کے پاس آئے اور فرمایا: لوگو! خدا کی عبادت کرو اور تمہارا معبود اللہ کے علاوہ کوئی نہیں۔ ان لوگوں نے کہا: ہود علیہ السلام تم ہمارے نزدیک معتبر اور امین ہو۔ فرمایا: پس سنو! میں خدا کا پیغمبر ہوں اور تم لوگ بتوں کی عبادت چھوڑ دو۔

جب اپنے معبود، بتوں کے خلاف یہ بات سنی تو سب نے آپ پر حملہ کیا۔ زد و کوب کرتے ہوئے گلا دبایا اور حضرت ہود علیہ السلام ایک دن ایک رات بے ہوش رہے اور اس کے بعد ہوش میں آ کر کہا: خداوندا! میں نے اپنا فریضہ انجام دیا اور تو جانتا ہے کہ ان لوگوں نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۳۶۱، طبع جدید)

خدا سے نصرت اور مدد طلب کرنا

قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ○ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ○ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ کہا: میرے پروردگار! میری قوم مجھے جھٹلا رہی ہے تو میری مدد فرما۔ ارشاد ہوا: بہت کم عرصے

Presented By: https://jafrililibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں تمہاری قوم تکذیب پر پشیمان ہوجائے گی۔ پس ایک چیخ کے عذاب نے انہیں گھیر لیا۔ اس طرح ہم نے انہیں خس و خاشاک میں ملایا۔ ظالموں کے لیے اللہ کی رحمت سے دور ہو۔ (سورۂ مومنون : آیات ۳۹ تا ۴۱)

حضرت ہود علیہ السلام کا اطمینان و وقار

كَانَ لِهُوْدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَمْتٌ وَسَكِيْنَةٌ وَوِقَارٌ.

حضرت ہود علیہ السلام بُردبار اور طمینان و وقار کے مالک تھے۔

(سفینۃ البحار ج ۲، ص ۷۲۶)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت صالح علیہ السلام

حضرت صالح علیہ السلام کا تعارف

خدا کی خاطر تبلیغ

حضرت صالح علیہ السلام اور بہترین بحث

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت صالح علیہ السلام کا تعارف

حضرت صالح علیہ السلام جابر بن ثمود بن عامر بن سام بن نوح کے بیٹے ہیں۔ ۲۹۷۳ سال ہبوط آدم کے بعد پیدا ہوئے۔ آپ بلند قامت، چوڑے سینے والے تھے اور بڑے فصیح و بلیغ تھے۔ سرخ و سفید رخسار اور کالی گھنی داڑھی تھی۔ آپ ہر وقت پا برہنہ رہتے تھے۔ لوگوں کو نصیحت کرتے اور جب وعظ و نصیحت سے فارغ ہوتے تو تجارت کرتے۔ آپ جوانی سے ہی تقویٰ اور پرہیزگاری میں مشہور تھے۔

مبعوث برسالت ہونے کے بعد مکمل طور پر لوگوں کی ہدایت میں مشغول ہوئے۔ ایک مدت کے بعد چند لوگ آپ کے معتقد ہوئے اور بعض لوگوں نے آپ سے معجزہ طلب کیا۔ آپ نے قبول کیا لوگوں نے خواہش کی کہ فلاں چٹان سے ایک حاملہ اونٹنی نکلے اور نکلنے کے بعد بچہ جنے جسے آپ نے قبول کیا اور ان لوگوں پر اتمام حجت کی۔ اچانک لوگوں نے دیکھا کہ چٹان میں سے بچہ جننے والی عورت کی مانند گریہ و فغاں کی آواز بلند ہوئی اور چٹان شق ہوئی جس سے ایک حاملہ اونٹنی نکلی اور فوری طور پر بچہ جنا لیکن دیکھنے کے باوجود بھی لوگ ایمان نہ لائے۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: آج کے دن سے کنویں کا پانی ایک دن اونٹنی پیئے گی اور دوسرے دن تمام لوگ اور ان کے مویشی پیئں گے۔ جس دن لوگ پانی نہیں پی سکیں گے اس دن اونٹنی کے دودھ کو استعمال کریں گے جیسے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

...هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ یہ ناقہ ہے جس کے لیے ایک دن پانی پینا اور دوسرے دن تمہارے لیے مقرر ہے۔

(سورۂ شعراء: آیت ۱۵۵)

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی جس چراگاہ میں بھی جاتی تو دوسرے تمام مویشی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وحشت کر کے بھاگنے لگتے یہاں تک کہ خوف کے مارے چرنے سے بھی رک جاتے اور اس طرح ان کے مویشی کمزور ہونے لگے یہاں تک کہ لوگوں کے ایک گروہ نے مختلف حیلے بہانے بنا کر اونٹنی کو قتل کیا اور اونٹنی کا بچہ پہاڑی کی طرف بھاگ نکلا۔ بعض لوگوں نے صالح علیہ السلام کے پاس آکر اس کا علاج پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ کوشش کر کے اونٹنی کے بچے کو لے آؤ۔ یہ سن کر لوگ حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ پہاڑی کی طرف گئے جونہی اونٹنی کے بچے کی نظر حضرت صالح علیہ السلام پر پڑی تو اس نے چیخ کر کہا: یا صالح و اماہ اے صالح میری ماں یہ کہہ کر بچہ نظروں سے اوجھل ہوا۔ یہ دیکھ کر حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: ... تَمَتَّعُوا فِي دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ مَكْذُوْبٍ تم لوگ اپنے گھروں میں تین دن رہو گے یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہے۔ آخر ان لوگوں پر عذاب نازل ہوا۔ (سورۂ ہود: آیت ۶۵) قرآن میں تفصیل سے بیان ہوا ہے: فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ○ ایک بہت سخت قسم کا زلزلہ آیا اور سب ہلاک ہوئے۔ (سورۂ اعراف: آیت ۷۸) حضرت صالح علیہ السلام کی عمر ۲۸۰ سال تھی، آپ رکن و مقام کے درمیان دفن ہوئے۔

(ناسخ التواریخ ہبوط آدم)

﴿ خدا کی تبلیغ ﴾

وَمَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ میں تم سے کوئی بدلہ یا اجرت نہیں مانگتا، میری اجرت تو صرف میرا پروردگار دے گا جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (سورۂ شعراء: آیت ۱۴۵)

﴿ حضرت صالح علیہ السلام اور بہترین بحث ﴾

عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ سَأَلَ جَبْرَئِيْلَ كَيْفَ كَانَ مَهْلِكُ قَوْمِ صَالِحٍ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ اِنَّ صَالِحًا بُعِثَ اِلٰى قَوْمِهٖ وَ هُوَ ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَبِثَ فِيْهِمْ حَتّٰى بَلَغَ عِشْرِيْنَ وَ مِائَةَ سَنَةٍ لَا يُجِيْبُوْنَهُ اِلٰى خَيْرٍ قَالَ وَ كَانَ لَهُمْ سَبْعُوْنَ صَنَمًا يَعْبُدُوْنَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ مِنْهُمْ قَالَ : يَا قَوْمِ اِنِّيْ قَدْ بُعِثْتُ اِلَيْكُمْ وَ اَنَا ابْنُ سِتَّ عَشْرَةَ سَنَةً وَ قَدْ بَلَغْتُ عِشْرِيْنَ وَ مِائَةَ سَنَةٍ وَ اَنَا اَعْرِضُ عَلَيْكُمْ اَمْرَيْنِ : اِنْ شِئْتُمْ فَاسْاَلُوْنِيْ حَتّٰى اَسْاَلَ اِلٰهِيْ فَيُجِيْبَكُمْ فِيْمَا تَسْاَلُوْنِّيْ وَ اِنْ شِئْتُمْ سَاَلْتُ اٰلِهَتَكُمْ فَاِنْ اَجَابَتْنِيْ بِالَّذِيْ اَسْاَلُهَا خَرَجْتُ عَنْكُمْ فَقَدْ شَنِئْتُكُمْ وَ شَنِئْتُمُوْنِيْ.

فَقَالُوْا قَدْ اَنْصَفْتَ يَا صَالِحُ فَاتَّعَدُوا الْيَوْمَ يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ قَالَ : فَخَرَجُوْا بِاَصْنَامِهِمْ اِلٰى ظَهْرِهِمْ ثُمَّ قَرَّبُوْا طَعَامَهُمْ وَ شَرَابَهُمْ فَاَكَلُوْا وَ شَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ فَرَغُوْا دَعَوْهُ فَقَالُوْا : يَا صَالِحُ سَلْ فَدَعَا صَالِحٌ كَبِيْرَ اَصْنَامِهِمْ فَقَالَ : مَا اسْمُ هٰذَا فَاَخْبَرُوْهُ بِاِسْمِهٖ فَنَادَاهُ بِاِسْمِهٖ فَلَمْ يُجِبْ فَقَالَ صَالِحٌ : مَا لَهُ لَا يُجِيْبُ فَقَالُوْا لَهُ اُدْعُ غَيْرَهُ فَدَعَاهَا كُلَّهَا بِاَسْمَائِهَا فَلَمْ يُجِبْهُ وَاحِدٌ مِنْهُمْ.

فَقَالَ يَا قَوْمِ قَدْ تَرَوْنَ قَدْ دَعَوْتُ اَصْنَامَكُمْ فَلَمْ يُجِبْنِيْ وَاحِدٌ مِنْهُمْ فَاسْاَلُوْنِيْ حَتّٰى اَدْعُوَ اِلٰهِيْ فَيُجِيْبَكُمُ السَّاعَةَ.

فَاَقْبَلُوْا عَلٰى اَصْنَامِهِمْ فَقَالُوْا لَهَا : مَا بَالُكُنَّ لَا تُجِبْنَ صَالِحًا فَلَمْ تُجِبْ فَقَالُوْا : يَا صَالِحُ تَنَحَّ عَنَّا وَ دَعْنَا وَ اَصْنَامَنَا قَلِيْلًا قَالَ : فَرَمَوْا بِتِلْكَ الْبُسُطِ الَّتِيْ بَسَطُوْهَا وَ بِتِلْكَ الْاٰنِيَةِ وَ تَمَرَّغُوْا فِي التُّرَابِ وَ قَالُوا لَهَا : لَئِنْ لَمْ تُجِبْنَ صَالِحًا اَلْيَوْمَ لَنُفْضَحَنَّ ثُمَّ دَعَوْهُ فَقَالُوا : يَا صَالِحُ تَعَالَ فَسَلْهَا فَعَادَ فَسَاَلَهَا فَلَمْ تُجِبْهُ فَقَالُوْا : اِنَّمَا اَرَادَ صَالِحٌ اَنْ تُجِيْبَهُ وَ تُكَلِّمَهُ بِالْجَوَابِ.

قَالَ فَقَالَ : يَا قَوْمِ هُوَ ذَا تَرَوْنَ قَدْ ذَهَبَ النَّهَارُ وَ لَا اَرٰى.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام محمد باقر علیہ السلام نے روایت کیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل امین سے پوچھا کہ صالح علیہ السلام کی قوم کی ہلاکت کا اصل سبب کیا تھا؟ جبرئیل نے عرض کیا: اے محمدؐ! حضرت صالح علیہ السلام سولہ سال کی عمر میں مبعوث برسالت ہوئے اور ۱۲۰ سال تک ان لوگوں کے درمیان رہے لیکن کسی نے آپ کو کوئی مثبت جواب نہیں دیا۔ حضرت صالح علیہ السلام کی قوم کے ۷۰ بت تھے جن کی پوجا کرتے تھے اور خدا کی طرف بالکل متوجہ نہیں تھے۔

حضرت صالح علیہ السلام نے جب یہ دیکھا تو فرمایا: اے لوگو! میں سولہ سال کی عمر میں مبعوث برسالت ہوا اور تمہارے درمیان ۱۲۰ برس رہا۔ آج میں تمہیں دو چیزیں بتاتا ہوں: ایک تو یہ کہ اگر تم چاہتے ہو تو مجھ سے جو چاہو مانگو تاکہ میں اپنے خدا سے تمہارے لیے حاصل کروں اور وہ تمہاری حاجت پوری کرنے والا ہے۔ یا ایسا کرو کہ میں تمہارے خداؤں سے کوئی بات پوچھوں تو مجھے جواب دلا دو۔ اگر مجھے جواب دلا دو تو میں یہاں سے چلا جاؤں گا اس طرح ایک دوسرے کی توہین کا موقع نہیں ملے گا۔

لوگوں نے کہا: اے صالح علیہ السلام تو نے بڑے انصاف کی بات کی ہے۔ اسی بات کے لیے تیار ہوجاؤ۔ ساتھ ہی انہوں نے اپنے بتوں کو پشت پر اٹھایا اور شہر سے باہر نکل گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے کھایا پیا اور آرام کیا اور بتوں کو ایک جگہ رکھ کر صالح علیہ السلام سے کہا: اے صالح علیہ السلام! اب جو پوچھنا ہو ان سے پوچھ لو۔ حضرت صالح علیہ السلام نے سب سے بڑے بت کا نام لے کر پوچھا مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تو کہا کہ دوسرے بتوں سے پوچھو تو صالح علیہ السلام نے ہر ایک کا نام لے کر پوچھا مگر کسی نے بھی جواب نہیں دیا۔

صالح علیہ السلام نے کہا: اے لوگو! تم نے دیکھا کہ "میں نے تمہارے بتوں کا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نام لے کر پکارا مگر کسی نے جواب نہیں دیا۔ اب تم مجھ سے پوچھو اور مانگو تا کہ میں اپنے رب سے مانگوں جو تم چاہتے ہو۔

یہ لوگ اپنے بتوں کے سامنے گڑگڑائے اور رو رو کر کہا کہ تمہیں کیا ہوا ہے جو صالح علیہ السلام کو جواب نہیں دیتے پھر بھی کوئی جواب نہیں ملا تو انہوں نے صالح علیہ السلام سے کہا: اے صالح علیہ السلام! تم ذرا سا دور چلے جاؤ۔ جب صالح علیہ السلام دور گئے تو یہ لوگ بتوں پر چڑھاوے چڑھا کر ان کے سامنے زمین پر لوٹنے لگے اور کہنے لگے: اے بتو! اگر آج تم صالح علیہ السلام کو جواب نہیں دیا تو ہم رسوا ہوجائیں گے اور منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے اس کے بعد حضرت صالح علیہ السلام واپس آئے اور بتوں سے سوال کیا مگر کوئی جواب نہیں ملا۔

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: لوگو! آج کا دن ختم ہوگیا مگر تمہارے خداؤں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اب تم مجھ سے سوال کرو تا کہ میرا خدا اسی وقت تمہاری خواہش پوری کرے۔

اٰلِھَتَکُمْ تُجِیْبُنِیْ فَاسْاَلُوْنِیْ حَتّٰی اَدْعُوَ اِلٰھِیْ فَیُجِیْبَکُمُ السَّاعَةَ.

قَالَ فَانْتَدَبَ لَهُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا مِنْ کُبَرَائِھِمْ وَعُظَمَائِھِمْ وَالْمَنْظُوْرِ اِلَیْھِمْ مِنْھُمْ فَقَالُوْا: یَا صَالِحُ نَحْنُ نَسْاَلُكَ قَالَ: فَکُلُّ ھٰؤُلَاءِ یَرْضَوْنَ بِکُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَاِنْ اَجَابُوْكَ ھٰؤُلَاءِ اَجَبْنَاكَ.

قَالُوْا: یَا صَالِحُ نَحْنُ نَسْاَلُكَ فَاِنْ اَجَابَكَ رَبُّكَ اتَّبَعْنَاكَ وَاَجَبْنَاكَ وَتَابَعَكَ جَمِیْعُ اَھْلِ قَرْیَتِنَا فَقَالَ لَھُمْ صَالِحٌ سَلُوْنِیْ مَا شِئْتُمْ فَقَالُوا انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا الْجَبَلِ وَجَبَلٍ قَرِیْبٍ مِنْهُ حَتّٰی نَسْاَلَكَ عِنْدَهُ قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقُوْا مَعَهُ فَلَمَّا انْتَھَوْا اِلَی الْجَبَلِ قَالُوْا: یَا صَالِحُ اسْاَلْ رَبَّكَ اَنْ یُخْرِجَ لَنَا السَّاعَةَ مِنْ ھٰذَا الْجَبَلِ نَاقَةً حَمْرَاءَ شَقْرَاءَ وَبْرَاءَ عُشَرَاءَ... قَالَ قَدْ سَاَلْتُمُوْنِیْ شَیْئًا یَعْظُمُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَلَيَّ وَ يَهُوْنُ عَلَى رَبِّيْ فَسَأَلَ اللهَ ذَلِكَ فَانْصَدَعَ الْجَبَلُ صَدْعًا كَادَتْ تَطِيْرُ مِنْهُ الْعُقُوْلُ لَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهُ.

قَالَ : وَاضْطَرَبَ الْجَبَلُ كَمَا تَضْطَرِبُ الْمَرْأَةُ عِنْدَ الْمَخَاضِ ثُمَّ لَمْ يَفْجَأْهُمْ إِلَّا وَ رَأْسُهَا قَدْ طَلَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ ذَلِكَ الصَّدْعِ فَمَا اسْتُتِمَّتْ رَقَبَتُهَا حَتَّى اجْتَرَّتْ ثُمَّ خَرَجَ سَائِرُ جَسَدِهَا ثُمَّ اسْتَوَتْ عَلَى الْأَرْضِ قَائِمَةً فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ قَالُوْا : يَا صَالِحُ مَا أَسْرَعَ مَا أَجَابَكَ رَبُّكَ فَسَلْهُ أَنْ يُخْرِجَ لَنَا فَصِيْلَهَا قَالَ: فَسَأَلَ اللهَ تَعَالَى ذَلِكَ فَرَمَتْ بِهِ فَدَبَّ حَوْلَهَا.

فَقَالَ : يَا قَوْمِ أَبَقِيَ شَيْءٌ قَالُوْا : لَا انْطَلِقْ بِنَا إِلَى قَوْمِنَا نُخْبِرُهُمْ مَا رَأَيْنَا وَ يُؤْمِنُوْا بِكَ قَالَ: فَرَجَعُوْا فَلَمْ يَبْلُغِ السَّبْعُوْنَ الرَّجُلَ إِلَيْهِمْ حَتَّى ارْتَدَّ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ وَ سِتُّوْنَ رَجُلًا وَ قَالُوْا : سِحْرٌ وَ ثَبَتَ السِّتَّةُ وَ قَالُوا الْحَقُّ مَا رَأَيْنَا قَالَ فَكَثُرَ كَلَامُ الْقَوْمِ وَرَجَعُوْا مُكَذِّبِيْنَ إِلَّا السِّتَّةُ ثُمَّ ارْتَابَ مِنَ السِّتَّةِ وَاحِدٌ فَكَانَ فِيْمَنْ عَقَرَهَا.

صالح علیہ السلام کی قوم کے ستر افراد نے جو ان کے عمائدین میں سے تھے آگے بڑھ کر کہا: اے صالح علیہ السلام! ہم آپ سے سوال کریں گے فرمایا: کیا تمہاری قوم کے سب لوگ آپ لوگوں کی نیابت پر راضی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! اگر تمہارا خدا ہمیں جواب دے اور ہماری خواہش پوری کرے تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے۔ فرمایا: اب جو مانگنا ہو مانگو۔

انہوں نے کہا: ہمارے ساتھ اس پہاڑی کے قریب آؤ تا کہ ہم اپنی خواہش کریں۔ حضرت صالح علیہ السلام ان لوگوں کے ساتھ پہاڑی کے قریب گئے تو ان لوگوں نے کہا: اے صالح علیہ السلام اپنے خدا سے کہو کہ وہ اسی وقت اس پہاڑی میں سے ایک حاملہ اونٹنی نکالے جو نکلتے ہی بچہ جنے اور اونٹنی کا رنگ بہت سرخ ہو۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھ سے بہت بڑی چیز مانگی ہے لیکن میرا پروردگار بزرگ ہے اور اس کے لیے آسان ہے اس کے بعد حضرت صالح علیہ السلام نے ان کی خواہش کا سوال خدا سے کیا حضرت صالح علیہ السلام کی دعا کے ساتھ ہی پہاڑ میں سے ایک چیخ و پکار ایسی بلند ہوئی جیسے کوئی عورت درد زہ میں مبتلا ہو اور ساتھ ہی چٹان پھٹ گئی اور ایک گابھن اونٹنی سرخ رنگ کی نکلی اور باہر نکلتے ہی اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئی۔ یہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے تمہارے خدا نے کس قدر جلدی ہماری خواہش کو پورا کیا۔ پس اب یہ بھی دعا مانگو کہ اونٹنی بچہ بھی دے حضرت صالح علیہ السلام نے اس کی بھی دعا کی اس کے ساتھ اونٹنی نے ایک صحیح و سالم بچہ جنم دیا جس کے مکمل بال اُگے ہوئے تھے۔

اس کے بعد فرمایا: لوگو! کوئی بات رہ گئی یا سب پوری ہوئی؟ انہوں نے کہا: نہیں اب آؤ ہمارے ساتھ ہم قوم کے پاس جائیں اور ہم نے جو کچھ دیکھا ہے اسے ان سے بیان کریں۔ جب واپس پہنچے تو ستر افراد میں سے چونسٹھ کافر ہو گئے اور کہنے لگے: یہ صرف ایک جادو تھا اس سے زیادہ کچھ نہیں اس کے بعد ان چھ افراد کے علاوہ سب نے تکذیب کی۔ اس کے بعد ان چھ میں سے بھی ایک کافر ہوا اور یہی شخص ان میں سے ایک تھا جس نے اونٹنی کو مار ڈال تھا۔

(بحار الانوار ج ۱۱، ص ۳۷۷، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت ابراہیم علیہ السلام

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعارف

مشرکین سے بیزاری

خدا کی نعمتوں کا شکر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی اولادوں کو وصیت

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین صفات

حضرت ابرہیم علیہ السلام کی سچائی

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا نے اپنا خلیل کیوں کہا؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین صفات

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دسترخوان

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خدا پر بھروسہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گناہ سے بچنے پر شکر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی

ہاجرہ اور اسماعیل پر ترس کھانا

بیوی بچے کو خدا کے حوالے کرنا

سارہ کی بد اخلاقی پر ابراہیم علیہ السلام کا صبر

خدا سے حضرت ابراہیم کی دعا بیٹی کے لیے

گنہگاروں کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام وفات کے وقت
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور طویل عمر کی درخواست
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سجدوں کی کثرت
خدا کی راہ میں سب سے پہلے جنگ کرنے والے
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قبر
جس کسی نے سب سے پہلے پرچم بلند کیا
حضرت ابراہیم علیہ السلام، نماز شب اور کھانا کھلانا
منجنیق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر
حضرت ابراہیم علیہ السلام مہمان کی تلاش میں
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نماز حاجت
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سجدۂ شکر
خدا کی بے لوث عبادت اور اطاعت
اطاعت الٰہی
جھوٹے خداؤں کی توہین
بلادِ کفر سے ہجرت
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولیات
ابراہیم علیہ السلام نام کی وجہ تسمیہ
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دن رات

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعارف﴾

حضرت ابراہیم علیہ السلام تارخ بن ناحور بن شاروح بن راغون قانع بن شانع بن ارفخشند بن سام بن نوح علیہ السلام ہیں۔

ابراہیم کے معنی مہربان باپ کے ہیں۔ آپ کا لقب خلیل اللہ اور خلیل الرحمان ہے۔ آپ کی کئی ایک نسبتیں ہیں منجملہ ان میں سے ایک ''ابو الانبیاء'' ہے۔

آپ ہبوط آدم کے تین سوتیس سال بعد ذی الحج کی یکم تاریخ کو بابل کے کوہستانی گاؤں ''کوثی'' جسے عبرانی زبان میں ''اور کسدیم'' کہتے ہیں، میں پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام ''نونا'' تھا۔ پیدا ہوئے تو آپ کی والدہ نے دشمنوں کے خوف سے ایک غار میں چھپا دیا۔ اس طرح آپ کئی سال تک رہے وہاں جا کر آپ کی والدہ آپ کی پرورش کرتی تھی۔ سولہ سال کی عمر میں آپ نے دینِ حنیف کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ آپ کے چچا آذر بت بناتے تھے اور بیچنے کے لیے آپ کو دیتے تھے مگر آپ ان بتوں کی گردن پر رسی باندھتے اور بڑی توہین کرتے ہوئے گلیوں میں یہ آواز لگاتے تھے: تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ خدا کی قسم! میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔ ان کی یہ حرکت لوگوں میں آہستہ آہستہ عام ہوگئی اور لوگوں کی زبانی یہ بات نمرود تک پہنچی تو اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا۔ نمرود بڑے غصے میں آیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود کو سجدہ نہیں کیا۔ ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام بت خانے میں گئے اور تمام بتوں کو پاش پاش کیا اور جس کلہاڑی کو بت توڑنے میں استعمال کیا تھا اسے بڑے بت کے گلے میں ڈال دیا۔ لوگوں نے سمجھ لیا کہ یہ کام ابراہیم علیہ السلام کا ہے۔ اس امر پر مقدمہ چلا اور انہیں جلانے کا فیصلہ صادر ہوا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نمرودیوں نے آگ جلائی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس میں پھینک دیا۔

آگ کو خدا کا حکم ملا:

...یٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم علیہ السلام کے لیے سلامتی بن جا۔ آپ نے حکم کی تعمیل کی۔ (سورۂ انبیاء: آیت ۶۹)

جب نمرود اس طرح اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا تو حکم دیا کہ ابراہیمؑ کو جلا وطن کیا جائے اور اس طرح آپ سارہ بنت نومر بن ناحور کے ساتھ جو ان کی چچا کی بیٹی بھی تھیں اور ان کے بھانجے بن ہاران اور اپنے باپ تارخ بن ناحور کے ساتھ بابل سے نکلے اور ہجرت کر کے مشرق الجزایرہ کے شمال میں ایک قصبے حاران میں سکونت اختیار کی اور ۳۷ سال کی عمر میں حضرت سارہ سے شادی کی اس کے بعد کنعان چلے گئے لیکن ایک شدید قحط کی وجہ سے مصر چلے گئے اور وہاں سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ فلسطین چلے گئے اور حبرون کے علاقے میں جو اب بھی قدسِ خلیل کے نام سے مشہور ہے قیام کیا۔ چونکہ حضرت سارہ کے کوئی اولاد نہیں ہوئی تو مجبور ہو کر اپنی کنیز ہاجرہ کو آپ کے ہبہ کر دیا اور حضرت ہاجرہ سے اسماعیل پیدا ہوئے۔

کچھ دن بعد سارہ نے مطالبہ کیا کہ ہاجرہ اور اس کے بیٹے کو ایک بے آب و گیاہ بیابان میں چھوڑ دیں ان کا یہ مطالبہ قبول ہوا آپ ان دونوں کو لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر جبرئیل کی نشاندہی پر زمزم کے کنویں کو جاری کیا اور تین دن وہاں رہنے کے بعد واپس لوٹے اور لوٹتے وقت یوں دعا مانگی: رَبَّنَآ اِنِّيْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ میرے پروردگار میں اپنے گھر والوں کو اس بے آب و گیاہ بیابان میں چھوڑے جا رہا ہوں اور وہ بھی تیرے محترم گھر کے نزدیک۔ (سورۂ ابراہیم: آیت ۳۷) واپس آنے کے بعد ہر سال کعبہ بیت اللہ کی زیارت کے لیے آیا کرتے تھے اور حج بجا لاتے تھے ساتھ ہی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہاجرہ اور اسماعیل کو دیکھ کر خوش ہوئے تقریباً اس ک دس سال بعد جب وہ مکے میں تھے تو خواب میں دیکھا کہ اپنے بیٹے اسماعیل کو اللہ کی راہ میں قربان کر رہے ہیں اور جب اس حکم کو بجا لا رہے تھے تو ایک گوسفند خدا کے حکم سے پہاڑی سے نیچے اترا جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ (سورۂ صافات: آیت ۱۰۷)

اس کے بعد آپؑ نے اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے کعبہ کی نئے سرے سے تعمیر کی اور ہبوط آدم کے تین ہزار پانچ سو آٹھ سال بعد ۲۵ دن بیمار رہنے کے بعد وفات پائی اور (حبرون) قدس خلیل میں واقع غارِ مکفیلہ میں جو فلسطین میں واقع ہے مدفون ہوئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۱۷۵ سال تھی۔ حضرت سارہ کی قبر بھی وہیں ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۱۷۵ سال کی عمر پائی۔“ (سفینۃ البحار ج ۱، ص ۷۶)

مشرکین سے بیزاری

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ...

بے شک ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین نمونہ عمل ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: ہم تم سے بیزار ہیں اور اللہ کے علاوہ ان سے بھی بیزار ہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ (سورۂ ممتحنہ: آیت ۴)

خدا کی نعمتوں کا شکر

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ اِجْتَبٰىهُ وَ هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ بے شک ابراہیم علیہ السلام اکیلے موحد تھے جو خدا کے فرمانبردار تھے اور کبھی شرک نہیں کیا، دی گئی نعمات پر شکر کرنے والے تھے خدا نے انہیں منتخب کیا اور سیدھے راستے کی ہدایت کی۔

(سورۂ نحل: آیات ۱۲۰۔۱۲۱)

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے بیٹوں کو وصیت﴾

وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ابراہیم علیہ السلام اور یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس دین کو تمہارے لیے منتخب کیا ہے پس خبردار! تم اسلام کی حالت میں ہی مرنا۔ (سورۂ بقرہ: آیت ۱۳۲)

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سچائی﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا اے رسول! اپنی کتاب میں یاد رکھ ابراہیم علیہ السلام کو کہ وہ سچے نبی تھے۔ (سورۂ مریم: آیت ۴۱)

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا نے اپنا خلیل کیوں کہا﴾

عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّمَا اتَّخَذَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا لِاَنَّهٗ لَمْ يَرُدَّ اَحَدًا وَلَمْ يَسْاَلْ اَحَدًا قَطُّ غَيْرَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت امام ابو الحسن علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا انہوں نے اپنے پدر بزرگوار کو یہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فرماتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا: خداوند عالم نے ابراہیم علیہ السلام کو اس لیے اپنا خلیل بنایا کہ انہوں نے کبھی کسی سائل کو رد نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے سوال نہیں کیا۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۴)

﴿ تین صفات ﴾

قِيْلَ لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : بِاَيِّ شَيْءٍ اِتَّخَذَكَ اللهُ خَلِيْلًا قَالَ : بِثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ اِخْتَرْتُ اَمْرَ اللهِ عَلٰى اَمْرِ غَيْرِهٖ وَمَا اِهْتَمَمْتُ بِمَا يُكَفِّلُ اللهُ وَمَا تَعَشَّيْتُ وَلَا تَغَدَّيْتُ اِلَّا مَعَ الضَّيْفِ.

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ تمہیں خداوند عالم نے کس بنا پر اپنا خلیل بنایا فرمایا: تین باتوں کی وجہ سے: (۱) ہر وقت خدا کے حکم کو دوسرے کے حکم پر مقدم کیا۔ (۲) خدا نے مجھے دیا اس پر ناراض اور دل تنگ نہ ہوا۔ (۳) میرا ہر دن اور رات مہمان کے ساتھ گزرتا ہے۔ (مجموعۃ الاخبار ص ۱۷۹)

﴿ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دسترخوان ﴾

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا جَاءَ الْمُرْسَلُوْنَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ جَاءَهُمْ بِالْعِجْلِ فَقَالَ : كُلُوْا فَقَالُوْا : لَا نَاْكُلُ حَتّٰى تُخْبِرَنَا مَا ثَمَنُهٗ فَقَالَ : اِذَا اَكَلْتُمْ فَقُوْلُوْا : بِسْمِ اللهِ وَ اِذَا فَرَغْتُمْ فَقُوْلُوْا : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ فَالْتَفَتَ جَبْرَئِيْلُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ وَ كَانُوْا اَرْبَعَةً وَ جَبْرَئِيْلُ رَئِيْسُهُمْ فَقَالَ : حَقٌّ لِلّٰهِ اَنْ يَتَّخِذَ هٰذَا خَلِيْلًا.

حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فرشتے آئے تو انہوں نے ایک بریان (بھنا ہوا) شدہ بچھڑا پیش کیا اور کہا کھائیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انہوں نے کہا: ہم اس وقت تک اسے نہیں کھائیں گے جب تم ہمیں اس کی قیمت نہ بتا دو۔ کہا: جب کھانا شروع کرو تو بسم اللہ کہو اور فارغ ہونے کے بعد الحمد للہ کہو۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اس وقت جبرئیل اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے جو چار تھے اور کہا یہ مناسب ہی تھا کہ خدا ایسے شخص کو اپنا خلیل قرار دیتا۔

(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۵، طبع جدید)

﴿ خدا پر بھروسہ ﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا اُلْقِیَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فِی النَّارِ فَلَقَاهُ (تَلَقَّاهُ) جَبْرَئِیْلُ فِی الْهَوَاءِ وَ هُوَ یَهْوِیْ فَقَالَ: یَا اِبْرَاهِیْمُ اَلَكَ حَاجَةٌ فَقَالَ: اَمَّا اِلَیْكَ فَلَا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو جبرئیل نے فضا میں ان سے ملاقات کی اور کہا ابراہیم کوئی حاجت ہو تو بتاؤ۔ فرمایا: حاجت تو ہے لیکن تم سے نہیں۔

(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۸، طبع جدید)

﴿ گناہ سے بچنے پر شکر ﴾

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: اَصْبَحَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَرَاٰی فِیْ لِحْیَتِهٖ شَیْبًا شَعْرَةً بَیْضَاءَ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الَّذِیْ بَلَّغَنِیْ هٰذَا الْمَبْلَغَ وَلَمْ اَعْصِ اللهَ طَرْفَةَ عَیْنٍ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے صبح کے وقت اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھا تو کہا تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جس نے اتنی عمر تک پہنچایا اور آج تک میں نے پلک جھپکنے کی حد تک بھی خدا کی نافرمانی نہیں کی ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۸، طبع جدید)

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ اَبَا اَضْیَافٍ فَكَانَ اِذَا لَمْ یَكُوْنُوْا عِنْدَهُ خَرَجَ یَطْلُبُهُمْ وَ اَغْلَقَ بَابَهُ وَ اَخَذَ الْمَفَاتِیْحَ یَطْلُبُ الْاَضْیَافَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مہمان نوازی میں تو باپ تھے جب آپ کے پاس کوئی مہمان نہ آتا تھا تو آپ گھر کے دروازے بند کر کے نکلتے اور مہمانوں کی تلاش شروع کرتے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۱۳، طبع جدید)

﴿ہاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام پر ترس کھانا﴾

عَنْ اَبِی الْحَسَنِ مُوْسَی بْنِ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَسْكَنَ اِسْمَاعِیْلَ وَ هَاجَرَ مَكَّةَ وَ وَدَّعَهُمَا لِیَنْصَرِفَ عَنْهُمَا بَكَیَا فَقَالَ لَهُمَا اِبْرَاهِیْمُ: مَا یُبْكِیْكُمَا فَقَدْ خَلَّفْتُكُمَا فِیْ اَحَبِّ الْاَرْضِ اِلَی اللّٰهِ وَفِیْ حَرَمِ اللّٰهِ.

فَقَالَتْ لَهُ هَاجَرُ: یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا كُنْتُ اَرٰی اَنَّ نَبِیًّا مِثْلَكَ یَفْعَلُ مَا فَعَلْتَ قَالَ: وَمَا فَعَلْتُ فَقَالَتْ: اِنَّكَ خَلَّفْتَ امْرَاَةً ضَعِیْفَةً وَ غُلَامًا ضَعِیْفًا لَا حِیْلَةَ لَهُمَا بِلَا اَنِیْسٍ مِنْ بَشَرٍ وَلَا مَاءٍ یَظْهَرُ وَلَا زَرْعٍ قَدْ بَلَغَ وَلَا ضَرْعٍ یُحْلَبُ.

قَالَ فَرَقَّ اِبْرَاهِیْمُ وَ دَمَعَتْ عَیْنَاهُ عِنْدَ مَا سَمِعَ مِنْهَا فَاَقْبَلَ حَتّٰی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اِنْتَهٰی اِلٰی بَابِ بَیْتِ اللہِ الْحَرَامِ فَاَخَذَ بِعِضَادَتَیِ الْکَعْبَۃِ ثُمَّ قَالَ : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنا لِیُقِیْمُوا الصَّلاۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِنَ الثَّمَراتِ لَعَلَّھُمْ یَشْکُرُوْنَ۔

امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہاجرہ اور اسماعیل کو مکہ میں چھوڑ کر جانے لگے تو دونوں روئے یہ دیکھ کر فرمایا: تم دونوں کیوں رو رہے ہو؟ میں تو تم دونوں کو خدا کی پسندیدہ ترین زمین پر اور اللہ کے گھر کے پاس چھوڑے جا رہا ہوں۔

حضرت ہاجرہ نے کہا: اے ابراہیم علیہ السلام میں نے تم جیسا اور کوئی پیغمبر نہیں دیکھا جس نے ایسا کام کیا ہو ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں نے کیا کیا؟ کہا کہ تم نے ایک عورت اور کمزور بچے کو ایک ایسی جگہ چھوڑا جہاں کوئی مونس اور ہمدم نہیں اور یہاں نہ تو پانی ہے نہ کھیتی ہے اور نہ مویشی ہیں جن سے دودھ نکالا جائے یا کھیتی سے اناج حاصل کیا جائے۔ یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رقت طاری ہوئی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے خانۂ کعبہ کے پاس آئے اور کعبہ کے دروازے کو پکڑ کر یوں دعا کی: میرے پالنے والے! میرے معبود! میں اپنی عترت کو ایک غیر آباد بنجر وادی میں چھوڑے جا رہا ہوں جو تیرے محترم گھر کے قریب نماز قائم کرنے کے لیے ہے۔ پس لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل فرما اور مختلف قسم کے پھلوں سے انہیں رزق فراہم فرما تاکہ یہ شکر کریں۔ (بحار الانوار طبع جدید ج ۱۲، ص ۱۱۴)

﴿بیوی بچے کو خدا کے حوالے کرنا﴾

فَلَمَّا وَلّٰی اِبْرَاھِیْمُ قَالَتْ ھَاجَرُ : یَآ اِبْرَاھِیْمُ اِلٰی مَنْ تَدَعُنَا قَالَ :

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اَدْعُكُمَا اِلٰی رَبِّ هٰذِهِ الْبَنِیَّةِ.

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام پھیر کر واپس جانے لگے تو حضرت ہاجرہ نے پوچھا ہمیں کس کے حوالے کر رہے ہو؟ فرمایا: میں تم دونوں کو اس کعبہ معظم کے پروردگار کے سپرد کرتا ہوں۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۱۱۶، طبع جدید)

﴾ سارہ کی بد اخلاقی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا صبر ﴿

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ شَكَا اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ مَا يَلْقٰى مِنْ سُوْءِ خُلُقِ سَارَةَ فَاَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ: اِنَّمَا مَثَلُ الْمَرْاَةِ مَثَلُ الضِّلْعِ الْمُعْوَجِّ اِنْ اَقَمْتَهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ اسْتَمْتَعْتَ بِهِ اصْبِرْ عَلَيْهَا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ کی بد اخلاقی سے تنگ آ کر خدا سے شکایت کرنے لگے تو خدا کی طرف سے وحی آئی بے شک عورت کی مثال ٹیڑھی پسلی کی مانند ہے اگر سیدھی کرنی چاہو تو ٹوٹ جائے گی اگر اسی طرح رہنے دو تو فائدہ اٹھا سکو گے لٰہذا تم سارہ کی بد اخلاقی اور اس کی اذیت پر صبر کرو۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۱۱۶، طبع جدید)

﴾ خدا سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا بیٹی کے لیے ﴿

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ سَاَلَ رَبَّهُ اَنْ يَرْزُقَهُ ابْنَةً تَبْكِيْهِ بَعْدَ مَوْتِهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا سے دعا مانگی کہ وہ اسے ایک بیٹی عطا فرمائے جو ان کی موت پر گریہ کرے۔

(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۱۱۷، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ گنہگاروں کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ﴾

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: خَرَجَ اِبْرَاهِیْمُ ذَاتَ یَوْمٍ یَسِیْرُ فِی الْبِلَادِ لِیَعْتَبِرَ مَرَّ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ یُصَلِّیْ قَدْ قَطَعَ اِلَی السَّمَاءِ صَوْتَهُ وَلِبَاسُهُ شَعَرٌ فَوَقَفَ عَلَیْهِ اِبْرَاهِیْمُ وَعَجِبَ مِنْهُ وَجَلَسَ یَنْتَظِرُ فَرَاغَهُ فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَیْهِ حَرَّكَهُ بِیَدِهٖ وَ قَالَ لَهُ: اِنَّ لِیْ حَاجَةً فَخَفِّفْ قَالَ فَخَفَّفَ الرَّجُلُ وَ جَلَسَ اِبْرَاهِیْمُ فَقَالَ لَهُ اِبْرَاهِیْمُ لِمَنْ تُصَلِّیْ فَقَالَ لِاِلٰهِ اِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ لَهُ وَ مَنْ اِلٰهُ اِبْرَاهِیْمَ فَقَالَ الَّذِیْ خَلَقَكَ وَ خَلَقَنِیْ فَقَالَ لَهُ اِبْرَاهِیْمُ لَقَدْ اَعْجَبَنِیْ نَحْوُكَ وَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اُؤَاخِیَكَ فِی اللّٰهِ فَاَیْنَ مَنْزِلُكَ اِذَا اَرَدْتُ زِیَارَتَكَ وَلِقَاءَكَ.

فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: مَنْزِلِیْ خَلْفَ النُّطْفَةِ وَ اَشَارَ بِیَدِهٖ اِلَی الْبَحْرِ وَ اَمَّا مُصَلَّایَ فَهٰذَا الْمَوْضِعُ تُصِیْبُنِیْ فِیْهِ اِذَا اَرَدْتَنِیْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

ثُمَّ قَالَ الرَّجُلُ لِاِبْرَاهِیْمَ لَكَ حَاجَةٌ فَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ نَعَمْ قَالَ وَمَا هِیَ قَالَ لَهُ: تَدْعُو اللّٰهَ وَ اُؤَمِّنُ عَلٰی دُعَائِكَ اَوْ اَدْعُوْ اَنَا وَ تُؤَمِّنُ عَلٰی دُعَائِیْ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَفِیْمَ تَدْعُو اللّٰهَ: قَالَ لَهُ اِبْرَاهِیْمُ لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ.

فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا فَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ: وَلِمَ فَقَالَ لِاَنِّیْ دَعَوْتُ اللّٰهَ مُنْذُ ثَلَاثِ سِنِیْنَ بِدَعْوَةٍ لَمْ اَرَ اِجَابَتَهَا اِلَی السَّاعَةِ وَ اَنَا اَسْتَحْیِیْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ اَدْعُوَهُ بِدَعْوَةٍ حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّهُ قَدْ اَجَابَنِیْ.

فَقَالَ اِبْرَاهِیْمُ وَ فِیْمَا دَعَوْتَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: اِنِّیْ لَفِیْ مُصَلَّایَ هٰذَا ذَاتَ یَوْمٍ اِذْ مَرَّ بِیْ غُلَامٌ اَرْوَعُ النُّوْرُ یَطْلُعُ مِنْ جَبِیْنِهٖ لَهُ ذُؤَابَةٌ مِنْ خَلْفِهٖ مَعَهُ بَقَرٌ یَسُوْقُهَا كَاَنَّمَا دُهِنَتْ دَهْنًا وَ غَنَمٌ یَسُوْقُهَا كَاَنَّمَا دَخِشَتْ دَخْشًا قَالَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَاَعْجَبَنِیْ مَا رَاَیْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ یَا غُلَامُ لِمَنْ هٰذِهِ الْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فَقَالَ: لِیْ فَقُلْتُ وَ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ: اَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ فَدَعَوْتُ اللّٰهَ عِنْدَ ذٰلِكَ وَسَاَلْتُهٗ اَنْ یُرِیَنِیْ خَلِیْلَهٗ فَقَالَ لَهٗ اِبْرَاهِیْمُ فَاَنَا اِبْرَاهِیْمُ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ وَ ذٰلِكَ الْغُلَامُ ابْنِیْ فَقَالَ الرَّجُلُ عِنْدَ ذٰلِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ الَّذِیْ اَجَابَ دَعْوَتِیْ قَالَ: ثُمَّ قَبَّلَ الرَّجُلُ صَفْحَتَیْ وَجْهِ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَانَقَهٗ ثُمَّ قَالَ: اَلْاٰنَ فَنَعَمْ فَادْعُ حَتّٰی اُؤَمِّنَ عَلٰی دُعَائِكَ فَدَعَا اِبْرَاهِیْمُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مِنْ یَوْمِهٖ ذٰلِكَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرِّضٰی عَنْهُمْ وَ اٰمَّنَ الرَّجُلُ عَلٰی دُعَائِهٖ فَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَدَعْوَةُ اِبْرَاهِیْمَ بَالِغَةٌ لِلْمُذْنِبِیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ شِیْعَتِنَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ.

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام عبرت حاصل کرنے کے لیے سفر پر نکلے تھے اسی دوران آپ ایک بے آب و گیاہ صحرا کی طرف نکلے جہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اس نے اون کا لباس پہن رکھا ہے اور اس کی آواز آسمان کی طرف بلند ہو رہی ہے۔ تھوڑی دیر کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام رک گئے اور اس شخص کی حالت پر تعجب کرنے لگے۔ بیٹھ گئے تاکہ یہ شخص نماز ختم کرے لیکن جب اس کی نماز بہت طویل ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہاتھ سے اشارہ کیا اور یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ مجھے تم سے ایک کام ہے۔ یہ دیکھ کر اس آدمی نے نماز کو ختم کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ بیٹھ گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس سے پوچھا یہ نماز کس کے لیے پڑھ رہے ہو کہا ابراہیم علیہ السلام کے خدا کے لیے۔ پوچھا ابراہیم علیہ السلام کا خدا کون ہے؟ تو کہا جس نے مجھے اور آپ کو پیدا کیا ہے یہ سن کر فرمایا مجھے آپ بہت پسند آئے میں خدا کی خاطر تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں تمہارا گھر کہاں ہے؟ اگر کبھی ملاقات کے لیے آؤں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تو اس شخص نے کہا: اس صاف پانی کے اس طرف (ساتھ ہی ہاتھ سے دریا کی طرف اشارہ کیا) مگر میری نماز کی جگہ یہی ہے۔

اس شخص نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا اور کوئی کام ہے تو بتاؤ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: ہاں پوچھا کیا حاجت ہے؟ فرمایا تم دعا مانگو میں آمین کہوں یا میں دعا مانگوں تم آمین کہو اس نے پوچھا آپ کس مقصد کے لیے دعا کریں گے فرمایا: مومن گنہگاروں کی بخشش کے لیے۔ اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیوں؟ کہا میں تیس سال سے خدا سے ایک حاجت طلب کر رہا ہوں جو ابھی تک پوری نہیں ہوئی۔ اس لیے مجھے شرم آتی ہے کہ میں خدا سے دوسری حاجت طلب کروں جبکہ پہلی حاجت بھی پوری نہیں ہوئی اور اس کے بھی پورے ہونے کا علم نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا تم نے کس موضوع پر دعا کی تھی اس نے کہا میری اس نماز کی جگہ سے ایک لڑکا گزرا جو حسن میں یکتا تھا اور ایک نور اس کی پیشانی پر نظر آ رہا تھا اور اس کے گیسو سر کے پیچھے کی طرف تھے۔ اس کے ساتھ گائے اور مویشیوں کا ایک ریوڑ تھا مجھے یہ لڑکا بہت پسند آیا اور میں نے اس سے پوچھا یہ مویشی کس کے ہیں؟ اس نے کہا: میرے اپنے ہیں۔ میں نے پوچھا: تم کون ہو؟ اس نے جواب دیا: میں اسماعیل علیہ السلام اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کا بیٹا ہوں۔

جب مجھے معلوم ہوا کہ یہ لڑکا ابراہیم خلیل علیہ السلام کا بیٹا ہے تو میں اسی وقت سے خدا سے یہ دعا مانگ رہا ہوں کہ میری ابراہیم خلیل علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: سنو تمہاری حاجت پوری ہوئی میں ہی ابراہیم ہوں اور وہ لڑکا میرا بیٹا اسماعیل تھا۔ یہ سن کر اس شخص نے الحمد للہ رب العالمین کہا اور شکر ادا کیا اور آگے بڑھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو گلے سے لگایا اور دونوں گالوں پر بوسے دیئے اور کہا اب میں تیار ہوں کہ آپ دعا مانگیں اور میں آمین کہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعا کی کہ آج کے دن سے لے کر قیامت کے دن تک مومنوں کی مغفرت کرے اور اس شخص نے آمین کہا۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا قیامت کے مومنوں اور ہمارے شیعوں تک پہنچی ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۸۰، طبع جدید)

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام وفات کے وقت﴾

عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا اَرَادَ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى قَبْضَ رُوْحِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَهْبَطَ اِلَيْهِ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اَدَاعٍ اَمْ نَاعٍ قَالَ: بَلْ دَاعٍ يَا اِبْرَاهِيْمُ فَاَجِبْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ فَهَلْ رَاَيْتَ خَلِيْلًا يُمِيْتُ خَلِيْلَهُ قَالَ فَرَجَعَ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى وَقَفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ: اِلٰهِيْ قَدْ سَمِعْتَ مَا قَالَ خَلِيْلُكَ اِبْرَاهِيْمُ.

فَقَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ اذْهَبْ اِلَيْهِ وَ قُلْ لَهُ هَلْ رَاَيْتَ حَبِيْبًا يَكْرَهُ لِقَاءَ حَبِيْبِهِ اِنَّ الْحَبِيْبَ يُحِبُّ لِقَاءَ حَبِيْبِهِ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب خداوند عالم نے ابراہیم علیہ السلام کی روح قبض کرنا چاہی تو ان کی طرف ملک الموت کو بھیجا جس نے زمین میں اتر کر کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اِبْرَاهِيْمَ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا: وَعَلَيْكُمُ السَّلَام اے ملک الموت ملاقات کے لیے آئے ہو یا روح قبض کرنے؟ اس نے کہا: آپ کی روح قبض کرنے آیا ہوں یہ سن کر حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام نے کہا ایک خلیل دوسرے خلیل کو مارنا چاہتا ہے؟ اس وقت فرشتہ لوٹ گیا اور کہا خداوندا! تو نے اپنے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خلیل کی باتیں سنیں۔

ارشاد ہوا اے ملک الموت واپس جاؤ اور ابراہیم علیہ السلام سے کہہ دو کہ تم نے کیا کسی ایسے خلیل کو دیکھا ہے جو اپنے محبوب سے ملاقات کا خواہاں نہ ہو۔

(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۸۷، طبع جدید)

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام اور طویل عمر کی درخواست﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ سَارَةَ قَالَتْ لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَدْ كَبِرْتَ فَلَوْ دَعَوْتَ اللهَ اَنْ يَرْزُقَكَ وَلَدًا تَقَرُّ اَعْيُنُنَا بِهٖ فَاِنَّ اللهَ قَدِ اتَّخَذَكَ خَلِيْلًا وَهُوَ مُجِيْبٌ لِدَعْوَتِكَ اِنْ شَاءَ.

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَسَاَلَ اِبْرَاهِيْمُ رَبَّهُ اَنْ يَرْزُقَهُ غُلَامًا عَلِيْمًا فَاَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ: اِلَيْهِ اَنِّيْ وَاهِبٌ لَكَ غُلَامًا عَلِيْمًا ثُمَّ اَبْلُوْكَ بِالطَّاعَةِ لِيْ.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَمَكَثَ اِبْرَاهِيْمُ بَعْدَ الْبِشَارَةِ ثَلَاثَ سِنِيْنَ ثُمَّ جَاءَتْهُ الْبِشَارَةُ مِنَ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنَّ سَارَةَ قَدْ قَالَتْ لِاِبْرَاهِيْمَ: اِنَّكَ قَدْ كَبِرْتَ وَقَرُبَ اَجَلُكَ فَلَوْ دَعَوْتَ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُنْسِئَ فِيْ اَجَلِكَ وَاَنْ يَمُدَّ لَكَ فِي الْعُمُرِ فَتَعِيْشَ مَعَنَا وَتَقَرَّ اَعْيُنُنَا قَالَ: فَسَاَلَ اِبْرَاهِيْمُ رَبَّهُ ذٰلِكَ قَالَ فَاَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ: سَلْ مِنْ زِيَادَةِ الْعُمُرِ مَا اَحْبَبْتَ تُعْطَهُ قَالَ: فَاَخْبَرَ اِبْرَاهِيْمُ سَارَةَ بِذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهُ: سَلِ اللهَ اَنْ لَا يُمِيْتَكَ حَتّٰى تَكُوْنَ اَنْتَ الَّذِيْ تَسْاَلُهُ الْمَوْتَ قَالَ: فَسَاَلَ اِبْرَاهِيْمُ رَبَّهُ ذٰلِكَ فَاَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ ذٰلِكَ لَكَ.

قَالَ فَاَخْبَرَ اِبْرَاهِيْمُ سَارَةَ بِمَا اَوْحَى اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَةُ لِاِبْرَاهِيْمَ اشْكُرْ لِلّٰهِ وَاعْمَلْ طَعَامًا وَادْعُ عَلَيْهِ الْفُقَرَاءَ وَاَهْلَ الْحَاجَةِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قَالَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ اِبْرَاهِيْمُ وَدَعَا اِلَيْهِ النَّاسَ فَكَانَ فِيْمَنْ اَتٰى رَجُلٌ كَبِيْرٌ ضَعِيْفٌ مَكْفُوْفٌ مَعَهُ قَائِدٌ لَهُ فَاَجْلَسَهُ عَلٰى مَائِدَتِهِ قَالَ : فَمَدَّ الْاَعْمٰى يَدَهُ فَتَنَاوَلَ لُقْمَةً وَاَقْبَلَ بِهَا نَحْوَ فِيْهِ فَجَعَلَتْ تَذْهَبُ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا مِنْ ضَعْفِهِ ثُمَّ اَهْوٰى بِيَدِهِ اِلٰى جَبْهَتِهِ فَتَنَاوَلَ قَائِدُهُ يَدَهُ فَجَاءَ بِهَا اِلٰى فَمِهِ ثُمَّ تَنَاوَلَ الْمَكْفُوْفُ لُقْمَةً فَضَرَبَ بِهَا عَيْنَهُ قَالَ : وَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَى الْمَكْفُوْفِ وَ اِلٰى مَا يَصْنَعُ قَالَ فَتَعَجَّبَ اِبْرَاهِيْمُ مِنْ ذٰلِكَ وَ سَاَلَ قَائِدَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ الْقَائِدُ هٰذَا الَّذِىْ تَرٰى مِنَ الضَّعْفِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ فِىْ نَفْسِهِ اَلَيْسَ اِذَا كَبِرْتُ اَصِيْرُ مِثْلَ هٰذَا.

ثُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَيْثُ رَاٰى مِنَ الشَّيْخِ مَا رَاٰى فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِىْ فِى الْاَجَلِ الَّذِىْ كَتَبْتَ لِىْ فَلَا حَاجَةَ لِىْ فِى الزِّيَادَةِ فِى الْعُمُرِ بَعْدَ الَّذِىْ رَاَيْتُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پہلی بیوی حضرت سارہ نے آپ سے کہا: اے ابراہیم اب تم بڑھاپے کی حد میں پہنچے ہو اس لیے اگر خداوند عالم سے ایک بیٹے کے لیے دعا مانگو تو وہ ضرور تمہارے لیے قبول کرے گا کیونکہ آپ سے خدا کے خلیل ہیں اس سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک ملے گی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی کہ خداوند عالم انہیں ایک بیٹے سے نوازے۔ خدا نے وحی کی کہ میں تمہیں ایک دانا بیٹا عطا کرنے والا ہوں اس کے بعد میں تمہیں آزمائش میں مبتلا کروں گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اس بشارت کے ملنے کے تین سال گزر گئے تو پھر خداوند عالم کی طرف سے بشارت پوری ہوئی تو حضرت سارہ نے کہا: اے ابراہیمؑ!

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تم بوڑھے ہو گئے ہو اور تمہاری موت قریب ہے اچھا ہوتا کہ تم خداوند عالم سے دعا کرتے کہ آپ کی موت کو ٹال دے اور طویل عمر دے تا کہ ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک ملے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی خدا نے قبول کی اور اس کی خبر حضرت سارہ کو سنا دی کہ میری دعا قبول ہوئی ہے۔

سارہ نے کہا کیا ہی اچھا ہوتا کہ خدا اس وقت تک تمہیں موت نہ دے جب تک تو اس کی خواہش نہ کرے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی جو قبول کی گئی کہ ایسا ہی ہوگا۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس کی خبر سارہ کو دی۔ سارہ نے کہا: خدا کا شکر ادا کرو اور فقراء کو بلاؤ تا کہ تمہارے ساتھ دسترخوان پر کھانا کھائیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر عمل کیا اور ضرورتمندوں کو کھانا کھلایا۔

جو لوگ آپ کے دسترخوان پر کھانا کھانے آئے تھے ان میں ایک ایسا بوڑھا شخص بھی تھا۔ جو نابینا تھا اس کے ساتھ عصا پکڑے ہوئے ایک شخص اس کی رہنمائی کر رہا تھا۔ بوڑھے آدمی نے کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا ایک لقمہ ہاتھ میں لے کر منہ میں رکھنا چاہا مگر ہاتھ لرز کر لقمہ دائیں اور بائیں جانے لگا ساتھ ہی اس کے ساتھی نے ہاتھ پکڑ کر اس کا لقمہ منہ میں رکھ دیا۔ اس کے بعد اس بوڑھے نے دوسرا لقمہ اٹھایا اور منہ میں رکھنا چاہا تو ہاتھ لرز کر اس کی پیشانی سے جا لگا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام مکمل طور پر یہ نظارہ دیکھتے رہے اور بوڑھے کے ساتھی سے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے اس کا سبب بڑھاپا بتایا۔

یہ سن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے آپ سے کہا: اے ابراہیم! اگر تم بھی بوڑھے ہو جاؤ گے تو ایسا ہی ہوگا یہ کہہ کر خداوند عالم سے دعا کی: میرے پروردگار میری موت کا جو وقت تو نے معین کیا ہے اس وقت مجھے موت دے میں طویل عمر نہیں چاہتا۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۷۹، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سجدوں کی کثرت ﴾

وَ سُئِلَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ : لِمَ اِتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلًا قَالَ: لِکَثْرَةِ سُجُوْدِهٖ عَلَی الْاَرْضِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل کیوں بنایا گیا تو آپ نے فرمایا: زمین پر ان کے سجدوں کی کثرت کی وجہ سے۔

(نعمت اللہ جزائری، قصص الانبیاء ص ۱۱۱)

﴿ خدا کی راہ میں سب سے پہلے جنگ کرنے والا ﴾

عَنِ الْکَاظِمِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ: اَوَّلُ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِبْرَاهِیْمُ الْخَلِیْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ حَیْثُ اَسَرَتِ الرُّوْمُ لُوْطًا عَلَیْهِ السَّلَامُ : فَنَفَرَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاسْتَنْقَضَهُ مِنْ اَیْدِیْهِمْ.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سب سے پہلے خدا کی راہ میں جنگ کی ابراہیم خلیل علیہ السلام ہیں کیونکہ جس وقت رومیوں نے حضرت لوط علیہ السلام کو قید کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان پر حملہ کر کے شکست دی اور لوط علیہ السلام کو نجات دلا دی۔

(جزائری، قصص الانبیاء ص ۱۱۳)

﴿ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی غیرت ﴾

وَلَمَّا کَسَّرَ اَصْنَامَ نَمْرُوْدَ وَاُمِرَ بِاِحْرَاقِهٖ وَلَمْ یُحْتَرَقْ اَمَرَهُمْ اَنْ یَنْفُوْهُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مِنْ بِلَادِهٖ وَ اَنْ يَمْنَعُوْهُ مِنَ الْخُرُوْجِ بِمَا يَشْتَهِيْهِ وَ مَالِهٖ فَحَاجَّهُمْ اِبْرَاهِيْمُ فَقَالَ : اِنْ اَخَذْتُمْ مَاشِيَتِيْ وَ مَالِيْ فَاِنَّ حَقِّيْ عَلَيْكُمْ اَنْ تَرُدُّوْا عَلَيَّ مَا ذَهَبَ مِنْ عُمْرِيْ فِيْ بِلَادِكُمْ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى قَاضِيْ نُمْرُوْدَ فَقَضٰى اَنَّ الْحَقَّ لِاِبْرَاهِيْمَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ وَ سَبِيْلَ مَالِهٖ فَاَخْرَجُوْا اِبْرَاهِيْمَ وَ لُوْطًا مَعَهُ مِنْ بِلَادِهِمْ اِلَى الشَّامِ اِلٰى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ.

فَعَمِلَ تَابُوْتًا وَ جَعَلَ فِيْهِ سَارَةَ وَ شَدَّ عَلَيْهِ الْاَغْلَاقَ غَيْرَةً مِنْهُ عَلَيْهَا وَ مَضٰى حَتّٰى خَرَجَ مِنْ سُلْطَانِ نُمْرُوْدَ وَ دَخَلَ فِيْ سُلْطَانِ رَجُلٍ مِنَ الْقِبْطِ يُقَالُ لَهٗ عَرَارَةُ فَمَرَّ بِعَاشِرٍ لَهٗ فَاعْتَرَضَهُ الْعَاشِرُ لِيُعْشِرَ مَا مَعَهٗ.

فَقَالَ الْعَاشِرُ لِاِبْرَاهِيْمَ افْتَحْ هٰذَا التَّابُوْتَ حَتّٰى نَعْشِرَ مَا فِيْهِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ : قُلْ مَا شِئْتَ فِيْهِ مِنْ ذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ حَتّٰى نُعْطِيَكَ عُشْرَهٗ وَلَا تَفْتَحُهٗ فَاَبَى الْعَاشِرُ اِلَّا فَتْحَهٗ وَ غَضِبَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا بَدَتْ لَهٗ سَارَةُ وَ كَانَتْ مَوْصُوْفَةٌ بِالْحُسْنِ وَالْجَمَالِ قَالَ لَهُ الْعَاشِرُ : مَا هٰذِهٖ مِنْكَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ هِيَ حُرْمَتِيْ وَابْنَةُ خَالَتِيْ فَقَالَ لَهُ الْعَاشِرُ : لَسْتُ اَدَعُكَ تَبْرَحُ حَتّٰى اُعْلِمَ الْمَلِكَ حَالَهَا وَ حَالَكَ فَبَعَثَ الْمَلِكُ رَسُوْلًا مِنْ قِبَلِهٖ لِيَاْتُوْهُ بِالتَّابُوْتِ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَا اُفَارِقُ التَّابُوْتَ فَحَمَلُوْهُ مَعَ التَّابُوْتِ اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهٗ : اِفْتَحِ التَّابُوْتَ اِنَّ فِيْهَا حُرْمَتِيْ وَابْنَةِ خَالَتِيْ وَاَنَا مُفْتَدٍ لَا اَفْتَحُهٗ بِجَمِيْعِ مَا مَعِيْ.

فَغَضَبَ الْمُلْكُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ لِعَدَمِ فَتْحِهٖ فَلَمَّا سَارَةُ لَمْ يَمْلِكْ حِلْمَهٗ اَنْ مَدَّ يَدَهٗ اِلَيْهَا فَاَعْرَضَ اِبْرَاهِيْمُ وَجْهَهٗ عَنْهُ وَ عَنْهَا غَيْرَةً وَ قَالَ:

اَللّٰهُمَّ اَحْبِسْ يَدَهٗ عَنْ حُرْمَتِيْ وَابْنَةِ خَالَتِيْ فَلَمْ تَصِلْ يَدُهٗ اِلَيْهَا وَ لَمْ تَرْجِعْ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ : اِنَّ اِلٰهَكَ هُوَ الَّذِيْ فَعَلَ بِيْ هٰذَا فَقَالَ : نَعَمْ اِنَّ اِلٰهِيْ غَيُوْرٌ يَكْرَهُ الْحَرَامَ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ : فَادْعُ اِلٰهَكَ اَنْ يَرُدَّ عَلَيَّ يَدِيْ فَاِنْ اَجَابَكَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَلَمْ اَتَعَرَّضْ لَهَا.

فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اِلٰهِيْ رُدَّ عَلَيْهِ يَدَهُ لِيَكُفَّ عَنْ حُرْمَتِيْ فَرَدَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ يَدَهُ فَاَقْبَلَ الْمَلِكُ عَلَيْهَا بِبَصَرِهٖ ثُمَّ عَادَ بِيَدِهٖ نَحْوَهَا فَاَعْرَضَ اِبْرَاهِيْمُ غَيْرَةً وَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ احْبِسْ يَدَهُ عَنْهَا فَيَبِسَتْ يَدُهُ وَلَمْ تَصِلْ اِلَيْهَا فَقَالَ الْمَلِكُ لِاِبْرَاهِيْمَ اِنَّ اِلٰهَكَ لَغَيُوْرٌ وَ اِنَّكَ لَغَيُوْرٌ فَادْعُ اِلٰهَكَ يَرُدَّ عَلَيَّ يَدِيْ فَاِنَّهُ اِنْ فَعَلَ لَمْ اَعُدْ اَفْعَلُ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ اَسْاَلُهُ ذٰلِكَ عَلٰى اَنَّكَ اِنْ عُدْتَ لَمْ تَسْاَلْنِيْ اَنْ اَسْاَلَهُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ نَعَمْ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ: اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَرُدَّ عَلَيْهِ يَدَهُ فَرَجَعَتْ اِلَيْهِ...الخ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب ابراہیم نے نمرود کے بتوں کو توڑا اور نمرود کی طرف سے آپ کے جلائے جانے کا حکم صادر ہوا اور آپ خدا کے حکم سے نہیں جلے تو حکم دیا کہ ابراہیم علیہ السلام، سارہ اور لوط علیہ السلام کو ان کے شہر سے جلاوطن کیا جائے اور یہ خیال رکھا جائے کہ وہ اپنے ساتھ کوئی مال وغیرہ نہ لے جاسکیں۔ یہ دیکھ کر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کے ساتھ جھگڑا کیا اور فرمایا: تم لوگوں نے میری تمام جائیداد اور مال ضبط کیا ہے میں نے اپنی عمر یہاں صرف کی ہے اگر مال و جائیداد روکتے ہو تو میری عمر واپس کرو نوبت قاضی تک پہنچی تو قاضی نے فیصلہ دیا کہ ابراہیم حق پر ہے۔ اسے جانے دیا جائے اور جو کچھ اس کا مال روک لیا گیا ہے اسے واپس دے دیا جائے۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام لوط علیہ السلام کے ساتھ ان کے ملک سے نکل کر شام اور وہاں سے بیت المقدس کی طرف چلے گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تابوت بنا کر حضرت سارہ کو اس میں رکھا اور اس کے دروازے بند کر دیئے۔ سفر پر روانہ ہوئے اور نمرود کی مملکت سے نکل کر ایک اور بادشاہ کی سلطنت کی حدود میں پہنچے جو قبط قوم سے تھا اور اس کا نام عرارہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے حدود میں کسٹم کے مقام پر پہنچے تو کسٹم لینے والوں نے کہا: تابوت کا دروازہ کھولو تاکہ اس میں موجود مال کے ٹیکس کا تخمینہ لگایا جائے اور اسی کے مطابق ٹیکس لیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا تم جتنا سونا چاندی چاہو مانگو مگر صندوق کو مت کھولو۔ کسٹم والے نے کہا کہ صندوق کھولنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں اور ساتھ ہی اسے کھولا تو حضرت سارہ کو دیکھا جو حسن و جمال کی دولت سے مالا مال تھیں انہیں دیکھ کر پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا میری خالہ زاد اور میری بیوی ہے۔ یہ سن کر کسٹم والے نے کہا میں اس وقت تک تم کو یہاں سے جانے نہیں دوں گا۔ جب تک بادشاہ کو اس کی اطلاع نہ دوں اور آپ کے حالات سے باخبر نہ کروں۔ ساتھ ہی ایک شخص کو بادشاہ کے پاس بھیج کر اطلاع دی اس نے حکم دیا کہ صندوق میرے پاس لایا جائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا میں اس صندوق سے الگ نہیں ہو سکتا حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی صندوق کے ساتھ بادشاہ کے پاس پہنچ بادشاہ نے صندوق کو کھولنے کا حکم دیا تو آپ نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ میں اس صندوق کو نہیں کھولتا کیونکہ اس میں میری خالہ زاد جو میری بیوی [illegible] موجود ہے اور [illegible] اپنی جان اور اپنا سب کچھ قربان کر سکتا ہوں [illegible] بادشاہ کو غصہ آیا اور [illegible] کی طرف بڑھایا ابراہیم علیہ السلام [illegible] منہ [illegible]

[illegible]

Presented By: https://jafrilibrary.com

عذر نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی اور خداوند عالم نے ہاتھ کو ٹھیک کیا۔
لیکن بادشاہ نے دوسری بار سارہ کی طرف ہاتھ بڑھائے تو حضرت ابراہیمؑ نے منہ پھیر کر کہا خداوندا! اس کے ہاتھ کو روک لے اس کے ساتھ ہی بادشاہ کا ہاتھ خشک ہوگیا اور سارہ کی طرف نہ پہنچ سکا۔ بادشاہ نے کہا: واقعاً تم بھی غیرت مند ہو اور تمہارا خدا بھی غیرت مند ہے اپنے خدا سے دعا کرو کہ میرا ہاتھ درست ہوجائے اگر ایسا کرے گا تو میں کبھی ایسی حرکت نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا: تم سچ کہتے ہو کہ آئندہ اپنا ہاتھ نہیں بڑھاؤ گے؟ اس نے کہا: ہاں! سچ کہتا ہوں ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی خداوندا! اگر یہ سچ کہتا ہے تو اس کے ہاتھ کو درست کر دے اسی کے ساتھ بادشاہ کا ہاتھ ٹھیک ہوا اور اس کی طرف لوٹ سکا۔

(جزائری، قصص الانبیاء ص ۱۲۴)

﴿جس کسی نے سب سے پہلے پرچم بلند کیا﴾

قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَوَّلُ مَنْ اِتَّخَذَ الرِّايَاتِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهَا : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جس کسی نے سب سے پہلے پرچم بلند کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں ان کے پرچم پر کلمہ لا الٰہ الا اللہ لکھا ہوا تھا۔

(قصار الجمل ج ۱، ص ۴)

﴿حضرت ابراہیم علیہ السلام، نماز شب اور کھانا کھلانا﴾

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : مَا اتَّخَذَ اللهُ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا اِلَّا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لِإِطْعَامِهِ الطَّعَامَ وَصَلَاتِهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خداوند عالم نے خلیل اس لیے بنایا کہ آپ ضرورتمندوں کو کھانا کھلاتے تھے اور رات کو جب لوگ سوئے ہوتے تو نماز پڑھتے تھے۔ (بحار الانوار طبع ج ١٢، ص ٤، طبع جدید)

منجنیق میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر

إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أَوْثَقُوْهُ لِيَقْذِفُوْهُ فِي النَّارِ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ ثُمَّ رَمَوْا بِهِ بِالْمَنْجَنِيْقِ إِلَى النَّارِ.

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جب منجنیق میں باندھا گیا تاکہ آگ میں پھینکا جائے تو انہوں نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَكَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الْمُلْكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ پڑھا اس کے بعد انہیں منجنیق کے ذریعے آگ میں پھینکا۔
(نیشاپوری ثعلبی، قصص الانبیاء)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نجات کا سبب بننے والا ذکر

فِي الْخَبَرِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ [illegible] حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ.

روایت میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible]
جب انہوں نے [illegible] حسبی اللہ ونعم الوکیل [illegible] آگ کو [illegible]
[illegible] يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا [illegible]
[illegible]

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام مہمان کی تلاش میں

وَ کَانَ لَا یَتَغَدّٰی وَلَا یَتَعَشّٰی اِلَّا مَعَ ضَیْفٍ وَ رُبَمَا مَشٰی مِیْلَیْنِ اَوْ اَکْثَرَ حَتّٰی یَجِدَ ضَیْفًا.

حضرت ابراہیم علیہ السلام کبھی بھی شام اور صبح کا کھنا مہمان کے بغیر نہیں کھاتے تھے۔ بعض اوقات تو دو دو میل یا اس سے زیادہ کا فاصلہ طے کرتے تھے تا کہ کسی مہمان کو پائیں۔ (نیشاپوری ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۸۶)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور نماز حاجت

وَ کَانَ اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنْ وَقْتٍ ذَهَبَ بِهَا اِلَی الْمَلِكِ قَامَ یُصَلِّیْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ یَسْاَلُهُ اَنْ یَدْفَعَ عَنْ اَهْلِهٖ وَ اَنْ یَرُدَّ بَاْسَ هٰذَا الَّذِیْ اَرَادَ اَهْلَهُ بِسُوْءٍ.

وَ هٰکَذَا فَعَلَتْ هِیَ اَیْضًا فَلَمَّا اَرَادَ عَدُوُّ اللّٰهِ اَنْ یَنَالَ مِنْهَا اَمْرًا قَامَتْ اِلٰی وُضُوْئِهَا وَ صَلَاتِهَا وَ دَعَتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ...(الخ)

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اس بادشاہ کے پاس گئے تو پہلے اٹھ کر خدا کے حضور نماز پڑھی اور اپنے اہل و عیال کی سلامتی کے لیے دعا مانگی کہ ان سے برائی کو دور کرے اسی طرح ان کی بیوی نے بھی جب ظالم نے برا ارادہ کیا تو اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ص ۲۱۸، طبع بیروت)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور سجدۂ شکر

وَلَمَّا وُلِدَ اِسْمَاعِیْلُ اَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ یُبَشِّرُهٗ بِاِسْحَاقَ مِنْ سَارَةَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَخَرَّ لِلّٰہِ سَاجِدًا۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو وحی بھیجی اور سارہ نے اسحاق کی ولادت کی بشارت دی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے حضور سجدے میں گر گئے۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ص ۲۲۱، طبع بیروت)

﴿ خدا کی بے لوث عبادت اور اطاعت ﴾

اَمَرَ اللّٰہُ (ع) بِذَبْحِ وَلَدِہٖ فَبَادَرَ اِلٰی طَاعَةِ رَبِّہٖ وَ تَلَّہٗ لِلْجَبِیْنَ فَفَدَاہُ اللّٰہُ بِذَبْحٍ عَظِیْمٍ۔

خداوند عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ان کے بیٹے اسماعیل کے ذبح کا حکم دیا تو انہوں نے اپنے پروردگار کی فوراً اطاعت کی اور اسماعیل کو ذبح کرنے کے لیے لٹا دیا تو خدا نے فدیہ کے طور پر دنبہ کو بھیجا۔ (مروج الذہب ص ۵۸)

﴿ اطاعت الٰہی ﴾

...قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ○ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَ تَلَّہٗ لِلْجَبِیْنِ ○ وَ نَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰھِیْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ○ وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ○

انہوں نے کہا: بیٹے! میں خواب میں تمہیں ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں تمہارا کیا خیال ہے؟ عرض کیا: بابا جو آپ کو حکم ملا ہے اسے بجا لا کر انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ دنوں نے سر تسلیم خم کیا اور ذبح کے لیے زین پر لٹایا تو ہم نے انہیں آواز دی: اے ابراہیم علیہ السلام تم نے خواب سچ کر دکھایا ہم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نیکوکاروں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں یہ ایک کھلی آزمائش تھی۔ ہم نے ذبح عظیم کے لیے فدیہ دے دیا۔ (سورۂ صافات: آیات ۱۰۲ تا ۱۰۷)

﴿جھوٹے خداؤں کی توہین﴾

وَ كَانَ اٰزَرُ يَصۡنَعُ اَصۡنَامَ قَوۡمِهٖ الَّتِيۡ يَعۡبُدُوۡنَ ثُمَّ يُعۡطِيۡهَا اِبۡرَاهِيۡمُ يَبِيۡعُهَا فَذَهَبَ بِهَا اِبۡرَاهِيۡمُ عَلَيۡهِ السَّلَامُ فِيۡمَا يَذۡكُرُوۡنَ فَيَقُوۡلُ: مَنۡ يَشۡتَرِيۡ مَا يَضُرُّهٗ وَلَا يَنۡفَعُهٗ فَلَا يَشۡتَرِيۡهَا مِنۡهُ اَحَدًا فَاِذَا بَارَتۡ عَلَيۡهِ ذَهَبَ بِهَا اِلٰى نَهۡرٍ فَصَوَّبَ فِيۡهِ رُؤُوۡسَهَا وَقَالَ اِشۡرَبِيۡ اِسۡتِهۡزَاءً بِقَوۡمِهٖ وَمَا هُمۡ عَلَيۡهِ مِنَ الضَّلَالَةِ۔

آذر اپنی قوم کے لیے بت بناتا تھا تاکہ وہ ان کی پوجا کریں اور انہیں بیچنے کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حوالے کرتا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام انہیں اپنی قوم کے پاس لے جا کر کہتے تھے کون ہے؟ جو انہیں خریدے جو نہ نفع دے سکتے ہیں اور نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں یہ دیکھ کر ان سے کوئی بھی بت نہیں خریدتا تھا اور ایک نہر میں لے جا کر بتوں کا سر پانی میں ڈبو کر کہتے کہ پانی پیو اس طرح گمراہوں اور بت پرستوں کا مذاق اڑاتے تھے۔ (تاریخ طبری ج ۱، ص ۱۶۵)

﴿بلادِ کفر سے ہجرت﴾

وَدَعَا اِبۡرَاهِيۡمُ اَبَاهُ اٰزَرَ اِلٰى دِيۡنِهٖ فَقَالَ يَا اَبَتِ لِمَ تَعۡبُدُ مَا لَا يَسۡمَعُ وَلَا يَبۡصُرُ وَلَا يُغۡنِيۡ عَنۡكَ شَيۡئًا فَاَبٰى اَبُوۡهُ الۡاِجَابَةَ اِلٰى مَا دَعَاهُ اِلَيۡهِ ثُمَّ اِنَّ اِبۡرَاهِيۡمَ وَمَنۡ كَانَ مَعَهٗ مِنۡ اَصۡحَابِهِ الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡا اَمۡرَهٗ اَجۡمَعُوۡا لِفِرَاقِ قَوۡمِهِمۡ فَقَالُوۡا اِنَّا بُرَآءُ مِنۡكُمۡ وَ مِمَّا تَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ كَفَرۡنَا بِكُمۡ اَيُّهَا الۡمَعۡبُوۡدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ بَدَا بَيۡنَنَا وَ بَيۡنَكُمُ الۡعَدَاوَةُ وَالۡبَغۡضَآءُ اَبَدًا اَيُّهَا الۡعَابِدُوۡنَ حَتّٰى

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِبْرَاهِيْمُ مُهَاجِرًا اِلٰى رَبِّهٖ وَخَرَجَ مَعَهُ لُوْطٌ مُهَاجِرًا وَ تَزَوَّجَ سَارَةَ اِبْنَةَ عَمِّهٖ فَخَرَجَ بِهَا يَلْتَمِسُ الْفِرَارَ بِدِيْنِهٖ وَالْاَمَانَ عَلٰى عِبَادَةِ رَبِّهٖ حَتّٰى نَزَلَ حُرَّانَ فَمَكَثَ بِهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَمْكُثَ ثُمَّ خَرَجَ مِنْهَا مُهَاجِرًا حَتّٰى مِصْرَ ...الخ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر کو اپنے دین کی طرف دعوت دی اور کہا اے بابا! تم اپنے بتوں کی عبادت کیوں کرتے ہو جو نہ دیکھ سکتے ہو اور سن سکتے ہیں اور نہ کسی چیز سے آپ کو بے نیاز کر سکتے ہیں ان کے باپ نے یہ دعوت قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس وقت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں نے اپنی قوم سے الگ ہونے کا ارادہ کیا اور کہا ہم تم سے اور تمہارے معبودوں سے بیزار ہیں اے جھوٹے معبودو! ہم تم سے بیزار ہیں ہمارے اور تمہارے درمیان دشمنی پیدا ہوئی ہے اور ان عبادوں کے ساتھ جو اللہ کے غیر کی عبادت کرنے والے ہیں یہاں تک کہ تم خدائے واحد کی عبادت کرنے لگو اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور لوط علیہ السلام وہاں کی سرزمین سے نکلے اور ابراہیم علیہ السلام نے سارہ سے شادی کی جو ان کی خالہ زاد بھی تھیں تاکہ اس طرح سے اپنے دین کی حفاظت کریں اور خدا کی عبادت کر سکیں۔ سفر جاری رکھا اور حران کی سرزمین میں پہنچے اور کچھ مدت رک گئے اس کے بعد مصر کی طرف بڑھے اور وہاں پہنچ گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولیات

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَوَّلُ مَنْ اَضَافَ الضَّيْفَ وَ اَوَّلُ مَنْ ثَرَدَ الثَّرِيْدَ وَ اَوَّلُ مَنْ لَبِسَ النَّعْلَيْنَ وَ اَوَّلُ مَنْ قَسَمَ الْفَيْءَ وَ اَوَّلُ مَنْ قَاتَلَ بِالسَّيْفِ وَ اَوَّلُ مَنْ اِخْتَتَنَ وَ اَوَّلُ مَنْ شَابَ فَلَمَّا رَاٰهُ هَالَهُ ذٰلِكَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَقَالَ یَارَبِّ مَا ھٰذَا قَالَ اَلْوِقَارُ یَارَبِّ زِدْنِیْ وِقَارُ وَ ھُوَ اَوَّلُ مَنْ اَقَامَ الْمَنَاسِكَ وَ ذٰلِكَ بِدَعْوَتِهٖ حَیْثُ قَالَ : وَ اَرِنَا مَنَاسِکَنَا فَاسْتُجِیْبَ لَهٗ وَ ھُوَ اَوَّلُ مَنْ ضَحّٰی وَ ھُوَ اَوَّلُ مَنْ اُلْقِیَ فِی النَّارِ فِی اللّٰهِ فَجُعِلَتِ النَّارُ عَلَیْهِ بَرْدًا وَ سَلَامًا وَ ھُوَ اَوَّلُ نَبِیٍّ اَحْیَا اللّٰهُ لَهُ الْمَوْتٰی بِسُؤْلِهٖ حَیْثُ قَالَ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی وَ ھُوَ اَوَّلُ مَنْ قَصَّ شَارِبَهٗ وَ اَوَّلَ مَنْ قَلَّمَ اَظْفَارَهٗ وَ اَوَّلُ مَنْ اِسْتَحَدَ وَ اَوَّلُ مَنْ اِسْتَاكَ وَ اَوَّلُ مَنْ فَرَّقَ شَعْرَهٗ وَ اَوَّلُ مَنْ تَمَضْمَضَ وَ اَوَّلُ مَنْ اِسْتَنْشَقَّ وَ اَوَّلَ مَنْ اِسْتَنْجٰی بِالْمَاءِ وَ اَوَّلُ مَنْ ھَاجَرَ لِلّٰهِ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پہلے شخص ہیں جس نے مہمانوں کی تواضع کی، کھانا تیار کیا، جوتے پہنے، مال غنیمت کو تقسیم کیا۔ تلوار کے ساتھ جنگ کی ختنہ کیا سفید ریش ہوگئے، سفید بال دیکھ کر پریشان ہوئے اور پوچھا خداوندا یہ کیا ہے؟ فرمایا: یہ وقار ہے۔ عرض کیا: میرے وقار میں اضافہ فرما اور آپ ہی پہلے شخص ہیں جس نے مناسک حج قائم کیا۔ اسی لیے انہوں نے کہا: "اور ہمیں افعال حج کے مناسک دکھا (جیسے احرام کے لیے میقات اور وقوف کے لیے عرفات اور منیٰ قربانی کے لیے) ان کی دعا قبول ہوئی۔ سب سے پہلے ہیں جنہوں نے عید قربان منائی، پہلے ہیں جنہیں خدا کی خاطر آگ میں پھینکا گیا اور آگ جن کے لیے ٹھنڈی ہوئی، پہلے پیغمبر ہیں جن کے لیے خدا نے مردہ زندہ کیا جبکہ انہوں نے کہا میرے پروردگار مجھے یہ دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے پہلے ہیں جس نے مونچھوں کو کاٹا، ناخن کاٹے اور زیر ناف بال کو صاف کیا۔ سب سے پہلے مسواک کیا، اپنے بالوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا، غرارہ کیا، ناک میں پانی ڈالا، استنجاء کیا، خدا کی راہ میں ہجرت کی۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۷۶، ۸۷)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ ابراہیم علیہ السلام نام کی وجہ تسمیہ ﴾

سَمِعْتُ بَعْضَ الْمَشَايِخِ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُ : اِنَّهُ سُمِّيَ اِبْرَاهِيْمَ اِبْرَاهِيْمَ لِاَنَّهُ هَمَّ فَبَرَّ وَقَدْ قِيْلَ: اِنَّهُ هَمَّ بِالْاٰخِرَةِ وَبَرِءَ مِنَ الدُّنْيَا.

بعض اہل علم مشائخ کو یہ کہتے ہوئے میں نے سنا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابراہیم اس لیے کہا گیا ہے کہ انہوں نے نیکوکاری پر ہمت باندھی اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آخرت کا اہتمام کیا اور دنیا سے بیزاری اختیار کی۔ (علل الشرائع ج ۱، ص ۳۱)

﴿ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دن رات ﴾

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى قَالَ : اِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : اِذَا اَصْبَحَ وَ اَمْسٰى اَصْبَحْتُ وَ رَبِّيْ مَحْمُوْدٌ اَصْبَحْتُ لَا اُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا اَدْعُوْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖ وَلِيًّا فَسُمِّيَ بِذٰلِكَ عَبْدًا شَكُوْرًا.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے کی تفسیر میں وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى (سورۂ نجم : آیت ۵۳) کی تفسیر میں فرمایا: جب صبح اور شام ہوتی تھی تو آپ یوں دعا کرتے تھے:

اَصْبَحْتُ لَا اُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا اَدْعُوْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا اَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖ وَلِيًّا فَسُمِّيَ بِذٰلِكَ عَبْدًا شَكُوْرًا میں نے صبح و شام کی جبکہ میرا پروردگار محمود ہے ایسی حالت میں صبح کی کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا اور کسی دوسرے کی پوجا نہیں کی۔ اس کے علاوہ کسی کو دوست یا سرپرست نہیں بنایا۔ اسی وجہ سے آپ کو شکرگزار بندہ کہا گیا ہے۔ (علل الشرائع ج ۱، ص ۳۳)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق: حضرت لوط علیہ السلام

حضرت لوط علیہ السلام کا تعارف

حضرت لوط علیہ السلام اور علم لدنی

لوگوں کو خدا کی طرف دعوت

خدا کی خاطر تبلیغ

حضرت لوط علیہ السلام کی دعا

حضرت لوط صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صفات

حضرت لوط علیہ السلام کا نہی عن المنکر

حفظ دین کی خاطر ہجرت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ حضرت لوط علیہ السلام کا تعارف ﴾

حضرت لوط علیہ السلام ہارون بن تارخ کے بیٹے ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھتیجے ہیں قرآن کریم کی چودہ سورتوں میں حضرات ابراہیم علیہ السلام کا نام آیا ہے جو یوں ہیں ، اَنعام ، اعراف ، ہود ، حجر ، انبیاء ، حج ، شعراء ، نمل ، عنکبوت ، صافات ، ص ، ق ، قمر اور تحریم۔

آپ نے اردن کے ایک قصبے جس کا نام سدوم تھا سکونت اختیار کی۔ ان کی قوم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے میں عذاب سے ہلاک ہوئی جس کی تفصیل کتاب قصص الانبیاء میں موجود ہے۔ (قصص الانبیاء ص ۱۵۷ ، طبع بیروت)

﴿ حضرت لوط علیہ السلام اور علم لدنی ﴾

وَلُوْطًا اٰتَیْنٰهُ حُکْمًا وَّعِلْمًا اور ہم لوط علیہ السلام کو علم و حکمت عطا کی۔

(سورۂ انبیاء : آیت ۷۴)

﴿ لوگوں کو خدا کی طرف دعوت ﴾

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ○ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ○ جب انہیں ان کے بھائی لوط علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم نہیں ڈرتے میں تمہارے لیے اللہ کا امانتدار رسول ہوں پس تم اللہ سے تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔ (سورۂ شعراء : آیات ۱۶۱ تا ۱۶۳)

﴿ خدا کی خاطر تبلیغ ﴾

وَ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ میں تم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے کوئی اجر طلب نہیں کرتا میرا اجر تو تمام جہانوں کے پروردگار کے ذمے ہے۔
(سورۂ شعراء: آیت ۱۶۴)

حضرت لوط علیہ السلام کی دعا

رَبِّ نَجِّنِیۡ وَ اَهۡلِیۡ مِمَّا یَعۡمَلُوۡنَ ○ فَنَجَّیۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ ○ میرے پالنے والے مجھے اور میرے گھر والوں کو نجات دے پس ہم نے انہیں اور ان کے تمام اہل وعیال کو نجات دی۔ (سورۂ شعراء: آیت ۱۶۹)

حضرت لوط علیہ السلام کی تین صفات

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ: وَ كَانَ لُوْطٌ رَجُلًا سَخِیًّا كَرِیْمًا یَقْرِیُ الضَّیْفَ اِذَا نَزَلَ بِهٖ۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت لوط علیہ السلام ایک سخی اور کریم شخص تھے جب آپ کے پاس مہمان آتے تھے تو آپ ان کی تواضع کرتے تھے۔
(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۱۴۷، طبع جدید)

آپ کا نہی عن المنکر

وَلُوۡطًا اِذۡ قَالَ لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمۡ بِهَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنَ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ اَئِنَّكُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ وَ تَقۡطَعُوۡنَ السَّبِیۡلَ وَ تَاۡتُوۡنَ فِیۡ نَادِیۡكُمُ الۡمُنۡكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتَ مِنَ الصّٰدِقِیۡنَ ○ قَالَ رَبِّ انۡصُرۡنِیۡ عَلَی الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ○
اور یاد کرو لوط علیہ السلام کو کہ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تم لوگ ایسے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فحش کام کرنے لگے جس کی پہلے سے کوئی مثال نہیں ملتی تم لوگ مردوں سے خلوت کرتے ہو اور ازدواج کے راستے کو کاٹ دیتے ہو اور اس برے کام میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتے ان لوگوں نے اگر تم سچ کہتے ہو تو خدا ہم پر عذاب نازل کرے لوط علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میری اس فسادی قوم پر غلبے کے لیے تو میری مدد فرما۔ (سورۂ عنکبوت: آیات ۲۸ تا ۳۰)

﴿حفظ دین کی خاطر ہجرت﴾

وَقَدْ هَاجَرَ مَعَ عَمِّهِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ اِلٰى بِلَادِ الشَّامِ تَارِكًا وَطَنَهُ وَاَهْلَهُ وَقَبِيْلَتَهُ لِدِيْنِهِ وَابْتَعَدَ عَنْ قَوْمِهِ وَاَهْلِهِ.

جب اپنے چچا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سرزمین عراق سے بلادِ شام کی طرف ہجرت کی اپنے وطن اور اہل خاندان کو ترک کیا اور دین کی خاطر اپنے قبیلے اور قوم سے دوری اختیار کی۔ (قصص الانبیاء ص ۱۷۴، طبع بیروت)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت اسحاق علیہ السلام

حضرت اسحاق علیہ السلام کا تعارف

حضرت اسحاق علیہ السلام اور کرم

اپنی بانجھ بیوی کے لیے دعا

امور خیریہ اور حضرت اسحاق علیہ السلام

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت اسحاق علیہ السلام کا تعارف

اسحاق علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ تین ہزار چار سو تیس سال ہبوط آدم کے بعد حضرت سارہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ جس کی بشارت حضرت سارہ کو دی گئی تھی:

... فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ ہم نے سارہ کو اسحاق کی اور اس کے بعد یعقوب کی بشارت دی۔ (سورۂ ہود: آیت ۷۱)

سارہ نے تعجب کرتے ہوئے کہا:

... یٰوَیْلَتٰۤی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ۭ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ

اے وائے ہو! مجھ پر کیا اس عمر میں بیٹا جنوں گی میں جبکہ بوڑھی ہوں اور میرا شوہر بھی بہت ہی عمر رسیدہ ہے۔ (سورۂ ہود: آیت ۷۲)

یہ بڑے تعجب کی بات ہے۔ اس کے بعد سارہ حاملہ ہوئیں اور حمل پورا ہونے کے بعد اسحاق پیدا ہوئے۔ ۳۴۶۰ سال ہبوط آدم کے بعد ۱۲۰ سال کی عمر پانے کے بعد وفات پائی آپ کے دفن و کفن کا انتظام حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا جبرون میں واقع مکفلیۃ میں دفن ہوئے اسحاق کے معنی ہنسنے والے کے ہیں۔

حضرت اسحاق علیہ السلام اور کرم

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ ابْنُ يَعْقُوْبَ ابْنِ اِسْحَاقَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا: کریم ابن کریم ابن کریم ابن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ (بحار الانوار، جلد ۱۲، صفحہ ۲۰۸)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ اپنی بانجھ بیوی کے دعا ﴾

وَ ذَكَرَ اَهْلُ الْكِتَابِ اَنَّ اِسْحَاقَ لَمَّا تَزَوَّجَ ''رَفقا'' بِنْتَ بَتْوَايِيلَ فِیْ حَيَاةِ اَبِيْهِ كَانَ عُمُرُهُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَ اَنَّهَا كَانَتْ عَاقِرًا فَدَعَا اللّٰهَ لَهَا فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامَيْنِ تَوْاَمَيْنِ.

اہل کتاب نے بیان کیا ہے کہ جب اسحاق علیہ السلام نے رفقا بنت بتوائیل کے ساتھ اپنے باپ کی زندگی میں شادی کی تو ان کی عمر چالیس سال تھی اور بانجھ تھیں آپ نے ان کے لیے دعا کی تو دو جڑواں بیٹے پیدا ہوئے۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ص ۳۰۸)

﴿ امور خیریہ اور حضرت اسحاق علیہ السلام ﴾

اِنَّ اِسْحَاقَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ كَثُرَتْ اَمْوَالُهُ وَ عَبِيْدُهُ وَ حَفَرَ اٰبَارًا وَ كُلَّمَا حَفَرَ بِئْرًا نَازَعَهُ عَلَيْهَا جَرَارُ فَيَتْرُكُهَا لَهُمْ وَيَحْفِرُ بِئْرًا اُخْرٰى.

بے شک حضرت اسحاق علیہ السلام کی دولت اور غلام بہت زیادہ تھے انہوں نے بہت سارے کنویں کھودے لیکن جب کنواں کھودتے تھے تو اہل جرار آپ کے ساتھ جھگڑا کرتے تھے تو کنواں ان کے لیے چھوڑ کر دوسرا کنواں کھودتے تھے۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ص ۱۱۱، طبع بیروت)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق: حضرت یعقوب علیہ السلام

حضرت یعقوب علیہ السلام کا تعارف

حضرت یعقوب علیہ السلام کو رازوں کی حفاظت کا حکم

حضرت یعقوب علیہ السلام کی مہمان نوازی

مسرت بخش خبر اور حضرت یعقوب علیہ السلام

قیدی کی رہائی کے لیے خط

حضرت یعقوب علیہ السلام کا تعاون

غم و اندوہ کی شکایت صرف خدا سے

حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظر میں دین

بیٹے کے انحراف کے تصور سے خوف

فراق یوسف علیہ السلام

وفات کے وقت وصیت

بیت المقدس کی خدمت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ حضرت یعقوب علیہ السلام کا تعارف ﴾

حضرت علیہ السلام اسحاق بن ابراہیم خلیل علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام رفقہ ہے، جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھائی بتوائیل کی بیٹی تھی۔ آپ نے اپنی خالہ کی بیٹی ''لیّا'' سے شادی کی اور اس سے بہت ساری اولاد ہوئی۔ لیّا کی وفات کے بعد ان کی بہت ''راحیل'' سے شادی کی جو حضرت یوسف علیہ السلام اور بنیامین کی والدین ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت کے مطابق آپ سرزمین کنعان میں تھے اس کے بعد مصر چلے گئے اور وہیں رحلت فرمائی آپ کا جنازہ کنعان واپس لایا گیا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی روایت کے مطابق پ اپنے بھائی عیص کے ساتھ جڑواں پیدا ہوئے تھے اور عیص کی پیدائش کے بعد آپ دنیا میں آئے تھے اس لیے آپ کو یعقوب علیہ السلام نام دیا گیا اور آپ کا لقب اسرائیل ہے جس کے معنی عبداللہ کے ہیں۔ (عبدالصاحب الحسنٰی العاملی، الانبیاء)

ناسخ التواریخ کے مطابق حضرت یعقوب علیہ السلام نے ہبوط آدم کے ۳۶۳۰ سال بعد وفات پائی جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام اپنے باپ کو لحد میں اتار رہے تھے تو اسی وقت عیص کے جنازے کو روم سے پہنچا دیا گیا ان کی وفات بھی یعقوب علیہ السلام کی وفات کے دن ہوئی تھی اور عیص کو بھی یعقوب علیہ السلام کے پہلو میں دفن کیا گیا۔

(ناسخ التواریخ، ہبوط آدم)

﴿ حضرت یعقوب علیہ السلام کو رازوں کی حفاظت کا حکم ﴾

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا اِنَّ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اے بیٹے! تم اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے مت کرنا کہیں ایسا نہ ہو اس کا ذکر سن کر وہ تمہارے خلاف کوئی سازش کر لیں کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (سورۂ یوسف: آیت ۵)

حضرت یعقوب علیہ السلام کی مہمان نوازی

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ یَعْقُوْبَ عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ لَهُ مُنَادٍ یُنَادِیْ کُلَّ غَدَاةٍ مِنْ مَنْزِلِهٖ اِلٰی فَرْسَخٍ: اَلَا مَنْ اَرَادَ الْغَدَاءَ فَلْیَاْتِ اِلٰی مَنْزِلِ یَعْقُوْبَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَاِذَا اَمْسٰی یُنَادِیْ: اَلَا مَنْ اَرَادَ الْعَشَاءَ فَلْیَاْتِ اِلٰی مَنْزِلِ یَعْقُوْبَ عَلَیْهِ السَّلَامُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس ایک منادی ہوتا تھا جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر سے لے کر ایک فرسخ تک راستے میں یہ اعلان کرتا جاتا تھا کہ جس شخص کو دوپہر کے کھانے کی ضرورت ہو وہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر چلا جائے اور جب شام ہونے لگتی تھی تو یہی منادی یہ آواز دیتے ہوئے آتا تھا جس کسی کو رات کے کھانے کی ضرورت ہو وہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے گھر چلا جائے۔

(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۲۸۴، طبع جدید)

مسرت بخش خبر اور حضرت یعقوب علیہ السلام

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَدِمَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی یُوْسُفَ لِیَشْتَرِیَ مِنْهُ طَعَامًا فَبَاعَهٗ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَهٗ یُوْسُفُ اَیْنَ مَنْزِلُكَ قَالَ لَهٗ: بِمَوْضِعِ کَذَا وَ کَذَا قَالَ: فَقَالَ لَهٗ: اِذَا مَرَرْتَ بِوَادِیْ کَذَا وَ کَذَا فَقِفْ فَنَادِ یَا یَعْقُوْبُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

يَا يَعْقُوبُ فَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ إِلَيْكَ رَجُلٌ عَظِيمٌ جَمِيلٌ وَسِيمٌ فَقُلْ لَهُ: لَقِيتُ رَجُلًا بِمِصْرَ وَهُوَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: إِنَّ وَدِيعَتَكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ تَضِيعَ قَالَ: فَمَضَى الْأَعْرَابِيُّ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى الْمَوْضِعِ فَقَالَ لِغِلْمَانِهِ: احْفَظُوا عَلَيَّ الْإِبِلَ ثُمَّ نَادٰى: يَا يَعْقُوبُ يَا يَعْقُوبُ.

فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَعْمٰى طَوِيلٌ جَسِيمٌ جَمِيلٌ يَتَّقِي الْحَائِطَ بِيَدِهِ حَتّٰى أَقْبَلَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ: أَنْتَ يَعْقُوبُ قَالَ: نَعَمْ فَأَبْلَغَهُ مَا قَالَ لَهُ يُوسُفُ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ وَقَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: يَا أَعْرَابِيُّ أَلَكَ حَاجَةٌ إِلَى اللهِ تَعَالٰى فَقَالَ لَهُ: نَعَمْ إِنِّي رَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ وَلِي ابْنَةُ عَمٍّ لَمْ يُولَدْ لِي مِنْهَا وَأُحِبُّ أَنْ تَدْعُوَ اللهَ أَنْ يَرْزُقَنِي وَلَدًا فَتَوَضَّأَ يَعْقُوبُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَعَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرُزِقَ أَرْبَعَةَ بُطُونٍ أَوْ قَالَ: سِتَّةَ بُطُونٍ فِي كُلِّ بَطْنٍ اثْنَانِ فَكَانَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْلَمُ أَنَّ يُوسُفَ حَيٌّ لَمْ يَمُتْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک صحرا نشین شخص حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تا کہ اپنے لیے کچھ مال خریدے۔ اس وقت خرید و فروخت کا مرحلہ ختم ہوا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے پوچھا تمہارا گھر کہاں ہے؟ اس نے کہا فلاں جگہ ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا جب تم فلاں صحرا سے گزرتے ہوئے ذرا سا رک کر اے یعقوب علیہ السلام! اے یعقوب علیہ السلام! کہہ کر آواز دو اس کے بعد تم دیکھو گے کہ ایک حسین و جمیل، خوبصورت بوڑھا بڑے وقار کے ساتھ آ کر آپ کو جواب دے گا اس وقت تم اس سے یہ کہنا کہ میں نے مصر میں ایک شخص کو دیکھا جو آپ کو سلام کہتا تھا اور یہ پیغام دیا ہے کہ تمہاری امانت خدا کے ہاں محفوظ ہے اور ضائع نہیں ہوئی ہے۔

وہ اعرابی چلا گیا اور اس جگہ پہنچ کر اس نے آواز دی اور اپنے غلاموں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے کہا کہ وہ اونٹوں کو روک دیں۔ اس نے دیکھا کہ ایک نابینا حسین وجمیل بوڑھا بلند قامت اور تنومند بڑے وقار کے ساتھ آیا تو اس اعرابی نے یوسف علیہ السلام کا پیغام پہنچا دیا اس پیغام کو سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام بے ہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے تو پوچھا: اے اعرابی کیا تمہیں خدا سے کوئی حاجت ہے۔ اعرابی نے کہا ہاں! میری حاجت ہے اور وہ یہ ہے کہ میری بیوی میری چچا زاد ہے۔ میں ایک مالدار شخص ہوں مگر ابھی تک میری کوئی اولاد نہیں ہوئی میری خواہش ہے کہ خدا سے میرے لیے دعا مانگیں کہ وہ میرے لیے اولاد نرینہ عطا کرے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھی اور خداوند عالم سے دعا مانگی کہ اس اعرابی کو بیٹا عطا ہو۔ حضرت یعقوب علیہ السلام کی دعا اس کے حق میں قبول ہوئی اور اس کی بیوی کے یہاں چھ دفعہ جڑواں بچے پیدا ہوئے اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ پیغام سن کر سمجھ لیا کہ یوسف زندہ ہیں۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۲۸۵، طبع جدید)

﴿قیدی کی رہائی کے لیے خط﴾

كَتَبَ يَعْقُوبُ النَّبِيُّ اِلٰى يُوسُفَ: مِنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِسْحَاقَ ذَبِيحِ اللهِ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ الرَّحْمٰنِ اِلٰى عَزِيزِ مِصْرَ:

اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ لَمْ يَزَلِ الْبَلَاءُ سَرِيعًا اِلَيْنَا ابْتُلِيَ اِبْرَاهِيمُ جَدِّيْ فَاُلْقِيَ فِي النَّارِ ثُمَّ ابْتُلِيَ اَبِيْ اِسْحَاقُ بِالذَّبْحِ فَكَانَ لِيَ ابْنٌ وَ كَانَ قُرَّةَ عَيْنِيْ وَ كُنْتُ اُسَرُّ بِهٖ فَابْتُلِيتُ بِاَنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بَصَرِيْ حُزْنًا عَلَيْهِ مِنَ الْبُكَاءِ وَ كَانَ لَهُ اَخٌ وَ كُنْتُ اُسَرُّ بِهٖ بَعْدَهُ فَاَخَذْتَهُ فِيْ سَرَقٍ وَاِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ لَمْ نَسْرِقْ قَطُّ وَلَا نُعْرَفُ بِالسَّرَقِ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِهٖ فَعَلْتَ.

قَالَ فَلَمَّا اُتِيَ يُوسُفُ بِالْكِتَابِ فَتَحَهُ وَ قَرَاَهُ فَصَاحَ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مَنْزِلَهُ فَقَرَأَ وَ بَکٰی ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی اِخْوَتِهٖ ثُمَّ عَادَ فَقَرَأَهُ فَصَاحَ وَبَکٰی ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَقَرَأَهُ وَبَکٰی ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَ عَادَ اِلٰی اِخْوَتِهٖ فَقَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ ما فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ وَ اَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُوْنَ وَ اَعْطَاهُمْ قَمِیْصَهُ وَ هُوَ قَمِیْصُ اِبْرَاهِیْمَ وَ کَانَ یَعْقُوْبُ بِالرَّمْلَةِ فَلَمَّا فَصَلُوْا بِالْقَمِیْصِ مِنْ مِصْرَ قَالَ یَعْقُوْبُ : اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْ لَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلَالِكَ الْقَدِیْمِ.

حضرت یعقوب علیہ السلام نے عزیز مصر (یوسف علیہ السلام) کو یوں خط لکھا: یعقوب بن اسحاق ذبیح اللہ ابن ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے عزیز مصر کے نام۔

اما بعد! ہم اہلبیت ہیں جن کی طرف آزمائشیں بڑی سرعت کے ساتھ آئی ہیں۔ میرے دادا ابراہیم آزمائش میں پڑے جنہیں نمرود نے آگ میں پھینکا میرے پدر بزرگوار اسحاق ذبیح ہونے سے آزمائے گئے۔ میرا ایک بیٹا تھا جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک تھا۔ میں اسے دیکھ کر سرور حاصل کرتا تھا۔ جسے بھیڑیے نے کھایا اور میں اپنے اس بیٹے کے غم میں اتنا محزون ہوا اور رویا کہ آنکھوں کی بینائی چلی گئی۔

اس کے بعد اسی بیٹے کا بھائی جو اپنے بھائی کے بعد میری آنکھوں کی ٹھنڈک تھا۔ آپ کے پاس چوری میں پکڑا گیا حالانکہ ہم ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو چوری نہیں کرتا اور یوں سمجھ لیجئے کہ چوری سے واقف ہی نہیں۔ کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس خاندان کے کسی فرد نے چوری کی ہو اگر ہو سکے تو مجھ پر احسان کرو اور میرے اس بیٹے کو جسے آپ کے آدمیوں نے چوری کی بنا پر پکڑا ہے اسے آزاد کرو۔

جب یہ خط یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا انہوں نے اسے کھولا اور پڑھا تو چیخ مار کر روئے اور اٹھ کر گھر کے اندر چلے گئے اور گھر جا کر خط پڑھا خوب روئے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور ہاتھ منہ دھو کر باہر نکلے اور خط دوبارہ کھول کر پڑھا پھر چیخ مار کر روئے اور اپنے بھائیوں سے کہا کیا تم بھائیوں کو معلوم ہے کہ تم نے جہالت اور نادانی کی بنا پر یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا ہے؟ اس کے ساتھ ہی اپنی قمیص اتار کر انہیں دے دی کہ اسے لے کر جاؤ اور جس وقت قافلہ قمیص لے کر مصر سے باہر نکلا تو اس وقت یعقوب املہ میں تھے۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا: اگر تم لوگ مجھے ملامت نہ کرو تو مجھے اپنے یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے۔ لوگوں نے کہا: خدا کی قسم آپ پہلے سے ہی گمراہی کا شکار ہیں۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۱۵، طبع جدید)

﴿یعقوب علیہ السلام کا تعاون﴾

اِنَّ اسحَاقَ قَالَ لِیَعْقُوبَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَعَلَكَ نَبِیًّا وَ جَعَلَ وُلْدَكَ اَنْبِیَاءَ وَ جَعَلَ فِیكَ الْخَیْرَ وَالْبَرَكَةَ وَ اَمَرَهُ اَنْ یَسِیْرَ اِلَى الْفَدَّانَ وَ هُوَ مَوْضِعٌ بِالشَّامِ فَسَارَ اِلَى الْفَدَّانَ.

فَلَمَّا دَخَلَهَا رَاٰى اِمْرَاَةً مَعَهَا غَنَمٌ عَلَى الْبِئْرِ تُرِیْدُ اَنْ تَسْقِیَ غَنَمَهَا وَعَلٰى رَاْسِ الْبِئْرِ حَجَرٌ لَا یَرْفَعُهُ اِلَّا عِدَّةُ رِجَالٍ فَسَاَلَهَا: مَنْ هِیَ فَقَالَتْ: اَنَا بِنْتُ لَابَانَ وَكَانَ لَابَانَ خَالَ یَعْقُوبَ فَزَحْزَحَ یَعْقُوبُ الْحَجَرَ وَسَقٰى لَهَا وَسَارَ اِلٰى خَالِهٖ فَزَوَّجَهُ اِیَّاهَا.

ایک دفعہ اسحاق علیہ السلام نے یعقوب علیہ السلام سے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں نبی بنا کر بھیجا ہے اور تمہاری اولاد میں انبیاء کا سلسلہ قرار دیا ہے اور تمہارے لیے بھلائی اور برکت رکھی ہے۔ یہ کہہ کر انہیں "فدان" (شام کے ایک علاقے میں) جانے کا حکم دیا۔

جب حضرت یعقوب علیہ السلام اس جگہ پہنچے تو دیکھا کہ ایک لڑکی ایک کنویں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے کنارے کھڑی ہے چاہتی ہے کہ اپنے مویشی کو پانی پلائے مگر کنویں کے اوپر اتنا بڑا پتھر ہے جسے چند افراد مل کر ہی ہٹا سکتے ہیں۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے پوچھا تم کون ہو؟ اس لڑکی نے کہا میں لابان کی بیٹی ہوں اور لابان حضرت یعقوب علیہ السلام کے ماموں تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کنویں سے پتھر ہٹایا اور گوسفند کو پانی پلانے میں اس لڑکی کی مدد کی اور اس کے بعد اپنے ماموں کے گھر چلے گئے اور ان کی بیٹی کی خواستگاری کی۔ جسے لابان نے منظور کیا اور اس بیٹی کا نکاح حضرت یعقوب علیہ السلام سے کیا۔ (تاریخ یعقوبی ج ،ص ۲۹)

غم واندوہ کی شکایت صرف خدا سے

قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

حضرت علیہ السلام نے کہا: میں اپنے غم والم کی شکایت اللہ ہی سے کرتا ہوں اور جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔ (سورۂ یوسف: آیت ۸۶)

حضرت یعقوب علیہ السلام کی نظر میں دین

وَ رُوِيَ اَنَّ يَعْقُوْبَ قَالَ لِلْبَشِيْرِ لَمَّا اَخْبَرَهُ بِحَيَاةِ يُوْسُفَ كَيْفَ يُوْسُفُ قَالَ لَهُ اَنَّهُ مَلِكُ مِصْرَ فَقَالَ يَعْقُوْبُ: مَا اَصْنَعُ بِالْمُلْكِ عَلٰى اَيِّ دِيْنٍ تَرَكْتَهُ قَالَ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ يَعْقُوْبُ اَلْاٰنَ تَمَّتِ النِّعْمَةُ.

روایت میں ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے بشیر سے جب انہوں نے یوسف علیہ السلام کے زندہ ہونے کی خبر دی تو پوچھا یوسف علیہ السلام کیسا ہے؟ اس نے کہا وہ مصر کے بادشاہ ہیں۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا میں بادشاہت کا کیا کروں؟ یہ بتاؤ کہ وہ کس دین میں ہے؟ اس نے کہا اسلام پر عامل ہیں تو یعقوب علیہ السلام نے کہا اب نعمت مکمل ہوئی۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۱۲۳)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ بیٹے کے انحراف کے تصور سے خوف ﴾

لَمَّا الْتَقٰی یَعْقُوْبُ وَ یُوْسُفُ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ عَانَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ وَ بَكِيَا فَقَالَ يُوْسُفُ يَا اَبَتِ عَلَيَّ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُكَ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ الْقِيَامَةِ تَجْمَعُنَا.

فَقَالَ بَلٰى يَا بُنَيَّ وَلٰكِنْ خَشِيْتُ اَنْ تَسْلُبَ دِيْنُكَ فَيُحَالَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

جب حضرت یعقوب علیہ السلام اور یوسف علیہ السلام نے ملاقات کی تو دونوں ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر رونے لگے۔ یوسف علیہ السلام نے کہا بابا آپ اس قدر روئے کہ بینائی بھی چلی گئی آپ کو معلوم تھا کہ قیامت کے دن تو ملاقات ہو جاتی۔ بیٹے! مجھے یہ خطرہ تھا کہ کہیں تمہارا دین سلب ہو جائے اور ہمارے درمیان جدائی واقع ہو جائے۔ (تاریخ یعقوبی ج ۱، ص ۲۹)

﴿ فراقِ یوسف علیہ السلام ﴾

فَلَمَّا اَصْبَحَ يُوْسُفُ لَبِسَ ثِيَابَهُ وَ شَدَّ عَلَيْهِ مِنْطَقَتَهُ وَ اَخَذَ قَضِيْبَهُ وَ خَرَجَ مَعَ اِخْوَتِهٖ ثُمَّ يَعْقُوْبُ اِلَى السَّلَةِ الَّتِيْ حَمَلَ فِيْهَا اِبْرَاهِيْمُ زَادَ اِسْحَاقَ فَحَمَلَ فِيْهَا زَادًا لِيُوْسُفَ وَ خَرَجَ لِيُشَيِّعَهُمْ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِرْجِعْ.

فَقَالَ يَعْقُوْبُ يَا بَنِيَّ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ بِحَبِيْبِيْ يُوْسُفَ اَسْاَلُكُمْ بِاللّٰهِ اِنْ جَاعَ فَاَطْعِمُوْهُ وَ اِنْ عَطَشَ فَاسْقُوْهُ وَ قُوْمُوْا عَلَيْهِ وَلَا تَتَّبِعُوْهُ وَلَا تَخْذُلُوْهُ وَ كُوْنُوْا مُتَوَاصِلِيْنَ مُتَرَاحِمِيْنَ قَالُوْا نَعَمْ يَا اَبَانَا كُلُّنَا لَكَ وَلَدٌ اَخُوْنَا كَاَحَدِنَا بَلْ لَهُ الْفَضْلُ عَلَيْنَا بِحُبِّكَ اِيَّاهُ فَقَالَ: نَعَمْ يَا بَنِيَّ اَللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ عَلَيْكُمْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مَعَ اِنِّیْ خَائِفٌ اَنْ اَکُوْنَ قَدْ ضَیَّعْتَهُ.

ثُمَّ اَنَّهُ اَقْبَلَ عَلٰی یُوْسُفَ فَالْتَزَمَهُ وَ ضَمَّهُ اِلٰی صَدْرِہٖ وَ قَبَّلَ عَیْنَیْهِ ثُمَّ قَالَ: اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَانْصَرَفَ رَاجِعًا.

(جب حضرت علیہ السلام کے بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے انہیں ساتھ لینے کی اجازت لے لی تو)۔

صبح کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے لباس بدلا کمر پر پٹکا باندھا۔ اپنی چھڑی ہاتھ میں لی اور اپنے بھائیوں کے ساتھ روانہ ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیگ میں یوسف علیہ السلام کے لیے زاد راہ بھی رکھا اور اپنے بیٹوں کو رخصت کرنے کے ساتھ نکلے تو بیٹیوں نے کہا اے اللہ کے نبی واپس ہوجا تو بیٹوں سے کہا اے بیٹو! میں تمہیں تقویٰ الٰہی کی نصیحت کرتا ہوں اس کے ساتھ میرے پیارے یوسف علیہ السلام کے بارے میں بھی نصیحت کرتا ہوں کہ بھوک و پیاس لگے تو اسی کھانا کھلانا اور پانی پلانا اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کا خیال رکھنا اس کا دل تنگ مت کرنا۔ اس کے ساتھ نرمی اور مہربانی کے ساتھ پیش آنا۔ سب نے کہا: ضرور بابا جان ہم ایسا ہی کریں گے بلکہ وہ ہم سے افضل ہے اس لیے کہ آپ اسے زیادہ دوست رکھتے ہیں۔ یعقوب علیہ السلام نے کہا: ہاں بیٹو! مگر یاد رکھو میری طرف سے خدا تمہارے اوپر خلیفہ ہے مگر اس کے باوجود مجھے خطرہ ہے کہ کہیں تم لوگ اسے تکلیف دو گے اس کے ساتھ یوسف علیہ السلام کو گلے سے لگایا پیشانی پر بوسہ دیا اور یہ کہہ کر واپس ہوئے کہ میں تمہیں خدا کے حوالے کر رہا ہوں۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۹۹)

﴿ وفات کے وقت وصیت ﴾

فَلَمَّا اِحْتَضَرَ جَمَعَ بَیْنَ بَنِیْهِ وَ قَالَ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ ؟ قَالُوْا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمَاعِيْلَ وَ اِسْحَاقَ ثُمَّ قَالَ يَا بَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ.

حضرت یعقوب علیہ السلام کی وفات کے وقت جب ان کے تمام بیٹے ان کے پاس جمع ہوئے تو کہا تم لوگ میرے بعد کس کی پرستش کرو گے؟ سب نے کہا تمہارے اور تمہارے آباء و اجداد کے معبود یعنی ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہم السلام کے معبود کی پرستش کریں گے اس کے بعد کہا اے میرے بیٹو! خدا نے دین کے اعتبار سے تمہیں برگزیدہ کیا ہے تم مسلمان ہی مرنا۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۱۲۴)

﴿بیت المقدس کی خدمت﴾

اِنَّ يَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَخْدِمُ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ وَ كَانَ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ وَ اٰخِرُ مَنْ يَّخْرُجُ وَ كَانَ يَسْرُجُ الْقَنَادِيْلَ.

حضرت یعقوب علیہ السلام بیت المقدس میں خدمت انجام دیتے تھے سب سے پہلے بیت المقدس میں داخل ہوتے اور سب سے آخر میں نکلتے تھے اور وہاں کی شمع آپ ہی جلاتے تھے۔ (جزائری، قصص الانبیاء ص ۲۰۲)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت یوسف علیہ السلام

حضرت یوسف علیہ السلام کا تعارف

حضرت یوسف علیہ السلام کی حیاء

بھائیوں کو معاف کرنا

جوانمرد باپ کا جوانمرد بیٹا

یوسف علیہ السلام کی وجہ تسمیہ

قیدخانے کے دروازے پر نعرہ

عزیز مصر کے دربار میں جاتے وقت پڑھا

جب عزیز مصر کے پاس پہنچے تو کہا

اقتدار ہوتے ہوئے بھوکے ہیں

قیدخانہ یا گناہ

کنویں میں حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا

زلیخا کے ساتھ شادی

زندان میں حضرت یوسف علیہ السلام کی ندا

کوئی غریب الوطنی نہیں

حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور تقویٰ کا نتیجہ

حضرت یوسف علیہ السلام کی یتیم نوازی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت یوسف علیہ السلام کا تعارف﴾

حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہیں جو ہبوط آدم کے ۳۵۵۶ سال بعد پیدا ہوئے آپ کی والدہ کا نام ''راحیل'' تھا۔ یوسف کے لفظ معنی اضافہ کے ہیں یعنی اس نعمت میں اضافہ ہو۔ راحیل بیت اللحم میں وفات پا گئیں اور یوسف اپنی پھوپھی کی سرپرستی میں رہ گئے پھوپھی کی رحلت کے بعد والد کے پاس آ گئے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے تمام بیٹوں میں سے یوسف علیہ السلام کو بہت چاہتے تھے اور یہی بات یوسف علیہ السلام کے بھائیوں پر گراں گزری جب آپ کی عمر ۱۲ سال کی ہوئی تو ایک جمعہ کی رات کو خواب میں دیکھا کہ چاند، سورج اور گیارہ ستارے آپ کے نزدیک زمین پر آئے اور آپ کو سجدہ کیا جب نیند سے بیدار ہوئے تو واقعے کا ذکر حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا:

اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ اور جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا: بابا میں نے خواب میں دیکھا کہ سورج چاند اور گیارہ ستارے مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔

(سورۂ یوسف: آیت ۴)

یہ سن کر حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا لیکن چند دنوں کے بعد بھائیوں کو بھی اس خواب کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے باپ کو ہم بھائیوں کی نسبت یوسف علیہ السلام اور بنیامین سے زیادہ محبت ہے اسی بنا پر انہوں نے ایک دفعہ اپنے باپ سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ ہم یوسف علیہ السلام کو اپنے ساتھ صحرا میں لے جائیں۔ اجازت لے کر لے گئے مگر لے جا کر ان کی پٹائی کی اور ننگا کر کے کنویں میں ڈال دیا۔ جب کنویں کی تہہ میں یوسف علیہ السلام کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہوش آیا تو جبرائیل پہنچے اور کہا پریشان نہ ہو عنقریب تم بادشاہت تک پہنچو گے۔

تین دن بعد ایک کاروان جو مدائن سے مصرف کی طرف جا رہا تھا۔ اس کنویں کے پاس اترا اور پانی لینے کے لیے ڈول کنویں میں ڈال دیا اور یوسف علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام کے کہنے کے مطابق ڈول میں بیٹھ گئے اور ڈول میں ہی کنویں سے باہر آگئے یہ دیکھ کر خوشخبری دینے والے کی آواز بلند ہوئی: یٰبُشْرٰی هٰذَا غُلٰمٌ بشارت ہو تم لوگوں کو یہ تو ایک لڑکا ہے (سورۂ یوسف : آیت ۱۹) اور مالک یہ صورتحال دیکھ کر بہت خوش ہوا ساتھ ہی یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو بھی اس کا علم ہوا اور انہوں نے وہاں پہنچ کر دعویٰ کیا کہ یہ ہمارا غلام ہے اور ہم سے بھاگ گیا تھا اور ساتھ ہی یوسف علیہ السلام کو بھی سمجھا دیا کہ وہ یہ اقرار کرے کہ میں ان کا غلام ہوں ورنہ ہم تمہیں قتل کریں گے۔ اس لیے انہوں نے بھی مجبور ہو کر اس کا اعتراف کیا۔ اس طرح یوسف علیہ السلام کو ایک معمولی قیمت میں بیچ دیا گیا بقول قرآن: وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ چند کھوٹے سکوں کے عوض انہوں نے یوسف علیہ السلام کو فروخت کیا۔ (سورۂ یوسف : آیت ۲۰)

اس کے بعد قافلے والے مصر پہنچنے کے چند روز بعد یوسف علیہ السلام کو بیچنے کے لیے بازار لے گئے ایک تخت بازار کے مرکز میں رکھا اور یوسف علیہ السلام کو اس پر بٹھایا ایک شخص آواز دینے لگا مَنْ یَشْتَرِیْ هٰذَا الْغُلَامَ الْحَبِیْبَ ہے کوئی جو اس پیارے غلام کو خریدے۔ آخرکار عزیز مصر نے خریدا اور اسے اپنی ملکہ زلیخا کے حوالے کیا کہ اس کی دیکھ بھال کرے۔

لیکن ایک دن زلیخا یوسف علیہ السلام کی محبت کا شکار ہوئی جس نے یوسف علیہ السلام کو کئی ایک دروازوں سے گزار کر اندر پہنچایا اور تمام دروازوں کو بند کر دیا لیکن حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا سے فرار ہو گئے اور جب آپ ان بند دروازوں کے پاس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پہنچ جاتے تو تمام دروازے ایک ایک ہو کر کھل گئے۔ پیچھے سے زلیخا تعاقب کر رہی تھی جب آخری دروازے سے بھی باہر نکلے تو سامنے عزیز مصر کو دیکھا یہ صورت حال دیکھ کر زلیخا آگے بڑھی اور کہا: "اس شخص کی کیا سزا ہے جو تیری عیال سے دل لگائے" مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے انکار کیا اور گواہی کے طور پر ایک گھوارے میں سوئے ہوئے بچے کی طرف اشارہ کیا تو بچے نے یوسف علیہ السلام کی پاکدامنی کی گواہی دی اور کہا یوسف علیہ السلام کے پیراہن کا دامن اس کی عصمت پر گواہ ہے کیونکہ وہ پیچھے کی طرف سے پھٹا ہوا ہے۔ وہ اس لیے کہ انہوں نے زلیخا سے فرار ہونا چاہا تو زلیخا نے پیچھے سے دامن پکڑا جو پھٹ گیا تھا۔

مصر کی عورتوں نے زلیخا پر ملامت کی اور طعنے دیئے۔ یہ دیکھ کر زلیخا نے انہیں دعوت پر بلایا اور ان کے ہاتھ میں چھری اور سیب دے کر یوسف علیہ السلام کو عورتوں کی مجلس میں بلایا عورتوں نے کہا یہ تو کوئی فرشتہ ہی ہے زلیخا نے کہا یہ وہی ہے جس کے عشق میں تم لوگوں نے مجھے ملامت کی۔ عورتوں نے زلیخا کو حق پر جانا اور خود ہر ایک ان کے وصال کی تمنا کرنے لگی۔ یوسف علیہ السلام نے کہا: ...رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ میرے پروردگار یہ عورتیں جس چیز کی طرف دعوت دیتی ہیں اس کی نسبت میں قید خانے کو زیادہ پسند کرتا ہوں۔ (سورۂ یوسف: آیت ۳۳)
فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ ان کے رب نے ان کی دعا قبول کی (سورۂ یوسف: آیت ۳۴)
اور زلیخا نے عزیز مصر کے پاس چغلی لگائی اور اسے کہا کہ یوسف علیہ السلام کو قید خانے میں ڈال دو۔ اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام سات سال قید خانے میں رہے۔

ایک دن عزیز مصر "ریان" نے ایک وحشتناک خواب دیکھا اور صبح کے وقت تمام تعبیر بتانے والوں کو جمع کر کے تعبیر چاہی تو سب نے ایک زبان ہو کر کہا: ...اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ○ یہ پریشان خواب ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور ہم پریشان خوابوں کی تعبیر نہیں بتا سکتے۔ (سورۂ یوسف : آیت ۴۴) آخرکار قیدخانے میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس اس کا ذکر ہوا اور ادھر بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف علیہ السلام کو حاضر کیا جائے مگر حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا جب تک میری بے گناہی ثابت نہیں ہوجائے میں قیدخانے سے نہیں نکلوں گا۔ ان عورتوں سے پوچھا جائے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے ہیں جب ان عورتوں کو لا کر پوچھا گیا تو سب نے حضرت یوسف علیہ السلام کی بے گناہی کا اقرار کیا اور خود زلیخا نے بھی اپنے فریب کا اعتراف کیا اور عزیز مصر نے اسے طلاق دی۔

اس کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام آزاد ہو کر قیدخانے سے بادشاہ کے محل میں آئے اور آپ نے خواب کی تعبیر بتائی کہ آئندہ کبھی ملک میں قحط آنے والا ہے۔ اس کی چارہ جوئی بھی حضرت یوسف علیہ السلام کے ذریعے ہوئی اور آخرکار نوبت آئی کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے حاکم بن گئے۔ ریان نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور فوطیفرع کی بیٹی ''اسنت'' کی شادی حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی جن سے حضرت یوسف علیہ السلام کی دو اولاد ''منسی'' اور ''افرائیم'' ہوئے۔ ریان کے مرنے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے شادی کی جو یوسف علیہ السلام کی برکت سے جوان ہوئی۔ ایک قحط کی بنیاد پر حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے مصر چلے گئے تا کہ یوسف علیہ السلام سے مدد حاصل کریں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں پہچان لیا اور بڑے تفصیلی واقعات کے بعد یوسف علیہ السلام نے اپنا پیرہن یعقوب علیہ السلام کو بھیج دیا۔ جب قمیص یعقوب علیہ السلام کے پاس پہنچی تو انہوں نے کہا : اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ مجھے یوسف علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے۔ (سورۂ یوسف : آیت ۹۴) یہودا نے یوسف علیہ السلام کا پیرہن یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈال دیا تو یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہوگئیں اور ان کی بینائی لوٹ آئی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آخرکار ایک دن حضرت یعقوب علیہ السلام بھی بڑے شان و شوکت کے ساتھ مصر پہنچے حضرت یوسف علیہ السلام نے استقبال کیا اور گلے لگا کر خوب روئے یہاں تک کہ بے ہوش ہوئے حضرت یوسف علیہ السلام نے ہبوط آدم کے ۳۶۶۶ سال بعد وفات پائی اس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر ۱۱۰ سال تھی۔ (ناسخ التواریخ، ہبود آدم)

﴿حضرت یوسف علیہ السلام کی حیا﴾

قَالَتْ يَوْمًا: اِرْفَعْ طَرْفَكَ وَانْظُرْ اِلَيَّ قَالَ: اَخْشَى الْعَمٰى فِيْ بَصَرِيْ قَالَتْ مَا اَحْسَنَ عَيْنَيْكَ قَالَ: لَوْ سَمِعْتِ (شَمَمْتَ) رَائِحَتِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ مِنْ مَوْتِيْ لَهَرَبْتِ مِنِّيْ قَالَتْ فَرْشِيَ الْحَرِيْرُ فَقُمْ وَ اقْضِ حَاجَتِيْ قَالَ: اَخْشٰى اَنْ يَذْهَبَ مِنَ الْجَنَّةِ نَصِيْبِيْ قَالَتْ اُسَلِّمُكَ اِلَى الْمُعَذِّبِيْنَ قَالَ: اِذًا يَكْفِيَنِيْ رَبِّيْ.

ایک دن زلیخا نے حضرت علیہ السلام سے کہا: سر اوپر اٹھاؤ! آنکھیں کھولو، میری طرف دیکھو۔ فرمایا: مجھے خوف ہے کہ میں اندھا ہو جاؤں اس نے کہا تمہاری آنکھیں کتنی خوبصورت ہیں فرمایا سب سے پہلے جسم سے جدا ہوں گی اور چہرے پر بہہ جائیں گی اس نے کہا کیا یہ خوشبو تم سے آ رہی ہے؟ فرمایا اگر میرے مرنے کے تین دن بعد مجھے دیکھو گی اور میری بو سونگھو گی تو مجھ سے بھاگ جاؤ گی۔ کہا میرے قریب کیوں نہیں آتے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ خدا کے قریب ہو جاؤں اس نے کہا میرا بستر ریشم کا ہے۔ اٹھو اور میری ضرورت پوری کرو فرمایا مجھے خوف ہے کہ جنت سے میرا حصہ چھن جائے۔ اس نے کہا تجھے قیدخانے میں ڈلوا دوں گی تاکہ تمہیں شکنجے میں کسیں فرمایا میرا خدا میرے لیے کافی ہے۔

﴿بھائیوں کو معاف کرنا﴾

وَ يُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا قَالُوْا لَهٗ: تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اِنْ كُنَّا لَخَاطِئِيْنَ قَالَ : لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

جب بھائیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا خدا کی قسم خدا نے تمہیں ہم پر ترجیح دی ہے بے شک ہم خطا کار ہیں تو فرمایا آج شرمندہ نہ ہوں تم پر کوئی گناہ نہیں اللہ آپ لوگوں کی مغفرت کرے گا وہ تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۲۸۰، طبع جدید)

﴿جواں مرد باپ کا جواں مرد بیٹا﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنَ يَعْقُوْبَ بْنُ اِسْحَاقَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کریم ابن کریم باپ کے کریم بیٹے یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ص ۳۰۸)

﴿یوسف علیہ السلام کی وجہ تسمیہ﴾

فَقَالَ : اَلْاَسَفُ فِي اللُّغَةِ الْحُزْنَ وَالْاَسِيْفَ اَلْعَبْدُ وَاجْتَمَعَا فِيْهِ فَلِذٰلِكَ سُمِّيَ يُوْسُفُ.

ایک حکیم سے پوچھا گیا کہ یوسف علیہ السلام کے معنی کیا ہیں؟ اس نے کہا اسف لغت میں غم و اندوہ اور سیف غلام کے معنی میں ہے۔ ان دونوں کو جمع کر کے یوسف نام رکھا گیا۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۹۵)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ قید خانے کے دروازے پر نعرہ ﴾

فَلَمَّا خَرَجَ يُوْسُفُ مِنَ السِّجْنِ كَتَبَ عَلٰى بَابِهٖ : هٰذَا قَبْرُ الْاَحْيَاءِ وَبَيْتُ الْاَحْزَانِ وَتَجْرُبَةُ الْاَصْدِقَاءِ وَشَمَاتَةُ الْاَعْدَاءِ.

جب حضرت یوسف علیہ السلام قید خانے سے چھوٹے تو اس کے دروازے پر لکھا یہ زندوں کا قبرستان ہے۔ غم کا گھر، دوستوں کو آزمانے کی جگہ اور دشمنوں کے ملامت کرنے کی جگہ ہے۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۱۱۱)

﴿ عزیز مصر کے دربار میں جاتے وقت پڑھا ﴾

فَلَمَّا وَقَفَ بِبَابِ الْمَلِكِ قَالَ : حَسْبِيَ رَبِّيْ مِنْ دُنْيَايَ حَسْبِيَ رَبِّيْ مِنْ خَلْقِهٖ عَزَّ جَارُهٗ وَجَلَّ ثَنَاؤُهٗ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ.

جب عزیز مصر کے دربار کے دروازے پر پہنچے تو یوں کہا میری دنیا سے زیادہ میرا پروردگار میرے لیے کافی ہے اس کی مخلوق سے زیادہ میرا پروردگار! میرے لیے کافی ہے اس کا پیرو کار غلبہ پاتا ہے اور اس کی ثنا بہت بڑی ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔

﴿ جب عزیز مصر کے پاس پہنچے ﴾

فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى الْمَلِكِ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ غَيْرِهٖ.

میرے معبود میں، میں تجھ سے تیری بھلائی چاہتا ہوں نہ دوسرے کسی سے اور میں تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس کی برائی اور دوسروں کی برائی سے۔

(ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۱۱۱)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ اقتدار میں ہوتے ہوئے بھوکے ہیں ﴾

وَ رُوِیَ اَنَّ یُوْسُفَ کَانَ لَا یَشْبَعُ مِنَ الطَّعَامِ فِیْ تِلْكَ الْاَیَّامِ فَقِیْلَ لَهُ اَتَجُوْعُ وَبِیَدِكَ خَزَائِنُ الْاَرْضِ فَقَالَ: اِنِّیْ اِخَافُ اِنْ شَبَعْتُ اَنْ اَنْسِیَ الْجَائِعَ.

روایت میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا ان سے کہا گیا آپ ہر وقت بھوکے رہتے ہیں جبکہ زمین کے سارے خزانے آپ کے ہاتھ میں ہیں آپ علیہ السلام نے کہا مجھے خوف ہے کہ اگر میں پیٹ بھر کر کھاؤں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسرے بھوکوں کو بھول جاؤں۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۱۱۱)

﴿ قیدخانہ کا گناہ ﴾

وَتَحَدَّثَتِ النِّسَاءُ بِاَمْرِ یُوْسُفَ وَامْرَاَةِ الْعَزِیْزِ وَبَلَغَ ذٰلِكَ اِمْرَاَةَ الْعَزِیْزِ (اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً) عَلَیْهِ (مِنْ) وَسَائِدَ وَحَضَرْنَ وَقَدَّمَتْ لَهُنَّ اُتْرُنْجًا وَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سِكِّیْنًا لِقَطْعِ الْاُتْرُنْجِ وَقَدْ اَجْلَسَتْ یُوْسُفَ فِیْ غَیْرِ الْمَجْلِسِ الَّذِیْ هُنَّ فِیْهِ وَقَالَتْ لَهُ: (اخْرُجْ عَلَیْهِنَّ) فَخَرَجَ (فَلَمَّا رَاَیْنَهُ اَكْبَرْنَهُ) وَاَعْظَمْنَهُ (وَقَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ) بِالسَّكَاكِیْنِ وَلَا یَشْعُرْنَ وَقُلْنَ: مَعَاذَ اللّٰهِ (مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِیْمٌ).

فَلَمَّا حَلَّ بِهِنَّ مَا حَلَّ مِنْ قَطْعِهِنَّ اَیْدِیَهُنَّ وَذَهَابِ عُقُوْلِهِنَّ وَعَرَفْنَ خَطَاَهُنَّ فِیْمَا قُلْنَ اَقَرَّتْ عَلٰی نَفْسِهَا وَقَالَتْ:

(فَذٰلِكُنَّ الَّذِیْ لُمْتُنَّنِیْ فِیْهِ وَلَقَدْ رَاوَدْتُهُ عَنْ نَفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ وَلَئِنْ لَمْ یَفْعَلْ مَا اٰمُرُهُ لَیُسْجَنَنَّ وَلَیَكُوْنَنْ مِنَ الصَّاغِرِیْنَ).

فَاخْتَارَ یُوْسُفُ السَّجْنَ عَلٰی مَعْصِیَةِ اللّٰهِ فَقَالَ: (رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اِلَیَّ مِمَّا یَدۡعُوۡنَنِیۡۤ اِلَیۡهِ)۔

جب مصر کی عورتوں نے یوسف علیہ السلام اور زلیخا کے بارے میں باتیں کیں اور گفتگو زلیخا تک پہنچی تو اس نے آدمی کو بھیج کر ان عورتوں کو اپنے پاس بلایا اور ایک محفل سجائی اور ان کے لیے گاؤ تکیے لگائے جب عورتیں آ کر بیٹھ گئیں تو ان کے ہاتھ میں ایک ایک چاقو اور چکوترا دے دیا اور کہا اسے کاٹ لیں اس دوران یوسف علیہ السلام دوسری جگہ تھے جب محفل مکمل آمادہ ہوئی تو یوسف علیہ السلام کو وہاں بھیج دیا جونہی یوسف علیہ السلام محفل میں پہنچے تو عورتوں نے تکبیر کہا اور ان کی عظمت کی قائل ہوگئیں اور چاقو سے چکوترا کاٹنے کے بجائے اپنی انگلیوں کو کاٹ دیا اور کہنے لگیں خدا کی پناہ یہ تو انسان نہیں بلکہ ایک فرشتہ ہے۔

جب یہ واقعہ ہوا تو انہوں نے جان لیا کہ ان سے کیا غلطی سرزد ہوئی ہے۔ زلیخا نے کہا یہ وہی غلام ہے جس کے عشق میں، میں گرفتار ہوئی۔ ہاں میں ہی ہوں جس نے اسے پھسلانے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے پاکدامنی اختیار کی اور آج کے بعد بھی اگر انکار کرے گا تو قید خانے میں جائے گا اور ذلیل وخوار ہوگا۔

اس صورت حال کی وجہ سے حضرت یوسف علیہ السلام نے گناہ کرنے کے بجائے قید خانے کو ترجیح دی اور کہا خداوندا! جس برے کام کے لیے یہ عورتیں مجھے دعوت دیتی ہیں اس سے میرے لیے زندان ہی بہتر ہے۔

(ابن اثیر، تاریخ الکامل ص ۱۴۳)

کنویں میں حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا

وَلَمَّا اَلۡقَوۡهُ فِیۡ غِیَابَةِ الۡجُبِّ قَالُوۡا لَهٗ اِنۡزَعۡ قَمِیۡصَكَ فَبَکٰی فَقَالَ یَا اِخۡوَتِیۡ تَجَرِّدُوۡنِیۡ فَسَلَّ وَاحِدٌ مِنۡهُمُ السِّکِّیۡنَ عَلَیۡهِ وَ قَالَ : لَئِنۡ لَمۡ تَنۡزَعۡهُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لَا قْتُلَنَّكَ فَنَزَعَهُ فَدَلَوْهُ فِي الْجُبِّ وَ تَنَحَّوْا عَنْهُ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْجُبِّ: يَا اِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحَاقَ وَ يَعْقُوْبَ اِرْحَمْ ضَعْفِيْ وَ قِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَ صِغَرِيْ

جب یوسف علیہ السلام کو کنویں میں پھینکا گیا تو بھائیوں نے کہا قمیص اتارو یہ سن کر روئے اور کہا میرے بھائیو! کیا مجھے برہنہ کرو گے یہ سن کر ایک نے چھری نکالی اور کہا اگر تم قمیص نہیں اتارو گے تو تمہیں قتل کروں گا یہ دیکھ کر انہوں نے قمیص اتاری تب انہیں کنویں میں پھینکا اور چلے گئے۔

اس وقت کنویں میں حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا: اے براہیم، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے پروردگار میری کمزوری اور بے بسی پر رحم فرما کیونکہ میرے پاس کوئی تدبیر نہیں جس کی وجہ سے بچوں اور میں کم سن ہوں۔

(جزائری، قصص الانبیاء ص ۱۸۴)

﴿زلیخا کے ساتھ شادی﴾

وَ لَمَّا مَاتَ الْعَزِيْزُ وَ ذٰلِكَ فِي السِّنِيْنَ الْجَدْبَةِ افْتَقَرَتِ امْرَاَةُ الْعَزِيْزِ وَاحْتَاجَتْ حَتّٰى سَاَلَتِ فَقَالُوْا لَهَا لَوْ قَعَدْتِ لِلْعَزِيْزِ وَ كَانَ يُوْسُفُ فَقَالَتْ اَسْتَحْيِيْ مِنْهُ فَلَمْ يَزَالُوْا بِهَا حَتّٰى قَعَدَتْ لَهُ.

فَاَقْبَلَ يُوْسُفُ فِيْ مَوْكِبِهِ فَقَامَتْ اِلَيْهِ وَ قَالَتْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمُلُوْكَ بِالْمَعْصِيَةِ عَبِيْدًا وَ جَعَلَ الْعَبِيْدَ بِالطَّاعَةِ مُلُوْكًا فَقَالَ لَهَا يُوْسُفُ وَ هِيَ هِرَمَةٌ اَلَسْتِ فَعَلْتِ بِيْ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا تَلُمْنِيْ فَاِنِّيْ بُلِيْتُ بِثَلَاثَةٍ لَمْ يُبْلَ بِهَا اَحَدٌ.

قَالَ وَ مَا هِيَ قَالَتْ: بُلِيْتُ بِحُبِّكَ وَلَمْ يَخْلُقِ اللّٰهُ لَكَ نَظِيْرًا وَ بُلِيْتُ بِحُسْنِيْ بِاَنَّهُ لَمْ تَكُنْ بِمِصْرَ اِمْرَاَةٌ اَجْمَلَ مِنِّيْ وَلَا اَكْثَرَ مَالًا وَ بُلِيْتُ بِاَنَّهُ زَوْجِيْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كَانَ مَحْصُوْرًا بِفَقْدِ الْحَرَكَةِ يَعْنِيْ عِنِّيْنًا.

فَقَالَ لَهَا يُوْسُفُ مَا حَاجَتُكِ قَالَتْ تَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَبَابِيْ فَسَأَلَ اللّٰهَ فَرَدَّ عَلَيْهَا فَتَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِكْرٌ.

جب قحط کے سالوں میں عزیز مصر مر گیا تو اس کے بعد زلیخا فقیر ہو کر رہ گئیں یہاں تک کہ بھیک مانگنے پر مجبور ہوئی تو لوگوں نے اس سے کہا کہ کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم یوسف علیہ السلام کے راستے میں بیٹھو زلیخا نے کہا مجھے شرم آتی ہے مگر لوگوں نے اسے مجبور کیا آخر وہ مان گئی اور راستے میں بیٹھ گئی۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام اپنی سواری میں وہاں سے گزرے تو اٹھی اور بلند آواز سے کہا تمام تعریفیں اس خدا کے لیے ہیں جس نے بادشاہوں کو ان کی معصیت کی بنا پر غلام اور کنیز بنایا اور غلاموں کی اطاعت اور نیکی کی وجہ سے بادشاہ بنایا۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا سے کہا کیا تم وہی نہیں ہو جس نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا تھا۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول علیہ السلام مجھ پر ملامت نہ کریں کیونکہ میں اس وقت تین چیزوں میں مبتلا تھی۔ اول تو یہ کہ تیرے عشق و محبت میں گرفتار ہوئی کیونکہ خداوند عالم نے تیرے مانند کسی کو خلق نہیں فرمایا اور ساتھ ہی اپنے حسن کے فریب میں بھی مبتلا تھی کیونکہ مجھ جیسی حسین اور دولتمند عورت پورے مصر میں موجود نہیں تھی اور تیسرا یہ کہ ایک ایسے شوہر سے واسطہ پڑا تھا جو زنا شوئی کے حقوق کی ادائیگی سے قاصر تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اب تم کیا چاہتی ہو؟ اس نے کہا میری حاجت یہ ہے کہ خداوند عالم مجھے میری جوانی لوٹا دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اسی وقت دعا مانگی اور زلیخا جوان ہوئی اور یوسف علیہ السلام نے اس سے شادی کر لی اور وہ باکرہ تھی۔ کامل ابن اثیر میں ہے کہ خدا نے یوسف علیہ السلام کو دو اولاد افرائیم اور منشا عطا کی۔ (جزائری، قصص الانبیاء ص ۱۹۹)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ زندان میں یوسف علیہ السلام کی غذا ﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ یُوْسُفَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا کَانَ فِی السِّجْنِ شَکٰی اِلٰی رَبِّهٖ اَکْلَ الْخُبْزِ وَحْدَهٗ وَ سَاَلَ اِدَامًا یَا تَدِمُ بِهٖ وَقَدْ کَانَ کَثُرَ عِنْدَهٗ قِطَعُ الْخُبْزِ الْیَابِسِ فَاَمَرَهٗ: اَنْ یَاْخُذَ الْخُبْزَ وَ یَجْعَلَهٗ فِیْ اِجَّانَةٍ وَ یَصُبَّ عَلَیْهِ الْمَاءَ وَالْمِلْحَ فَصَارَ مَرِیًّا وَجَعَلَ یَأْتَدِمُ بِهٖ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب یوسف علیہ السلام زندان میں تھے تو خداوند عالم سے شکایت کی کہ انہیں یہاں پر بغیر سالن کے صرف روٹی کھانی پڑتی ہے اور روٹی کے بہت سارے خشک ٹکڑے ان کے پاس ہیں خداوند عالم کی طرف سے حکم ہوا: اے یوسف علیہ السلام برتن میں پانی ڈال کر روٹی کے ٹکڑے اس میں ڈالیں اور نمک ملائیں۔ یہ تمہارے لیے سالن بن جائے گا انہوں نے ایسا ہی کیا اور نمک اور پانی ان کے لیے سالن بنا۔ (جزائری، قصص الانبیاء)

﴿ کوئی غریب الوطنی نہیں ﴾

لَمَّا اُخْرِجَ یُوْسُفُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مِنَ الْجُبِّ وَاشْتُرِیَ قَالَ لَهُمْ قَائِلٌ: اِسْتَوْصُوْا بِهٰذَا الْغَرِیْبِ خَیْرًا فَقَالَ لَهُمْ یُوْسُفُ عَلَیْهِ السَّلَامُ مَنْ کَانَ مَعَ اللّٰهِ فَلَیْسَ لَهٗ غُرْبَةٌ.

جب حضرت یوسف علیہ السلام کنویں سے نکال کر فروخت کئے گئے تو ایک شخص نے کہا کہ میں تمہیں اس پردیسی مسافر کے بارے میں سفارش کرتا ہوں کہ اس کے ساتھ نیک سلوک روا رکھیں، حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا جس کے ساتھ اللہ ہے اس کے لیے کوئی غربت یا پردیسی نہیں۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۳۳)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ حضرت یوسف علیہ السلام کے صبر اور تقویٰ کا نتیجہ ﴾

قَالَتْ اِمْرَاَةُ الْعَزِيْزِ لِيُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مَا مَلَكَ خَزَائِنَ الْاَرْضِ يَا يُوْسُفُ اِنَّ الْحِرْصَ وَالشَّهْوَةَ صَيَّرَ الْمُلُوْكَ عَبِيْدًا وَ اِنَّ الصَّبْرَ وَالتَّقْوٰى صَيَّرَ الْعَبِيْدَ مُلُوْكًا.

حضرت یوسف علیہ السلام کے روئے زمین کے خزانوں کے مالک بننے کے بعد عزیز مصر کی بیوی نے کہا: اے یوسف علیہ السلام حرص اور شہوت بادشاہوں کو غلام بناتی ہے اور صبر وتقویٰ اور پاکدامنی غلاموں کو بادشاہ بناتے ہیں۔

(مجموعہ ورام ج ۱، ص ۹۷)

﴿ حضرت یوسف علیہ السلام کی یتیم نوازی ﴾

قِيْلَ لِيَعْقُوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ بِمِصْرَ رَجُلًا يُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَيَمْلَاُ حِجْرَ الْيَتِيْمِ فَقَالَ: يَنْبَغِيْ اَنْ يَكُوْنَ مِنَّا اَهْلَ الْبَيْتِ فَنَظَرُوْا فَاِذَا هُوَ يُوْسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

حضرت یعقوب علیہ السلام سے کہا گیا کہ مصر میں ایک شخص ہے جو محتاجوں، مسکینوں کو کھانا کھلاتا ہے اور یتیموں کی خبر گیری کرتا ہے تو انہوں نے کہا تو ایسے آدمی کے لیے واجب ہے کہ وہ ہمارے اہلبیت میں سے ہو۔ جب بعد میں تحقیق کی تو پتہ چلا کہ یوسف علیہ السلام ہیں۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۵۲)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق: حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام کا تعارف

قرآن میں حضرت ایوب علیہ السلام کی اخلاقی صفات

صبر حضرت ایوب علیہ السلام

حضرت ایوب علیہ السلام اور شدید آزمائش

حضرت ایوب علیہ السلام کی یتیم نوازی

حضرت ایوب علیہ السلام کے لیے سخت ترین مرحلہ

حضرت ایوب علیہ السلام اور خدا کا فضل وکرم

حضرت ایوب علیہ السلام کی آٹھ اخلاقی صفات

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا

آزمائش پر صبر

maablib.org

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴾حضرت ایوب علیہ السلام کا تعارف﴿

حضرت ایوب علیہ السلام ہبوط آدم کے ۳۶۴۲ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ کی والدہ کا نام ''ورج'' تھا جو حضرت لوط علیہ السلام کی نواسی تھیں۔ آپ کی جائے سکونت رملہ اور دمشق کے درمیان کی ایک جگہ ''جابیہ'' تھی۔ حضرت ایوب علیہ السلام نے افرائیم بن یوسف کی بیٹی ''رحمہ'' سے شادی کی تھی اور رحمہ سے آپ کے سات بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام کی زراعت کی بہت بڑی زمین تھی اور گائے اور بکری، بھیڑ وغیرہ پالنے میں اپنے زمانے میں شہرت رکھتے تھے لیکن چند وجوہات کی وجہ سے ان کے تمام بیٹے مر گئے اور تمام مال و دولت بھی ہاتھ سے چلی گئی۔

ان مصائب کے علاوہ خود جلد کی بیماری میں مبتلا ہو گئے اور شہر والوں نے آپ کو شہر سے نکال کر چھوڑ دیا تاکہ وہ بیماری انہیں نہ لگے۔ اس مصیبت کے وقت ان کی بیوی رحمہ کے علاوہ کسی نے ساتھ نہیں دیا سات سال تک بڑی تنگی میں گزرے مگر رحمہ نے انہیں ہر طرح کی دلجوئی اور مہربانی کے ساتھ خدمت کی اور تیمار داری کی ان کی ابتلا و آزمائش کے سات سال، سات مہینے، سات دن اور سات گھنٹے گزر گئے تو ایوب سے برداشت نہ ہو سکا اور اللہ کے حضور گریہ و فریاد شروع کی جسے قرآن کریم یوں بیان کرتا ہے:

وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○

حضرت نے فریاد کیا میرے پالنے والے سختی نے مجھے پریشان کر دیا ہے تو تمام رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ (سورۂ انبیاء: آیت ۸۳) اسی حالت میں وحی آئی: اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ یعنی اپنے پاؤں کو زمین پر مارو یہاں تعمیل کی اور ایوب نے پاؤں زمین پر مارا فوراً پانی کے دو چشمے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابل پڑے۔ ایک گرم اور ایک ٹھنڈا تھا۔ (سورۂ ص : آیت ۴۲) پہلے تو گرم سے اپنے جسم کو دھویا تو تمام زخم درست ہو گئے اور ٹھنڈا پانی پیا تو بیماریاں درست ہوئیں اور جبرئیل کے ساتھ گفتگو کرنے لگے حضرت رحمہ باہر کہیں گئی ہوئی تھیں جب آئیں تو دیکھا ایوب علیہ السلام کے علاوہ دو اور افراد بیٹھے ہیں روتے ہوئے ان دونوں افراد سے ایوب علیہ السلام کی خیریت پوچھی تو حضرت ایوب علیہ السلام نے خدا کی عنایت کا ذکر کیا۔

اس دن کے بعد دوبارہ ان کی اچھی زندگی کا آغاز ہوا اور قرآن کے مطابق وَوَهَبْنَا لَهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ (سورۂ ص : آیت ۴۳) رحمہ کو خدا نے پھر سات بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں اور جو کچھ اموال ضائع ہوئے تھے دوبارہ دیا۔

آزمائش کے ابتداء میں ان کی عمر ۷۳ برس تھی سات سال بیماری کے اور اس کے بعد ۱۴۲ سال عمر ہوئی۔ مجموعی طور پر ۲۲۶ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ کو حوران کے شہر میں دفن کیا گیا۔ (ناسخ التواریخ، ہبوط آدم)

حضرت ایوب علیہ السلام کا تعارف

... إِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ إِنَّهُ أَوَّابٌ ○ بے شک ہم نے انہیں صابر پایا وہ بہترین بندے تھے اور بہت توبہ کرنے والے بھی تھے۔

(سورۂ ص : آیت ۴۴)

صبر حضرت ایوب علیہ السلام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اِمْرَاَةَ اَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ لَهُ يَوْمًا : لَوْ دَعَوْتَ اللّٰهَ اَنْ يَشْفِيَكَ فَقَالَ : وَيْحَكِ كُنَّا فِي النَّعْمَاءِ سَبْعِيْنَ عَامًا فَهَلُمَّ نَصْبِرْ فِي الضَّرَّاءِ مِثْلَهَا قَالَ : فَلَمْ يَمْكُثْ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى عُوْفِيَ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی نے ان سے کہا: اگر تم خدا سے دعا کرو گے تو خدا تمہیں شفا دے گا۔ انہوں نے کہا وائے ہو تم پر ہم نے ستر سال نعمت میں گزارے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ مصیبتوں میں بھی اتنا عرصہ صبر کریں۔ فرمایا اس کے بعد تھوڑی سی مدت نہیں گزری تھی کہ خدا نے انہیں شفا دی۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۴۸، طبع جدید)

﴿ حضرت ایوب علیہ السلام اور شدید آزمائش ﴾

فَوَ عِزَّتِكَ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهُ مَا عَرَضَ لِيْ اَمْرَانِ قَطُّ كِلَاهُمَا لَكَ طَاعَةٌ اِلَّا عَمِلْتُ بِاَشَدِّهِمَا عَلٰى بَدَنِيْ.

حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا خداوندا! تیری عزت کی قسم تو جانتا ہے کہ تیری عبادت و اطاعت میں جب بھی دو امور سامنے آئے ہیں تو میں شدید ترین کو برداشت کرنے کے لیے اختیار کرتا ہوں۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۵۰، طبع جدید)

﴿ حضرت ایوب علیہ السلام کی یتیم نوازی ﴾

قَالَ اَيُّوْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ عِزَّةِ رَبِّيْ اِنَّهُ لَيَعْلَمُ اَنِّيْ مَا اَكَلْتُ طَعَامًا قَطُّ اِلَّا وَ مَعِيْ.

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: تیری عزت کی قسم جیسے کہ تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی اکیلے میں غذا نہیں کھائی ہے مگر یہ کہ میرے ساتھ کوئی یتیم یا کوئی مزدور شخص میرے ساتھ کھانے میں شریک ہوتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۵۱، طبع جدید)

﴿ حضرت ایوب علیہ السلام کے لیے سخت ترین مرحلہ ﴾

قِيْلَ لِاَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامِ بَعْدَ مَا عَافَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَيُّ شَيْءٍ اَشَدُّ مَا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مَرَّ عَلَيْكَ قَالَ شَمَاتَةُ الْاَعْدَاءِ.

حضرت ایوب علیہ السلام نے صحت یابی پائی تو آپ سے پوچھا گیا اس آزمائش کے دوران کون سا مرحلہ آپ کے لیے سخت ترین تھا تو فرمایا: دشمنوں کا لعن طعن۔

(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۵۱، طبع جدید)

حضرت ایوب علیہ السلام اور خدا کا فضل و کرم

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اَمْطَرَ اللّٰهُ عَلٰى اَيُّوْبَ مِنَ السَّمَاءِ فَرَاشًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ اَيُّوْبُ يَأْخُذُ مَا كَانَ خَارِجًا مِنْ دَارِهٖ فَيُدْخِلُهٗ دَارَهٗ فَقَالَ جَبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَمَا تَشْبَعُ يَا اَيُّوْبُ قَالَ: وَمَنْ يَشْبَعُ مِنْ فَضْلِ رَبِّهٖ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے فرمایا کہ خداوند عالم نے ایوب علیہ السلام کے لیے سونے کے ٹکڑے برسائے جنہیں اٹھا کر ایوب علیہ السلام گھر کے اندر لے جاتے تھے۔ جبرئیل علیہ السلام نے پوچھا: ایوب آپ سیر نہیں ہوئے تو ایوب علیہ السلام فرمایا کرتے تھے خدا کے فضل سے کون سیر ہوسکتا ہے؟

(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۵۲، طبع جدید)

حضرت ایوب علیہ السلام کی آٹھ اخلاقی صفات

وَ كَانَ (اَيُّوْبُ) بَرًّا تَقِيًّا رَحِيْمًا بِالْمَسَاكِيْنِ يُكَفِّلُ الْاَرَامِلَ وَالْاَيْتَامَ وَ يُكْرِمُ الضَّيْفَ وَ يُبَلِّغُ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ كَانَ شَاكِرًا لِاَنْعُمِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُؤَدِّيًا لِحَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى.

حضرت ایوب علیہ السلام نیکوکار، پرہیزگار، مسکینوں پر مہربان، یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کرنے والے، مہمان کی عزت کرنے والے، مسافروں کی ضروریات

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پوری کرنے والے اور خدا کی نعمتوں پر شکر کرنے والے اور خدا کے حقوق کو ادا کرنے والے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۵۵، طبع جدید)

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا

وَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ اَيُّوْب: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ جَارٍ عَيْنُهُ تَرَانِيْ اِنْ رَاٰى حَسَنَةً سَتَرَهَا وَاِنْ رَاٰى سَيِئَةً ذَكَرَهَا.

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک یہ ہے: میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی اس ہمسائے سے جس کی آنکھ مجھے دیکھتی ہے۔ اگر مجھ میں خوبی نظر آتی ہے تو چھپاتا ہے اور اگر کوئی برائی نظر آتی ہے تو اسے مشہور کرتا ہے۔

(ابن اثیر، تاریخ الکامل ص ۱۳۱)

آزمائش پر صبر

لَقَدْ مَكَثَ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَطْرُوْحًا عَلٰى كُنَاسَةٍ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ سَبْعَ سِنِيْنٍ وَاَشْهُرًا مَا يَسْاَلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يَنْكَشِفَ مَا بِهِ.

حضرت ایوب علیہ السلام سات سال اور چند مہینے تک بنی اسرائیل کے کچرے خانے میں پڑے رہے مگر اس دوران کبھی خداوند عالم سے اس مصیبت کو دور کرنے کی دعا نہیں کی۔ (تاریخ طبری ج ۱، ص ۲۲۸)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت شعیب علیہ السلام

حضرت شعیب علیہ السلام کا تعارف

ناپ تول میں برابری کی نصیحت

خدا سے جزا کی امید

حضرت شعیب علیہ السلام اور خدا کی محبت

ترازو ایجاد کرنا

حضرت شعیب علیہ السلام کی فصاحت و بلاغت

حضرت شعیب علیہ السلام کی ثابت قدمی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت شعیب علیہ السلام کا تعارف﴾

حضرت شعیب علیہ السلام تو یک بن دعویل بن مر بن عنقا بن ابراہیم کے بیٹے ہیں۔ آپ علیہ السلام کا لقب خطیب الانبیاء ہے۔ آپ کی والدہ کا نام ''میکاء'' ہے جو لوط پیغمبر علیہ السلام کی خاندان میں سے تھیں۔ آپ ہبوط آدمؑ کے ۳۶۱۶ سال بعد پیدا ہوئے اور ہبوط آدم کے ۳۸۳۶ سال بعد ۲۲۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

﴿ناپ تول میں برابری کی نصیحت﴾

وَ یٰقَوۡمِ اَوۡفُوا الۡمِکۡیَالَ وَالۡمِیۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَهُمۡ وَلَا تَعۡثَوۡا فِی الۡاَرۡضِ مُفۡسِدِیۡنَ ○ لوگو! ناپ تول میں عدالت سے کام لوگوں کو ان کی چیزیں کم مت دو اور زمین پر فساد مت پھیلاؤ۔ (سورۂ ہود: آیت ۸۵)

﴿خدا سے جزا کی امید﴾

وَ مَآ اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ اِنۡ اَجۡرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ○ میں تم سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا بے شک میرا اجر اور بدلہ تو میرے پروردگار پر ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ (سورۂ شعراء: آیت ۱۰۹)

﴿حضرت شعیب علیہ السلام اور خدا کی محبت﴾

قَالَ رَسُوۡلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَکٰی شُعَیۡبُ عَلَیۡهِ السَّلَامُ مِنۡ حُبِّ اللهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰی عَمِیَ فَرَدَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیۡهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ بَکٰی حَتّٰی عَمِیَ فَرَدَّ اللهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیۡهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ بَکٰی حَتّٰی عَمِیَ فَرَدَّ اللهُ عَلَیۡهِ بَصَرَهٗ ثُمَّ بَکٰی فَلَمَّا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

كَانَتِ الرَّابِعَةُ اَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ : يَا شُعَيْبُ اِلٰى مَتٰى يَكُوْنُ هٰذَا اَبَدًا مِنْكَ اِنْ يَكُنْ هٰذَا خَوْفًا مِنَ النَّارِ فَقَدْ اَجَرْتُكَ وَاِنْ يَكُنْ شَوْقًا اِلَى الْجَنَّةِ فَقَدْ اَبَحْتُكَ فَقَالَ : اِلٰهِيْ وَ سَيِّدِيْ اَنْتَ تَعْلَمُ اَنِّيْ مَا بَكَيْتُ خَوْفًا مِنْ نَارِكَ وَلَا شَوْقًا اِلٰى جَنَّتِكَ وَلٰكِنْ عَقَدَ حُبَّكَ عَلٰى قَلْبِيْ فَلَسْتُ اَصْبِرُ اَوْ اَرَاكَ فَاَوْحَى اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ اِلَيْهِ : اَمَّا اِذَا كَانَ هٰذَا هٰكَذَا فَمِنْ اَجْلِ هٰذَا سَاُخْدِمُكَ كَلِيْمِيْ مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ن فرمایا: جب حضرت شعیب علیہ السلام خدا کی محبت میں اتنا روئے کہ اندھے ہو گئے لیکن خداوند عالم نے ان کی بینائی لوٹا دی پھر اتنا روئے کہ بینائی چلی گئی۔ پھر خدا نے ان کی بینائی لوٹا دی اس کے بعد پھر اتنا روئے کہ نابینا ہو گئے مگر خدا نے ان کی بینائی لوٹا دی اور جب چوتھی دفعہ بھی روئے تو خدا نے وحی فرمائی: اے شعیب علیہ السلام کب تک ایسا ہوتا رہے گا۔ اگر تم جہنم کی آگ کے خوف سے روتے ہو تو میں نے تمہیں اس سے امان دی اگر جنت کے شوق سے روتے ہو تو میں نے تمہیں جنت بخش دی شعیب علیہ السلام نے عرض کیا: میرے معبود! میرے مالک! نہ میں تیرے جہنم کے خوف سے روتا ہوں اور نہ جنت کے شوق سے میرے دل میں تیری محبت موجزن ہے جو مجھے بے قرار کر دیتی ہے اور میں صبر نہیں کر سکتا۔ وحی آئی: اے شعیب! اگر ایسا ہی ہے تو میں اپنے کلیم کو تمہارا خدمت گزار بناتا ہوں۔ (جزائری، قصص الانبیاء ص ۲۱۱)

ترازو ایجاد کرنا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اِنَّ اَوَّلَ مَنْ عَمِلَ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ شُعَيْبُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمِلَهُ بِيَدِهٖ...الخ.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: جس نے سب سے پہلے ترازو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایجاد کیا وہ حضرت شعیب علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے اپنے ہاتھ سے اسے بنایا۔
(بحار الانوار ج ۱۲، ص ۳۸۲، طبع جدید)

﴿حضرت شعیب علیہ السلام کی فصاحت و بلاغت﴾

هُوَ (شَعَيْبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ) خَطِيْبُ الْاَنْبِيَاء، لِفَصَاحَتِهِ وَ عُلُوِّ عَبَارَتِهِ وَبَلَاغَتِهِ فِيْ دَعَايَةِ قَوْمِهِ اِلَى الْاِيْمَانِ بِرَسَالَتِهِ.

شعیب علیہ السلام خطیب الانبیاء ہیں۔ اپنی عبادات آرائی اور فصاحت و بلاغت کی وجہ سے، اسی کے ساتھ انہوں نے اپنی قوم کو اپنی رسالت پر ایمان کی دعوت دی۔
(ابن کثیر، قصص الانبیاء)

﴿حضرت شعیب علیہ السلام کی ثابت قدمی﴾

وَ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ شُعَيْبَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا قَوْمَهُ اِلَى اللهِ حَتّٰى كَبِرَ سِنُّهُ وَ دَقَّ عَظْمُهُ ثُمَّ غَابَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ شَابًّا فَدَعَاهُمْ اِلَى اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالُوْا مَا صَدَّقْنَاكَ شَيْخًا فَكَيْفَ نُصَدِّقُكَ شَابًّا.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو خدا کی طرف دعوت دی یہاں تک کہ بوڑھے ہوگئے اور ہڈیاں بھی نرم پڑگئیں پھر خدا کے حکم سے قوم سے غائب ہوگئے اور خدا نے ان کی جوانی لوٹا دی۔ انہوں نے واپس آ کر پھر خدا کی طرف دعوت دی تو انہوں نے کہا جب تم بوڑھے تھے تو ہم نے تمہاری بات نہیں مانی اب جوانی میں کیسے تمہیں مان لیں گے۔
(نعمت اللہ جزائری، قصص الانبیاء ص ۲۴۶)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعارف

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اخلاص

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نصیحتیں

توکل پر خدا کی وصیت

خدا سے دعا

خدا سے طلب حاجت

خدا کے سامنے نیاز مندی و عاجزی

نامحرموں سے چشم پوشی

خدا کے حضور انکساری

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیا

خدا کی خاطر عمل

حیوانات کے ساتھ مہربانی

بچپنے میں شکر گزاری

آسیہ کے لیے دعا اور ہمدردی

خدا کی رضا کی جستجو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

موت سے فرار ممکن نہیں

خضر علیہ السلام سے نصیحت کی درخواست

خدا کے حکم کو ماں کے حکم پر ترجیح

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غیرت

حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت

حضرت شعب علیہ السلام سے نصیحت کی درخواست

فرعون کے غرق ہونے پر آپ علیہ السلام کی تسبیح

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی انکساری

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تعارف

حضرت علیہ السلام عمران بن قہات بن لیوی بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم خلیل اللہ کے بیٹے ہیں۔ آپ علیہ السلام کی والدہ کا نام یوکابد ہے۔ مؤرخین نے ان کی تاریخ ولادت ہبوط آدم کے ۳۷۴۸ سال بعد تحریر کی ہے۔ آپ کی فرعون کے ساتھ ایک عجیب حکایت ہے جو ہم آپ کو بتا رہے ہیں۔

فرعون کو اس کے نجومیوں نے یہ خبر دی تھی کہ ایک شخص پیدا ہونے والا ہے جس نے فرعون کے اقتدار کو ختم کرنا ہے اسی بنا پر فرعون اپنے نوکروں اور ملازموں کے ذریعے ہر نئے پیدا ہونے والے بچوں کو قتل کرانا شروع کیا جیسے کہ قرآن میں ہے:

... یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَیَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ وَفِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ جو تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتا تھا اور بیٹوں کو قتل کرتا تھا یہ تمہارے لیے ایک آزمائش تھی۔

(سورۂ بقرہ: آیت ۴۹)

اس آیت میں اسی مطلب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ایک رات اتفاق سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نطفہ قائم ہوا۔ آپ کے والد فرعون کے محل کے نگہبان تھے۔ نصف رات حضرت یوکابد سے وہی وصال ہوا جو اتفاق سے وہاں سے گزر رہی تھی۔ حمل قائم ہوا مگر خدا کے لطف و کرم سے حمل کے کوئی آثار ان پر نمایاں نہیں ہوئے یہاں تک کہ چھ ماہ دو دن کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یوکابد نے تین مہینے اپنے بچے کو دودھ پلایا اور اب رازداری کے ساتھ ان کی پرورش ممکن نہ رہی تو انہیں الہام ہوا:

... فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ جب بھی تمہیں خوف لاحق ہوجائے تو تم اسے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دریا میں ڈال دینا خبردار! خوف نہ کھانا اور نہ ہی غمگین ہونا ہم انہیں تمہیں لوٹا دیں گے اور انہیں رسولوں میں سے قرار دیں گے۔ (سورۂ قصص: آیت ۷)

اس الہامی حکم کے بعد یوکابد بڑھئی کے پاس چلی گئیں اور صندوق بنانے کو کہا۔ صندوق کا سائز سن کر سمجھ گیا کہ یوکابد کس مقصد کے لیے بکس بنوا رہی ہیں۔ اٹھ کر فوراً فرعون کے دربار میں گیا تاکہ اس بچے کے بارے میں کہہ دے مگر وہاں پہنچ کر خدا کے حکم سے گنگ ہو کر رہ گیا۔ جب واپس آیا تو زبان کھل گئی۔ اس لیے وہ سمجھ گیا کہ یہ بچہ خدا کی نشانیوں میں سے ایک ہے یوکابد نے اس صندوق کو بالکل واٹر پروف کیا اور بچے کو اس میں رکھ کر ڈھکنا مضبوطی سے بند کر دیا اور دریائے نیل میں پھینک دیا۔

اتفاق سے فرعون کی بیٹی ''انیسا'' نے جو دریا کی سیر کے لیے آئی تھی صندوق کو اٹھا کر کھولا تو اس میں ایک تین ماہ کے بچے کو دیکھا وہ سمجھ گئی کہ فرعون کے خوف سے دریا میں پھینکا گیا ہے۔ اس کا نام موسیٰ یعنی پانی سے نکالا ہوا رکھا اور فوراً اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ اس کے بعد فرعون کے پاس لے جایا گیا اور سارا معاملہ سنایا گیا تو اس نے قتل کرنا چاہا مگر حضرت آسیہ کی سفارش پر رک گیا۔

وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ قُرَّةُ عَيْنٍ لِّيْ وَ لَكَ لَا تَقْتُلُوْهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ فرعون کی بیوی نے کہا: یہ میرے لیے اور تمہارے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے گا تم اسے قتل مت کر شاید ہمیں اس سے فائدہ ملے یا اس کو ہم بیٹا بنائیں گے۔ (سورۂ قصص: آیت ۹)

اس آیت میں اسی مفہوم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

موسیٰ علیہ السلام کے دودھ پلانے کا بندوبست ہوا کسی کا دودھ نہیں پیا لیکن جب ان کی ماں نے دودھ پلایا تو فوراً پی لیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓى اُمِّهٖ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ (سورۂ قصص : آیت ۱۳)

چالیس سال تک فرعون کے گھر میں رہے اس دوران ان کے ہاتھ سے ایک قتل ہوگیا فرعون اس بنا پر انہیں قتل کرنا چاہتا تھا مصر سے فرار اختیار کی اور مدائن میں ایک کنویں کے کنارے درخت کے نیچے آرام کر رہے تھے اور مویشیوں کو پانی پلانے والوں کو دیکھ رہے تھے کہ حضرت شعیب کی بیٹیوں کو دیکھا جو پانی بھر رہی تھیں ان کی بیٹیوں کی مدد کی اس وجہ سے شعیب علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی اور حضرت شعیب علیہ السلام کے ساتھ یہ طے پایا کہ موسیٰ علیہ السلام دس سال تک حضرت شعیب علیہ السلام کے گھر خدمت کریں گے اور حضرت شعیب علیہ السلام کی ایک بیٹی کے ساتھ نکاح کریں گے۔

حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس ستر انبیاء کے عصا موجود تھے ان میں سے ایک کو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے لیے چنا اور بھیڑ بکریاں چَرانے میں مشغول ہوئے۔ دس سال گزرنے کے بعد شعیب علیہ السلام کی بیٹی صفورا کے ساتھ شادی کی اور ۷۹ سال کی عمر میں شعیب علیہ السلام سے رخصت ہوگے اور اپنے بیوی بچوں کے ساتھ مدائن سے نکل گئے اور مصر کی طرف روانہ ہوئے۔ ۵ دنوں کا سفر کرنے کے بعد وادی ایمن میں پہنچے بارش ہو رہی تھی سخت سردی کا سامنا کرنا پڑا اور کہیں آگ نظر آئی تو بیوی اور بچے کو ایک جگہ بٹھا کر آگ لینے گئے وہاں جا کر اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ يٰمُوْسٰى کی آواز سنی اور مقام نبوت پر فائز ہوئے یعنی میں تمہارا پروردگار ہوں اے موسیٰ علیہ السلام تم مقدس وادی میں ہو اپنے جوتے اتار دو۔ خدا کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ڈر کر بھاگنے لگے تو آواز آئی خُذْهَا وَلَا تَخَفْ اسے پکڑو اور مت ڈرو موسیٰ علیہ السلام نے جب اژدھا کی دم پکڑی تو وہ دوبارہ عصا بن گیا۔

اس کے ساتھ حکم ملا : وَاضْمُمْ يَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ اپنے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہاتھ کو بغل میں رکھ کر باہر لے آؤ تو یہ سفید روشنی والا بن جائے گا۔

(سورۂ طٰہٰ : آیت ۲۲)

اس کے بعد حکم ملا : اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (سورۂ طٰہٰ : آیت ۲۴)
فرعون نے سرکشی شروع کی ہے ان کے پاس چلے جاؤ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنے بھائی ہارون کے ساتھ فرعون کے پاس گئے فرعون نے آپ علیہ السلام کو پہچان لیا اور کہا کیا تم وہی نہیں ہو جو کئی سال تک ہمارے پاس تھے۔ کسی آدمی کو قتل کر کے بھاگ گئے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا : ہاں میں وہی ہوں مگر اب میرے پروردگار نے مجھے نبوت عطا کی ہے اور رسول بنا کر تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم خدا کی بندگی کا اعتراف کرو۔ فرعون نے اپنے دربار میں سب کے سامنے موسیٰ علیہ السلام کو دیوانہ قرار دیا۔ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ (سورۂ اعراف : آیت ۱۰۷) موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا پھینکا جو ایک اژدھا بن گیا۔ دربار والے بھاگ گئے اور فرعون تخت سے گر پڑا اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بغل میں لیا اور باہر نکالا تو پورا دربار اس کے نور میں غرق ہوا فرعون نے اسے جادو قرار دیا اور کہا ہم بھی جادو دکھا سکتے ہیں اور ساتھ ہی اپنے جادوگروں کو جمع کیا جن کی تعداد ۷۲ تھی۔ سب نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کیا نیل کے کنارے لوگ تماشہ دیکھنے جمع ہوئے۔ جادوگروں نے رسیوں کو سانپ کی شکل دے رکھی تھی۔ انہیں زمین پر ڈال دیا ساری رسیاں چلنے لگیں اور لوگ انہیں سانپ سمجھنے لگے موسیٰ علیہ السلام سے خطاب ہوا۔ ...لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى مت ڈرو تم ہی برتری پاؤ گے۔ (سورۂ طٰہٰ : آیت ۶۷) وَاَلْقِ مَا فِىْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا تم اپنے دائیں ہاتھ میں جو کچھ ہے اسے زمین پر ڈال دو جو انہوں نے بنایا ہے اسے نگل لے گا۔ (سورۂ طٰہٰ : آیت ۶۸)

جونہی موسیٰ علیہ السلام نے عصا کو زمین پر پھینکا جادوگروں کے بنائے ہوئے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سب سانپوں کو نگل گیا۔ یہ دیکھ کر فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سٰجِدِیْنَ ○ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ تمام جادوگر سجدے میں گر گئے اور کہا ہم تمام جہانوں کے پروردگار پر ایمان لائے۔ (سورۂ شعراء : آیت ۴۶)

... لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّکُمْ اَجْمَعِیْنَ میں تمہارے مخالف سمت سے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالوں گا اور تم تمام کو سولی پر لٹکا دوں گا۔ (سورۂ شعراء : آیت ۴۹) اس کے بعد دو عورتیں ایمان لے آئیں ایک تو فرعون کے خاندان کی۔

مشاط بناؤ سنگھار کرنے والی عورت اور دوسری حضرت آسیہ اور یہ دونوں خواتین قتل کی گئیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اس بات پر خدا کی طرف سے مامور تھے کہ بنی اسرائیل کو مصر سے کنعان کی طرف لے جائیں لیکن فرعون مانع ہوا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا دریائے نیل پر مارا تو سارا پانی خون ہوگیا۔ سات دن اس طرح گزر گئے آخر فرعون نے اس کی اجازت اس شرط پر دی کہ دریائے نیل کا پانی اصلی حالت میں آجائے۔ موسیٰ علیہ السلام نے قبول کیا اور عصا پانی پر مارا سارا پانی اصلی حالت میں آگیا لیکن فرعون اپنے وعدے سے پھر گیا یہ دیکھ کر موسیٰ علیہ السلام نے پھر اپنا عصا پانی مارا اور دریائے نیل سے تمام مینڈک نکل کر شہر میں پھیل گئے اور مصر کے لوگوں کی ناک میں دم کر دیا یہ دیکھ کر فرعون نے بنی اسرائیل کے چلے جانے کی اجازت اس شرط پر دی کہ یہ بلا ان سے دور ہو جائے لیکن بلا کے دور ہونے کے بعد پھر انکار کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تیسری دفعہ عصا کو پانی پر مارا تو جوؤں نے تمام لوگوں کے سر و پا کو گھیر لیا سات دن کے بعد استدعا کرنے پر یہ بلا ختم ہوئی لیکن فرعون نے اس کے بعد بھی انکار کیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی پھر پسوؤں نے تمام مصر کو گھیر لیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سات دن کے بعد پھر فرعون نے پیغام بھیجا کہ میں اجازت دیتا ہوں کہ اپنے اپنے گھروں میں اپنے خدا کے لیے قربانی کریں مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قبول نہیں کیا۔ پھر فرعون نے بنی اسرائیل کو اجازت دی کہ چلے جائیں لیکن پسو ختم ہوجائیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی مگر فرعون مکر گیا اور اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا تو قبطیوں کے تمام مویشی مر گئے اور ان کے سارے اونٹ بھی مر گئے۔ اس کے باوجود بھی فرعون اور قبطی اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام تھوڑی سی مٹی لے کر فرعون کے پاس آئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھونک مار کر مٹی اڑا دی۔ اس کے نتیجے میں تمام قبطی جلانے والے چھالوں میں مبتلا ہوگئے لیکن فرعون اس طرح اپنے انکار پر قائم رہا یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر مارا اور ایک کالی گھٹا نمودار ہوئی اور شدید اولے پڑے اور لوگوں کا بہت زیادہ نقصان ہوا۔ اب فرعون دوبارہ بنی اسرائیل کے چلے جانے پر راضی ہوا مگر جونہی بلا ٹلی پھر مکر گیا یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا زمین پر مارا فضا میں اندھیرا چھا گیا اور ٹڈی دل نے حملہ کیا اور تمام فصلوں اور گھاس کو کھا کر ختم کیا اور لوگ پریشانی میں مبتلا ہوگئے اور فرعون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ٹڈی دل کے دور ہونے کی دعا کرنے کو کہا۔ بلا دور ہوئی مگر فرعون اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا۔ اب کے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا کی تو مگر مصر میں اندھیرا چھا گیا اور تین دن تک لوگ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے۔ اب فرعون مجبور ہوا کہ اجازت دیدے۔ یوں حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کے تابوت کو حاصل کرنے کے بعد بنی اسرائیل کے ساتھ رات کے وقت مصر سے نکلے جیسے کہ قرآن مجید میں ذکر ہوا ہے:

وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلٰی مُوۡسٰۤی اَنۡ اَسۡرِ بِعِبَادِیۡۤ اِنَّکُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ○ پس ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی بھیجی کہ میرے بندوں کو لے کر رات کو نکل جاؤ وہ تیرا تعاقب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کریں گے۔ (سورۂ شعراء: آیت ۵۲)

بنی اسرائیل کے رات کے وقت نکلتے ہوئے فرعون نے چاہا کہ ان کا تعاقب کر کے انہیں سزا دے اس لیے اس اپنی لاکھوں فوج کے ہمراہ ان کا تعاقب کیا اور دریائے نیل کے کنارے پہنچا جہاں بنی اسرائیل خیمے لگائے بیٹھے تھے، اچانک ان کی نگاہیں جب فرعون کے لشکر پر پڑیں تو وہ پریشان ہوگئے مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ...اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ میرے ساتھ میرا پروردگار ہے وہ ہی میری ہدایت کرے گا۔ (سورۂ شعراء: آیت ۶۲)

فَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ فَانْفَلَقَ ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی کی کہ اپنے عصا کو دریا میں مارو تا کہ وہ پھٹ کر راستہ دے۔ (سورۂ شعراء: آیت ۶۳) حضرت موسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے آئے اور عصا سے دریا پر وار کیا تو دریا کا پانی پھٹ گیا اور بارہ راستے بن گئے اور بنی اسرائیل کا ہر قبیلہ اسی راستے سے روانہ ہوا اور اتنے میں فرعون اور اس کا لشکر دریا کے کنارے پہنچا اور بنی اسرائیل کے تعاقب میں دریا میں کود گیا۔ جب بنی اسرائیل کا آخری آدمی دریا سے نکل رہا تھا اور فرعون کا آخری آدمی دریا میں داخل ہو رہا تھا تو فرعون پر عذاب کے آثار ہوگئے تو کہنے لگا: ... اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ میں تجھ پر ایمان لایا، تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے وہ جس پر بنی اسرائیل ایمان لے آئے ہیں۔ (سورۂ یونس: آیت ۹۰)

یہ سن کر جبرائیل علیہ السلام نے اس کے منہ میں مٹی ڈالی اور کہا:

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ اب ایمان لائے ہو جبکہ اس سے پہلے تو تم نافرمانی کرتے رہے ہو۔ (سورۂ یونس: آیت ۹۱)

...فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا غَشِیَهُمْ دریا کا پانی ایک دوسرے سے مل گیا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور معمول کے مطابق بہنے لگا اس طرح ساتھ فرعون اور اس کا لشکر تباہ ہو گیا اور کوئی ایک بھی نہیں بچ سکا۔ (سورۂ طہٰ: آیت ۷۸)

وَ اَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ○ ہم نے موسیٰ اور اس کے تمام ساتھیوں کو نجات دی۔ (سورۂ شعراء: آیت ۶۵)

اس کے علاوہ بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قارون اور بنی اسرائیل کے ساتھ بہت سارے واقعات پیش آئے۔ جن کی تفصیلات کتب تاریخ میں موجود ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام ۱۲۰ سال کی عمر میں ۳۸۶۸ سال ہبوط آدم کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور مواب کی وادی میں فغور کے گھر کے سامنے دفن ہوئے مگر آج تک آپ کی قبر بارے میں کسی کو کچھ پتہ نہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اخلاص

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰۤى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ○ اپنی کتاب میں موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرو۔ بے شک وہ مخلص نبی اور رسول تھے۔

(سورۂ مریم: آیت ۵۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نصیحتیں

قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا اِنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ يُوْرِثُهَا مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ○ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اللہ سے مدد طلب کرو اور ثابت قدم رہو بے شک روئے زمین اللہ کی ہے جسے اس کے وہ بندے وارث ہوتے ہیں جنہیں اللہ چاہتا اور عاقبت تو ہے متقین کے لیے۔

(سورۂ اعراف: آیت ۱۲۸)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ توکل بر خدا کی وصیت ﴾

وَ قَالَ مُوْسٰی یٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ○ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا: اے لوگو! اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو تو اس پر توکل کرو اگر تم مسلمان ہو۔ (سورۂ یونس: آیت ۸۴)

﴿ خدا سے دعا ﴾

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَ يَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○ کہا: میرے پالنے والے میرے لیے سینہ کھول دے میرے کام کو آسان کر اور میری زبان کی گرہ کھول دے تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔ (سورۂ طٰہٰ: آیات ۲۵ تا ۲۸)

﴿ خدا سے طلب حاجت ﴾

وَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ يَسْعٰى قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ○ فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ شہر کے دور سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور کہا اے موسیٰ لوگوں نے تیرے قتل کی سازش کی ہے تم یہاں سے نکلو میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ وہاں سے موسیٰ علیہ السلام ڈرتے ہوئے نکلے اور کہا میرے پالنے والے مجھے ان ظالموں سے نجات دے۔ (سورۂ قصص: آیات ۲۰ ۔ ۲۱)

﴿ خدا کے سامنے نیازمندی و عاجزی ﴾

...رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ○ میرے پالنے والے! تو مجھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پر جو بھی نازل کرے گا تو میں بھلائی کا محتاج ہوں۔ (سورۂ قصص: آیت ۲۴)

﴿ نامحرموں سے چشم پوشی ﴾

فَقَامَ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَهَا فَمَشَتْ اَمَامَهُ فَسَفَقَتْهَا الرِّيَاحُ فَبَانَ عَجُزُهَا فَقَالَ لَهَا مُوْسَى: تَأَخَّرِي وَدُلِّيْنِيْ عَلَى الطَّرِيْقِ بِحَصَاةٍ تُلْقِيْهَا اَمَامِيْ اَتَّبِعُهَا فَاَنَا مِنْ قَوْمٍ لَا يَنْظُرُوْنَ فِيْ اَدْبَارِ النِّسَاءِ.

حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کے ساتھ چلے وہ (لڑکی) ان کے آگے آگے چلی اور ہوا کی وجہ سے اس کے کپڑے اِدھر اُدھر ہونے لگے تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا تم میرے پیچھے پیچھے چلو اور مجھے راستہ بتا دو اور جس طرف جاتا ہوں اس طرف آگے کنکر پھینک دو کیونکہ ہم وہ لوگ ہیں جو خواتین کے پچھایا پر نظر نہیں کرتے۔

(بحار الانوار ج ۱۳، ص ۲۹، طبع جدید)

﴿ خدا کے حضور انکساری ﴾

فَكَانَ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا صَلَّى لَمْ يَنْفَتِلْ حَتّٰى يُلْصِقَ خَدَّهُ الْاَيْمَنَ بِالْاَرْضِ وَخَدَّهُ الْاَيْسَرَ بِالْاَرْضِ.

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب نماز پڑھتے تھے تو نماز کے فوراً بعد اپنے دائیں اور بائیں رخسار کو زمین سے لگاتے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۳، ص ۳۵۷، طبع جدید)

﴿ حضرت علیہ السلام کی حیا ﴾

وَكَانَ مُوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا اَرَادَ الْاِغْتِسَالَ ذَهَبَ اِلٰى مَوْضِعٍ لَا يَرَاهُ فِيْهِ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت علیہ السلام غسل کرنا چاہتے تھے تو کسی ایسی جگہ چلے جاتے تھے جہاں کوئی بھی شخص آپ علیہ السلام کو نہ دیکھ سکے۔ (بحار الانوار ج ۱۳، ص ۸، طبع جدید)

﴿خدا کی خاطر عمل﴾

لَمَّا دَخَلَ عَلٰی شُعَیْبَ اِذَا هُوَ بِالْعِشَاءِ مُهَیّا فَقَالَ لَهُ شُعَیْبُ: اِجْلِسْ یَاشَابُّ فَتَعَشّ فَقَالَ لَهُ مُوْسٰی: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ قَالَ شُعَیْبُ وَلِمَ ذَاكَ اَلَسْتَ بِجَائِعٍ قَالَ: بَلٰی وَلٰكِنْ اَخَافُ اَنْ یَكُوْنَ هٰذَا عِوَضًا لِمَّا سَقَیْتُ لَهُمَا وَاِنَّا مِنْ اَهْلِ بَیْتٍ لَا نَبِیْعُ شَیْئًا مِنْ عَمَلِ الْاٰخِرَةِ بِمِلْءِ الْاَرْضِ ذَهَبًا فَقَالَ لَهُ شُعَیْبُ: لَا وَاللّٰهِ یَاشَابُّ وَلٰكِنَّهَا عَادَتِیْ وَعَادَةُ اٰبَائِیْ نَقْرِیْ الضَّیْفَ وَنُطْعِمُ الطَّعَامَ قَالَ: فَجَلَسَ مُوْسٰی یَأْكُلُ.

حضرت موسیٰ علیہ السلام شعیب علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوئے شام کے کھانے کے لیے دسترخوان بچھا ہوا تھا حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا: اے جوان آؤ اور ہمارے ساتھ کھانا کھاؤ موسیٰ علیہ السلام نے کہا خدا کی پناہ! شعیب علیہ السلام نے کہا کیا تمہیں بھوک نہیں لگی ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بھوکا تو ہوں مگر خوف یہ ہے کہ کہیں یہ کھانا پانی پلانے کی اجرت کے طور پر نہ ہو جبکہ ہم ایک ایسے خاندان میں سے ہیں کہ اپنے آخرت کے لیے لئے ہوئے عمل کو سونے چاندی سے پُر کی ہوئی زمین کی قیمت پر بھی فروخت نہیں کرتے۔ شعیب علیہ السلام نے کہا: اے نوجوان واللہ ایسا نہیں بلکہ مہمان کو کھانا کھلانا ہمارے گھر کی روایت ہے۔ یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے بیٹھ کر کھانا کھایا۔

(بحار الانوار ج ۱۳، ص ۲۰، طبع جدید)

﴿حیوانات کے ساتھ مہربانی﴾

رُوِیَ اَنَّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ كَانَ یَرْعیٰ اَغْنَامَ شُعَیْبَ عَلَیْهِ السَّلَامُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَانْهَزَمَ مِنْ قَطِيْعَةٍ فَصَعَدَ الْجَبَلَ فَبَقِيَ مُوْسٰى تَابِعًا لَهُ عَامَّةَ يَوْمِهٖ فِيْ رُؤُسِ الْجِبَالِ فَلَمَّا لَزِمَهُ قَبَّلَهُ عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَسَحَ التُّرَابَ مِنْ فَوْقِهٖ وَقَالَ مُعْتَذِرًا عِنْدَهُ اَيُّهَا الْحَيَوَان اَتْعَبْتُكَ هٰذَا الْيَوْمَ مِنْ جِهَةِ الطَّلَبِ وَلَا كَانَ الْمَقْصُوْدُ مِنْكَ الْقِيْمَةَ وَلٰكِنَّ الْخَوْفَ عَلَيْكَ مِنَ الذِّئَابِ ثُمَّ حَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهٖ حَتّٰى اَوْصَلَهُ اِلٰى الْخَوْفَ عَلَيْكَ مِنَ الذِّئَابِ ثُمَّ حَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهٖ حَتّٰى اَوْصَلَهُ اِلَى الْحَيَوَانَاتِ فَلَمَّا كَمَلَ لَهُ هٰذَا الْخُلْقُ اُوْحِيَ اِلَيْهِ اَنْ يَا مُوْسٰى قَدْ صِرْتَ قَابِلًا لِلرِّسَالَةِ فَامْضِ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقُلْ لَهُ قَوْلًا لَيِّنًا يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى.

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے مویشی چراتے تھے ایک دفعہ ایک بکرا بدک گیا اور ایک پہاڑی پر چڑھ گیا اور بھاگتا رہا حضرت موسیٰ علیہ السلام اس کا تعاقب کرتے رہے اور دن بھر کی بھاگ دوڑ کے بعد اسے پکڑ لیا۔ جب اسے پکڑ لیا تو بجائے غصہ ہونے کے اس کے ماتھے کو چوما اور اس کے سر سے مٹی وغیرہ صاف کی اور معذرت کرتے ہوئے کہا: اے حیوان میں نے آج تمہیں مشقت میں ڈالا میرا مقصد صرف تمہیں تحفظ دینا تھا اور تمہارے بارے میں بھیڑیوں کا خوف تھا اس کے بعد اسے کندھوں پر اٹھا کر لے آئے اور ریوڑ کے ساتھ شامل کیا۔ اس وقت وحی آئی اے موسیٰ علیہ السلام اب تم رسالت کے اہل ہو چکے ہو۔ اب تم فرعون کے پاس جاؤ اور اس کے ساتھ نرمی میں بات کرو شاید اس طرح وہ نصیحت حاصل کرے یا خوفِ خدا کھائے۔ (انوار نعمانیہ ج ۱، ص ۷، طبع جدید)

﴿بچپنے میں شکر گزاری﴾

فَلَمَّا دَرَجَ مُوْسٰى كَانَ يَوْمًا عِنْدَ فِرْعَوْنَ فَعَطَسَ مُوْسٰى فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاَنْكَرَ فِرْعَوْنُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَ لَطَمَهُ وَ قَالَ: مَا هٰذَا الَّذِيْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تَقُوْلُ...الخ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بچپنے میں ایک دن فرعون کے سامنے چھینک آئی تو الحمد للہ رب العالمین کہا تو فرعون نے آپ کو منع کیا اور ان کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور ساتھ ہی کہا یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ (بحار الانوار ج ۱۳، ص ۲۵، طبع جدید)

﴿آسیہ کے لیے دعا اور ہمدردی﴾

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اَخَذَ فِرْعَوْنَ اِمْرَاْتَهُ اٰسِيَةَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ اِسْلَامُهَا يُعَذِّبُهَا لِتُدْخَلَ فِيْ دِيْنِهٖ فَمَرَّ بِهَا مُوْسٰى وَ هُوَ يُعَذِّبُهَا فَشَكَتْ اِلَيْهِ بِاَصْبَعِهَا فَدَعَا اللّٰهَ مُوْسٰى اَنْ يُخَفِّفَ عَنْهَا فَلَمْ تَجِدْ لِلْعَذَابِ مَسًّا وَ اَنَّهَا مَاتَتْ مِنْ عَذَابِ فِرْعَوْنَ لَهَا.

ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہ جب حضرت آسیہ کے اسلام کا پتہ چلا تو فرعون نے آسیہ کو عذاب دینا شروع کیا موسیٰ علیہ السلام وہاں سے گزرے تو حضرت آسیہ کو شکنجہ دیا جا رہا تھا۔ انہوں نے آپ سے انگلیوں کی حرکت سے اس کی شکایت کی تو موسیٰ علیہ السلام نے خدا سے ان کی تکلیف میں کمی کی دعا کی اس طرح حضرت آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے بعد درد کا احساس تک نہیں کیا۔ مسلسل فرعون کا عذاب سہتی رہی اسی میں دنیا سے رخصت ہوئیں۔

(بحار الانوار ج ۱۳، ص ۱۶۴، طبع جدید)

﴿خدا کی رضا کی جستجو﴾

رُوِيَ اَنَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَارَبِّ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهٗ نِلْتُ بِهٖ رِضَاكَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ يَا ابْنَ عِمْرَانَ اِنَّ رِضَائِيْ فِيْ كُرْهِكَ وَلَنْ تُطِيْقَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ذٰلِكَ قَالَ : فَخَرَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَاجِدًا بَاكِيًا فَقَالَ : يَا رَبِّ خَصَصْتَنِيْ بِالْكَلَامِ وَلَمْ تُكَلِّمْ بَشَرًا قَبْلِيْ وَلَمْ تَدُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اَنَالُ بِهٖ رِضَاكَ.

روایت ہے کہ حضرت علیہ السلام نے کہا میرے پروردگار مجھے کسی ایسے عمل کی طرف رہنمائی فرما۔ جس پر میں عمل کروں تو تیری رضا حاصل ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی اے عمران کے بیٹے میری رضا اور خوشنودی تیری ناگواری میں ہے اور تم اس کی تاب نہیں رکھتے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سجدے میں چلے گئے اور کہا پروردگار! تو نے مجھے ہم کلام ہونے کا شرف عطا کیا جبکہ اس سے پہلے تو نے کسی بشر سے کلام نہیں کیا تھا مگر آج تک تو نے مجھے کوئی ایسا عمل نہیں بتایا جس پر عمل کرکے میں تیری رضا حاصل کرتا۔ خدا کی طرف سے وحی آئی میری رضا اس میں ہے کہ میرے فیصلوں پر تو راضی رہے۔ (بحار الانوار ج ۱۳، ص ۳۵۸، طبع جدید)

﴿موت سے فرار ممکن نہیں﴾

عَنِ ابْنِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قُلْتُ لِلصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَخْبِرْنِيْ بِوَفَاةِ مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهٗ : اِنَّهٗ لَمَّا اَتَاهُ اَجَلُهٗ وَاسْتَوْفٰى مُدَّتَهٗ وَانْقَطَعَ اُكُلُهٗ اَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَلِيْمَ اللّٰهِ فَقَالَ مُوْسٰى : وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ قَالَ : اَنَا مَلَكُ الْمَوْتِ قَالَ مَا الَّذِيْ جَاءَ بِكَ قَالَ : جِئْتُ لِاَقْبِضَ رُوْحَكَ فَقَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ اَيْنَ تَقْبِضُ رُوْحِيْ قَالَ مِنْ فَمِكَ قَالَ لَهٗ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَيْفَ وَقَدْ كَلَّمْتُ رَبِّيْ جَلَّ جَلَالُهٗ قَالَ : فَمِنْ يَدَيْكَ قَالَ : كَيْفَ وَقَدْ حَمَلْتُ بِهِمَا التَّوْرَاةَ قَالَ : فَمِنْ رِجْلَيْكَ قَالَ كَيْفَ وَقَدْ وَطِئْتُ بِهِمَا طُوْرَ سِيْنَاءَ قَالَ : فَمِنْ عَيْنَيْكَ قَالَ : كَيْفَ وَلَمْ تَزَلْ اِلٰى رَبِّيْ بِالرَّجَاءِ مَمْدُوْدَةً قَالَ : فَمِنْ اُذُنَيْكَ قَالَ : وَكَيْفَ وَقَدْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سَمِعْتُ بِهِمَا كَلَامَ رَبِّيْ جَلَّ وَ عَزَّ.

قَالَ : فَأَوْحَى اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ : لَا تَقْبِضْ رُوحَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الَّذِيْ يُرِيْدُ ذٰلِكَ وَ خَرَجَ مَلَكُ الْمَوْتِ فَمَكَثَ مُوْسٰى مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَمْكُثَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ دَعَا يُوْشَعَ بْنَ نُوْنٍ فَاَوْصٰى اِلَيْهِ وَ اَمَرَهُ بِكِتْمَانِ اَمْرِهٖ وَ بِاَنْ يُوْصِيَ بَعْدَهُ اِلٰى مَنْ يَقُوْمُ بِالْاَمْرِ.

وَ غَابَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْمِهٖ فَمَرَّ فِيْ غَيْبَتِهٖ بِرَجُلٍ وَ هُوَ يَحْفِرُ قَبْرًا فَقَالَ لَهُ : اَلَا اُعِيْنُكَ عَلٰى حَفْرِ هٰذَا الْقَبْرِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : بَلٰى فَاَعَانَهُ حَتّٰى حَفَرَ الْقَبْرَ وَ سَوَّى اللَّحْدَ ثُمَّ اضْطَجَعَ فِيْهِ مُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَنْظُرَ كَيْفَ هُوَ فَكَشَفَ لَهُ عَنِ الْغِطَاءِ فَرَاٰى مَكَانَهُ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ : يَا رَبِّ اِقْبِضْنِيْ اِلَيْكَ فَقَبَضَ مَلَكُ الْمَوْتِ رُوْحَهُ مَكَانَهُ وَ دَفَنَهُ فِي الْقَبْرِ وَ سَوّٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ وَ كَانَ الَّذِيْ يَحْفِرُ الْقَبْرَ مَلَكٌ فِيْ صُوْرَةِ اٰدَمِيٍّ وَ كَانَ ذٰلِكَ فِي التِّيْهِ فَصَاحَ صَائِحٌ مِنَ السَّمَاءِ : مَاتَ مُوْسٰى كَلِيْمُ اللهِ فَاَيُّ نَفْسٍ لَا تَمُوْتُ.

ابن عمارہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا : میں نے جعفر بن محمد باقر علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا جب ان کی اجل آئی اور زندگی کے دن پورے ہوئے ان کا دنیا سے رزق ختم ہوگیا، اس وقت ملک الموت نے آ کر کہا اللہ کے کلیم آپ پر سلام ہو۔ وعلیک السلام تم کون ہو؟ اس نے کہا میں موت کا فرشتہ ہوں پوچھا کیوں آئے ہو؟ کہا میں موت کا فرشتہ ہوں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا م میری روح کہاں سے قبض کرو گے؟ کہا تمہارے منہ سے وہ کیسے میں نے اپنے منہ کے ذریعے اپنے پروردگار سے کلام کیا ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا بس تمہارے ہاتھوں سے قبض کروں گا فرمایا ان کے ذریعے تو میں نے توریت کو اٹھایا ہے کہا تمہارے دونوں پاؤں سے فرمایا ان کے ذریعے میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چل کر طور سینا گیا۔ کہا تمہارے آنکھوں سے فرمایا میں ان کے ذریعے ہمیشہ خدا کی مہربانی کا انتظار کرتا رہتا ہوں۔ عزرائیل علیہ السلام نے کہا پھر آپ کے کانوں سے قبض کروں گا فرمایا وہ کیسے جبکہ میں نے ان کانوں کے ذریعے خدا کا کلام سنا ہے۔

ابن عمارہ نے کہا اس وقت خداوند عالم نے فرشتے کو وحی فرمایا تم ان کی روح قبض نہ کرنا یہاں تک کہ وہ خود اس کی خواہش کرنے لگیں۔ عزرائیل علیہ السلام چلا گیا اور حضرت موسیٰ جب تک خدا نے چاہا زندہ رہے۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یوشع بن نون کو بلا کر وصیت کی اور ان باتوں کو مخفی رکھنے کا حکم دیا اور اس کا بھی ذکر کیا کہ انہیں (یوشع بن نون) کو اپنے بعد کسے اپنا وصی مقرر کرنا ہوگا؟ اس کے بعد آپ لوگوں کے درمیان سے چلے گئے۔ اپنے غائب ہونے کے دوران آپ ایک جگہ سے گزرے جہاں ایک آدمی ایک قبر کھود رہا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں اس قبر کے کھودنے میں آپ کی مدد کروں؟ اس آدمی نے کہا کیوں نہیں ضرور کریں۔ آپ نے اس کا ہاتھ بٹایا یہاں تک کہ قبر تیار ہوئی اور لحد بھی بن گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس میں لیٹ گئے تاکہ دیکھیں کہ قبر کیسے بنی ہے اسی وقت خدا نے ان کی آنکھوں س پردہ ہٹایا اور انہوں نے جنت میں اپنا مقام دیکھا اور کہا میرے پروردگار اب میری روح قبض کر ملک الموت نے اسی قبر میں ان کی روح قبض کی اور اس قبر میں دفن کیا اور قبر برابر ہوگئی دراصل قبر کھودنے والا شخص خدا کی طرف سے ایک فرشتہ تھا جو آدمی کی شکل میں تھا اس وقت آسمان سے ایک منادی نے ندا دی موسیٰ کلیم اللہ ہی نہ رہے تو پھر کون زندہ رہ سکتا ہے؟

(بحار الانوار ج ۱۳، ص ۳۶۵، طبع جدید)

حضرت خضر علیہ السلام سے نصیحت کی درخواست

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: اَوْحَی اللہُ اِلٰی مُوْسَی بْنِ عِمْرَانَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَلَیْهِ السَّلَامُ اَ تَدْرِیْ یَا مُوْسٰی لِمَ اِنْتَجَبْتُكَ مِنْ خَلْقِیْ وَاصْطَفَیْتُكَ لِكَلَامِیْ فَقَالَ : لَا یَا رَبِّ فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ : اِنِّیْ اطَّلَعْتُ اِلَی الْاَرْضِ فَلَمْ اَجِدْ عَلَیْهَا اَشَدَّ تَوَاضُعًا لِیْ مِنْكَ فَخَرَّ مُوْسٰی سَاجِدًا وَ عَفَّرَ خَدَّیْهِ فِی التُّرَابِ تَذَلُّلًا مِنْهُ لِرَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ...الخ

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ خداوند عالم نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا: اے موسیٰ (علیہ السلام) کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں فضیلت دی اور اپنی مخلوق میں سے تجھے برگزیدہ کیا انہوں نے کہا: نہیں اے میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی میں نے پورے روئے زمین پر دیکھا تو تجھ سے بڑھ کر اور کسی کو متواضع نہیں پایا یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام سجدے میں گر گئے اور اپنے رخساروں کو مٹی سے آلودہ کیا اور اس طرح اپنے پروردگار کے حضور اپنے تذلل کا اظہار کیا۔ (بحار الانوار ج ۱۳، ص ۷، طبع جدید)

﴿خدا کے حکم کو ماں کے حکم پر ترجیح﴾

سَارَ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ بِاَهْلِهٖ نَحْوَ مِصْرَ حَتّٰی اَتَاهَا لَیْلًا فَتُضِیْفُ اُمُّهٗ وَهِیَ لَا تَعْرِفُهٗ وَ اَتَاهَا فِیْ لَیْلَةٍ كَانُوْا یَاْكُلُوْنَ فِیْهَا الطَّفَیْشَلَ فَنَزَلَ فِیْ جَانِبِ الدَّارِ فَجَاءَ هَارُوْنُ فَلَمَّا اَبْصَرَ ضَیْفَهٗ سَاَلَ عَنْهُ اُمَّهٗ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهٗ ضَیْفٌ فَدَعَاهُ فَاَكَلَ مَعَهٗ فَلَمَّا قَعَدَ تَحَدَّثَا سَاَلَهٗ هَارُوْنَ مَنْ اَنْتَ قَالَ اَنَا مُوْسٰی فَقَامَ كُلٌّ وَاحِدٌ مِنْهُمَا اِلٰی صَاحِبِهٖ فَاعْتَنَقَهٗ فَلَمَّا تَعَارَفَا قَالَ لَهٗ مُوْسٰی یَا هَارُوْنَ اِنْطَلِقْ مَعِیْ اِلٰی فِرْعَوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَرْسَلَنَا اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ هَارُوْنُ سَمْعًا وَ طَاعَةً فَقَامَتْ اُمُّهُمَا وَ صَاحَتْ وَ ضَجَّتْ وَ قَالَتْ : اُنْشِدُ كُمَا اللّٰهُ اَنْ لَا تَذْهَبَا اِلٰی فِرْعَوْنَ فَیَقْتُلُكُمَا فَاَبَیَا عَلَیْهَا وَمَضَیَا لِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کو لے کر مصر کی طرف گئے اور رات کے وقت مہمان کی حیثیت سے اپنی والدہ کے گھر پہنچے لیکن ماں انہیں نہ پہچان سکی رات کے وقت پہنچے تھے۔ دسترخوان بچھایا تھا اور شوربا نوش کر رہے تھے اتنے میں آپ کے بھائی ہارون علیہ السلام آ گئے۔ تو ماں سے پوچھا یہ کون ہے؟ ماں نے کہا: مہمان آئے ہیں سب نے مل کر کھانا کھایا اس کے بعد باتوں میں لگ گئے تو ہارون علیہ السلام نے پوچھا تم کون ہو؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں موسیٰ (علیہ السلام) ہوں ہارون علیہ السلام نے کہا میں ہارون ہوں دونوں اٹھ کر گلے ملے اور سب ایک دوسرے سے ملے اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام نے ہارون سے کہا میں خدا کا پیغمبر ہوں خدا کا حکم ہے آؤ فرعون کے پاس چلیں یہ سن کر ماں چلائی اور کہا مت جاؤ فرعون کے پاس وہ تمہیں قتل کر دے گا۔ موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نے ماں کی بات نہیں سنی بلکہ خدا کا حکم پہنچانے کے لیے روانہ ہوئے۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۱۶۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غیرت

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ رَجُلًا غَیُوْرًا لَا یَصْحَبُ الرِّفْقَةَ لِئَلَّا تُرٰی اِمْرَاَتُهٗ.

حضرت ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک غیرت مند شخص تھے۔ وہ کسی کے ساتھ دوستی اور ہم نشینی نہیں کرتے تھے کہ کوئی ان کی بیوی کو دیکھے۔ (سفینۃ البحار ج ۲، ص ۳۳۸)

حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت

عَنْ اَبِی الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ: کَانَ شُعَیْبٌ یَزُوْرُ مُوْسٰی کُلَّ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سَنَةٍ فَإِذَا اَكَلَ قَامَ مُوْسٰی عَلٰی رَاْسِهٖ وَ كَسَرَ لَهُ الْخُبْزَ.

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت شعیب علیہ السلام ہر سال موسیٰ علیہ السلام سے ملنے جایا کرتے تھے جب کھانے کا وقت آتا تو موسیٰ علیہ السلام سامنے آ کر ان کے لیے روٹی توڑ کر آگے بڑھاتے تھے۔ (جزائری، قصص الانبیاء ص ۲۵۷)

﴿حضرت خضر سے نصیحت کی درخواست﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ : قَالَ اِنَّ مُوْسَی بْنَ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ حِیْنَ اَرَادَ اَنْ یُفَارِقَ الْخِضْرَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهُ : اَوْصِنِیْ فَكَانَ مِمَّا اَوْصَاهُ قَالَ لَهُ اِیَّاكَ وَ اللَّجَاجَةَ اَوْ اَنْ تَمْشِیَ فِیْ غَیْرِ حَاجَةٍ اَوْ اَنْ تَضْحَكَ مِنْ غَیْرِ تَعَجُّبٍ وَاذْكُرْ خَطِیْئَتَكَ وَاِیَّاكَ وَخَطَایَا النَّاسِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب موسیٰ علیہ السلام خضر سے الگ ہونے لگے تو نصیحت کی درخواست کی۔ خضر نے ساری نصیحتیں کیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں ہٹ دھرمی سے دور رہو۔ بغیر کسی کام کے کسی کے پاس مت جاؤ، بغیر موقع مت ہنسو۔ اپنی غلطیوں کو اپنے سامنے رکھو اور لوگوں کی غلطیوں سے دور رہو۔ (نعمت اللہ جزائری، قصص الانبیاء)

﴿فرعون کے غرق ہونے پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تسبیح﴾

وَلَمَّا اَغْرَقَ اللهُ فِرْعَوْنَ وَ جُنُوْدَهُ حِیْنَئِذٍ سَبَّحَ مُوْسٰی وَ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ بِهٰذَا التَّسْبِیْحِ لِلرَّبِّ وَ قَالُوْا : نُسَبِّحُ الرَّبَّ الْبَهِیَّ اَلَّذِیْ قَهَرَ الْجُنُوْدَ وَ نَبَذَ فُرُسَهَانَهَا فِی الْبَحْرِ الْمَنِیْعَ الْمَحْمُوْدَ.

جب اللہ نے فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے اپنے پروردگار کی تسبیح کی اور کہا:

نُسَبِّحُ الرَّبَّ الْبَهِيَّ الَّذِیْ قَهَرَ الْجُنُوْدَ وَنَبَذَ فُرْسَانَهَا فِی الْبَحْرِ الْمَنِيْعَ الْمَحْمُوْدَ.

اس توانا پروردگار کی تسبیح کرتے ہیں جس نے فرعون اور اس کے لشکر کو سمندر میں غرق کیا۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۸۸)

﴿حضرت موسیٰ علیہ السلام کی انکساری﴾

اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَتَدْرِیْ لِمَ نَاجَيْتُكَ وَبَعَثْتُكَ اِلٰى خَلْقِیْ قَالَ: لَا يَا رَبِّ قَالَ لِاَنِّیْ قَلَّبْتُ عِبَادِیْ وَاخْتَبَرْتَهُمْ فَلَمْ اَرَ اَذَلَّ لِیْ قَلْبًا مِنْكَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَرْفَعَكَ مِنْ بَيْنِ خَلْقِیْ لِاَنِّیْ عِنْدَ الْمُنْكَسِرَ قُلُوْبِهِمْ.

خداوند عالم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی اور پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے تمہیں کیوں چنا اور اپنی مخلوق کی طرف بھیجا تو فرمایا نہیں اے میرے پروردگار! ارشاد ہوا میں نے اپنی تمام مخلوق کو چھانا تو تم سے بڑھ کر اپنے لیے کسی کو متواضع نہیں پایا۔ اس لیے مجھے یہ پسند آیا کہ میں اپنی مخلوق میں سے تمہیں بلند کروں کیونکہ میں ہمیشہ ٹوٹے دلوں میں ہی رہتا ہوں۔ (ارشاد القلوب ج ۱، ص ۱۱۵، طبع جدید)

قَالَ مُوْسٰى: اُرِيْدُ اَنْ تُوْصِيَنِیْ بِوَصِيَّةٍ يَنْفَعُنِی اللّٰهُ بِهَا بَعْدَكَ فَقَالَ الْخِضْرُ: يَا طَالِبَ الْعِلْمِ اِنَّ الْقَائِلَ اَقَلُّ مَلَالَةً مِنَ الْمُسْتَمِعِ فَلَا تُمِلَّ جُلَسَاءَكَ اِذَا حَدَّثْتَهُمْ وَاعْلَمْ اَنَّ قَلْبَكَ وِعَاءٌ فَانْظُرْ مَاذَا تَحْشُوْ بِهٖ وِعَاءَكَ وَاعْزِفْ (وَاُعْرِفْ) عَنِ الدُّنْيَا وَانْبِذْهَا وَرَاءَكَ فَاِنَّهَا لَيْسَتْ لَكَ بِدَارٍ وَلَا لَكَ فِيْهَا مَحَلُّ قَرَارٍ وَاِنَّمَا جُعِلَتْ بُلْغَةً لِلْعِبَادِ وَالتَّزَوُّدَ مِنْهَا لِيَوْمِ الْمَعَادِ وَرُضْ نَفْسَكَ عَلَى الصَّبْرِ تَخْلُصْ مِنَ الْاِثْمِ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یَا مُوْسٰی : تَفَرَّغْ لِلْعِلْمِ اِنْ کُنْتَ تُرِیْدُہٗ فَاِنَّمَا الْعِلْمُ لِمَنْ تَفَرَّغَ لَہٗ وَلَا تَکُنْ مِکْثَارًا لِلْعِلْمِ مِھْذَارًا فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْمَنْطِقِ تَشِیْنُ الْعُلَمَاءَ وَتُبْدِیْ مَسَاوِءَ السُّخَفَاءِ وَلٰکِنْ عَلَیْكَ بِالْاِقْتِصَادِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنَ التَّوْفِیْقِ وَالسَّدَادِ.

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر سے کہا میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی ایسی وصیت جو آپ کے بعد میرے لیے فائدہ مند بنے۔ فرمایا اے علم کے طلبگار بولنے والا سننے والے سے کم ملول ہوتا ہے۔ جب تم بولنے لگو تو یہ بات یاد رہے کہ تم سننے والوں کے لیے باعث ملالت نہ بنو اور یہ یقین رکھو کہ تمہارا دل ایک ظرف ہے تم یہ دیکھو کہ اسے کس چیز سے پُر کرتے ہو دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اسے چھوڑ دو کیونکہ دنیا تمہارا وہ گھر نہیں جو ہمیشہ رہے بلکہ خدا کے بندوں کی خدمت کرنے کی جگہ ہے اور بلند مقامات حاصل کرنے کی جگہ ہے اور آخرت کے لیے زاد راہ حاصل کرنے کی جگہ ہے۔ صبر اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنے نفس کو قابو میں رکھو تاکہ گناہوں سے نجات پاؤ۔

اے موسیٰ علیہ السلام اپنے آپ کو علم سے آراستہ کرو کیونکہ علم ایک ایسا مال ہے جو اسی کو ملتا ہے جس نے اپنے آپ کو اس کے لیے تیار کیا ہے۔ علم رکھنے کے باوجود باتونی مت بن کیونکہ علماء کے لیے زیادہ باتیں کرنا مناسب نہیں زیادہ باتیں کرنا کم عقلی کی نشانی ہے۔ ہمیشہ قناعت کرو کیونکہ ایسا کرنا خود ایک توفیق ہے۔

وَاَعْرِضْ عَنِ الْجُھَّالِ وَمَاطِلْھُمْ وَاحْلُمْ عَنِ السُّفَھَاءِ فَاِنَّ ذٰلِكَ فِعْلُ الْحُکَمَاءِ وَزَیْنُ الْعُلَمَاءِ وَاِذَا شَتَمَكَ الْجَاھِلُ فَاسْکُتْ عَنْہُ حِلْمًا وَجَانِبْہُ حَزْمًا فَاِنَّ مَا بَقِیَ مِنْ جَھْلِہٖ عَلَیْكَ وَسَبِّہٖ اِیَّاكَ اَکْثَرُ وَاَعْظَمُ.

یَابْنَ عِمْرَانَ : وَلَا تَرٰی اَنَّكَ اُوْتِیْتَ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا ، فَاِنَّ الْاِنْدِلَاثَ وَالتَّعَسُّفَ مِنَ الْاِقْتِحَامِ وَالتَّکَلُّفِ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یَابْنَ عِمْرَانَ لَا تَفْتَحَنَّ بَابًا لَا تَدْرِیْ مَا غَلْقُهٗ وَلَا تُغْلِقَنَّ بَابًا لَا تَدْرِیْ مَا فَتْحُهٗ.

یَابْنَ عِمْرَانَ: مَنْ لَا تَنْتَهِیْ مِنَ الدُّنْیَا نَهْمَتُهٗ وَلَا تَنْقَضِیْ مِنْهَا رَغْبَتُهٗ وَمَنْ یُحَقِّرُ حَالَهٗ وَیَتَّهِمُ اللّٰهَ فِیْمَا قَضٰی لَهٗ کَیْفَ یَکُوْنُ زَاهِدًا هَلْ یَکُفُّ عَنِ الشَّهَوَاتِ مَنْ غَلَبَ عَلَیْهِ هَوَاهُ اَوْ یَنْفَعُهٗ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْجَهْلُ قَدْ حَوَاهُ لِاَنَّ سَعْیَهٗ اِلٰی اٰخِرَتِهٖ وَهُوَ مُقْبِلٌ عَلٰی دُنْیَاهُ.

یَا مُوْسٰی تَعَلَّمْ مَا تَعَلَّمْتَ لِتَعْمَلَ بِهٖ وَلَا تَعَلَّمْهُ لِتُحَدِّثَ بِهٖ فَیَکُوْنَ عَلَیْكَ بَوَارُهٗ وَلِغَیْرِكَ نُوْرُهٗ یَا مُوْسٰی بْنَ عِمْرَانَ اِجْعَلِ الزُّهْدَ وَالتَّقْوٰی لِبَاسَكَ وَالْعِلْمَ وَالذِّکْرَ کَلَامَكَ وَاسْتَکْثِرْ مِنَ الْحَسَنَاتِ فَاِنَّكَ مُصِیْبٌ السَّیِّئَاتِ وَزَعْزِعْ بِالْخَوْفِ قَلْبَكَ فَاِنَّ ذٰلِكَ یُرْضِیْ رَبَّكَ وَاعْمَلْ خَیْرًا فَاِنَّكَ لَا بُدَّ عَامِلٌ سُوْءًا قَدْ وُعِظْتَ اِنْ حَفِظْتَ قَالَ: فَتَوَلَّی الْخَضِرُ وَبَقِیَ مُوْسٰی مَحْزُوْنًا مَکْرُوْبًا یَبْکِیْ.

اور جاہلوں سے روگردانی اختیار کرو اور کم عقلوں کے ساتھ بُردباری اختیار کرو کیونکہ یہ کام حکماء کا ہے اور علماء کے لیے زینت ہے جب ایک جاہل تجھے گالی دے دے تو خاموشی اختیار کرو اور بُردباری اختیار کرو اور عقلمندی کے ساتھ ان سے کنارہ کشی کرو اگر وہ اپنی جہالت پر اڑ جائیں اور تمہیں اور بھی گالم گلوچ کریں تو تم پھر بھی بُردباری اختیار کرو اور تم اپنے صبر کو بڑھاؤ۔

اے عمران کے بیٹے ! کبھی اپنے علم کو زیادہ مت جاننا کیونکہ کسی سے لڑنا اور ظلم کرنا سخت زحمت میں مبتلا کرتا ہے اے عمران کے بیٹے ! اگر تم کسی دروازے کو بند کرنا نہیں جانتے ہو تو اسے دوسروں کے لیے مت کھولو اور اگر کسی دروازے کو کسی کے لیے کھولنا نہیں جانتے ہو تو اسے بند مت کرو۔ اے عمران کے بیٹے جس کسی سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دنیا کی لالچ ختم نہ ہوجائے اور دنیا کی دوستی ختم نہ ہوجائے اور پستی اختیار کرے اور خدا کے فیصلوں پر راضی نہ رہے۔ تو وہ زاہد کیسے ہوسکتا ہے اور جس کی نفسانی خواہشات اس پر غالب ہوں تو وہ کیسے اپنی حفاظت کرسکتا ہے جسے جہالت اور نادانی نے گھیر رکھا ہو آخرت کے معاملے میں کیسے کوشش کر سکے گا جبکہ اس نے اپنا رخ دنیا کی طرف کیا ہو۔

اے موسیٰ علیہ السلام جو کچھ سیکھ چکے ہو اس پر عمل کرو صرف کہنے کے لیے مت سیکھو اس حالت میں یقینی ہلاکت ہے اے موسیٰ علیہ السلام زہد وتقویٰ کو اپنا لباس قرار دو۔ اچھے کاموں کو زیادہ انجام دو اور جب کسی گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہوجائے تو اپنے دل کو خدا کی طرف متوجہ رکھنا کیونکہ ایسا کرنے میں خدا کی رضا ہوتی ہے۔ اچھے کاموں کو بجا لاؤ تاکہ برے کاموں کے بجا لانے پر مجبور نہ ہو۔ یہی میری نصیحت اور وعظ ہے اگر تم اس پر عمل کرو تو یہ فائدہ مند ہے۔ اس کے بعد خضر پیٹھ پھیر کر چلے گئے اور موسیٰ علیہ السلام غمگین ومحزون روتے ہوئے واپس آئے۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۸۸)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت خضر علیہ السلام

حضرت خضر علیہ السلام کا تعارف

علم لدنی اور حضرت خضر علیہ السلام

حضرت خضر علیہ السلام کی وصیت

حضرت خضر علیہ السلام کی وصیتیں

حضرت خضر علیہ السلام کی انکساری

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احتضار کے وقت تعزیت

حضرت خضر علیہ السلام اور آبِ حیات

امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام

حضرت خضر علیہ السلام کی ایک خواہش

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ارادوں سے آگاہ ہونا

موقع سے فائدہ اٹھانا

حضرت خضر علیہ السلام کا مثال بیان کرنا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت خضر علیہ السلام کا تعارف

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ، حضرت خضر علیہ السلام کا تعارف یوں فرماتے ہیں : خضر علیہ السلام نبی مرسل تھے ، لوگوں کو خدا کی توحید اور انبیاء کی نبوت نیز آسمانی کتابوں کی طرف دعوت دیتے تھے۔ ان کی آیات ونشانیوں میں سے ایک یہ تھی کہ جب آپ خشک لکڑی یا خشک زمین پر بیٹھ جاتے تو وہ سرسبز ہوجاتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو خضر علیہ السلام کہا جاتا ہے۔ آپ کا نام ''تالیا'' تھا جو ملکان ابن عابر بن ارفخشد بن سام نوح کے فرزند تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۳ ، ص ۲۸۶ ، طبع جدید)

آپ کی ولادت ہبوط آدم کے ۳۴۵۸ سال بعد ہوئی جسے کتب تاریخ میں لکھا گیا ہے۔ (ناسخ التواریخ ، ہبوط آدم)

علم لدنی اور حضرت خضر علیہ السلام

...اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ○ ہم نے انہیں رحمت ولطف خاص عطا کیا اور ہم نے اپنی طرف سے انہیں علم سکھایا۔ (سورۂ کہف : ۶۵)

حضرت خضر علیہ السلام کی وصیت

عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ : اِنَّ مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ اَرَادَ اَنْ يُفَارِقَ الْخَضِرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَهُ : اَوْصِنِيْ فَكَانَ مِمَّا اَوْصَاهُ اَنْ قَالَ لَهُ : اِيَّاكَ وَاللَّجَاجَةَ اَوْ اَنْ تَمْشِيَ فِيْ غَيْرِ حَاجَةٍ اَوْ اَنْ تَضْحَكَ مِنْ غَيْرِ عَجَبٍ وَاذْكُرْ خَطِيْئَتَكَ وَاِيَّاكَ وَخَطَايَا النَّاسِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : جب موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الگ ہونے کا ارادہ کیا تو ان سے کہا کہ میرے لیے وصیت کریں ان کی وصیتوں میں سے چند ایک یوں ہیں انہوں نے کہا خبردار ہٹ دھرمی نہ کرنا یا بغیر کسی ضرورت کے کہیں نہ جانا یا کسی تعجب کے بغیر مت ہنسنا، ہر وقت اپنی غلطیوں کو یاد رکھنا اور خبردار لوگوں کی غلطیوں کو بیان نہ کرنا۔ (بحار الانوار ج ۱۳، ص ۲۹۴، طبع جدید)

﴿حضرت خضر علیہ السلام کی وصیتیں﴾

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: كَانَ اٰخِرَ مَا اَوْصٰى بِهِ الْخَضِرُ مُوْسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ قَالَ لَهُ: لَا تُعَيِّرَنَّ اَحَدًا بِذَنْبٍ وَاِنَّ اَحَبَّ الْاُمُوْرِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثَةٌ اَلْقَصْدُ فِي الْجِدَةِ وَالْعَفْوُ فِي الْمَقْدُرَةِ وَالرِّفْقُ بِعِبَادِ اللّٰهِ وَمَا رَفَقَ اَحَدٌ بِاَحَدٍ فِي الدُّنْيَا اِلَّا رَفَقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرَاْسُ الْحِكَمِ مَخَافَةُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا: دوسری جو وصیتیں خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام کو کی تھیں یوں ہیں: کسی شخص کو بھی اس کے گناہ کی وجہ سے سرزنش نہ کر۔ خداوند عالم کے نزدیک چار چیزیں بہت پسندیدہ ہیں: (۱) بخشش وعطا میں میانہ روی (۲) قدرت رکھتے ہوئے معاف کرنا، (۳) خدا کے بندوں کے بارے میں نرمی اور مدارات کرنا جو دنیا میں کسی کے ساتھ مدارات کرے گا تو خداوند عالم قیامت کے دن اس کے ساتھ مدارات کرے گا، (۴) تمام حکمتوں کا سرچشمہ خوفِ خدا ہے۔
(بحار الانوار ج ۱۳، ص ۲۹۴، طبع جدید)

قَالَ مُوْسٰى لِلْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ تَحَرَّمْتُ بِصُحْبَتِكَ فَاَوْصِنِيْ
قَالَ: اَلْزَمْ مَا لَا يَضُرُّكَ مَعَهُ شَيْءٌ كَمَا لَا يَنْفَعُكَ مَعَ غَيْرِهٖ شَيْءٌ.
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خضر سے کہا آپ علیہ السلام نے مجھے اپنی صحبت سے محروم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا پس مجھے وصیت فرمائیں۔ انہوں نے کہا: تم ہمیشہ ایسی چیز سے وابستہ رہو جس کی موجودگی میں کوئی چیز تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے بالکل اسی طرح کہ اس کے بغیر کوئی چیز تمہیں فائدہ نہ پہنچائے۔ (مجموعہ ورام ج ۲، ص ۱۶۱)

﴿حضرت خضر علیہ السلام کی انکساری﴾

وَ حُكِيَ عَنِ الْخِضْرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ: مَا حَدَّثْتُ يَوْمًا قَطُّ اَنَّهُ لَمْ يَبْقَ وَلِيٌّ لِلّٰهِ اِلَّا عَرَفْتُهُ اِلَّا وَرَاَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلِيًّا لَمْ اَعْرِفْهُ.

خضر علیہ السلام کی حکایت بیان کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا جب میں نے اپنے آپ سے یہ کہا کہ اب کوئی ولی ایسا نہ رہا جسے میں نہ پہچانتا ہوں تو اسی دن کسی ایسے ولی سے ملاقات ہوئی جسے میں نہیں جانتا تھا۔ (احیاء العلوم، کتاب المحبۃ والانس ج ۵)

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احتضار کے وقت تعزیت﴾

عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: جَاءَ الْخِضْرُ فَوَقَفَ عَلٰى بَابِ الْبَيْتِ وَفِيْهِ عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَدْ سُجِّيَ بِثَوْبٍ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّ فِي اللّٰهِ خَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ وَعَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَدَرَكًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ وَثِقُوْا بِهٖ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ فَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هٰذَا اَخِي الْخِضْرُ جَاءَ يُعَزِّيْكُمْ بِنَبِيِّكُمْ.

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح قبض کرنے کا وقت آیا تو خضر علیہ السلام آ کر دروازے پر کھڑے ہوئے گھر میں علی، فاطمہ،

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حسن اور حسین علیہم السلام موجود تھے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوپر ایک کپڑا ڈالا ہوا تھا۔ خضر علیہ السلام نے آ کر کہا: اے اہلبیت رسول تم پر سلام ہو۔ تمہاری جزا قیامت کے دن ملے گی خدا کی طرف سے، ہر جانے والے کا ایک جانشین ہوتا ہے، ہر مصیبت پر تعزیت، ہر فوت ہونے والے کا تدارک ہے خدا پر توکل کرو۔ میرے اور اپنے لیے مغفرت طلب کرو۔ یہ سن کر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا یہ میرے بھائی خضر علیہ السلام آئے ہیں تا کہ تم لوگوں کو تعزیت پیش کریں۔

(بحار الانوار ج ۱۳، ص ۲۹۹، طبع جدید)

﴿حضرت خضر علیہ السلام اور آبِ حیات﴾

عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْخِضْرَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ فَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ حَتَّى يُنْفَخَ فِي الصُّورِ وَإِنَّهُ لَيَأْتِينَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْنَا فَنَسْمَعُ صَوْتَهُ وَلَا نَرَى شَخْصَهُ وَإِنَّهُ لَيَحْضُرُ حَيْثُ ذُكِرَ فَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْكُمْ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَحْضُرُ الْمَوَاسِمَ فَيَقْضِي جَمِيعَ الْمَنَاسِكِ وَيَقِفُ بِعَرَفَةَ فَيُؤَمِّنُ عَلَى دُعَاءِ الْمُؤْمِنِينَ وَسَيُؤْنِسُ اللهُ بِهِ وَحْشَةَ قَائِمِنَا فِي غَيْبَتِهِ وَيَصِلُ بِهِ وَحْدَتَهُ.

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت خضر علیہ السلام نے آبِ حیات پی لیا تو اس کے بعد سے وہ زندہ ہیں انہیں موت نہیں یہاں تک کہ صور پھونکا جائے۔ بے شک وہ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہمیں سلام کرتے ہیں ہم اس کی آواز سنتے ہیں لیکن ہم انہیں دیکھتے نہیں جہاں بھی ان کا ذکر کیا جائے حاضر ہو جاتے ہیں۔ عرفات میں وقوف کرتے ہیں اور جب مومن دعا کرتے ہیں تو آمین کہتے ہیں اور خدا عنقریب ہمارے قائم کو ان کی صحبت سے مانوس کرے گا اور حضرت خضر علیہ السلام کی تنہائی ان کے ذریعے ختم ہوگی۔ (بحار الانوار ج ۱۳، ص ۲۹۹، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام محمد باقر علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام

خَرَجَ اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْمَدِيْنَةِ فَتَصَحَّرَ وَ اتَّكَأَ عَلٰى جِدَارٍ مِنْ جُدْرَانِهَا مُفَكِّرًا اِذَا اَقْبَلَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا اَبَا جَعْفَرٍ عَلَامَ حُزْنُكَ اَعَلَى الدُّنْيَا فَرِزْقُ اللهِ حَاضِرٌ يَشْتَرِكُ فِيْهِ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَمْ عَلَى الْاٰخِرَةِ فَوَعْدٌ صَادِقٌ يَحْكُمُ فِيْهِ مَلِكٌ قَادِرٌ.

قَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا عَلٰى هٰذَا حُزْنِيْ اِنَّمَا حُزْنِيْ عَلٰى فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ : فَهَلْ رَاَيْتَ اَحَدًا خَافَ اللهَ فَلَمْ يُنْجِهِ اَمْ هَلْ رَاَيْتَ اَحَدًا تَوَكَّلَ عَلَى اللهِ فَلَمْ يَكْفِهِ وَهَلْ رَاَيْتَ اَحَدًا اسْتَجَارَ اللهَ فَلَمْ يَجِرْهُ فَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا فَوَلَّى الرَّجُلُ وَ فَقِيْلَ : مَنْ هُوَ ذَاكَ فَقَالَ اَبُوْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هٰذَا هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَدْ رُوِیَ فِیْ خَبَرٍ اَنَّ ذٰلِكَ مَعَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ایک دن گھر سے نکلے اور مدینے میں چلتے ہوئے اس کی دیواروں میں سے ایک دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے آپ متفکر تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہا: اے ابا جعفر کس وجہ سے فکر مند ہو اگر رزق کا مسئلہ ہو تو رزق اللہ کے ذمے ہے۔ اس میں مومن اور فاسق سب برابر ہیں۔ اگر یہ فکر آخرت کے بارے میں ہے تو اس قدرت رکھنے والے پروردگار کا وعدہ سچا ہے۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میرا غم ان پر نہیں میں تو ابن زبیر کے فتنے سے فکر مند ہوں۔ اس شخص نے کہا کیا تم نے کسی ایسے شخص کو دیکھا جو خوفِ خدا رکھتا ہو اور خدا نے اسے نجات نہ دی ہو؟ اور کیا کسی توکل کرنے والے کو دیکھا ہے جس کی کفایت خدا نے نہ کی ہو؟ اور کیا کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

خدا کی پناہ مانگی ہو اور خدا نے اسے پناہ نہ دی ہو؟ حضرت امام علیہ السلام نے کہا نہیں۔ اس وقت وہ شخص پلٹ کر چلا گیا۔ لوگوں نے آپ علیہ السلام سے پوچھا وہ شخص کون تھا؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔

ایک اور روایت کے مطابق یہ واقعہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے ساتھ پیش آیا ہے۔

﴿حضرت خضر علیہ السلام کی ایک خواہش﴾

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَ اٰلِهٖ) : وَ اِذًا بِصَوْتٍ يَجِیْءُ مِنْ شِعْبٍ فَقَالَ يَا اَنَس اِنْطَلِقْ فَاَبْصِرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالَ : فَانْطَلَقْتُ فَاِذًا رَجُلٌ يُصَلِّیْ وَ يَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ اَلْمَرْحُوْمَةِ الْمَغْفُوْرِ لَهَا اَلْمُسْتَجَاب لَهَا اَلْمَتُوْبِ عَلَيْهَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فَاَعْلَمْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لِی انْطَلِقْ فَقُلْ لَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَ اٰلِهٖ) وَسَلَّمَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُوْلُ : لَكَ مَنْ اَنْتَ فَاَتَيْتُهُ فَاَعْلَمْتَهُ بِمَا قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَ اٰلِهٖ) وَسَلَّمَ فَقَالَ لِیْ اِقْرَءْ رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنِّی السَّلَامُ وَ قُلْ لَهُ اَخُوْكَ الْخِضْرُ يَقُوْلُ لَكَ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِیْ مِنْ اُمَّتِكَ الْمَرْحُوْمَةِ الْمَغْفُوْرَةِ لَهَا اَلْمُسْتَجَابِ لَهَا اَلْمَتُوْبِ عَلَيْهَا.

حضرت انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گھر سے نکلا تو پہاڑی میں سے ایک آواز سنائی دی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور دیکھو یہ آواز کیسی ہے؟ میں نے جا کر دیکھا تو ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور بلند آواز سے کہتا ہے خداوندا! مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مرحومہ میں سے قرار دے۔ جن کے گناہ بخشے ہوئے ہوں ان کی توبہ قبول اور دعائیں مستجاب ہوں۔ یہ آواز سن کر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور صورتِ حال سنا دی۔ تو فرمایا:

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جاؤ جا کر اسے میرا سلام کہہ دو اور پوچھو تم کون ہو؟ میں نے اس کے پاس جا کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلام پہنچایا اور کہا تم کون ہو؟ آپ نے کہا: کہہ دو میں ان کا بھائی خضر علیہ السلام ہوں میرے حق میں دعا کرو کہ مجھے بھی اپنی امت مرحوم سے قرار دے جن کی دعائیں قبول، توبہ مقبول اور گناہ بخشے ہوئے ہیں۔

(نیشاپوری، قصص الانبیاء ص ۱۹۸)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ارادوں سے آگاہ ہونا

قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ: لَمَّا خَرَقَ الْخِضْرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ السَّفِيْنَةَ تَنَحّٰى مُوْسٰى نَاحِيَةً وَ قَالَ فِيْ نَفْسِهٖ مَا كُنْتُ اَصْنَعُ بِمُصَاحَبَةِ هٰذَا الرَّجُلِ كُنْتُ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَتْلُوْا عَلَيْهِمْ كِتَابَ اللهِ غُدْوَةً وَ عَشِيَّةً وَ اٰمُرُهُمْ فَيُطِيْعُوْنِيْ فَقَالَ لَهُ الْخِضْرُ يَا مُوْسٰى اَتُرِيْدُ اَنْ اُخْبِرَكَ بِمَا حَدَّثْتَ بِهٖ نَفْسَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ صَدَقْتَ.

حضرت ابن عباس نے کہا جب خضر علیہ السلام نے کشتی کو عیب دار کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک کونے میں جا کر اپنے آپ سے کہا میں اس شخص کی ہم نشینی کیوں کروں میں بنی اسرائیل کے ساتھ تھا جنہیں خدا کی کتاب پڑھ کر سناتا اور وہ اس کی اطاعت کرتے اس وقت خضر علیہ السلام نے کہا اے موسیٰ علیہ السلام تم اپنے آپ سے کیا کہہ رہے ہو کیا میں تمہیں اس کی خبر دوں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں بتاؤ تو کیا تم نے اپنے آپ سے یہ باتیں کی ہیں؟ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہاں میں نے ایسا ہی کہا تھا تم نے سچ کہا۔ (نیشاپوری، قصص الانبیاء ص ۱۹۹)

موقع سے فائدہ اٹھانا

اَنَّ ذَا الْقَرْنَيْنِ كَانَ عَبْدًا صَالِحًا جَعَلَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حُجَّةً عَلٰى عِبَادِهٖ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَلَمْ يَجْعَلْهُ نَبِيًّا فَمَكَّنَ اللهُ لَهُ فِي الْأَرْضِ وَ اٰتَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا فَوُصِفَتْ لَهُ عَيْنُ الْحَيَاةِ وَ قِيْلَ لَهُ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا شَرْبَةً لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَسْمَعَ الصَّيْحَةَ وَ اِنَّهُ خَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِنْتَهٰى اِلٰى مَوْضِعٍ فِيْهِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ سِتُّوْنَ عَيْنًا وَ كَانَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مُقَدِّمَتِهٖ وَ كَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيْهِ فَاَعْطَاهُ حُوْتًا مَالِحًا وَ اَعْطٰى كُلَّ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ حُوْتًا مَالِحًا وَ قَالَ لَهُمْ : لِيَغْسِلْ كُلُّ رَجُلٍ مِنْكُمْ حُوْتَهٗ عِنْدَ كُلِّ عَيْنٍ.

فَانْطَلَقُوا وَ انْطَلَقَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلٰى عَيْنٍ مِنْ تِلْكَ الْعُيُوْنِ فَلَمَّا غَمَسَ الْحُوْتَ فِي الْمَاءِ حَيِيَ (حَیَ) فَانْسَابَ فِي الْمَاءِ فَلَمَّا رَاٰى الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذٰلِكَ عَلِمَ اَنَّهُ قَدْ ظَفِرَ بِمَاءِ الْحَيَاةِ فَرَمٰى بِثِيَابِهٖ وَ سَقَطَ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ يَرْتَمِسُ فِيْهِ وَ يَشْرَبُ مِنْهُ.

فَرَجَعَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ اِلٰى ذِي الْقَرْنَيْنِ وَ مَعَهٗ حُوْتُهٗ وَ رَجَعَ الْخَضِرُ وَ لَيْسَ مَعَهُ الْحُوْتُ فَسَاَلَهٗ عَنْ قِصَّتِهٖ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ لَهٗ : اَشَرِبْتَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَاءِ قَالَ نَعَمْ قَالَ : اَنْتَ صَاحِبُهَا وَ اَنْتَ الَّذِيْ خُلِقْتَ لِهٰذِهِ الْعَيْنِ فَاَبْشِرْ بِطُوْلِ الْبَقَاءِ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا مَعَ الْغَيْبَةِ عَنِ الْاَبْصَارِ اِلَى النَّفْخِ فِي الصُّوْرِ.

بے شک ذوالقرنین ایک بندے تھے خداوند عالم نے انہیں اپنے بندوں میں اپنی حجت قرار دیا تھا لیکن وہ نبی نہیں تھے مگر خداوند عالم نے انہیں زیادہ قدرت عطا فرمائی تھی۔ ایک چشمہ قرار دے کر اسے کہا گیا کہ جو بھی اس چشمے سے پانی پیئے گا وہ صور اسرافیل تک زندہ رہے گا اور کبھی نہیں مرے گا ذوالقرنین اس کی تلاش میں نکلے اور ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں پر ۳۶۰ چشمے تھے۔ ان کے ساتھ حضرت خضر علیہ السلام بھی تھے۔ جو لوگوں میں ذوالقرنین کے محبوب ترین فرد تھے۔ ذوالقرنین نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم میں سے ہر ایک، ایک چشمے کے پاس جاؤ اور مچھلی کو دھوؤ خضر علیہ السلام بھی مچھلی لے کر ایک چشمے میں گئے اور جب مچھلی دھونے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لگے تو مچھلی زندہ ہو کر چلی گئی خضر علیہ السلام نے سمجھا یہی آبِ حیات کا چشمہ ہے فوراً کپڑے اتار کر اس پانی میں گھس گئے اور پانی بھی پی لیا۔ جب ہر ایک واپس آیا تو مچھلی ساتھ لے کر آیا لیکن خضر علیہ السلام کے ساتھ مچھلی نہیں تھی۔ ذوالقرنین نے مچھلی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے سارا قصہ سنا دیا تو ذوالقرنین نے پوچھا کیا تم نے اس پانی میں سے کچھ پیا بھی ہے تو خضر علیہ السلام نے کہا ہاں تو ذوالقرنین نے کہا تم وہی ہو جسے اس چشمے کے لیے پیدا کیا گیا ہے آج کے بعد طویل زندگی کی خوشخبری ہو۔ تم نے صور اسرافیل تک زندہ رہنا ہے۔ (جزائری، قصص الانبیاء ص ۳۴۷)

﴿حضرت خضر علیہ السلام کا مثال بیان کرنا﴾

فَسَارَ بِهٖ فِي الْبَحْرِ حَتّٰى اِنْتَهٰى بِهٖ اِلٰى مَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ وَلَيْسَ فِي الْاَرْضِ مَكَانٌ اَكْثَرَ مَاءً مِنْهُ قَالَ: وَبَعَثَ رَبُّكَ الْخُطَّافَ فَجَعَلَ يَسْتَقِيْ مِنْهُ بِمِنْقَارِهٖ فَقَالَ لِمُوْسٰى: كَمْ تَرٰى هٰذَا الْخُطَّافَ رَزَا مِنْ هٰذَا الْمَاءِ قَالَ: مَا اَقَلَّ مَا رَزَا! قَالَ: يَا مُوْسٰى فَاِنَّ عِلْمِيْ وَعِلْمَكَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ كَقَدْرِ مَا اسْتَقٰى هٰذَا الْخُطَّافُ مِنْ هٰذَا الْمَاءِ.

حضرت موسیٰ علیہ السلام، خضر علیہ السلام کے ساتھ سمندر میں چلے گئے یہاں تک کہ مجمع البحرین میں پہنچے جہاں پر پانی ہی پانی ہے اور کوئی خشکی نہیں تھی وہاں خدا نے ایک چمگادڑ کو بھیجا جس نے اپنی چونچ میں کچھ پانی لیا۔ خضر علیہ السلام نے پوچھا آپ کے خیال میں اس چمگادڑ نے کتنا پانی اپنی منقار (چونچ) میں لیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا بہت کم اور معمولی فرمایا میرا اور تمہارا علم خدا کے علم کے مقابلے میں اتنا ہی کم اور معمولی ہے۔ (تاریخ طبری ج ۱، ص ۲۶۱)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت الیاس علیہ السلام

حضرت الیاس علیہ السلام کا تعارف

توحید کی دعوت

حضرت الیاس علیہ السلام میزبان کے دسترخوان پر

حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا بیمار کے لیے

حضرت الیاس علیہ السلام کا کھانا

حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت الیاس علیہ السلام کا تعارف

ناسخ التواریخ میں الیاس علیہ السلام کے ظہور کی تاریخ ہبوط آد کے ۴۵۰۶ سال بعد بتائی گئی ہے۔ ابن کثیر نے قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ الیاس علیہ السلام کے والد عاذر بن عیزار بن ہارون بن عمران ہیں اور لغت نامہ دہخدا میں لکھا ہے کہ آپ حضرت خضر علیہ السلام کے بھائی ہیں ان کے ساتھ انہوں نے بھی آبِ حیات پیا تھا اس لیے وہ بھی زندہ ہیں ان میں سے ایک خشکی اور دوسرا پانی پر خدمت کے لیے مامور ہیں۔ تاریخ حبیب السیر جلد ۱، صفحہ ۱۰۷ میں لکھا ہے کہ الیاس علیہ السلام کی جائے سکونت بیابان اور صحرا میں جہاں وہ راستہ بھٹکنے والوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔ نیز اسی کتاب میں لکھا ہے کہ ہر سال عید الضحیٰ کے موقع پر خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام مسجد قبا میں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔ ابن کثیر نے قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ ہر سال ماہ رمضان میں خضر علیہ السلام اور الیاس ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں ہر سال حج بجا لاتے ہیں آب زم زم پیتے ہیں اور عرفات میں بھی ملاقات کرتے ہیں۔

نیز ابن کثیر نے قصص الانبیاء میں لکھا ہے کہ الیاس علیہ السلام بعلبک کے رسول تھے جو دمشق کے مشرق میں واقع ہے۔ لوگوں نے ان کو جھٹلایا اور انہیں قتل کرنا چاہا تو ان سے الگ ہو کر چلے گئے اور ایک غار مین پناہ لے لی۔

توحید کی دعوت

وَإِنَّ إِلْيَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ○ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَلَا تَتَّقُونَ ○ أَتَدْعُونَ بَعْلًا وَتَذَرُونَ أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ○ اللَّهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ○ بے شک الیاس علیہ السلام رسولوں میں سے ہیں جب اس نے اپنی قوم سے کہا تم لوگ خدا سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیوں نہیں ڈرتے کیا تم بعل بت کو پکارتے ہو اور بہترین خالق کو چھوڑ دیتے ہو۔ اللہ ہی تمہارے اور تمہارے باپ دادا کا پالنے والا ہے۔

(سورہ صافات : آیات ۱۲۳ تا ۱۲۶)

حضرت الیاس علیہ السلام میزبان کے دسترخوان پر

قَالَ اِبْنَ عَبَّاسٍ اَصَابَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ الْقَحْطُ ثَلَاثَ سِنِیْنٍ مَتَوَالِیَاتٍ فَمَرَّ اِلْیَاسُ بَعَجُوْزٍ فَقَالَ لَهَا : هَلْ عِنْدَكِ طَعَامٌ فَقَالَتْ نَعَمْ شَیْءٌ بِالْبَرَكَةِ فَمَسَّهُمَا فَبَارَكَ اللّٰهُ فِیْ ذٰلِكَ حَتّٰی مَلَأَتْ جَرَابُهَا دَقِیْقًا وَمَلَأَتْ خَوَابِیْهَا رَیْتًا.

ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بنی اسرائیل میں تین سالوں تک مسلسل قحط پڑا۔ الیاس علیہ السلام ایک بڑھیا کے پاس گئے اور کہا تمہارے پاس کوئی غذا ہے اس نے کہا ہاں تھوڑا سا آٹا اور تیل ہے مگر بہت کم ہے۔ دونوں چیزیں اٹھا لائیں الیاس علیہ السلام نے ان دونوں چیزوں کے بارے میں دعا کی خدا نے برکت دی اور ان دونوں کے برتن بھر گئے۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۲۲۹)

حضرت الیاس علیہ السلام کی دعا بیمار کے لیے

اِنَّ اِلْیَاسَ اَتٰی اِلٰی بَیْتِ اِمْرَاَةٍ مِنْ بَنِیْ اَسْرَائِیْلَ لِهَا ابْنُ یُسَمّٰی (اَلْیَسَعَ) اِبْنُ اُخْطُوْبٍ وَ كَانَ بِهٖ ضُرٌّ فَاَوَتْهُ وَ اَخْفَتْ اَمْرَهُ فَدَعَا لَهُ فَعُوْفِیَ مِنَ الضُّرِ الَّذِیْ كَانَ بِهٖ وَاتَّبَعَ الْیَسَعُ اِلْیَاسَ وَاٰمَنَ بِهٖ وَ صَدَقَهُ وَلَزِمَهُ فَكَانَ یَذْهَبُ مَعَهُ حَیْثُمَا ذَهَبَ.

ایک دفعہ الیاس علیہ السلام ایک عورت کے گھر میں گئے جو بنی اسرائیل میں سے تھی اس کا ایک بیٹا تھا جس کا نام یسع تھا اور اس کے باپ کا نام اخطوب تھا مسلسل

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بیمار رہتا تھا۔ اس عورت نے الیاس علیہ السلام کو پناہ دی حضرت الیاس علیہ السلام نے اس کے شوہر کے لیے دعا کی اور بیمار نے شفا پائی۔ وہ الیاس علیہ السلام پر ایمان لایا اور جہاں کہیں بھی الیاس علیہ السلام جاتے تھے الیسع بھی اس کے ساتھ پیچھے چلتا تھا۔

(ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۲۲۹)

﴿حضرت الیاس علیہ السلام کا کھانا﴾

قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : عَلَيْكُمْ بِالْكَرَفْسِ فَإِنَّهُ طَعَامُ اِلْيَاسَ وَالْيَسَعَ وَيُوْشَعَ بْنِ نُوْنَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کرفس (اجمود) کھاؤ کیونکہ اجمود (Celery) حضرت الیاس علیہ السلام کی خوراک ہے اور یسع اور یوشع بن نون کی غذا بھی اجمود تھی۔

(سفینۃ البحار ص ۴۷۷)

﴿حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ يُّؤْمِنَكَ اللّٰهُ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالشَّرَقِ فَقُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ مَا يَكُوْنُ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ فَاِنَّ مَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اِذَا اَصْبَحَ اٰمِنَ مِنَ الْحَرَقِ وَالْغَرَقِ وَالشَّرَقِ حَتّٰى يُمْسِيَ وَ مَنْ قَالَهَا ثَلَاثًا اِذَا اَمْسٰى اٰمِنَ مِنَ الْحَرَقِ وَالْغَرَقِ وَالشَّرَقِ حَتّٰى يُصْبِحَ وَاِنَّ الْخَضِرَ وَ اِلْيَاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَلْتَقِيَانِ فِيْ كُلِّ مَوْسِمٍ فَاِذَا تَفَرَّقَا تَفَرَّقَا عَنْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زید بن ارقم سے فرمایا کہ جب تم یہ چاہو کہ اللہ تمہیں غرق ہونے، جلنے اور دوسروں کی برائی سے محفوظ رکھے تو ان جملوں کو صبح سویرے پڑھو اور جو رات کو پڑھے گا تو صبح تک امان میں رہے گا۔ خضر علیہ السلام اور الیاس علیہ السلام ہر سال حج کے موقع پر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے الگ ہوتے وقت ان جملوں کو پڑھتے ہیں۔ وہ جملے یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ مَا يَكُوْنُ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ.

(بحار الانوار ج ۱۳، ص ۳۹۹، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت اسماعیل صادق الوعد علیہ السلام

تعارف حضرت اسماعیل صادق الوعد علیہ السلام

وعدے کو پورا کرنا

نماز اور زکوٰۃ کی تاکید

صادق الوعد کہنے کی وجہ

اپنے دشمنوں کے لیے مغفرت کی دعا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿تعارف حضرت اسماعیل صادق الوعد علیہ السلام﴾

مرحوم علامہ طباطبائی نے المیزان جلد ۱۴، صفحہ ۶۴ میں اسماعیل الوعد علیہ السلام کے ذکر کے ضمن میں علل الشرائع سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت اسماعیل صادق الوعد علیہ السلام ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے فرزند نہیں ہیں بلکہ کوئی اور ہیں جو خدا کے پیغمبروں میں سے ایک ہیں۔ خداوند عالم نے ان کی قوم میں مبعوث کیا تھا لیکن لوگوں نے انہیں پکڑ لیا اور چہرے اور سر کا پوست اتار دیا۔

اسی حالت میں خدا کی طرف سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور کہا کہ خدا نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے جو کچھ آپ کہیں گے میں اطاعت کروں گا۔ فرمایا: یہ ایک نمونہ ہے اس کا کہ لوگوں نے خدا کے انبیاء کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔

مرحوم طبرسی نے مجمع البیان جلد ۳، صفحہ ۵۱۸ میں آیہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ (سورہ مریم: آیت ۵۴) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اسماعیل جو ابراہیم خلیل علیہ السلام کے فرزند تھے اپنے باپ کی وفات سے پہلے وفات پا گئے تھے اور اسماعیل صادق الوعد علیہ السلام حزقیل نبی کے بیٹے ہیں۔ جب لوگوں نے ان کی جلد اکھاڑی تو خداوند عالم نے انہیں اختیار دیا کہ چاہیں تو لوگوں کو عذاب دیں یا معاف کریں تو حضرت صادق الوعد نے خدا کا حکم نافذ کیا۔

مرحوم طبرسی نے مذکورہ مطلب کے ضمن میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ حدیث نقل کی ہے:

اَتَاهُ مَلَكٌ مِنْ رَبِّهٖ يَقْرَئُهُ السَّلَامُ وَيَقُوْلُ قَدْ رَاَيْتَ مَا صُنِعَ بِكَ وَقَدْ اَمَرَنِيْ بِطَاعَتِكَ فَمُرْنِيْ بِمَا شِئْتَ فَقَالَ يَكُوْنَ لِيْ بِالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَسْوَةٌ.

آپ علیہ السلام کے جسم کی کھال اتارنے کے بعد ایک فرشتہ خدا کی طرف سے آیا اور خدا کی طرف سے سلام پہنچایا اور پیغام دیا کہ جو کچھ ان لوگوں نے تمہارے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ساتھ کیا ہے میں نے دیکھا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ آپ جو حکم فرمائیں اس کی اطاعت کروں گا اسماعیل نے جواب دیا: نہیں میں چاہتا ہوں کہ امام حسین علیہ السلام کے کردار کی ایک جھلک مجھ میں پائی جائے۔

کتاب کے مؤلف فرماتے ہیں کہ مرحوم صاحب جواہر نے جواہر الکلام کی بیسویں جلد میں ایک حدیث مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے نجف کے راستے میں دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کیا نماز تھی؟ تو فرمایا امام حسین علیہ السلام کے سر اقدس کی دفن کی جگہ ہے۔ مرحوم جواہر لکھتے ہیں: ممکن ہے کہ سر اقدس کو اس جگہ پر جلد الگ کرنے کے بعد دفن کیا گیا ہو کیونکہ ان لوگوں نے (خدا ان پر لعنت کرے) سر اقدس کو کھال اتارنے کے بعد منتقل کیا تھا۔

یعنی ممکن ہے کہ یہاں سر اقدس کے دفن کی جگہ ہو اسی بنا پر اسماعیل صادق الوعد علیہ السلام نے اسی مفہوم کی طرف اشارہ کیا ہے۔

﴿وعدے کو پورا کرنا﴾

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا

اپنی کتاب میں اسماعیل علیہ السلام کا ذکر وہ سچے رسول اور وعدہ پورا کرنے والے تھے۔ (سورۂ مریم: آیت ۵۴)

﴿نماز اور زکوٰۃ کی تاکید﴾

وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ اپنے اہل و عیال کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور اپنے پروردگار کے حضور راضی برضا رہنے والے تھے۔ (سورۂ مریم: آیت ۵۵)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿صادق الوعد علیہ السلام کہنے کی وجہ﴾

عَنِ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اَ تَدْرِيْ لِمَ سُمِّيَ اِسْمَاعِيْلُ صَادِقَ الْوَعْدِ قُلْتُ لَا اَدْرِيْ قَالَ : وَعَدَ رَجُلًا فَجَلَسَ لَهُ حَوْلًا يَنْتَظِرُهُ.

جعفری سے روایت ہے کہ حضرت ابو الحسن علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اسماعیل علیہ السلام کو صادق الوعد کیوں کہا گیا ہے؟ میں نے کہا نہیں معلوم فرمایا ایک شخص کے ساتھ وعدہ کیا اور ایک سال تک اس کے انتظار میں اسی جگہ رہے۔

(بحار الانوار ج ۱۳، ص ۳۸۸، طبع جدید)

﴿اپنے دشمنوں کے لیے مغفرت کی طلب﴾

بَعَثَهُ اللّٰهُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَسَلَخُوْا جِلْدَةَ وَجْهِهٖ وَ فَرْوَةَ رَاْسِهٖ فَخَيَّرَهُ اللّٰهُ فِيْمَا شَاءَ مِنْ عَذَابِهِمْ فَاسْتَعْفَاهُ وَ رَضِيَ بِثَوَابِهٖ وَ فَوَّضَ اَمْرَهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فِيْ عَفْوِهٖ وَعِقَابِهٖ.

انہیں خداوند عالم نے ان کی قوم کی طرف بھیجا تو ان لوگوں نے آپ کے چہرے اور سر کی کھال اتاری خداوند عالم نے انہیں قوم پر عذاب کرنے یا معاف کرنے اختیار دیا تو انہوں نے انہیں معاف کر دیا اور اس کے ثواب پر راضی ہوئے اور خدا پر چھوڑ دیا کہ وہ جو چاہے ان کے ساتھ کرے یعنی چاہے معاف کرے چاہے عذاب دے۔ (تفسیر مجمع البیان ج ۳، ۵۱۸)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت لقمان علیہ السلام

تعارف حضرت لقمان علیہ السلام

حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر قرآن میں

اعتدال پسندی

امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت لقمان علیہ السلام کے اخلاق کا بیان

حضرت لقمان علیہ السلام کا اخلاق

حضرت لقمان علیہ السلام کی سرگوشی

حضرت لقمان علیہ السلام کی خاموشی

تین صفات

لقمانی حکمت کا ترازو

غصہ کے وقت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴾تعارف حضرت لقمان علیہ السلام﴿

لقمان حکیم ناسخ التواریخ کی روایات کے مطابق عنقی بن مزید بن صارون کے بیٹے ہیں جو نوبہ کے رہنے والے تھے۔ ان کی کنیت ابو الانعم تھی ، ہونٹ اور پاؤں چوڑے تھے اور بعض مؤرخوں نے انہیں حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد لکھا ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام ہبوط آدم کے ۴۳۷۳ سال پیدا ہوئے ان کی حکمت آمیز باتیں بہت مشہور ہیں ان میں سے ایک یہ ہے :

...یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ○ بیٹے اللہ کا شریک کسی کو قرار مت دو کیونکہ شرک ایک بڑا ظلم ہے۔ (سورۂ لقمان : آیت ۱۳)

اس جملے کا ذکر قرآن کریم میں ہوا ہے اس کے علاوہ دوسری کتب میں بھی لقمان علیہ السلام کے حکمت آمیز کلمات کا ذکر ملتا ہے۔ انہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کا زمانہ پایا ہے اور آخر عمر میں گوشہ نشینی اختیار کی اور لوگوں کے درمیان سے ہٹ گئے۔

حضرت یونس علیہ السلام کے زمانے میں وفات پائی اور آپ علیہ السلام کا جسد مقدس ایلہ میں جو ناسخ کی روایت کے مطابق فلسطین میں ہے دفن کیا گیا ہے۔

آپ کی مدت عمر میں اختلاف ہے ناسخ التواریخ نے ایک ہزار سال اور محدث قمی نے سفینۃ البحار جلد ۲، صفحہ ۵۱۵ میں ۳۵۰۰ سال روایت کی ہے۔

(ناسخ التواریخ ، ہبوط آدم)

﴾حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر قرآن میں﴿

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ○ اور بے شک ہم نے لقمان کو حکمت عطا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی کہ وہ خدا کا شکر ادا کرے اور جو کوئی شکر ادا کرے گا تو اپنی ذات کے لیے کرتا ہے اور جو انکار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تعریفوں کا مالک اور بے نیاز ہے۔
(سورۂ لقمان : آیت ۱۲)

﴿اعتدال پسندی﴾

وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ ○ اپنی رفتار میں میانہ روی اختیار کر آواز دھیمی رکھ بے شک سب سے مکروہ آواز گدھے کی ہے۔ (سورۂ لقمان : آیت ۱۹)

﴿امام جعفر صادقؑ اور حضرت لقمانؑ کے اخلاق کا بیان﴾

عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِاللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ لُقْمَانَ وَ حِكْمَتِهِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ: اَمَا وَ اللهِ مَا اُوْتِيَ لُقْمَانُ الْحِكْمَةَ بِحَسَبٍ وَلَا مَالٍ وَلَا اَهْلٍ وَلَا بَسْطٍ فِيْ جِسْمٍ وَلَا جَمَالٍ.

وَلٰكِنَّهُ كَانَ رَجُلًا قَوِيًّا فِيْ اَمْرِ اللهِ مُتَوَرِّعًا فِي اللهِ سَاكِتًا سَكِيْنًا عَمِيْقَ النَّظَرِ طَوِيْلَ الْفِكْرِ حَدِيْدَ النَّظَرِ مُسْتَغْنٍ بِالْعِبَرِ لَمْ يَنَمْ نَهَارًا قَطُّ وَلَمْ يَرَهُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ عَلٰى بَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلَا اغْتِسَالٍ لِشِدَّةِ تَسَتُّرِهٖ وَ عُمُوْقِ نَظَرِهٖ وَ تَحَفُّظِهٖ فِيْ اَمْرِهٖ وَ لَمْ يَضْحَكْ مِنْ شَيْءٍ قَطُّ مَخَافَةَ الْاِثْمِ وَلَمْ يَغْضَبْ قَطُّ وَلَمْ يُمَازِحْ اِنْسَانًا قَطُّ وَلَمْ يَفْرَحْ لِشَيْءٍ اِنْ اَتَاهُ مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَلَا حَزِنَ مِنْهَا عَلٰى شَيْءٍ قَطُّ وَ قَدْ نَكَحَ مِنَ النِّسَاءِ وَ وُلِدَ لَهُ الْاَوْلَادُ الْكَثِيْرَةُ وَ قَدَّمَ اَكْثَرَهُمْ اِفْرَاطًا فَمَا بَكٰى عَلٰى مَوْتِ اَحَدٍ مِنْهُمْ وَلَمْ يَمُرَّ بِرَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ اَوْ يَقْتَتِلَانِ اِلَّا اَصْلَحَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَمْضِ عَنْهُمَا حَتّٰى تَحَاجَزَا وَلَمْ يَسْمَعْ قَوْلًا قَطُّ مِنْ اَحَدٍ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اسْتَحْسَنَهُ اِلَّا سَاَلَ عَنْ تَفْسِيْرِهٖ وَ عَمَّنْ اَخَذَهُ وَ كَانَ يُكْثِرُ مُجَالَسَةَ الْفُقَهَاءِ وَالْحُكَمَاءِ وَ كَانَ يَغْشَى الْقُضَاةَ وَالْمُلُوْكَ وَالسَّلَاطِيْنَ فَيَرْثِيْ لِلْقُضَاةِ مِمَّا ابْتُلُوْا بِهٖ وَ يَرْحَمُ الْمُلُوْكَ وَالسَّلَاطِيْنَ لِغِرَّتِهِمْ بِاللّٰهِ وَ طُمَأْنِيْنَتِهِمْ فِيْ ذٰلِكَ وَ يَعْتَبِرُ وَ يَتَعَلَّمُ مَا يَغْلِبُ بِهٖ نَفْسَهُ وَ يُجَاهِدُ بِهٖ هَوَاهُ وَ يَحْتَرِزُ بِهٖ مِنَ الشَّيْطَانِ وَ كَانَ يُدَاوِيْ قَلْبَهُ بِالتَّفَكُّرِ وَ يُدَارِيْ نَفْسَهُ بِالْعِبَرِ وَ كَانَ لَا يَظْعَنُ اِلَّا فِيْمَا يَعْنِيْهِ فَبِذٰلِكَ اُوْتِيَ الْحِكْمَةَ وَ مُنِحَ الْعِصْمَةَ.

حماد سے روایت ہے اس نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا لقمان علیہ السلام اور اس کی حکمت کے بارے میں جس کا ذکر قرآن میں خداوند عالم نے کیا ہے۔ وہ کیا ہے؟ حضرت نے فرمایا: لقمان علیہ السلام کی حکمت کا تعلق اس کے مال، جسم، اہل وعیال یا حسن و جمال سے متعلق نہیں تھا بلکہ وہ خدا کے معاملے میں قوی شخص تھا، پرہیزگار، مطمئن اور باوقار شخص تھا۔ گہری نظر اور بہت دور اندیش تھا، فہم وعقل میں تیز اور اہل عبرت میں سے تھا۔

دن کے وقت کبھی نہیں سویا، رفع حاجت اور نہانے کے دوران کسی نے نہیں دیکھا، گناہ کے خوف سے کبھی نہیں ہنسا، کبھی غصہ نہیں آیا، دنیا ملی تو کبھی خوشحال نہیں ہوئے اور امور دنیا کے لیے کبھی غمگین نہیں ہوئے شادی کی اور بہت سارے بچے پیدا ہوئے مگر ان میں سے اکثر بلوغت کے مرحلے سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ ان میں سے کسی کی موت پر گریہ نہیں کیا۔ دو افراد کی لڑائی میں بھی بیچ میں نہیں پڑے البتہ ان کے درمیان صلح و صفائی کی کوشش کی۔ جب دو لڑنے والوں کو دیکھتے تو ان کو الگ کرتے ہی آگے نکل جاتے تھے۔ لوگوں کے احوال سے باخبر رہتے تھے۔ اکثر اٹھنا بیٹھنا فقہاء کے ساتھ ہوتا تھا۔ بادشاہوں اور قاضیوں کے ساتھ بھی میل جول تھا۔ بادشاہوں پر رحم کھاتے تھے قاضیوں کی آزمائش پر روتے تھے ان میں سے جو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اچھے ہوتے تھے ان سے عبرت حاصل کرتے ہر وقت اپنے نفس کے ساتھ مقابلے میں رہتے تھے۔ غور وفکر کے ذریعے اپنے قلب کا علاج کرتے تھے۔ بغیر کسی فائدہ اور ارادے کے روانہ نہیں ہوتے تھے اسی بنیاد پر انہیں حکمت سے نوازا گیا۔

(بحار الانوار ج ۱۳، ص ۴۰۹، طبع جدید)

﴿حضرت لقمان علیہ السلام کا اخلاق﴾

مَرَّ رَجُلٌ بِلُقْمَانَ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اَلَسْتَ الْعَبْدُ الْاَسْوَدُ الَّذِيْ كُنْتَ رَاعِيًا بِمَوْضِعِ كَذَا وَ كَذَا قَالَ بَلٰى قَالَ بَلَّغَ بِكَ مَا اَرٰى قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَ اَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَ تَرْكُ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ.

ایک شخص حضرت لقمان علیہ السلام کے قریب سے گزرا تو دیکھا لوگ ان کے گرد جمع ہیں۔ اس شخص نے لقمان علیہ السلام کو دیکھ کر کہا تم فلاں نہیں جو فلاں جگہ بکریاں چرایا کرتے تھے کالے غلام انہوں نے کہا ہاں میں وہی ہوں میں جو مقام دیکھ رہا ہوں تمہیں یہاں تک کس چیز نے پہنچایا؟ کہا بات کی سچائی، امانت کی ادائیگی اور فضول کاموں کو ترک کرنے نے۔

﴿حضرت لقمان علیہ السلام کی گوشہ نشینی﴾

وَكَانَ لُقْمَانُ يُطِيْلُ الْجُلُوْسَ وَحْدَهُ فَكَانَ يَمُرُّ بِهٖ مَوْلَاهُ فَيَقُوْلُ يَا لُقْمَانُ اِنَّكَ تُدِيْمُ الْجُلُوْسَ وَحْدَكَ فَلَوْ جَلَسْتَ مَعَ النَّاسِ كَانَ اٰنَسَ لَكَ فَيَقُوْلُ لُقْمَانُ: اِنَّ طُوْلَ الْوَحْدَةِ اَفْهَمُ لِلْفِكْرَةِ وَ طُوْلَ الْفِكْرَةِ دَلِيْلٌ عَلٰى طَرِيْقِ الْجَنَّةِ.

حضرت لقمان علیہ السلام اکثر اکیلے رہتے تھے۔ جب ان کا مالک ان کے پاس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سے گزرتا تھا تو کہتا لقمان علیہ السلام تم بڑی دیر سے اکیلے بیٹھے ہوئے ہو اگر تم لوگوں کے ساتھ بیٹھتے تو ان کے ساتھ مانوس ہوجاتے یہ سن کر لقمان علیہ السلام کہتا تھا یہ حالت غور و فکر کے لیے فائدہ مند ہے اور بہشت کے راستے کی رہنمائی کرتی ہے۔

(مجموعہ ورام ج ۱، ص ۲۵۰)

حضرت لقمان علیہ السلام کی خاموشی

وَمِنْ حِكْمَتِهِ اَنَّهُ صَحِبَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شُهُوْرًا وَ كَانَ دَاوُدُ يَسْرِدُ الدِّرْعَ فَلَمْ يَسْاَلْهُ عَنْهَا فَلَمَّا اَتَمَّهَا لَبِسَهَا وَقَالَ نِعْمَ لَبُوْسُ الْحَرْبِ اَنْتَ فَقَالَ لُقْمَانُ الصَّمْتُ حِكْمَةٌ وَقَلِيْلٌ فَاعِلُهٗ.

حضرت لقمان علیہ السلام کی حکمتوں میں سے ایک یہ تھی کہ آپ مہینوں حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ رہے حضرت داؤد زرہ بناتے تھے تو لقمان علیہ السلام ان سے سوال نہیں کرتے تھے کہ یہ کیا ہے؟ جب اسے مکمل کیا تو پہنا اور کہا یہ تو جنگ کے لباسوں میں سے بہترین لباس ہے۔ حضرت لقمان علیہ السلام نے کہا خاموشی حکمت ہے اور یہ ان لوگوں کے ہاتھ آتی ہے جو خاموش رہنے والے ہیں جو بہت کم ہیں۔

(محبوب القلوب ص ۵۶)

تین صفات

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَقُوْلُ: حَقًّا اَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ لُقْمَانُ نَبِيًّا وَلٰكِنَّهُ كَانَ عَبْدًا كَثِيْرَ التَّفَكُّرِ حَسَنَ الْيَقِيْنِ اَحَبَّ اللهَ فَاَحَبَّهُ وَمَنَّ عَلَيْهِ بِالْحِكْمَةِ.

ابن عمر سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں صحیح کہتا ہوں کہ لقمان علیہ السلام پیغمبر نہیں تھے مگر بہت زیادہ غور و فکر کرنے والے بندے تھے۔ اللہ کو دوست رکھنے والے تھے اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں دوست رکھا۔ یقین سے مالامال تھے۔ ان پر احسان کیا اور انہیں حکمت عطا کی۔

(بحارالانوار ج ۱۳، ص ۴۲۴، طبع جدید)

﴾لقمانی حکمت کا ترازو﴿

وَ قِيْلَ لِلُقْمَانَ : اَلَسْتَ عَبْدَ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ : بَلٰى قِيْلَ فَمَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى قَالَ : صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَ اَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَ تَرْكِيْ مَا لَا يَعْنِيْنِيْ وَ غَضِّيْ بَصَرِيْ وَ كَفِّيْ لِسَانِيْ وَ عِفَّتِيْ فِيْ طُعْمَتِيْ فَمَنْ نَقَصَ عَنْ هٰذَا فَهُوَ دُوْنِيْ وَ مَنْ زَادَ عَلَيْهِ فَهُوَ فَوْقِيْ وَمَنْ عَمِلَهُ فَهُوَ مِثْلِيْ.

لقمان علیہ السلام سے کہا گیا تم فلاں خاندان کے غلام نہیں ہو؟ کہا کیوں نہیں کہا گیا تم کو اس مقام تک کس چیز نے پہنچایا؟ کہا: سچائی، امانت داری، نگاہوں کے نیچے رکھنے، فضول کاموں کے ترک کرنے، زبان کو روکے رکھنے، پاکدامنی اختیار کرنے، جو ان میں کمی کرے گا مجھ سے چھوٹا ہوگا جو مجھ سے زیادہ عمل کرے گا مجھ سے بڑا ہوگا اور جو اس پر عمل کرے گا وہ میرے جیسا ہوگا۔

(بحارالانوار ج ۱۳، ص ۴۲۶، طبع جدید)

﴾غصہ کے وقت﴿

عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيْمَ لَمَّا خَرَجَ مِنْ بِلَادِهٖ نَزَلَ بِقَرْيَةٍ بِالْمَوْصِلِ يُقَالُ لَهَا كُوْمَاسُ قَالَ : فَلَمَّا ضَاقَ بِهَا ذَرْعُهٗ وَاشْتَدَّ بِهَا غَمُّهٗ وَلَمْ يَكُنْ اَحَدٌ يَتَّبِعُهٗ عَلٰى اَثَرِهٖ اَغْلَقَ الْاَبْوَابَ وَ اَدْخَلَ ابْنَهٗ يَعِظُهٗ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ اِنَّ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الدُّنْيَا بَحْرٌ عَمِيْقٌ هَلَكَ فِيْهَا نَاسٌ كَثِيْرٌ تَزَوَّدْ مِنْ عَمَلِهَا وَاتَّخِذْ سَفِيْنَةً حَشْوُهَا تَقْوَى اللّٰهِ ثُمَّ ارْكَبِ الْفُلْكَ تَنْجُو (تَنْجُ) وَ اِنِّيْ لَخَائِفٌ اَنْ لَا تَنْجُوَ يَا بُنَيَّ السَّفِيْنَةُ اِيْمَانٌ وَ شِرَاعُهَا التَّوَكُّلُ وَ سُكَّانُهَا الصَّبْرُ وَ مَجَاذِيْفُهَا الصَّوْمُ وَالصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ يَا بُنَيَّ مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ مِنْ غَيْرِ سَفِيْنَةٍ غَرِقَ يَا بُنَيَّ اَقِلَّ الْكَلَامَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ فَاِنَّهُ قَدْ اَنْذَرَكَ وَ حَذَّرَكَ وَ بَصَّرَكَ وَ عَلَّمَكَ يَا بُنَيَّ اتَّعِظْ بِالنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَتَّعِظَ النَّاسُ بِكَ يَا بُنَيَّ اِتَّعِظْ بِالصَّغِيْرِ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ بِكَ الْكَبِيْرُ يَا بُنَيَّ اِمْلِكْ نَفْسَكَ عِنْدَ الْغَضَبِ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ لِجَهَنَّمَ حَطَبًا يَا بُنَيَّ الْفَقْرُ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَظْلِمَ وَ تَطْغٰى يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَ اَنْ تَسْتَدِيْنَ فَتَخُوْنَ فِي الدَّيْنِ.

اوزاعی سے روایت ہے کہ جب حضرت لقمان علیہ السلام اپنے ملک سے نکلے تو موصل کے ایک گاؤں میں اترے جسے ''کوماس'' کہا جاتا ہے۔ اس کو اپنا مسکن بنایا۔

جب کبھی ان کا صبر جواب دیتا، غم و غصے میں اضافہ ہوجاتا اور کوئی نہیں ہوتا جس سے غصے کا اظہار کریں تو دروازے بند کرکے اپنے بیٹے کو یوں نصیحت کرنے لگتے تھے:

بیٹے! دنیا ایک سخت اور گہرے سمندر کی مانند ہے جس میں بہت سارے لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔ دنیا میں کام کرکے اپنے لیے زادِ راہ لے لو اور تقویٰ کی کشتی میں سوار ہوجاؤ جب اس کشتی میں سوار ہوجاؤ جب اس میں سوار ہوسکو گے تو نجات پاؤ گے۔ مجھے اس کا خوف ہے کہ شاید تم نجات نہ پا سکو گے۔ بیٹے! ایمان وہ کشتی ہے اس کا بادبان توکل ہے، اس کے پتوار نماز روزہ ہیں اور اس میں بیٹھنے والے ثابت قدم ہوتے ہیں۔

بیٹے! جو کشتی کے بغیر سمندر میں اترتا ہے تو غرق ہوجاتا ہے۔ باتیں کم کرو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

او رہر جگہ خدا کو یاد رکھو کیونکہ خداوند عالم نے تجھے احتیاط کرنے کو کہا ہے تجھے ڈرایا ہے اور سکھایا ہے۔

بیٹے ! لوگوں کو دیکھ کر عبرت حاصل کرو اس سے پہلے کہ لوگ تجھ سے عبرت حاصل کریں۔ بڑی مصیبتوں میں پڑنے سے پہلے چھوٹی مصیبتوں سے عبرت حاصل کرو۔

بیٹے ! غصہ کے وقت ، اپنے غصے کی حفاظت کر ، اپنے نفس کو لگام ڈال تاکہ جہنم کا ایندھن بننے سے محفوظ رہے۔

بیٹے ! فقیر اور محتاج ہونا اس سے بہتر ہے کہ تو کسی پر ظلم کرکے ظالم بن جائے یا سرکشی کرنے لگے۔

بیٹے ! قرض لینے سے پرہیز کر کہیں ایسا نہ ہو کہ غمگین ہوجائے یا قرض میں خیانت کرنے لگے۔ (بحار الانوار ج ۱۳، ص ۴۲۷، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت داؤد علیہ السلام

حضرت داؤد علیہ السلام کا تعارف

حضرت داؤد علیہ السلام کے حضور

حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصی صفات

حضرت داؤد علیہ السلام کی راتیں

حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہ بافی

حضرت داؤد علیہ السلام کی عبادت

عوام کے لیے دعا

عبادات کے لیے بیٹوں میں وقت کی تقسیم

زنبیل بافی

حضرت سلیمان علیہ السلام کو نصیحتیں

حضرت داؤد علیہ السلام کی رحمدلی

حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک نصیحت بنی اسرائیل کو

بیٹے کی موت پر غم

حضرت داؤد علیہ السلام اور عبادت

حضرت داؤد علیہ السلام کی بہادری

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

زندگی کے دنوں کی تقسیم

بیٹے کو نصیحت

حکمت آمیز کلمات

ابن عباس کی زبانی حضرت داؤد علیہ السلام کا اخلاق

حضرت داؤد علیہ السلام کا راتوں کو گریہ کرنا

ملک الموت کے ساتھ ملاقات

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت داؤد علیہ السلام کا تعارف

حضرت داؤد ایسا بن عبید بن باعاز بن سالا بن نحسون بن عمینا دام بن ارام بن حصرون بن فارص بن یہودا بن یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہیں اور ہبوط آدم کے چار ہزار تین سو سال بعد پیدا ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام خدا کے عظیم پیغمبروں میں سے ایک ہیں اور داؤد کے معنی عبرانی زبان میں دوستدار کے ہیں۔ آپ نے اپنے والد ''ایسا'' کے گھر پرورش پائی۔ کچھ بڑے ہونے کے بعد باپ کے ریوڑ میں سے چند مویشی لے کر گلہ بانی شروع کی اور ہبوط آدم کے ۴۳۶۳ سال گزرنے کے بعد حبرون کی بادشاہت حاصل کی۔ اس کے بعد آپ بیت المقدس میں آئے جہاں آپ کی بادشاہی مستحکم ہوگئی جیسے کہ خداوند عالم نے قرآن کریم میں فرمایا: وَشَدَدْنَا مُلْكَهٗ وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ○ ہم نے ان کی سلطنت کو مستحکم کیا اور انہیں حکمت اور فصل خطاب عطا کیا۔ (سورۂ ص: آیت ۲۰)

حضرت داؤد علیہ السلام کے گیارہ بیٹے تھے جن کے نام یوں ہیں: ساموع، ساخوب، ناثان، سلیمان، یوخار بار، الیشع، نفاغ، یفیع، الیسمع، الیدع، الیفط، ان کے تمام بیٹوں میں سلیمان خوبصورت تھے اور ہبوط آدم کے ۴۴۰۰ سال بعد مسجد الاقصیٰ کی زمین کو ان کے مالکوں سے خرید لیا۔ مسجد الاقصیٰ بنانے میں مشغول ہوئے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی خصوصیت میں ایک یہ تھی کہ تمام جانور اور پرندے ان کے ساتھ کلام کرتے تھے جیسا کہ قرآن مجید میں ذکر ہوا ہے:

...وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لیے پہاڑوں اور پرندوں کو تسبیح کے آہنگ میں مسخر کیا اور ہم ایسا کرنے والے ہیں۔ (سورۂ انبیاء: آیت ۷۹)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت داوٗد علیہ السلام زرہ یا زنبیل بنا کر اپنے لیے رزق کماتے تھے اور ٹھنڈا لوہا ان کے ہاتھ میں نرم ہوتا تھا۔

...وَ اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ○ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ فِي السَّرْدِ... ہم نے ان کے لیے لوہا نرم کیا اور پھر حکم دیا کہ اپنے ہاتھ سے زرہیں بنائیں اور زرہ کے حلقوں کو ایک شکل میں ترتیب دیں۔ (سورۂ سبا: آیت ۱۰)

اپنی ساری زندگی میں انہوں نے ۳۶۰ زرہیں بنائیں اور ہر ایک کو ایک ہزار درہم میں فروخت کیا۔ جب موت کا وقت آ پہنچا تو سلیمان کو وصیت کی۔ آپ علیہ السلام کے جنازے میں چالیس ہزار علماء اور بڑے لوگوں نے شرکت کی۔ آپ علیہ السلام کے جسد کو بیت المقدس کی سرزمین میں قریہ داوٗد میں دفن کیا گیا آپ علیہ السلام کی سلطنت کی مدت ۴۰ سال تھی جس میں سے ساڑھے سات سال حبرون اور بقیہ بیت المقدس میں گزارے آپ پر نازل ہونے والی آسمانی کتاب زبور ہے۔ آپ علیہ السلام نے ہبوط آدم کے ۴۴۰۳ سال بعد وفات پائی آپ کی عمر ۷۰ سال تھی۔

(ناسخ التواریخ، ہبوط آدم)

﴿حضرت داوٗد علیہ السلام اللہ کے حضور﴾

...وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ ○ ہمارے بندے داوٗد علیہ السلام کو یاد کرو جو بڑی قوت کے مالک تھے بہت زیادہ توبہ کرنے والے تھے۔

(سورۂ ص: آیت ۱۷)

﴿حضرت داوٗد علیہ السلام کی خصوصیات﴾

اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ الدِّيْنُوَرِي بِاِسْنَادِهٖ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ (وَ اٰلِهٖ) وَسَلَّمَ زَرْقَةُ الْعَيْنِ يُمْنٌ وَّ كَانَ اَزْرَقُ الْعَيْنَيْنِ اَحْمَرُ الْوَجْهِ دَقِيْقُ السَّاقَيْنِ سَبُطُ الشَّعْرِ اَبْيَضُ الْجِسْمِ طَوِيْلُ اللِّحْيَةِ فِيْهَا جُعُوْدَةٌ حَسَنُ الصَّوْتِ وَالْخَلْقِ طَاهِرُ الْقَلْبِ نَقِيَّةٌ.

حسن بن محمد الدینوری نے اپنی اسناد کے ساتھ سعید بن مسیب کی سند سے ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ازرق (نیلی) چشم والا مبارک ہوتا ہے اور حضرت داؤد علیہ السلام کی آنکھیں بھی نیلی تھیں، چہرہ سرخ اور پنڈلیاں باریک تھیں، بال لمبے تھے جسم سفید تھا، داڑھی لمبی اور پیچان تھیں، خوش اخلاق تھے اور بڑی پیاری آواز تھی ان کا دل پاک و صاف تھا۔

(ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۲۴۴)

﴿حضرت داؤد علیہ السلام کی راتیں﴾

اِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اِذَا تَخَلَّلَ الْجِبَالَ فَسَبَّحَ اللهُ تَعَالٰى جُعِلَتِ الْجِبَالُ تُجَاوِبُهُ بِالتَّسْبِيْحِ نَحْوَ مَا يُسَبِّحُ ثُمَّ قَالَ فِيْ نَفْسِهٖ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِيْ لَا عَبَدَنَّ اللهَ تَعَالٰى عِبَادَةً لَمْ يَعْبُدْهُ اَحَدٌ بِمِثْلِهَا فَصَعَدَ الْجَبَلَ فَلَمَّا جَوْفَ اللَّيْلِ دَاخَلَتْهُ وَحْشَةٌ فَاَوْحَى اللهُ تَعَالٰى الْجِبَالَ اَنْ اٰنِسِيْ دَاوُدَ فَاصْطَكَتِ الْجِبَالُ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ فَقَالَ دَاوُدُ فِيْ نَفْسِهٖ كَيْفَ يَسْمَعُ صَوْتِيْ مَعَ هٰذِهِ الْاَصْوَاتِ.

فَهَبَطَ عَلَيْهِ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اَخَذَ بِعَضُدِهٖ حَتّٰى اِنْتَهٰى بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَوَكَزَهُ بِرِجْلِهٖ فَانْفَرَجَ لَهُ الْبَحْرُ فَانْتَهٰى بِهٖ اِلَى الْاَرْضِ فَوَكَزَهَا بِرِجْلِهٖ فَانْفَجَرَتْ لَهُ الْاَرْضُ فَانْتَهٰى بِهٖ اِلَى الْحُوْتِ فَوَكَزَّهُ بِرِجْلِهٖ فَانْتَهٰى بِهٖ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اِلَى الصَّخْرَةِ فَوَ كَزَا الصَّخْرَةُ بِرِجْلِهٖ فَانْفَلَقَتْ فَخَرَجَ مِنْهَا دُوْدَةٌ. تَنِشُّ فَقَالَ لَهُ جَبْرِئِيْلُ اِنَّ رَبَّكَ يَسْمَعُ نَشِيشَ هٰذِهِ الدَّوْدَةِ فِيْ هٰذِهِ الدَّوْدَةِ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ.

حضرت داؤد علیہ السلام جب تسبیح کرتے ہوئے پہاڑوں کے قریب سے گزرتے تھے تو تمام پہاڑ تسبیح پڑھنے میں آپ کے ہم آہنگ ہوجاتے تھے ایک رات انہوں نے اپنے آپ سے کہا میں نے اللہ تعالیٰ کی اتنی عبادت کی ہے کہ کسی نے اتنی عبادت نہیں کی ہوگی۔ ایک دفعہ پہاڑ کے اوپر تھے اور نصف رات کے وقت جب تسبیح کی تو تمام پہاڑوں نے تسبیح شروع کی کیونکہ خداوند عالم نے تمام پہاڑوں کوحکم دیا تھا کہ ان کی ہم آہنگی کریں اور جب پہاڑوں کی تسبیح کی آواز بلند ہوئی تو حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے آپ سے کہا اتنے سارے شور میں میری آواز خدا کیسے سنے گا اتنے میں جبرائیل آئے اور حضرت داؤد علیہ السلام کو لے کر چلے اور سمندر میں پہنچ کر اپنے پاؤں سے پانی کو ہٹایا تو ایک اور سرزمین نمودار ہوئی وہاں سے سفر جاری رکھا اور اس کے بعد سمندر میں پہنچ کر پانی سے پاؤں ہٹایا تو ایک اور سرزمین نمودار ہوئی وہاں سے سفر کرتے ہوئے برج صوت میں پہنچے، جبرئیل نے اسے بھی پاؤں سے ہٹایا تو ایک بہت بڑا پتھر سامنے نکلا اس سے بھی ہٹایا تو پتھر ٹوٹ گیا اور اس کے اندر سے کیڑا نکلا جو آواز نکال رہا تھا جبرئیل نے داؤد علیہ السلام کو وہ کیڑا دکھا کر کہا خداوند عالم اس آواز کو بھی سنتا ہے۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۲۴۵)

حضرت داؤد علیہ السلام اور زرہ بافی

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّكَ نِعْمَ الْعَبْدُ لَوْ لَا اَنَّكَ تَاْكُلُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ وَلَا تَعْمَلُ بِيَدِكَ شَيْئًا قَالَ : فَبَكٰى دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى الْحَدِيْدِ اَنْ لِنْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لِعَبْدِیْ دَاوُدَ فَاَلَانَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُ الْحَدِیْدَ فَکَانَ یَعْمَلُ کُلَّ یَوْمٍ دِرْعًا فَیَبِیْعُهَا بِاَلْفِ دِرْهَمٍ فَعَمِلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ سِتِّیْنَ دِرْعًا فَبَاعَهَا بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَ سِتِّیْنَ اَلْفًا وَاسْتَغْنٰی عَنْ بَیْتِ الْمَالِ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ تم میرے اچھے بندے ہوتے اگر تم بیت المال سے نہیں کھاتے اور تم اپنے ہاتھ سے کام کرتے یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام نے رونا شروع کیا تو خداوند عالم نے لوہے کی داؤد علیہ السلام کے لیے نرم ہونے کا حکم دیا۔ اس دن کے بعد سے وہ ہر روز ایک ذرہ بنانے لگے جسے ایک ہزار درہم میں فروخت کرتے تھے۔ مجموعی طور پر انہوں نے ۳۶۰ ذرہیں بنائیں اور ۳۶۰۰۰۰ درہم کمائے اور بیت المال سے بے نیاز ہو گئے۔ (بحار الانوار ج ۱۴، ص ۱۳، طبع جدید)

﴿حضرت داؤد علیہ السلام کی عبادت﴾

وَ کَانَ دَاوُدُ شَدِیْدُ الْاِجْتِهَادِ کَثِیْرُ الْعِبَادَةِ وَالْبُکَاءِ وَ کَانَ یَقُوْمُ اللَّیْلَ وَ یَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَ کَانَ یَحْرِسُهٗ کُلَّ یَوْمٍ وَ لَیْلَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَ کَانَ یَاْکُلُ مِنْ کَسْبِ یَدِهٖ۔

حضرت داؤد علیہ السلام بہت جدوجہد کرنے والے تھے زیادہ عبادت کرتے اور کثرت سے روتے تھے، دنوں کو روزے رکھتے اور راتوں کو جاگ کر عبادت بجا لاتے اپنی نصف عمر روزے میں گزاری یعنی ہر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے۔ چار ہزار افراد کے زیر کفالت تھے لیکن اپنے ہاتھ سے محنت کر کے کما کر کھاتے تھے۔

﴿عوام کے لیے دعا﴾

قِیْلَ: اَصَابَ النَّاسَ فِیْ زَمَانِ دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ طَاعُوْنٌ جَارِفٌ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى مَوْضِعِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَ كَانَ يَرَ الْمَلَائِكَةَ تَعْرُجُ مِنْهُ إِلَى السَّمَاءِ فَلِهٰذَا قَصَدَهُ لِيَدْعُوا فِيهِ وَقَفَ مَوْضِعَ الصَّخْرَةِ دَعَا اللّٰهَ تَعَالٰى فِيْ كَشْفِ الطَّاعُوْنِ عَنْهُمْ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ وَرَفَعَ الطَّاعُوْنَ.

کہا جاتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے میں ایک شدید وبا پھیلی حضرت داؤد علیہ السلام لوگوں کے ساتھ بیت المقدس میں آئے اور ایک جگہ دیکھا کہ فرشتے اوپر آسمان کی طرف جا رہے ہیں۔ لہٰذا اسی جگہ کو انہوں نے دعا کے لیے چنا اور چٹان کے پاس رک گئے اور خداوند عالم سے دعا مانگی کہ وبا ٹل جائے خدا نے ان کی دعا قبول کی اور وبا ٹل گئی۔ (بحار الانوار ج ۱۴، ص ۱۴، طبع جدید)

﴿عبادات کے لیے بیٹوں میں وقت کی تقسیم﴾

يُقَالُ: إِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَزَّا سَاعَاتِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عَلٰى أَهْلِهٖ فَلَمْ يَكُنْ سَاعَةٌ إِلَّا وَ إِنْسَانٌ مِنْ أَوْلَادِهٖ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ تَعَالٰى: اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوُدَ شُكْرًا.

کہا جاتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دن رات کی ساعتوں کو اپنے اہل و عیال پر تقسیم کر رکھا تھا کوئی ساعت ایسی نہیں ہوتی تھی کہ ان کی اولاد میں سے کوئی نماز میں مشغول نہ ہو اسی لیے خداوند عالم نے فرمایا۔ شکر کے مرحلے میں آل داؤدؑ کی مانند عمل کرو۔ (بحار الانوار ج ۱۴، ص ۱۴، طبع جدید)

﴿زنبیل بافی﴾

فَلَقَدْ كَانَ يَعْمَلُ سَفَائِفَ الْخُوصِ بِيَدِهٖ وَ يَقُوْلُ لِجُلَسَائِهٖ أَيُّكُمْ يَكْفِيْنِيْ بَيْعَهَا وَ يَأْكُلُ قُرْصَ الشَّعِيْرِ مِنْ ثَمَنِهَا.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں سے خرما کے پتوں سے تھیلے اور ٹوکرے بنا کر اپنے ہم نشینوں سے فرماتے تھے تم میں سے کون ہے جو ان کی فروخت میں میری مدد کرے۔ ان کی قیمت میں سے ایک جو کی روٹی ان کی خوراک تھی۔

(فیض الاسلام، نہج البلاغہ، خطبہ ۱۵۹)

حضرت سلیمان علیہ السلام کو نصیحتیں

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّ دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لِسُلَیْمَانَ : یَا بُنَیَّ اِیَّاكَ وَ كَثْرَةَ الضَّحِكِ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تَتْرُكُ الْعَبْدَ حَقِیْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَا بُنَیَّ عَلَیْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ النَّدَامَةَ عَلٰی طُوْلِ الصَّمْتِ مَرَّةً وَاحِدَةً خَیْرٌ مِنَ النَّدَامَةِ عَلٰی كَثْرَةِ الْكَلَامِ مَرَّاتٍ یَا بُنَیَّ لَوْ اَنَّ الْكَلَامَ كَانَ مِنْ فِضَّةٍ كَانَ یَنْبَغِیْ لِلصَّمْتِ اَنْ یَكُوْنَ مِنْ ذَهَبٍ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے سلیمان علیہ السلام سے کہا اے بیٹے خبردار! زیادہ مت ہنسو کیونکہ زیادہ ہنسنے سے قیامت کے دن آدمی حقیر بن جاتا ہے بیٹے! سوائے بھلائی کی بات کے طویل خاموشی اختیار کرو کیونکہ خاموشی کی ندامت ایک دفعہ کلام کرنے کی ندامتوں سے بہتر ہے اگر بات چاندی ہے تو خاموشی کو سونا کہا جاتا ہے۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۳۵، طبع جدید)

حضرت داؤد علیہ السلام کی رحمدلی

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَیْنَا دَاوُدُ عَلَیْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ وَ عِنْدَهٗ شَابٌّ رَثُّ الْهَیْئَةِ یُكْثِرُ الْجُلُوْسَ عِنْدَهٗ وَ یُطِیْلُ الصَّمْتَ اِذْ اَتَاهُ مَلَكُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الْمَوْتِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَ اَحَدَّ مَلَكُ الْمَوْتِ النَّظَرَ اِلَى الشَّابِّ فَقَالَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَظَرْتَ اِلٰى هٰذَا.

فَقَالَ: نَعَمْ اِنِّيْ اُمِرْتُ بِقَبْضِ رُوْحِهٖ اِلٰى سَبْعَةِ اَيَّامٍ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ فَرَحِمَهٗ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا شَابُّ هَلْ لَكَ اِمْرَاَةٌ قَالَ: لَا وَمَا تَزَوَّجْتُ قَطُّ. قَالَ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَأْتِ فُلَاناً رَجُلًا كَانَ عَظِيْمَ الْقَدْرِ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَقُلْ لَهٗ: اِنَّ دَاوُدَ يَأْمُرُكَ اَنْ تُزَوِّجَنِيْ اِبْنَتَكَ وَ تُدْخِلَهَا اللَّيْلَةَ وَ خُذْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا تَحْتَاجُ اِلَيْهِ وَ كُنْ عِنْدَهَا فَاِذَا مَضَتْ سَبْعَةُ اَيَّامٍ فَوَافِنِيْ فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ.

فَمَضَى الشَّابُّ بِرِسَالَةِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَزَوَّجَهُ الرَّجُلُ اِبْنَتَهٗ وَ اَدْخَلُوْهَا عَلَيْهِ وَ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعَةَ اَيَّامٍ ثُمَّ وَافٰى دَاوُدَ يَوْمَ الثَّامِنِ فَقَالَ لَهٗ دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا شَابُّ كَيْفَ رَاَيْتَ مَا كُنْتَ فِيْهِ قَالَ: مَا كُنْتُ فِيْ نِعْمَةٍ وَلَا سُرُوْرٍ قَطُّ اَعْظَمَ مِمَّا كُنْتُ فِيْهِ.

قَالَ: دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِجْلِسْ فَجَلَسَ وَ دَاوُدُ يَنْتَظِرُ اَنْ يُقْبَضَ رُوْحُهٗ فَلَمَّا طَالَ قَالَ: اِنْصَرِفْ اِلٰى مَنْزِلِكَ فَكُنْ مَعَ اَهْلِكَ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّامِنِ فَوَافِنِيْ هَاهُنَا فَمَضَى الشَّابُّ ثُمَّ وَافَاهُ يَوْمَ الثَّامِنِ وَ جَلَسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اِنْصَرَفَ اُسْبُوْعًا اٰخَرَ ثُمَّ اَتَاهُ وَ جَلَسَ.

فَجَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَقَالَ دَاوُدُ: اَ لَسْتَ حَدَّثْتَنِيْ بِاَنَّكَ اُمِرْتَ بِقَبْضِ رُوْحِ هٰذَا الشَّابِّ اِلٰى سَبْعَةِ اَيَّامٍ قَالَ: بَلٰى فَقَالَ: فَقَدْ مَضَتْ ثَمَانِيَةٌ وَ ثَمَانِيَةٌ وَ ثَمَانِيَةٌ قَالَ: يَا دَاوُدُ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى رَحِمَهٗ بِرَحْمَتِكَ لَهٗ فَاَخَّرَ فِيْ اَجَلِهٖ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا ایک دن ایک نوجوان

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پرانے اور پھٹے لباس میں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بالکل خاموش تھا اور اس کی نشست بھی طویل ہوئی حضرت داؤد نے اسی دوران ملک الموت کو دیکھا جو مسلسل اس نوجوان کی طرف گھورے جا رہا ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے اس طرح نوجوان کو گھورنے کی وجہ دریافت فرمائی تو ملک الموت نے کہا آج سے ساتویں دن اسی جگہ میں نے اس نوجوان کی روح قبض کرنی ہے حضرت داؤد علیہ السلام کو اس نوجوان پر رحم آیا اور اس نوجوان سے پوچھا کیا تم نے شادی کی ہے؟ اس نے کہا: ابھی تک میں نے شادی نہیں کی ہے۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: بنی اسرائیل کے فلاں شخص کے پاس جاؤ اور جا کر کہہ دو کہ اللہ کے رسول داؤد علیہ السلام نے آپ کو حکم دیا ہے کہ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کرو اور جب شادی کر لے تو اسی رات اپنی بیوی سے تعلقات قائم کرو اور جو بھی اخراجات آئیں مجھ سے لے لو۔ ایک ہفتہ پورا اپنی بیوی کے ساتھ رہو اور ایک ہفتے کے بعد ہمارے پاس آؤ۔

اس نوجوان نے حضرت داؤد علیہ السلام کا پیغام پہنچایا اور اس شخص نے بھی اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دی سات دن بیوی کے ساتھ رہا اور آٹھویں دن حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے پوچھا: تم نے یہ کام کیسا پایا۔ ایسی نعمت سے میں آج تک آشنا نہیں تھا اور نہ دیکھا تھا۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ اور حضرت داؤد علیہ السلام ملک الموت کا انتظار کرنے لگے کہ اب وہ اس نوجوان کی روح قبض کرنے آئیں گے لیکن وقت کافی گزر گیا اور وہ نہ آیا حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا: جاؤ آئندہ آٹھویں دن آجانا وہ چلا گیا اور پھر اس وقت جس وقت بلایا، آ گیا۔ تین دفعہ ایسا ہوا مگر ملک الموت نہیں آیا۔ ایک دن جب ملک الموت آیا تو حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کیا تم نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہیں کہا تھا کہ اس نوجوان کی روح آٹھویں دن قبض کرنی ہے؟ کیا ہوا جو ابھی تک جبکہ تین ہفتے گزر گئے تم نے اس کی روح قبض نہیں کی۔

ملک الموت نے کہا: خداوند عالم نے اپنی خاص رحمت اور لطف کی بنا پر اس نوجوان کی عمر میں تیس سال کا اضافہ فرمایا ہے اور اس کی موت کو ٹال دیا ہے۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۳۸، طبع جدید)

﴿حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک نصیحت بنی اسرائیل کو﴾

دَاوُدُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ : اِجْتَمِعُوْا فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَقُوْمَ (اَقُوْلَ) فِيْكُمْ بِكَلِمَتَيْنِ فَاجْتَمَعُوْا عَلٰى بَابِهٖ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ : يَا بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَا يُدْخَلُ اَجْوَافَكُمْ اِلَّا طَيِّبٌ وَ لَا يُخْرَجُ مِنْ اَفْوَاهِكُمْ اِلَّا طَيِّبٌ .

ایک دفعہ حضرت علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا تم لوگ جمع ہو جاؤ میں تم لوگوں کو دو باتیں بتانا چاہتا ہوں۔ سب ان کے دروازے پر جمع ہوئے تو گھر سے نکلے اور فرمایا: اے بنی اسرائیل! یاد رکھو تمہارے پیٹ میں پاک چیز کے علاوہ کچھ نہ جائے اور نہ ہی پاک بات کے علاوہ کچھ تمہارے منہ سے نکلے۔

(مجموعہ ورام ج ۱، ص ۶۰)

﴿بیٹے کی موت پر غم﴾

قِيْلَ : تَوَفِّيْ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَدٌ فَحَزَنَ عَلَيْهِ حُزْنًا شَدِيْدًا فَقِيْلَ لَهُ : مَا عِدْلُهُ عِنْدَكَ قَالَ : مِلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا قِيْلَ لَهُ : فَاِنَّ لَكَ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

کہا جاتا ہے کہ حضرت علیہ السلام کے ایک بیٹے نے وفات پائی تو آپ شدید

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

غمگین ہوئے ان سے کہا گیا کہ اس کا بدل کیا ہو سکتا ہے فرمایا روئے زمین میں بھر کر سونا آپ سے کہا گیا بس تمہارے لیے اتنا ہی اجر دیا جائے گا۔

(مجموعہ ورام ص ۲۸۷)

﴿حضرت داؤد علیہ السلام اور عبادت﴾

وَ مِنْ خَصَائِصِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَلْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ وَ شِدَّةُ الْاِجْتِهَادِ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى : (وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَاالْاَيْدِ) يَعْنِيْ اَلْقُوَّةُ فِي الْعِبَادَةِ اِنَّهُ اَوَابٌ اَيْ تَوَّابٌ مُسَبِّحٌ مُطِيْعٌ وَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلِ وَمَا مَرَّتْ بِهٖ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا وَ فِيْهَا مِنْ اٰلِ دَاوُدُ قَائِمٌ يُصَلِّيْ وَلَا يَوْمٌ مِنَ الْاَيَّامِ اِلَّا وَفِيْهِ مِنْهُمْ صَائِمٌ.

حضرت داؤد علیہ السلام کی صفات میں سے ایک یہ ہے کہ وہ عبادت کی بجا آوری میں بڑے قوی تھے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے کہا داؤد علیہ السلام کو یاد کرو جو بڑی قوت والے تھے یعنی عبادت میں زیادہ قوی تھے انہ تواب بے شک وہ توبہ کرنے والے تھے، تسبیح کرنے والے اور اطاعت گزار تھے ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن افطار کرتے تھے راتوں کو بیدار رہ کر عبادت بجا لاتے تھے اور دن رات کی کوئی ساعت ایسی نہیں ہوتی تھی جس میں آل داؤد علیہ السلام کا کوئی شخص نماز میں کھڑا نہ ہو اور دونوں میں سے کوئی دن ایسا نہیں ہوتا تھا جس میں آل داؤد علیہ السلام کا کوئی فرد روزے سے نہ ہو۔

(ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۲۴۶)

﴿حضرت داؤد علیہ السلام کی بہادری﴾

وَ مِنْ خَصَائِصِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَنَّهُ شَدِيْدُ الْبَطْشِ فَيُرْوٰى اَنَّهُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مَا فَرَّ وَلَا اِنْحَازَ مِنْ عَدُوٍّ لَهُ قَطُّ.

حضرت داؤد علیہ السلام کی شجاعت مثالی تھی کبھی بھی اپنے دشمن سے بھاگ کر دور نہیں ہوئے۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۲۴۷)

﴿زندگی کے دنوں کی تقسیم﴾

اِنَّ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَزَا الدَّهْرَ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ يَوْمًا لِنِسَائِهٖ وَ يَوْمًا لِعِبَادَةِ رَبِّهٖ وَ يَوْمًا لِقَضَاءِ حَوَائِجِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ يَوْمًا لِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ يُذَاكِرُهُمْ وَيُذَاكِرُوْنَهٗ يَسْاَلُهُمْ وَيَسْاَلُوْنَهٗ.

بے شک حضرت داؤد علیہ السلام نے وقت کو چار حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک دن اپنی بیویوں کے لیے، ایک دن خدا کی عبادت کے لیے، ایک دن مسلمانوں کی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے اور ایک دن بنی اسرائیل کے مذاکرات کے لیے مقرر کر رکھا تھا۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۲۴۹)

﴿بیٹے کو نصیحت﴾

لَمَّا اسْتَخْلَفَ دَاوٗدُ اِبْنَهٗ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَعَظَهٗ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَالْهَزْلَ فَاِنَّ نَفْعَهٗ قَلِيْلٌ وَ يُهَيِّجُ الْعَدَاوَةَ بَيْنَ الْاِخْوَانِ وَ اِيَّاكَ وَالْغَضَبَ فَاِنَّ الْغَضَبَ يَسْتَخِفُّ بِصَاحِبِهٖ وَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَ طَاعَتِهٖ فَاِنَّهُمَا يَغْلِبَانِ كُلَّ شَيْءٍ وَ اِيَّاكَ وَ كَثْرَةَ الْغَيْرَةِ عَلٰى اَهْلِكَ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالنَّاسِ وَ اِنْ كَانُوْا بُرَاءَ اِقْطَعْ طَمَعَكَ عَنِ النَّاسِ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ الْغِنٰى وَ اِيَّاكَ وَالطَّمَعَ فَاِنَّهُ الْفَقْرُ الْحَاضِرُ وَ اِيَّاكَ وَمَا يُعْتَذَرُ مِنْهُ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ وَ عَوِّدْ نَفْسَكَ وَلِسَانَكَ الصِّدْقَ وَ اَلْزِمِ الْاِحْسَانَ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَكُوْنَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

يَوْمَكَ خَيْرًا مِنْ اَمْسِكَ فَافْعَلْ وَ صَلِّ صَلَاةَ مُوَدِّعٍ وَلَا تُجَالِسِ السُّفَهَاءَ وَلَا تَرُدَّ عَلَى عَالِمٍ وَلَا تُمَارِهِ فِي الدِّيْنِ وَ اِذَا غَضِبْتَ فَاَلْصِقْ نَفْسَكَ بِالْاَرْضِ وَ تَحَوَّلْ مِنْ مَكَانِكَ وَارْجُ رَحْمَةَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ.

جب داؤد علیہ السلام نے اپنے لیے سلیمان علیہ السلام کو خلیفہ بنایا تو اسے وعظ و نصیحت کیا اور کہا: بیٹے خبردار! جو کبھی فضول کاموں (مذاق) میں پڑو اس سے بھائیوں میں دشمنی پیدا ہوتی ہے اور دشمنی کو اور محکم کرتی ہے۔ اسی طرح غصے سے دور رہنے کی کوشش کرو کیونکہ غصہ اپنے مالک کو ہلکا اور ذلیل کرتا ہے تم پر خوف خدا اور تقویٰ لازمی ہے کیونکہ یہ دونوں تمام چیزوں پر غلبہ حاصل کرتے ہیں اور اپنی بیوی کے بارے میں بغیر کسی وجہ کے زیادہ غیرت مت کرو کیونکہ ایسا کرنا بدگمانی کا باعث ہے لوگوں سے طمع مت رکھو کیونکہ طمع عمر کم کرتا ہے اور لالچ مت کرو کیونکہ لالچ محتاجی کا سبب بنتی ہے۔ کوئی ایسا کام مت کرو کہ اس کی وجہ سے بعد میں معذرت کرنی پڑے اپنے آپ کو اور اپنی زبان کو سچائی کی عادت ڈالو ہمیشہ احسان کرتے رہو، اگر ہو سکے تو آج کا دن گزشتہ سے بہتر ہونا چاہیے اور نماز پڑھو دینی معاملے میں بحث مت کرو۔ جب غصہ آئے تو اپنے آپ کو زمین سے لگاؤ۔ جہاں بیٹھے تھے وہاں سے اٹھو اور خدا کی رحمت کے طلبگار رہو کیونکہ خدا کی رحمت ہر چیز سے زیادہ وسیع ہے۔ (نیشاپوری، قصص الانبیاء ص ۲۵۹)

حکمت آمیز کلمات

كُنْ لِلْيَتِيْمِ كَالْاَبِ الرَّحِيْمِ وَاعْلَمْ اَنَّكَ كَمَا تَزْرَعُ كَذٰلِكَ تَحْصُدُ.

یتیم کے ساتھ رحم دل باپ کا سلوک کرو اور یقین رکھو کہ تم جیسا بوؤ گے ایسا ہی کاٹو گے۔ (ابن اثیر، قصص الانبیاء ج ۴، ص ۲۶۰)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

يَازَارِعَ السَّيِئَاتِ اَنْتَ تَحْصُدُ شَوْكَهَا وَحَسَكَهَا.

اے برائیوں کے بونے والے تم نے اس کے کانٹے اور ٹھنیاں ہی کاٹنی ہیں۔ (قصص الانبیاء ج ۲، ص ۲۶۰)

﴿ابن عباس کی زبانی حضرت داؤد علیہ السلام کا اخلاق﴾

اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ اِبْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَ : لَا حَدِّثَنَّكَ بِحَدِيْثٍ كَانَ عِنْدِيْ فِي الْبَحْثِ مَخْزُوْنًا اِنْ شِئْتَ اَنْبَاتُكَ بِصَوْمِ دَاؤُدَ فَاِنَّهُ كَانَ صَوَّامًا قَوَّامًا وَ كَانَ شُجَاعًا لَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى وَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطُرُ يَوْمًا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَ اٰلِهٖ) اَفْضَلُ الصِّيَامِ دَاؤُدَ.

ایک شخص نے حضرت ابن عباس سے روزے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا میرے پاس روزے کے بارے میں ایک حدیث داؤد علیہ السلام کے روزے کی ہے۔ یقیناً وہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے اور دشمن کے معاملے میں استقامت اختیار کرتے۔ وہ اس قدر بہادر تھے کہ دشمن کے ساتھ مقابلے کے وقت کبھی فرار نہیں کیا۔ ہر دوسرے دن روزہ رکھتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ بہترین روزہ ہے۔

(ابن اثیر، قصص الانبیاء ج ۴، ص ۲۶۲)

﴿حضرت داؤد علیہ السلام کا راتوں کو گریہ کرنا﴾

وَ كَانَتْ لَهٗ رَكْعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ يَبْكِيْ فِيْهَا نَفْسَهٗ وَ يَبْكِيْ بِبُكَائِهٖ كُلُّ شَيْءٍ وَيَصْرِفُ بِصَوْتِهِ الْمَهْمُوْمُ وَالْمَحْمُوْمُ.

حضرت داؤد علیہ السلام رات کو ایک رکعت نماز پڑھ کر روتے جاتے تھے ان کے رونے سے ہر چیز اور ہر شخص روتے تھے اور داؤد علیہ السلام کی آواز سن کر بیمار اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بخار والے لوگوں کو آرام ملتا تھا۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۲۶۲)

﴿ملک الموت کے ساتھ ملاقات﴾

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ قَالَ : کَانَ دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْہِ غَیْرَۃً شَدِیْدَۃً فَکَانَ اِذَا خَرَجَ اَغْلَقَ الْاَبْوَابِ فَلَمْ یَدْخُلْ عَلٰی اَھْلِہٖ اَحَدٌ حَتّٰی یَرْجِعَ قَالَ : فَخَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَ غُلِّقَتِ الدَّارُ فَاَقْبَلَتْ اِمْرَاَتُہٗ تَطَّلِعُ اِلَی الدَّارِ فَاِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ وَسَطَ الدَّارِ فَقَالَتْ لِمَنْ فِی الْبَیْتِ : مِنْ اَیْنَ دَخَلَ ھٰذَا الرَّجُلُ وَالدَّارِ مُغْلَقَۃٌ وَاللّٰہِ لَنَفْتَضِحَنَّ بِدَاوٗدَ فَجَاءَ دَاوٗدُ فَاِذَا الرَّجُلُ قَائِمٌ فِیْ وَسَطِ الدَّارِ فَقَالَ لَہٗ دَاوٗدُ مَنْ اَنْتَ : فَقَالَ : اَنَا الَّذِیْ لَا اَھَابُ الْمُلُوْکَ وَلَا اَمْنَعُ مِنَ الْحِبَابِ فَقَالَ دَاوٗدُ : اَنْتَ وَاللّٰہِ اِذَنْ مَلَکُ الْمَوْتِ مَرْحَبًا بِاَمْرِ اللّٰہِ ثُمَّ مَکَثَ حَتّٰی قُبِضَتْ رُوْحُہٗ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت داؤد میں بے انتہا غیرت تھی وہ جب بھی گھر سے باہر جاتے تھے تو دروازے بند کر دیتے تھے اور جب تک وہ واپس نہ آتے ان کے گھر میں کوئی داخل نہیں ہوسکتا تھا ایک دن وہ گھر سے نکلے اور دروازہ بند کر کے چلے گئے تھوڑی دیر بعد ان کی بیوی نے گھر کے وسط میں ایک شخص کو کھڑے دیکھا تو گھر والوں سے پوچھا یہ کون ہے جو یہاں آیا ہے جبکہ گھر کے دروازے بھی بند ہیں بس آج ہم داؤد علیہ السلام کے سامنے رسوا ہوجائیں گے۔ اتنے میں داؤد علیہ السلام بھی آئے تو اس شخص کو گھر کے وسط میں کھڑے دیکھ کر پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں وہ ہوں جس کو بادشاہوں سے کوئی خوف نہیں اور کوئی بھی مجھ سے پردہ نہیں کرسکتا۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم تم ملک الموت ہو۔ خدا کے حکم کو خوش آمدید ہے۔ تھوڑی دیر ٹھہرے تھے کہ فرشتے نے روح قبض کی۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۲۶۴)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق: حضرت سلیمان علیہ السلام

حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعارف

حضرت سلیمان علیہ السلام کی شکر گزاری

قلب حکیم عطا کرنے کی دعا

حصول حکومت کے لیے دعا

ذاتی اور مہمانوں کا دسترخوان

مسکینوں کے ساتھ ہم نشینی

حضرت سلیمان علیہ السلام کی نظر میں ایک تسبیح کا ثواب

حضرت سلیمان علیہ السلام کا لباس، عبادت اور خوراک

چار خصوصیات

حضرت سلیمان علیہ السلام کی زنبیل بافی

حضرت سلیمان علیہ السلام کی غذا

بیٹے کو نصیحت

حضرت سلیمان علیہ السلام کا اعتکاف

حضرت سلیمان علیہ السلام کا روزہ

اخلاقی اور جسمانی خصوصیات

چیونٹی سے نصیحت طلب کرنا

چڑیا سے سبق حاصل کرنا

حضرت سلیمان علیہ السلام کا جلوس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعارف﴾

حضرت سلیمان علیہ السلام داؤد علیہ السلام بن ایسا بن عوبید، بن باعاز بن سالا نی بن نحسون بن عمیتا دام بن ارام بن خضروان بن فارض بن یہودا ابن یعقوب کے بیٹے ہیں۔ آپ ہبوط آدم کے ۴۳۹۱ سال بعد پیدا ہوئے۔ عبرانی زبان میں سلیمان کے معنی سلامتی کے ہیں۔ اپنے باپ کے گھر پرورش پائی اور وہیں رہے یہاں تک کہ ہبوط آدم کے ۴۴۰۳ سال بعد وارث سلیمان داؤد کے مصداق آپ علیہ السلام نے مسند اقتدار سنبھالی، ہوا آپ کے لیے مسخر تھی جیسے کہ قرآن مجید میں ہے کہ

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ تیز ہوا سلیمان کے حکم کے تابع تھی۔ (سورۂ انبیاء: آیت ۸۱)

اس طرح جن بھی ان کے زیر فرمان تھے۔

...وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ رَبِّهٖ بعض جن ان کی خدمت کرتے تھے۔ آپ کے پاس جن وانس کا لشکر موجود تھا۔ (سورۂ سبا: آیت ۱۲)

ارشاد ہوا:

وَ حُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ

اور سلیمان کے لیے جن وانس اور پرندوں کے لشکر جمع کئے گئے تھے اور پورے ضبط میں رکھے جاتے تھے۔ (سورۂ نمل: آیت ۱۷)

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ تب ہم نے اُس کے لئے ہوا کو مسخر کر دیا جو اُس کے حکم سے چلتی تھی۔ (سورۂ ص: آیت ۳۶)

لیکن اس تمام شان و شوکت اور جاہ و جلال کے باوجود وہ تھیلے بنا کر (زنبیل بافی) اپنی معاش کرتے تھے اور اپنے ہاتھوں کی محنت سے کماتے تھے۔ اپنی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رحلت سے قبل ایک دفعہ وہ اپنے تخت کے پاس اپنے عصا پر ٹیک لگائے کھڑے تھے اچانک روح قبض ہوگئی چونکہ کسی کو اجازت کے بغیر ان کے نزدیک جانے کی اجازت نہیں تھی۔ اس لیے ایک مدت تک اسی طرح رہے اور رعایا میں سے ہر ایک اپنے اپنے کام میں مشغول رہا یہاں تک کہ عصا کی لکڑی پر دیمک لگ گئی عصا ٹوٹ گیا اور سلیمان علیہ السلام گر گئے تب لوگوں نے سمجھا کہ سلیمان علیہ السلام وفات پا گئے جیسے کہ سورۂ سبا آیت ۴ میں ارشاد ہوا ہے: پھر جب ہم نے سلیمان کی موت کا فیصلہ کیا تو ان جنات کو سلیمان کی موت کی بات کسی نے نہ بتائی سوائے زمین پر چلنے والی دیمک کے جو ان کے عصا کو کھا رہی تھی پھر جب سلیمان زمین پر گرے تو جنوں پر بات واضح ہوگئی اگر وہ غیب جانتے تو ذلت کے اس عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔ حضرت سلیمان (علیہ السلام) کی وفات ہبوط آدم کے ۴۴۴۲ سال بعد ہوئی اس طرح ان کی عمر ۵۱ سال تھی۔ (ناسخ التواریخ، ہبوط آدم)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی شکرگزاری

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًا وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ بے شک ہم نے ہی داوٗد علیہ السلام کو علم عطا کیا تو دونوں نے کہا تمام تعریفیں خدا کے لیے ہیں جس نے ہمیں بہت سارے مومن بندوں پر فضیلت عطا کی۔ (سورۂ نمل: آیت ۱۵)

قلب حکیم عطا کرنے کی دعا

وَ جَمَعَ سُلَيْمَانَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ لِیُقَرِّبِ قُرْبَانًا فَقَرَّبَ اَلْفَ ذَبِیْحَةٍ فَرَاٰی سُلَیْمَانُ فِیْ لَیْلَةٍ كَانَ الرَّبَّ یَقُوْلُ لَهٗ: سَلْ مَا اَحْبَبْتَ لِاُعْطِیَكَ فَقَالَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سُلَیْمَانُ : اَنْتَ یَا رَبِّ اَنْعَمْتَ عَلٰی دَاوُدَ النِّعْمَۃَ الْعَظِیْمَۃَ وَ صَیَّرْتَ عَبْدَكَ سُلَیْمَانَ مَلِکًا بَعْدَہٗ فَاَعْطِنِیْ قَلْبًا حَکِیْمًا لَاَحْکُمَ بَیْنَ عِبَادِكَ بِالْعَدْلِ وَ اَفْھَمُ الْخَیْرَ وَالشَّرَّ.

حضرت سلیمان علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو جمع کر کے قربانی کرنا چاہی اور جمع کر کے ہزار قربانیاں ذبح کیں رات کو دیکھا کہ خداوند عالم فرماتا ہے۔ مانگو جو مجھ سے چاہتے ہو سلیمان علیہ السلام نے کہا میرے پالنے والے تو نے داؤد علیہ السلام کو اپنی نعمت عطا کی اور اس کے بعد مجھے حکومت عطا کی۔ پس تو مجھے حکمت والا دل عطا کر تا کہ تیرے بندوں کے درمیان حکمت کے ساتھ فیصلے کرسکوں اور مجھے اچھے برے کی تمیز عطا فرما۔

(تاریخ یعقوبی ج ۱، ص ۵۷)

﴿حصول حکومت کے لیے دعا﴾

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ کہا میرے پالنے والے میری بخشش فرما اور مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی اور کو نہ ملے بے شک تو عطا کرنے والا ہے۔ (سورۂ ص: آیت ۳۵)

﴿ذاتی اور مہمانوں کا دسترخوان﴾

قَالَ الصَّادِقُ عَلَیْہِ السَّلَامُ : کَانَ سُلَیْمَانُ عَلَیْہِ السَّلَامُ یُطْعِمُ اَضْیَافَہُ اللَّحْمَ بِالْحُوَّارَیِّ وَ عِیَالَہُ الْخُشْکَارَ وَ یَاْکُلُ ھُوَ الشَّعِیْرَ غَیْرَ مَنْخُوْلٍ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے مہمانوں کو چھنے ہوئے آٹے کی روٹی اور گوشت کھلاتے تھے۔ اپنے اہل و عیال کو بغیر چھنے ہوئے آٹے کی روٹی دیتے تھے جبکہ خود اپنے لیے بغیر چھنے ہوئے جَو کی روٹی رکھی ہوتی تھی۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۷۰، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿مسکینوں کے ساتھ ہم نشینی﴾

وَ کَانَ سُلَیْمَانُ اِذَا اَصْبَحَ تَصَفَّحَ وُجُوْہَ الْاَغْنِیَاءِ وَالْاَشْرَافِ حَتّٰی یَجِیْءَ اِلَی الْمَسَاکِیْنِ وَ یَقْعُدُ مَعَھُمْ وَ یَقُوْلُ : مِسْکِیْنٌ مَعَ الْمَسَاکِیْنِ.

جب صبح ہوتی تھی تو حضرت سلیمان علیہ السلام امیر اور بڑے لوگوں سے منہ پھیر کر چلے جاتے اور فقیروں اور مسکینوں کے پاس جا کر ان کے سامنے بیٹھتے اور کہتے تھے میں ایک مسکین ہوں مسکینوں کے ساتھ۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۲۰۳)

﴿حضرت سلیمان علیہ السلام کی نظر میں ایک تسبیح﴾

رُوِیَ اَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَرَّ فِیْ مَوْکِبِہٖ وَالطَّیْرُ تُظِلُّہٗ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَ عَنْ شِمَالِہٖ بِعَابِدٍ مِنْ عُبَّادِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالَ : وَاللّٰہِ یَا ابْنَ دَاوُدَ لَقَدْ اٰتَاکَ اللّٰہُ مُلْکًا عَظِیْمًا فَسَمِعَہٗ سُلَیْمَانُ فَقَالَ لَتَسْبِیْحَۃٌ فِیْ صَحِیْفَۃِ مُؤْمِنٍ خَیْرٌ مِمَّا اُعْطِیَ ابْنُ دَاوُدَ اِنَّ مَا اُعْطِیَ ابْنُ دَاوُدَ یَذْھَبُ وَ اِنَّ التَّسْبِیْحَۃَ تَبْقٰی.

کہا جاتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی سواری پر جا رہے تھے اور پرندے ان پر سایہ فگن تھے۔ جن و انس کا لشکر آپ کے دائیں بائیں تھا۔ ان کا گزر بنی اسرائیل کے ایک عابد کے پاس سے ہوا۔ اس نے کہا: اے داؤد علیہ السلام کے فرزند خدا نے تمھیں ایک عظیم سلطنت عطا کی ہے۔ یہ سن کر سلیمان علیہ السلام نے فرمایا لیکن ایک مومن کے عمر کی کتاب میں ایک تسبیح اس سے بہتر ہے جو داؤد علیہ السلام کے بیٹے کو دیا گیا ہے کیونکہ داؤد علیہ السلام کے بیٹے کو جو کچھ دیا گیا ہے وہ فنا ہونے والا ہے اور تسبیح باقی رہے گی۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۱۲۹)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت سلیمان علیہ السلام کا لباس، عبادت اور خوراک﴾

كَانَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ مَا هُوَ فِيْهِ مِنَ الْمُلْكِ يَلْبَسُ الشَّعْرَ وَ إِذَا جَنَّهُ اللَّيْلُ شَدَّ يَدَيْهِ إِلَى عُنُقِهِ فَلَا يَزَالُ قَائِمًا حَتّٰى يُصْبِحَ بَاكِيًا وَ كَانَ قُوْتُهُ مِنْ سَفَائِفِ الْخُوْصِ يَعْمَلُهَا بِيَدِهِ وَ إِنَّمَا سَأَلَ الْمُلْكَ لِيَقْهَرَ مُلُوْكَ الْكُفْرِ

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے اقتدار و حکومت کے باوجود ادنیٰ لباس پہنتے تھے جب رات ہوتی تھی تو اپنے ہاتھوں کو گلے میں ڈال دیتے کھڑے ہو کر صبح تک روتے رہتے تھے۔ اپنے گزر بسر کے لیے اخراجات چٹائیاں بُن کر حاصل کرتے تھے جنہیں اپنے ہاتھوں سے خرمے کی چھال سے بناتے تھے اور سلطنت و حکومت کو خدا سے کفر کے مقابلے کے لیے مانگا تھا۔ (بحار الانوار ج ۱۴، ص ۸۳، طبع جدید)

﴿چار خصوصیات﴾

عَنْ أَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أُوْتِيْنَا مَا أُوْتِيَ النَّاسُ وَ مَا لَمْ يُؤْتَوْا وَ عُلِّمْنَا مَا عُلِّمَ النَّاسُ وَ مَا لَمْ يُعَلَّمُوْا فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ فِي الْمَغِيْبِ وَ الْمَشْهَدِ وَ الْقَصْدِ فِي الْغِنٰى وَ الْفَقْرِ وَ كَلِمَةِ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَ الْغَضَبِ وَ التَّضَرُّعِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سلمان بن داود علیہ السلام نے کہا کہ لوگوں کو جو کچھ دیا گیا اور نہیں دیا گیا وہ سب کچھ ہمیں دیا گیا ہے اور جو کچھ لوگوں کو نہیں سکھایا گیا ہے ہمیں سکھایا گیا مگر میں نے ان تمام میں ان سے بہتر چیز کسی چیز کو نہ پایا:

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

۱۔ ظاہر اور باطن میں خوفِ خدا رکھنا۔

۲۔ تنگی اور کشائش میں قناعت کرنا۔

۳۔ غصہ اور خوشی کے موقع پر سچ بولنا۔

۴۔ ہر حالت میں خدا کے حضور تضرع کرنا۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۱۳۰، طبع جدید)

﴿حضرت سلیمان علیہ السلام کی زنبیل بافی﴾

وَ كَانَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْمَلُ الْقَفَافَ وَ يَبِيْعُهَا وَ يَأْكُلُ ثَمَنَهَا.

حضرت سلیمان خرمے کی چھال سے بوری بنا کر فروخت کرتے اور اس کی اجرت پر گزارہ کرتے تھے۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۴۳)

﴿حضرت سلیمان علیہ السلام کی غذا﴾

اَنَّ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ مُلْكِهٖ كَانَ يُطْعِمُ النَّاسَ لَذَائِذَ الْاَطْعِمَةِ وَ هُوَ يَأْكُلُ خُبْزَ الشَّعِيْرِ.

بے شک حضرت سلمان علیہ السلام اپنی سلطنت کے دوران اپنی رعایا اور لوگوں کو لذیذ ترین طعام کھلاتے تھے مگر خود جَو کی خشک روٹی پر قناعت کرتے تھے۔

(مجموعہ ورام ج ۱، ص ۱۵۳)

﴿بیٹے کو نصیحت﴾

قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِابْنِهٖ: يَا بُنَيَّ اِيَّاكَ وَ الْمِرَاءَ فَاِنَّهٗ لَيْسَتْ فِيْهِ مَنْفَعَةٌ وَ هُوَ يُهَيِّجُ بَيْنَ الْاِخْوَانِ الْعَدَاوَةَ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو وصیت کی بیٹے کبھی فخر و تکبر نہ کرنا کیونکہ اس کا فائدہ نہیں بلکہ یہ بھائیوں کے درمیان دشمنی اور عداوت کا سبب ہے۔

(مجموعہ ورام ج ۱، ص ۱۲)

﴿حضرت سلیمان علیہ السلام کا اعتکاف﴾

اِنَّ سُلَیۡمَانَ عَلَیۡہِ السَّلَامُ کَانَ یَعۡتَکِفُ فِیۡ مَسۡجِدِ بَیۡتِ الۡمُقَدَّسِ السَّنَۃَ وَالسَّنَتَیۡنِ وَالشَّھۡرَ وَالشَّھۡرَیۡنِ وَاَقَلَّ وَاَکۡثَرَ یُدۡخِلُ فِیۡہِ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ وَ یَتَعَبَّدُ فِیۡہِ۔

حضرت مسجد بیت المقدس میں اعتکاف مہینے سال دو سال کرتے تھے کبھی مہینہ اور دو مہینہ کرتے تھے یا کبھی کم یا کبھی زیادہ بھی ہوتا تھا۔ اپنے لیے کھانا پینا لے کر وہاں چلے جاتے اور عبادت خدا میں مشغول رہتے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۱۴۱، طبع جدید)

﴿حضرت سلیمان علیہ السلام کا روزہ﴾

وَاِنۡ شِئۡتَ اَنۡبَاُئُکَ بِصَوۡمِ اِبۡنِہٖ سُلَیۡمَانَ فَاِنَّہٗ کَانَ یَصُوۡمُ مِنۡ اَوَّلِ الشَّھۡرِ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَمِنۡ وَسَطِہٖ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَمِنۡ اٰخِرِہٖ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ یَسۡتَفۡتِحُ الشَّھۡرَ بِصِیَامٍ وَوَسَطَہٗ بِصِیَامٍ وَ یَخۡتِمُہٗ بِصِیَامٍ۔

(ابن عباس نے کہا ہے) اگر تم چاہو تو میں ان کے بیٹے سلیمان علیہ السلام کے روزے کے بارے میں بتا دوں آپ مہینے کے پہلے تین دن، درمیان میں تین دن اور آخر میں تین دن روزہ رکھتے تھے یعنی مہینے کا افتتاح روزے سے کرتے درمیان میں روزہ رکھتے اور آخری دن بھی روزہ رکھتے تھے۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۴، ص ۲۶۲)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿اخلاقی اور جسمانی خصوصیات﴾

كَانَ سَلَيْمَانُ اَبْيَضًا جَسِيمًا وَضِيئًا جَمِيلًا كَثِيْرَ الشَّعْرِ يَلْبِسُ مِنَ الثِّيَابِ الْبَيْضِ وَ كَانَ خَاشِعًا مُتَوَاضِعًا يُخَالِطُ الْمَسَاكِيْنَ وَ يُجَالِسُهُمْ وَ يَقُوْلُ مِسْكِيْنَ جَالِسُ مِسْكِيْنًا وَكَانَ اَبُوْهُ فِيْ اَيَّامِ مُلْكِهٖ يُشَاوِرُهُ فِيْ كَثِيْرٍ مِنْ اُمُوْرِهٖ مَعَ صِغَرِ سِنِّهٖ وَوُفُوْرِ عَقْلِهٖ وَعِلْمِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ (وَاٰلِهٖ) وَسَلَّمَ.

حضرت سلیمان علیہ السلام کا چہرہ سفید، روشن اور خوبصورت تھا بال گھنے تھے سفید کپڑے پہنتے تھے۔ منکسر المزاج اور متواضع تھے مسکینوں کے ساتھ رہتے تھے ان کے والد بزرگوار حکومت کے دوران بہت سے امور میں ان کی رائے لیتے اور مشورہ کرتے تھے باوجود اس کے کہ آپ کم عمر تھے مگر ان کا عقل وعلم بہت تھا۔

خدا کی طرف سے درود نازل ہو ان پر اور ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کی آل پاک پر۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۲۶۰)

﴿چیونٹی سے نصیحت طلب کرنا﴾

اِنَّ سُلَيْمَانَ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَهَا اَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسَاكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ وَ جُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ نَزَلَ عَلَيْهَا وَ قَالَ اِئْتُوْنِيْ بِهَا فَاَتَوْهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا لِمَ حَذَّرْتَ النَّمْلَ هَلْ سَمِعْتُمْ اِنِّيْ ظَالِمٌ اَمَا عَلِمْتُمْ اَنِّيْ نَبِيَّ عَدْلٍ فَلِمَ قُلْتَ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمَانُ وَ جُنُوْدُهٗ قَالَتِ النَّمْلَةُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلِيْ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ مَعَ اَنِّيْ مَا اَرَادْتُ حَطْمَ النُّفُوْسِ وَ اِنَّمَا اَرَادْتُ حَطْمَ الْقُلُوْبِ خَشِيْتُ اَنْ يَتَمَنِّيْنَ مَا اُعْطِيْتَ فَيَفْتَتَنَّ وَ يَشْتَغِلْنَ بِالنَّظَرِ اِلَيْكَ عَنِ التَّسْبِيْحِ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَقَالَ لَهَا عِظِينِيْ فَقَالَتْ لَهُ النَّمْلَةُ هَلْ عَلِمْتَ لِمَ سُمِّيَ اَبُوْكَ دَاوُدَ قَالَتْ لِاَنَّهُ دَاوٰى جَرَاحَةَ قَلْبِهٖ ثُمَّ قَالَتْ وَ هَلْ تَدْرِيْ لِمَ سُمِّيْتَ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا قَالَتْ لِاَنَّكَ سَلِيْمٌ رَكَنْتَ اِلٰى مَا اُوْتِيْتَ بِسَلَامِهٖ صَدْرِكَ وَ حَقَّ لَكَ اَنْ تَلْحَقَ بِاَبِيْكَ دَاوُدَ ثُمَّ قَالَتْ اَتَدْرِيْ لِمَ سَخَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَكَ الرِّيْحَ قَالَ لَا قَالَتْ لِيُخْبِرُكَ اَنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا رِيْحٌ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا مُتَعَجِّبًا وَقَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدِيَ الْاٰيَةِ.

جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے چیونٹی کی آواز سنی جب اس نے کہا اے چیونٹیو! اپنے بلوں میں داخل ہو جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ سلیمان علیہ السلام اور اس کا لشکر تمہیں کچل ڈالے۔ آپ سواری سے اترے اور حکم دیا کہ اس چیونٹی کو حاضر کیا جائے۔ جب اسے لایا گیا تو فرمایا تم چیونٹیوں کو کیوں ڈرا رہے ہو کیا تم نے سنا ہے کہ میں ظالم ہوں؟ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں ایک عادل پیغمبر ہوں۔

چیونٹی نے کہا کچلنے سے مراد بدن نہیں بلکہ دل تھے میں اس چیز سے ڈر گئی کہ یہ چیونٹیاں کہیں اس کی آرزو نہ کریں جو آپ کو عطا کیا گیا ہے اور جاہ و جلال میں محو ہو کر تسبیح نہ بھول جائیں۔

سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ مجھے کوئی نصیحت کریں تو چیونٹی نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے والد کا نام داؤد کیوں رکھا گیا تھا؟

اس لیے کہ وہ دلوں کے زخموں کا علاج کرتے تھے پھر پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ آپ کا نام سلیمان علیہ السلام کیوں رکھا گیا ہے انہوں نے کہا: نہیں! تو چیونٹی نے کہا اس لیے کہ آپ دل کی سلامتی سے بہرہ مند ہیں اور اپنے باپ کے ساتھ ہی محشور ہو جاؤ گے۔

اس کے بعد کہا اے سلیمان علیہ السلام کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے لیے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اللہ نے ہوا کو کیوں مسخر کیا ہے؟ اس لیے کہ آپ کو بتا دیا جائے کہ ساری دنیا ہوا ہی ہے۔ یہ سن کر سلیمان علیہ السلام تعجب سے ہنس پڑے اور کہا خداوندا مجھے اس نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما جو تو نے مجھے اور میرے والد کو عطا کی ہے۔

(ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۲۶۴)

﴿چڑیا سے سبق حاصل کرنا﴾

اَنَّ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاٰى عُصْفُوْرًا يَقُوْلُ لِعُصْفُوْرَتِهٖ : لِمَ تَمْنَعِيْنَ نَفْسَكِ مِنِّيْ وَلَوْ شِئْتُ اَخَذْتُ قُبَّةَ سُلَيْمَانَ بِمِنْقَارِيْ فَاَلْقَيْتُهَا فِي الْبَحْرِ فَتَبَسَّمَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ كَلَامِهٖ ثُمَّ دَعَاهُمَا وَقَالَ لِلْعُصْفُوْرِ : اَ تُطِيْقُ اَنْ تَفْعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ الْمَرْءَ قَدْ يُزَيِّنُ نَفْسَهُ وَ يُعَظِّمُهَا عِنْدَ زَوْجَتِهٖ وَالْمُحِبُّ لَا يُلَامُ عَلٰى مَا يَقُوْلُ.

فَقَالَ لِلْعُصْفُوْرَةِ لِمَ تَمْنَعِيْهِ مِنْ نَفْسِكِ وَ هُوَ يُحِبُّكِ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ مُحِبًّا وَ لٰكِنَّهٗ مُدَّعٍ يُحِبُّ مَعِيْ غَيْرِيْ فَاَثَّرَ كَلَامُ الْعُصْفُوْرَةِ فِيْ قَلْبِ سُلَيْمَانَ وَ بَكٰى بُكَاءً شَدِيْدًا وَاحْتَجَبَ عَنِ النَّاسِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَدْعُوْ اللّٰهَ اَنْ يُفَرِّغَ قَلْبَهٗ لِمَحَبَّتِهٖ وَ اَنْ لَا يُخَالِطَهَا بِمَحَبَّةِ غَيْرِهٖ.

حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک چڑے کو جو اپنی چڑیا سے کہہ رہا تھا کہ تم اپنے نفس کو مجھ سے کیوں روک رہی ہو؟ جبکہ میں چاہوں تو سلیمان کے قبے کو اپنی چونچ سے اٹھا کر سمندر میں ڈال سکتا ہوں یہ سن کر سلیمان ہنسے اور چڑے سے کہا کیا تم ایسا کر سکتے ہو؟ چڑے نے کہا نہیں اے اللہ کے رسول علیہ السلام لیکن خدا ہر نر کے لیے یہ پسند کرتا ہے کہ وہ اپنی مادہ کو اپنی بڑائی کا احساس دلائے۔ کسی عاشق کو اس کی محبت کی وجہ سے ملامت نہیں کی جا سکتی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے چڑیا سے کہا کیوں اس کی ضرورت پوری نہیں کرتی جبکہ وہ تمہیں دوست رکھتا ہے اور محبت کرتا ہے اس نے کہا اے اللہ کے رسول علیہ السلام یہ عاشق نہیں بلکہ صرف دعویٰ کرتا ہے اور محبت میرے علاوہ اور کسی سے کرتا ہے۔ چڑیا کی بات نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دل پر اتنا اثر کیا کہ چالیس دنوں تک خلوت میں رہے اور یہ دعا مانگتے رہے کہ ان کے دل میں خدا کی محبت آئے اور اس کے ساتھ کسی اور چیز کی ملاوٹ نہ ہو۔

(نعمت اللہ جزائری، قصص الانبیاء ص ۴۱۸)

﴿حضرت سلیمان علیہ السلام کا جلوس﴾

كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ (ع) يُوْضَعُ لَهُ سِتَّمِأَةِ كُرْسِيٍّ ثُمَّ يَجِيْءُ اَشْرَافُ الْاِنْسِ فَيَجْلِسُوْنَ مِمَّا يَلْيِهِ ثُمَّ يَجِيْءُ اَشْرَافُ الْجِنِّ فَيَجْلِسُوْنَ مِمَّا يَلِي الْاِنْسُ ثُمَّ يَدْعُوا الطَّيْرَ فَتُظِلُّهُمْ ثُمَّ يَدْعُوا الرِّيْحَ فَتَحْمِلُهُمْ.

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار اور جلوس کی حالت یہ تھی کہ ان کے لیے چھ سو کرسیاں رکھ دی جاتیں جہاں انسانوں کے معززین آ کر بیٹھ جاتے اس کے بعد درباری جن آ جاتے اور انسانوں کے ساتھ بیٹھ جاتے اس کے بعد پرندے آ کر سر پر سایہ فگن ہو جاتے اس کے بعد ہوا کو انہیں لے جانے کا حکم ملتا تھا۔

(تاریخ طبری ج ۱، ص ۳۴۵)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت دانیال علیہ السلام

حضرت دانیال علیہ السلام کا تعارف

حضرت دانیال علیہ السلام اور رزق کا احترام

حضرت دانیال علیہ السلام کا بخت نصر کو سجدہ نہ کرنا

حضرت دانیال حکیم اور صدیق تھے

حضرت دانیال علیہ السلام کی شکر گزاری

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت دانیال علیہ السلام کا تعارف﴾

حضرت دانیال علیہ السلام بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ہیں، کوروش کبیر اور ہخامش بادشاہ داریوش بزرگ کے ہمعصر اور حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل میں سے تھے ۶۰۶ سال قبل مسیح بخت نصر کے ہاتھوں گرفتار ہوئے اور بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے ساتھ بابل بھیجے گئے۔

آپ کا سال وفات معلوم نہیں لیکن اتنا پتہ چلتا ہے کہ آپ عزیز پیغمبر کے ہمعصر تھے۔ بخت نصر کی موت کے بعد حضرت دانیال علیہ السلام کو اسفندیار کے بیٹے بہمن کے ذریعے بیت المقدس لے جایا گیا۔ وہاں سے آپ اہواز چلے گئے اور شوش میں وفات پائی۔ علم رمل اور تعبیر خواب کے علوم آپ سے منسوب ہیں۔

(لغت نامہ دہخدا بحوالہ قاموس الاعلام ترکی)

ناسخ التواریخ میں آپ کی ولادت ہبوط آدم کے ۴۸۱۷ سال بعد ہوئی۔

آپ ۱۲ سال کی عمر میں بخت نصر کے ہاتھوں گرفتار ہوئے تھے۔

﴿حضرت دانیال علیہ السلام اور رزق کا احترام﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ: اَکْرِمُوا الْخُبْزَ فَاِنَّهٗ قَدْ عَمِلَ فِیْهِ مَا بَیْنَ الْعَرْشِ اِلَی الْاَرْضِ وَمَا فِیْهَا مِنْ کَثِیْرٍ مِنْ خَلْقِهٖ ثُمَّ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ: اَلَا اُحَدِّثُکُمْ قَالُوْا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللهِ فِدَاكَ الْاٰبَاءُ وَالْاُمَّهَاتُ فَقَالَ اِنَّهٗ کَانَ نَبِیٌّ فِیْمَا کَانَ قَبْلَکُمْ یُقَالُ لَهٗ دَانِیَالُ وَاِنَّهٗ اَعْطٰی صَاحِبَ مِعْبَرٍ رَغِیْفًا لِکَیْ یَعْبُرَ بِهٖ فَرَمٰی صَاحِبُ الْمِعْبَرِ بِالرَّغِیْفِ وَقَالَ: مَا اَصْنَعُ بِالْخُبْزِ هٰذَا الْخُبْزُ عِنْدَنَا قَدْ یُدَاسُ بِالْاَرْجُلِ فَلَمَّا رَاٰی دَانِیَالُ ذٰلِكَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مِنْهُ رَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْرِمِ الْخُبْزَ فَقَدْ رَاَيْتَ يَا رَبِّ مَا صَنَعَ هٰذَا الْعَبْدُ وَمَا قَالَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے لوگو! روٹی کی قدر کرو کیونکہ زمین اور آسمان کے درمیان موجود تمام عوامل اور بہت ساری مخلوق صرف اسی کے لیے کام کرتے ہیں۔ اس کے بعد ان لوگوں سے کہا کیا میں تمہیں ایک حدیث کی خبر نہ دوں؟ سب نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا تم لوگوں سے پہلے کے زمانے میں ایک نبی گزرے ہیں ان کا نام دانیال علیہ السلام ہے۔

ایک دفعہ انہوں نے کسی سرحد سے گزرتے ہوئے کسٹم والے کو ایک روٹی دی تاکہ وہاں سے گزرے یہ دیکھ کر کسٹم والے نے روٹی دور پھینک دی اور کہا میں اس سے کیا کروں اسے تو ہمارے ہاں کے لوگ پاؤں سے پامال کرتے ہیں۔ جب حضرت دانیال علیہ السلام نے یہ دیکھا تو ہاتھ اوپر اٹھا کر کہا میرے معبود! رزق کی قدر کی جاتی ہے مگر تو نے دیکھا اس شخص نے کیا اور کیا کہا۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۳۷۷، طبع جدید)

﴿حضرت دانیال علیہ السلام کا بخت نصر کو سجدہ نہ کرنا﴾

إِنَّ بَخْتَ النَّصَّرِ رَاٰى رُؤْيَا عَجِيْبَةً فَاَفْزَعَتْهُ فَسَاَلَ عَنْهَا السَّحَرَةَ وَالْكَهَنَةَ فَعَجَزُوْا عَنْ تَفْسِيْرِهَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ دَانِيَالَ وَ كَانَ فِي السِّجْنِ مَعَ اَصْحَابِهٖ وَ قَدْ اَحَبَّهُ صَاحِبُ السِّجْنِ وَاَعْجَبَ بِهٖ لِمَا رَاٰى مِنْ حُسْنِ سَمْتِهٖ وَ هِدَايَتِهٖ فَقَالَ دَانِيَالَ لِصَاحِبِ السِّجْنِ اِنَّكَ قَدْ اَحْسَنْتَ اِلَيَّ وَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ قَدْ رَاٰى رُؤْيَا فَدَلَّهُ عَلَيَّ لِاُعَبِّرَهَا لَهُ فَجَاءَ السَّجَّانُ وَ اَخْبَرَ بُخْتَنَّصَرَ بِقِصَّةِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دَانِیَالَ فَقَالَ : عَلَیَّ بِهٖ وَ کَانَ لَا یَقِفُ بَیْنَ یَدَیْهِ اَحَدٌ اِلَّا سَجَدَلَهٗ فَاَتَوْا بِهٖ فَقَامَ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلَمْ یَسْجُدْ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ مَا الَّذِیْ مَنَعَكَ مِنَ السُّجُوْدِ لِیْ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ لِیْ رَبًّا اٰتَانِیَ الْعِلْمَ وَالْحِکْمَةَ وَ اَمَرَنِیْ اَنْ لَا اَسْجُدَ اِلَّا لَهٗ فَخَشَیْتُ اِنْ سَجَدْتُ لِغَیْرِهٖ اَنْ یَنْزَعَ مِنِّی الْعِلْمَ الَّذِیْ اٰتَانِیْ وَ یُهْلِکَنِیْ.

ایک دفعہ بخت نصر نے ایک تعجب انگیز خواب دیکھا اور اپنے کاہنوں اور ساحروں سے اس کی تعبیر پوچھی تو سب اس کی تعبیر بتانے سے عاجز آ گئے۔ اس کی اطلاع جب حضرت دانیال علیہ السلام کو ملی جبکہ وہ اور ان کے ساتھی زندان میں تھے اور زندان کا نگران حضرت دانیال علیہ السلام کی فضیلتوں اور اخلاق کی وجہ سے آپ کا بڑا احترام کرتا تھا۔ اس لیے حضرت دانیال علیہ السلام نے ان سے کہا آپ میرے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں آپ کے مالک نے ایک خواب دیکھا ہے اور اس کی تعبیر جاننے کی طلب میں ہے اس کی رہنمائی میری طرف کریں تاکہ میں اس کے خواب کی تعبیر بتا دوں۔

قیدخانے کے نگراں نے بخت نصر کے پاس جا کر ذکر کیا تو اسی وقت بخت نصر نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس بھیج دو۔ یہ بات یاد رہے کہ بخت نصر کے پاس جو بھی آتا تھا وہ بخت نصر کو سجدہ کرتا تھا لیکن جب حضرت دانیال علیہ السلام اس کے پاس پہنچے تو سجدہ نہیں کیا اور کھڑے رہے یہ دیکھ کر بخت نصر نے کہا تم نے مجھے سجدہ نہیں کیا؟ حضرت دانیال علیہ السلام نے کہا میرا خدا وہ ہے جس نے مجھے علم و حکمت عطا کی ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں اس کے علاوہ اور کسی کو سجدہ نہ کروں۔ اس لیے میں نے سجدہ نہیں کیا اگر میں سجدہ کروں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا علم چھین لے اور مجھے ہلاک کر دے۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۳۰۲)

﴿حضرت دانیال علیہ السلام حکیم اور صدیق تھے﴾

عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِیِّ عَنِ الْبَاقِرِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ قَالَ: سَاَلْتُهٗ عَنْ تَعْبِیْرِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الرُّؤْیَا عَنْ دَانِیَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَهُوَ صَحِیْحٌ قَالَ: نَعَمْ کَانَ یُوْحیٰ اِلَیْهِ وَ کَانَ نَبِیًّا وَ کَانَ مِمَّنْ عَلَّمَهُ اللّٰهُ تَاْوِیْلَ الْاَحَادِیْثِ وَ کَانَ صِدِّیْقًا حَکِیْمًا وَ کَانَ وَاللّٰهِ یَدِیْنُ بِمَحَبَّتِنَا اَهْلَ الْبَیْتِ قَالَ: جَابِرٌ بِمَحَبَّتِکُمْ اَهْلَ الْبَیْتِ قَالَ: اِیْ وَاللّٰهِ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ وَلَا مَلَكٍ اِلَّا وَ کَانَ یَدِیْنُ بِمَحَبَّتِنَا.

جابر جعفی نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے امام سے حضرت دانیال علیہ السلام اور خواب کی تعبیر کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ وہ تعبیر کا علم جانتے تھے، انہیں خدا کی طرف سے وحی آئی تھی، وہ نبی تھے، خدا نے انہیں خواب کی تعبیر کا علم سکھایا تھا وہ صدیق اور حکیم تھے اور خدا کی قسم وہ ہم اہلبیت کی محبت رکھتے تھے۔ میں نے پوچھا آپ اہلبیتؑ کی؟ فرمایا خدا کی قسم ہاں کوئی نبی یا کوئی فرشتہ ایسا نہیں جو ہماری محبت کا اقرار کرنے والا نہ ہو۔ (بحار الانوار ج ۱۴، ص ۳۷۱، طبع جدید)

حضرت دانیال علیہ السلام کی شکرگزاری

ضَرَّا بُخْتُ نَصَّرُ اَسَدَیْنِ فَاَلْقَاهُمَا فِیْ جُبٍّ وَ جَاءَ بِدَانِیَالَ فَاَلْقِیَ عَلَیْهِمَا یُهَیِّجَاهُ فَمَکَثَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اشْتَهیٰ مَا یَشْتَهِی الْاٰدَمِیُّوْنَ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاَوْحیٰ اللّٰهُ اِلیٰ اَرْمِیَا وَ هُوَ بِالشَّامِ اَنْ اَعْدَدَ طَعَامًا وَ شَرَابًا لِدَانِیَالَ فَقَالَ: یَا رَبِّ اَنَا بِالْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ وَ دَانِیَالُ بِاَرْضِ بَابَلَ مِنْ اَرْضِ الْعِرَاقِ فَاَوْحیٰ اللّٰهُ اِلَیْهِ اَنْ اَعْدِدْ مَا اَمَرْنَاكَ بِهٖ فَاَنَا سَنُرْسِلُ مَنْ یَحْمِلُكَ وَیَحْمِلُ مَا اَعْدَدْتَ فَفَعَلَ وَ اَرْسَلَ اِلَیْهِ مَنْ حَمَلَهُ وَ حَمَلَ مَا اَعَدَّهُ وَقَفَ عَلیٰ رَاْسِ الْجُبِّ فَقَالَ دَانِیَالَ: مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا اَرْمِیَا فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ اَرْسَلَنِیْ اِلَیْكَ رَبُّكَ قَالَ وَقَدْ ذَکَرَنِیْ رَبِّیْ قَالَ: نَعَمْ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بخت نے ایک کنویں میں دو شیر ڈال دیئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو بھی اس کنویں میں ڈال دیا تا کہ یہ شیر آپ کو چیر پھاڑ کھائیں مگر ان شیروں نے آپ پر حملہ نہیں کیا جب تک خدا نے چاہا۔ آپ کنویں میں رہے۔ ایک مدت کے بعد آپ کو بھوک لگی جیسے دوسرے افراد کو بھوک اور پیاس لگتی ہے۔ اسی وقت خداوند عالم نے ارمیاہ نبی کو جو اس وقت شام میں تھے وحی فرمائی کہ دانیال علیہ السلام کے کھانے پینے کے لیے کچھ تیار کرے ارمیاہ نے کہا خداوندا میں شام میں ہوں اور دانیال عراق میں وحی آئی ہم نے جس پیغمبر کا حکم دیا ہے اسے پورا کرو۔

اپنے قاصد کو بھیجیں گے جو تجھے اور سامان کو وہاں پہنچائے گا۔ انہوں نے کھانا تیار کیا اتنے میں خدا کا فرستادہ بھی آ گیا جس نے ارمیاہ نبی اور کھانے کو اٹھا کر کنویں کے منڈھیر پر پہنچایا دانیال علیہ السلام نے کنویں کے اوپر کسی کو دیکھ کر پوچھا تم کون ہو؟ فرمایا میں ارمیاہ نبی ہوں۔ پوچھا آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ فرمایا مجھے خدا نے تمہارے پاس بھیجا ہے دانیال علیہ السلام نے پوچھا کیا خدا نے مجھے یاد کیا ہے؟ کہا ہاں تو اس وقت دانیال علیہ السلام نے یوں شکر کیا۔ تمام تعریفیں اس لیے ہیں جو امید رکھنے والوں کو جواب دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اس پروردگار کے جو اس پر بھروسہ کرے اسے کسی دوسرے کے حوالے نہیں کرتا۔ تمام تعریفیں اس خدا کے لیے جو احسان کا بدلہ احسان سے دیتا ہے تمام تعریفیں اس خدا کے لیے جس نے نجات کو صبر کا بدلہ قرار دیا ہے۔ تمام تعریفیں اس لیے اللہ کے جو سختی کے بعد کشائش دیتا ہے۔ تمام تریفیں اس اللہ کے لیے جو ہماری بد اعمالیوں اور بدگمانیوں کے وقت ہمیں محفوظ رکھتا ہے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے جو اس وقت ہمارے لیے امید اور سہارا ہے جب ہمارے لیے تدبیریں بے کار ہو جاتی ہیں۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۳۱۵)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت یونس علیہ السلام

حضرت یونس علیہ السلام کا تعارف

حضرت یونس علیہ السلام نے اندھیرے میں جو ذکر پڑھا

خطا کا اعتراف

امتحان پر پورا اترنا

مچھلی کے پیٹ میں تسبیح

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت یونس علیہ السلام کا تعارف﴾

حضرت یونس علیہ السلام کی ولادت ہبوط آدم کے ۴۸۰۷ سال بعد ہوئی آپ بنی اسرائیل کے پیغمبروں میں سے ہیں وَاِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ بے شک یونس مرسلین میں سے ہیں۔ (سورۂ صافات : آیت ۱۳۹)

آپ حضرت الیاس علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت الیاس علیہ السلام کے ناموں میں سے ایک اتیای ہے جس کے عربی معنی متی ہے اس لیے حضرت یونس علیہ السلام کو متی بھی کہتے ہیں۔

آپ کی کتاب پند و نصائح پر مشتمل تھی۔ آپ کا ایک عجیب واقعہ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :

جب انہوں نے اپنے لوگوں سے فرار کرنا چاہا اور تونس کے ایک شہر ترلیس جانے کا ارادہ کیا اور سمندر کے کنارے پہنچے تو قرآن کی گواہی کے مطابق :

اِذْاَبَقَ اِلَی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○ جب بھری کشتی کی طرف بھاگے۔

(سورۂ صافات : آیت ۱۴۰)

اور کشتی میں پہنچے تو کشتی روانہ ہوئی اچانک تیز ہوائیں چلیں اور کشتی ڈولنے لگی۔ تمام کشتی والے پریشان ہو گئے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا سمندر میں طوفان کی وجہ میں ہوں، مجھے دریا میں پھینک دو طوفان تھم جائے گا۔ لوگوں نے کہا ہم خدا کے پیغمبروں کے ساتھ ایسی گستاخی نہیں کر سکتے حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا جب تک میں سمندر میں غرق نہیں ہوں گا یہ طوفان نہیں تھمے گا اگر تم لوگوں کو یقین نہیں آتا ہے تو قرعہ کرو۔ لوگوں نے قرعہ کیا تو قرعہ یونس علیہ السلام کے نام نکلا لوگوں نے نہ مانا اور آخر کار تین مرتبہ قرعہ نکالا گیا تو تینوں دفعہ یونس علیہ السلام کا نام نکلا مجبور ہو کر آپ علیہ السلام کو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سمندر میں پھینکا گیا۔ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ وَهُوَ مُلِيْمٌ ○ ایک وہیل مچھلی انہیں نگل گئی مچھلی کے پیٹ میں آپ نے یوں تسبیح بیان کی جیسے قرآن نے بیان کیا ہے۔

اور جب ذوالنون اپنی قوم سے ناراض ہو کر چلے گئے اور یہ گمان کر لیا کہ ہم ان پر قدرت نہیں رکھتے تھے لیکن جلد ہی انہوں نے مچھلی کے پیٹ کے اندر یہ تسبیح شروع کی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو منزہ اور پاک ہے میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔ (سورۂ انبیاء: آیت ۸۷)

ہم نے پھر ان کی دعا قبول کی اور غم و الم سے نجات دی اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔ (سورۂ آیت ۸۷)

ہم نے ان کو صحرا میں پھینکوا دیا اور وہ بہت ہی بیمار تھے اس کے چند دن بعد صحت مند ہو کر دوبارہ ماموریت پر نینوا جانے کا حکم ہوا۔ وہ اسی وقت اٹھ کر چلے گئے اب کے یونس علیہ السلام کی قوم ان پر ایمان لائی اور ایک مقررہ وقت تک انہیں فائدہ اٹھانے کا موقع دیا۔

آخرکار حضرت یونس علیہ السلام لوگوں کے ایمان لانے کے بعد مصر چلے گئے اور باقی عمر گوشہ نشینی میں گزاری۔

﴿حضرت یونس علیہ السلام نے اندھیرے میں جو ذکر پڑھا﴾

وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُـْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ○ یاد کرو یونس علیہ السلام کے حالات کا کہ جب اپنی قوم سے ناراض ہو کر چلے گئے اور یہ گمان کیا ہم ان پر قدرت نہیں رکھتے لیکن جلد ہی اندھیرے میں پکارنا شروع کیا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو منزہ ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بے شک میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ پس ہم نے ان کی دعا قبول اور غم سے نجات دی اسی طرح ہم مومنوں کو نجات دیتے ہیں۔ (سورۂ انبیاء: آیات ۸۷ ۔ ۸۸)

﴿خطا کا اعتراف﴾

فَسَارَ حَتّٰی رَکِبَ فِیْ سَفِیْنَۃٍ فَاَصَابَ اَھْلَھَا عَاصِفٌ مِنَ الرِّیْحِ وَقِیْلَ بَلْ وَقَفَتْ فَلَمْ تَسِرْ فَقَالَ مَنْ فِیْھَا : ھٰذَا بِخَطِیْئَۃَ اَحَدِکُمْ فَقَالَ یُوْنُسَ ھٰذِا بِخَطِیْئَتِیْ فَاَلْقُوْنِیْ فِی الْبَحْرِ.

حضرت یونس علیہ السلام چلتے رہے یہاں تک کہ سمندر کے کنارے پہنچے اور کشتی میں سوار ہوئے تو کشتی کو طوفان نے گھیرا اور کشتی حرکت نہ کر سکی تو بعضوں نے کہا کہ تم میں سے کسی نے کوئی گناہ کیا ہے؟ یہ سن کر حضرت یونس علیہ السلام نے فرمایا ہاں! یہ میری خطا کی وجہ سے ہے مجھے دریا میں پھینک دو۔

(ابن اثیر، کامل التاریخ ج ۱، ص ۳۶۱)

﴿امتحان پر پورا اترنا﴾

فَامْتَحَنَ بِالْاِلْقَاءِ فِی الیَمِّ وَالتِقَامِ الْحُوْتِ لَہُ فَلَمْ یَتَزَعْزَعُ اِیْمَانُہٗ وَلَا اِخْتَلَّ حَبْلُ وَصَالِہٖ بِرَبِّہٖ وَلَا انْفَصَلَ عَنْ خِدْمَۃِ سَیِّدَہٖ.

حضرت یونس علیہ السلام کو سمندر میں پھینک کر اور مچھلی کے پیٹ میں جگہ دے کر امتحان لیا گیا مگر ان کے ایمان میں کوئی لغزش نہیں آئی اور نہ ہی خدا سے رابطے میں کوئی فرق آیا اور مسلسل اپنے خدا کی خدمت (عبادت) میں رہتے تھے۔

(الانبیاء ص ۴۵۸)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿مچھلی کے پیٹ میں﴾

فَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ يُسَبِّحُ اللّٰهَ وَيُقَدِّسُهٗ خَائِفًا سَطْوَتَهٗ وَنَكَالِهٖ مُتَفَانٍ فِيْ ذَاتِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْجَبَّارِ لَا يَرٰى غَيْرَ اللّٰهِ وَلَا يَرْجُوْا غَيْرَهٗ وَلَا حَبِيْبَ لَهٗ غَيْرُهٗ فَكَانَ خَوْفُهٗ مِنْ رَبِّهٖ بَالَغَ الْحَدَّ لَا يَخْطُرُ بِبَالِ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ فَعَلَيْهِ وَعَلٰى نَبِيِّنَا وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَرَحْمَتُهٗ وَبَرَكَاتُهٗ.

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں اللہ کی تسبیح اور تقدیس کرتے رہے خدا کی ہیبت و وقار اور شان وشوکت سے خائف تھے اور فنا فی اللہ کی منزل پر تھے۔ نہ کسی غیر خدا کو دیکھتے تھے اور نہ ہی کسی سے امید رکھتے تھے اور انسانی فکر سے زیادہ خوفِ خدا رکھتے تھے۔ خداوندا! ان پر ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور ان کی آل پر درود وسلام ہو۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت زکریا علیہ السلام

حضرت زکریا علیہ السلام کا تعارف

حضرت زکریا علیہ السلام اور پوشیدہ آواز

حضرت زکریا علیہ السلام اور اس کے گھر والوں کا اخلاق

راتوں کو بیداری اور مناجات

حضرت زکریا علیہ السلام اور محنت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت زکریا علیہ السلام کا تعارف

حضرت زکریا علیہ السلام ''اذن'' یا اذان کے بیٹے ہیں جن کا نسب حضرت داؤد علیہ السلام سے ملتا ہے آپ ہبوط آدم کے ۵۰۷۷ سال بعد پیدا ہوئے۔

حضرت زکریا علیہ السلام بنی اسرائیل میں بیت المقدس میں خدام کے رئیس تھے۔عمران کی دو بیٹیاں تھیں ایک کا نام مریم اور دوسری کا نام یشاع تھا جو مریم سے بڑی تھی۔ کے ساتھ حضرت زکریا علیہ السلام نے نکاح کیا تھا۔ حضرت مریم کی کفالت بھی حضرت زکریا علیہ السلام کرتے تھے۔ حضرت زکریا علیہ السلام ۷۵ سال کی عمر کے ہوئے ان کے کوئی اولاد نہیں تھی اور ان کی زوجہ بھی عمر کی اس حد میں پہنچیں جس میں اولاد کی امید نہیں رکھی جا سکتی اس زمانے میں حضرت زکریا علیہ السلام بیت المقدس جا کر حضرت مریم کی ضرورتوں کا خیال رکھتے تھے جو وہاں ایک کمرے میں رہائش پذیر تھیں وہاں جاتے تو دیکھتے تھے کہ گرمیوں میں سردیوں کے پھل اور سردیوں میں گرمیوں کے پھل موجود ہیں تو پوچھتے تھے ...اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ اے مریم یہ سب کہاں سے؟ وہ فرماتی تھیں یہ خدا کی طرف سے ہے جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

(سورۂ آل عمران : آیت ۳۷)

زکریا علیہ السلام دل میں سوچتے کہ خداوند عالم کی قدرت ہی ہے کہ مریم کو ایسے بے موسم کے پھل پہنچا دیتا ہے۔ ایسے میں کیوں دعا نہ کروں کہ وہ مجھے اولاد سے نوازے۔ لہٰذا دعا مانگی اور کہا : رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً میرے پالنے والے! مجھے پاکیزہ اولاد عنایت فرما۔ (سورۂ آل عمران : آیت ۳۸) اس دعا کے دوران ہی خدا کی طرف سے ایک فرشتے نے ندا کی : ...اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مُصَدِّقًا بِکَلِمَۃٍ خداوند عالم کی طرف سے تجھے بشارت ہو جو تمہیں عطا کیا جائے اور وہ کلمۃ اللہ عیسیٰ کی تصدیق کرنے والا ہوگا۔ (سورۂ آل عمران : آیت ۳۹) زکریا علیہ السلام نے بڑے تعجب اور خوشی کے جذبے کے ساتھ کہا: ...رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ کَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ○ میرے پروردگار مجھے اولاد کیسے ہوگی کیونکہ میری بیوی سن یاس کو پہنچ چکی ہے اور میں بھی بوڑھا ہو چکا ہوں۔

(سورۂ مریم : آیت ۸)

خطاب آیا: ...قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا ○ یہ کام تیرے پروردگار کے لیے آسان ہے اس نے اس سے پہلے تجھے بھی خلق کیا ہے جبکہ تو کوئی چیز ہی نہ تھا۔ (سورۂ مریم : آیت ۸)

زکریا علیہ السلام نے کہا: میرے پروردگار میرے لیے کوئی نشانی قرار دے۔

ارشاد ہوا تیرے لیے یہ نشانی ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ باتیں مت کرو مگر صرف اشاروں کے ذریعے حضرت زکریا علیہ السلام نے سجدہ شکر ادا کیا اور پانچ سال بعد ایشا زکریا علیہ السلام سے حاملہ ہوئی اور یحییٰ علیہ السلام چھ مہینے بعد پیدا ہوئے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی والدہ یحییٰ کے قتل ہونے کے بعد تک زندہ تھیں۔

حضرت السیر جلد ۱، صفحہ ۱۳۷ کی روایت ہے کہ مطابق عمران حضرت زکریا علیہ السلام کے چچا زاد بھائی تھے اور ان کی بڑی بیٹی ایشاع زکریا کی بیوی تھی جو ۹۸ سال کی عمر میں حاملہ ہوئی اور یحییٰ علیہ السلام عطا کیا گیا۔

حضرت زکریا علیہ السلام کی شہادت کی وجہ اسی کتاب میں یہ لکھی گئی ہے کہ جب مریم عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ حاملہ ہوئی تو مریم کے ساتھ زکریا علیہ السلام کے علاوہ اور کوئی ملاقات نہیں کرسکتا تھا۔ اس لیے یہودیوں نے آپ کو مہتم کیا اور قتل کرنے کی کوشش کی مگر زکریا علیہ السلام ان کے درمیان سے فرار ہوگئے اور فرار ہوتے وقت ایک درخت سے آواز سنی جس نے کہا میری طرف آجا جب درخت کے قریب گے تو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

درخت دو نصف ہوا اور حضرت زکریا علیہ السلام اس کے بیچ میں گئے درخت اصلی حالت میں آ گیا۔ شیطان نے ان کی قمیص کا ایک حصہ باہر کھینچ رکھا اور ایک انسان کی صورت میں وہاں رک گیا۔ اتنے میں لوگ ڈھونڈتے ہوئے آ گئے اور پوچھا اس شکل وصورت و قیافے کا ایک بوڑھا نہیں دیکھا تو شیطان نے قمیص کا حصہ دکھایا لوگوں نے پہچانا اور درخت کو کاٹ کر آری سے دو حصے کئے اور حضرت زکریا علیہ السلام شہید ہو گئے۔ لیکن ایک روایت کے مطابق حضرت زکریا علیہ السلام اپنی طبعی موت مرے ہیں۔

حضرت زکریا علیہ السلام اور پوشیدہ آواز

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّ لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ۝ وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۝ يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ۝ کھیعص اپنے رب کی رحمت کو یاد کرو جو اس نے اپنے بندے زکریا پر کی جب اس نے خلوص دل سے رات کی تاریکی میں اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا میرے پروردگار میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں اور بڑھاپا میرے سر پر سایہ فگن ہے اس کے باوجود میں تجھ سے التجا کرتا ہوں اور خود کو کبھی تیری عطاؤں سے محروم نہیں پایا ہے اور جو میرے قریب اور اردگرد ہیں میں ان سے خوفزدہ ہوں جبکہ میری بیوی بانجھ ہے تو مجھے خلف صالح عطا کر جو میرا اور آل یعقوب علیہ السلام کا وارث بنے اور تو اسے صالح اور پسندیدہ وارث بنا۔

(سورۂ مریم: آیات ۱ تا ۶)

حضرت زکریا علیہ السلام اور اس کے گھر والوں کا اخلاق

وَ زَكَرِيَّآ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ ۝

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ وَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا وَ كَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ○ اور جب زکریا علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا اور کہا اے میرے پالنے والے تو مجھے تنہا اور اکیلا مت چھوڑ تو بہترین وارث ہے۔ ہم نے ان کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ علیہ السلام عطا کیا اور اسے ایک اچھی بیوی دی یہ لوگ نیکیوں میں جلدی کرنے والے تھے۔ ہر امید اور خوف کے موقع پر ہماری طرف نظر رکھتے تھے۔ ہر وقت ہمارے حضور خشوع رکھنے والے تھے۔ (سورۂ انبیاء : آیات ۸۹ ـ ۹۰)

راتوں کو بیداری اور مناجات

وَ قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ : قَامَ فَنَادٰى رَبَّهٗ مُنَادَاةً اَسَرَّهَا عَمَّنْ كَانَ حَاضِرًا عِنْدَهٗ مَخَافَتَهٗ فَقَالَ : يَارَبِّ يَارَبِّ فَقَالَ اللّٰهُ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ... الخ

بعض اسلاف کا کہنا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام رات کے کچھ حصے کے گزرنے کے بعد اٹھ کر اس طرح مناجات اور دعا میں مشغول رہتے تھے کہ ساتھ والے نہ سنیں۔ جب آپ علیہ السلام کہتے تھے اے رب ! پالنے والے ! اے پالنے والے ! تو خداوند عالم کی طرف سے جواب ملتا : لبیک لبیک۔ میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء)

حضرت زکریا علیہ السلام اور محنت

اِنَّ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ نَجَّارًا يَعْمَلُ بِيَدِهٖ وَيَأْكُلُ مِنْ كَسْبِهَا كَمَا اَنَّ دَاؤُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَأْكُلُ مِنْ كَسْبِ يَدِهٖ.

بے شک زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے اور اپنے ہاتھ سے محنت کرتے تھے اور اپنی محنت کی کمائی کھاتے تھے جیسا کہ حضرت داوٗد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۲۲۵)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت یحییٰ علیہ السلام

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا تعارف

قرآن میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خصوصیات

قرآن اور حضرت یحییٰ علیہ السلام

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی کھیل سے دوری

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی غذا اور لباس

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نصیحت چاہنا

حضرت یحییٰ علیہ السلام اور خوفِ خدا

حضرت یحییٰ علیہ السلام اور قبر

لوگوں کو تقویٰ کی دعوت

موت کی تلخی

حضرت یحییٰ علیہ السلام اور وعظ

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا رونا اور ہنسنا

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی سادہ زندگی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت یحییٰ علیہ السلام کا تعارف﴾

حضرت یحییٰ علیہ السلام ہبوط کے ۵۵۸۵ سال بعد دنیا میں آئے آپ علیہ السلام حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے تھے آپ علیہ السلام کی والدہ اشیاع تھیں جو حضرت مریم کی والدہ کی بہن تھیں۔ آپ علیہ السلام چھٹے مہینے میں پیدا ہوئے آپ بنی اسرائیل کے جلیل القدر انبیاء میں سے جیسے کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

وَسَلٰمٌ عَلَيۡهِ يَوۡمَ وُلِدَ وَيَوۡمَ يَمُوۡتُ وَيَوۡمَ يُبۡعَثُ حَيًّا ○ ان پر سلام ہو جب وہ پیدا ہوئے اور جب مر جائیں گے اور جب دوبارہ زندہ مبعوث کیے جائیں گے۔ (سورۂ مریم: آیت ۱۵)

ایک دفعہ بچپن میں حضرت یحییٰ علیہ السلام بیت المقدس مسجد اقصیٰ گئے جہاں دیکھا کہ بہت سارے لوگ کھردرا لباس پہن کر مصروف عبادت ہیں گھر آنے کے بعد اپنی والدہ سے کہا کہ میرے لیے کھردرے کپڑے فراہم کرو۔ ان کی والدہ نے ان کے لیے اونٹ کے اُون سے لباس تیار کیا۔ جسے پہن کر آپ مسجد اقصیٰ گئے اور عبادت میں مشغول ہوئے اپنے پدر گرامی حضرت زکریا علیہ السلام کے وعظ سے استفادہ کرتے تھے اور اپنے والدین کے بارے میں نیکوکار تھے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے:

وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَيۡهِ وَلَمۡ يَكُنۡ جَبَّارًا عَصِيًّا ○ والدین کے ساتھ نیکی کرتے تھے اور نافرمان نہیں تھے۔ (سورۂ مریم: آیت ۱۴) خوفِ خدا سے حضرت یحییٰ علیہ السلام اس قدر گریہ کرتے تھے کہ آپ کے چہرے پر آنسو رواں رہتے اور اس کی وجہ سے گال زخمی ہوجاتے تھے البتہ ان کے خوف کا ایک الگ انداز تھا جس کی تفصیل کتب تاریخ میں ملتی ہے۔ آپ اپنے ساتھیوں سے کبھی مانوس نہ ہوئے اور نہ ان سے گھلے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ملے تھے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

...وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ (سورۂ آل عمران: ۳۹)

سات سال کی عمر میں مقام نبوت پر فائز ہوئے جیسے کہ خداوند عالم نے فرمایا: ...وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ○ ہم نے بچپنے میں ہی ان کو حکمت اور نبوت عطا کی۔ (سورۂ مریم: آیت ۱۲)

آپ نے بیت المقدس سے نکل کر اردن کے دریا کی طرف سفر کیا اور یسویہ کے صحرا میں جا کر بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کی دعوت دی اور جو شخص آپ علیہ السلام کی بات قبول کر کے ایمان لاتا اور گناہ سے باز آ جاتا تو اسے اردن کے پانی میں ڈبو کر بپتسمہ دیتے تھے۔ جب حضرت مریم عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر اردن آئیں تو عیسیٰ علیہ السلام نے کہا مجھے بپتسمہ کا غسل دو تو یحییٰ علیہ السلام نے کہا مجھے تمہارے ہاتھوں سے بپتسمہ کا غسل لینا چاہیے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا نہیں بلکہ مناسب یہ ہے کہ آپ مجھے بپتسمہ دیں۔ اس طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کو بپتسمہ کا غسل دیا۔

اتفاق سے اس زمانے کا بادشاہ "ہردوش" اپنے بھائی فیلپوس کی بیٹی "ہیرودیا" پر عاشق ہوا۔ اس نے یحییٰ علیہ السلام سے فتویٰ مانگا کہ وہ اپنے بھائی کی بیٹی کو اپنے گھر لا کر ہمبستری کرے تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اسے غیر شرعی اور ناجائز قرار دیا، یہ سن کر ہردوش کو غصہ آیا اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا سوچنے لگا لیکن عوام کے خوف سے ڈرتا بھی تھا۔ اس نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو گرفتار کرنے کا حکم دیا جب آپ گرفتار ہوئے تو اس نے ہیرودیا سے شادی کی اور اسے اپنے گھر لے آیا۔ ہردوش ہر سال اپنی سالگرہ مناتا تھا۔ ایک دفعہ اسی مناسبت سے جشن برپا ہوا تو ہیرودیا نے اس میں رقص کرتے ہوئے ہردوش کو مبارک کہا تو اس نے کہا جو مانگنا ہو مانگو میں تو نصف سلطنت دینے کو تیار ہوں۔ ہیرودیا نے کہا: اگر تم واقعی مجھ سے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پیار کرتے ہو تو میری خواہش یہ ہے کہ یحییٰ علیہ السلام کو قتل کرا دو۔ ہوس پرست بادشاہ کہ جو احکام اور ضمیر کی آواز کو بھلا بیٹھا تھا، اس نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم صادر کر دیا۔ ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ بادشاہ کے کارندے حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پکڑ کر اس کے پاس لے آئے اور انہیں قتل کر دیا اور اُن کا سر طشت میں رکھ کر اسے پیش کر دیا۔

مرحوم مجلسی نے بحار الانوار میں وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا (سورۂ مریم: آیت ۳۲) کی تفسیر میں لکھا ہے کہ آپ متکبر نہیں تھے۔ لوگوں کے درمیان فخر و مباہات نہیں کرتے تھے اور عَصِيًّا کی تفسیر میں لکھتے ہیں: وہ اپنے پروردگار کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے تھے۔ جو کامل انسانوں کی نشانی ہے کہ وہ خداوند عالم کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے ہیں۔

﴿قرآن میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خصوصیات﴾

وَكَانَ تَقِيًّا ○ وَّبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ○ وہ متقی تھے اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے والے تھے کسی پر کبھی بھی ظلم نہیں کیا اور نہ خدا کی نافرمانی کی۔ (سورۂ مریم: آیات ۱۳۔۱۴)

۱۔ وَكَانَ تَقِيًّا اور آپ تقویٰ رکھنے والے تھے۔

مرحوم مجلسی نے اس جملے کی تفسیر میں لکھا ہے:

وَكَانَ تَقِيًّا اَىْ مُخْلِصًا مُطِيْعًا مُتَّقِيًا لِمَا نَهَى اللهُ عَنْهُ قَالُوْا وَكَانَ مِنْ تَقْوَاهُ اَنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيْئَةً وَلَمْ يَهُمَّ بِهَا.

وہ باتقویٰ تھے یعنی مخلص اور اطاعت کرنے والے تھے۔ خدا کی منع کی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرنے والے تھے ان کے تقویٰ کی یہ نشانی تھی کہ انہوں نے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کبھی بھی خداوند عالم کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کی اور نہ ہی کسی گناہ کا سوچا۔

۲۔ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ والدین کے ساتھ نیکی کرتے تھے جس کا حکم خداوند عالم نے ہر کسی کو دیا ہے جیسے کہ ارشاد ہوا: وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (سورۂ بنی اسرائیل: آیت ۲۳)

۳۔ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا تمہارے پروردگار کا حکم یہ ہے کہ سوائے اس کے کسی اور کی پوجا نہ کرنا اور اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔

۴۔ اور ظلم کرنے والے نافرمان نہیں تھے۔

قرآن اور حضرت یحییٰ علیہ السلام

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ○ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ

اس وقت زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا مانگی اور کہا میرے پروردگار مجھے پاکیزہ ذریت عطا کر بے شک تو دعاؤں کا سننے والا ہے جب وہ محراب عبادت میں تھے تو فرشتے نے ندا دی اے زکریا علیہ السلام تمہارا پروردگار تمہیں یحییٰ علیہ السلام بشارت دیتا ہے جو کلمۃ اللہ کی تصدیق کرنے والا، سردار ہے اور پارسا ہے اور نیک انبیاء میں سے ہے۔ (سورۂ آل عمران: آیات ۳۸۔ ۳۹)

۱۔ وَسَيِّدًا ۲۔ حَصُوْرًا ۳۔ نَبِيًّا ۴۔ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ

اس آیت کریمہ میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی چند اخلاقی صفات کا ذکر کیا گیا ہے یعنی سَيِّدًا، حَصُوْرًا، نَبِيًّا، مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ان میں سے ہر ایک لفظ کے معنی ہم یہاں بیان کرتے ہیں۔ علامہ مجلسی نے مرحوم طبرسی سے نقل کرتے ہوئے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حَصُوْرًا کے یہ معنی بتائے ہیں:

سَيِّدًا فِي الْعِلْمِ وَالْعِبَادَةِ وَ قِيْلَ فِي الْحِلْمِ وَالتَّقْوٰى وَ حُسْنِ الْخُلْقِ وَقِيْلَ كَرِيْمًا عَلٰى رَبِّهٖ وَقِيْلَ: فَقِيْهًا عَالِمًا وَ قِيْلَ: مُطِيْعًا لِرَبِّهٖ: وَقِيْلَ: مُطَاعًا وَقِيْلَ: سَيِّدًا لِلْمُؤْمِنِيْنَ بِالرِّئَاسَةِ عَلَيْهِمْ۔

علم و عبادت میں سردار اور حلم و تقویٰ میں اور حسن خلق میں بھی سردار کہا گیا ہے یا خدا کی فرمانبرداری میں سردار اور علم و فقہ اور اپنے پروردگار کی اطاعت میں بھی سردار کہا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اطاعت کئے جانے والوں میں سردار ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومنوں کے اتباع و اطاعت اور ان کی سرپرستی کی وجہ سے بھی سید و سردار کہلاتے ہیں؛

تفسیر صافی میں ہے: رَئِيْسًا فِيْ طَاعَةِ اللهِ عَلٰى اَهْلِ طَاعَتِهٖ۔

یعنی سید سے مراد خدا کی اطاعت کرنے والے بندوں کے سردار ہیں۔

حَصُوْرًا مرحوم علامہ مجلسی نے تحریر فرمایا ہے کہ حَصُوْرًا سے مراد ایسا شخص ہے جسے ازدواجی رنجیت نہیں ہوئی یعنی اپنے آپ کو خواہشات سے روکے رکھتے تھے یا یہ بھی کہا گیا ہے کہ باطل اور لہو ولعب سے بچے رہتے تھے۔ ان تمام بیانات میں سے وہی زیادہ قابل قبول ہے جسے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آپ خواہشات نفسانی سے بری تھے۔

﴿حضرت یحییٰ علیہ السلام کی کھیل سے دوری﴾

قَالَ الصِّبْيَانُ لِيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا: اِذْهَبْ بِنَا نَلْعَبْ فَقَالَ: مَا لِلَّعِبِ خُلِقْنَا۔

جب بچے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے بچپن میں ان سے کہتے تھے کہ آؤ ہمارے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ساتھ کھیلو تو آپ فرماتے تھے کہ ہم کھیل کود کے لیے پیدا نہیں کئے گئے ہیں۔
(ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۲۳۷)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات

اِنَّ یَحْیٰی وَ عِیْسٰی اِلْتَقِیَا فَقَالَ لَهُ عِیْسٰی : اِسْتَغْفِرْ لِیْ اَنْتَ خَیْرٌ مِنِّیْ فَقَالَ لَهُ الْاٰخَرُ اِسْتَغْفِرْلِیْ اَنْتَ خَیْرٌ مِنِّیْ فَقَالَ لَهُ عِیْسٰی : اَنْتَ خَیْرٌ مِنِّیْ سَلَّمْتُ عَلٰی نَفْسِیْ وَسَلَّمَ اللّٰهُ عَلَیْكَ فَعُرِفَ وَاللّٰهِ فَضْلُهُمَا.

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو عیسیٰ علیہ السلام نے حضرت یحییٰ علیہ السلام سے کہا کہ آپ میرے لیے طلب مغفرت کریں آپ مجھ سے بہتر ہیں لیکن حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا نہیں آپ مجھ سے بہتر ہیں آپ دعا کریں کیونکہ میں اپنے اوپر سلام بھیجتا ہوں اور آپ پر خدا سلام بھیجتا ہے۔ آپ کے اسی جملے سے دونوں حضرات کی حیثیت کا علم ہوتا ہے کہ دونوں کی فضیلت اور برتری کس قدر ہے۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی غذا اور لباس

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ یَوْمًا وَهُمْ یَتَذَاکَرُوْنَ فَضْلَ الْاَنْبِیَاءِ فَقَالَ قَائِلٌ: مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰهِ وَقَالَ قَائِلٌ: عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰهِ وَکَلِمَتُهٗ وَقَالَ قَائِلٌ: اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰهِ فَقَالَ: اَیْنَ الشَّهِیْدُ ابْنُ الشَّهِیْدِ یَلْبَسُ الْوَبَرَ وَیَاْکُلُ الشَّجَرَ مَخَافَةَ الذَّنْبِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ: یُرِیْدُ یَحْیَی بْنَ زَکَرِیَّا.

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ کہیں جا رہے تھے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جو آپس میں حضرات انبیاء کے بارے میں بات کر رہے تھے ایک نے کہا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام دوسرے نے کہا حضرت عیسیٰ روح اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلمۃ اللہ ہیں کسی نے کہا ابراہیم خلیل علیہ السلام سب سے بڑھ کر ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی نے بھی شہید کے بیٹے کا ذکر نہیں کیا جو موٹا کپڑا پہنتے تھے اور سبزیاں کھاتے تھے اور ہر وقت گناہ کے خوف سے کانپتے تھے۔ ابن وہب نے کہا: اس سے مراد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یحییٰ بن زکریا علیہ السلام تھے۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۳۴۰)

حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نصیحت چاہنا

كَانَ عِيْسَى بن مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا ابْنَيْ خَالَةٍ وَكَانَ عِيْسٰى يَلْبَسُ الصُّوْفَ وَكَانَ يَحْيٰى يَلْبَسُ الْوَبَرَ وَلَمْ يَكُنْ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلَا عَبْدٌ وَلَا اَمَةٌ وَلَا مَاْوٰى يَاْوِيَانِ اِلَيْهِ اَيْنَ مَا جَنَّهُمَا اللَّيْلُ اَوَيَا فَلَمَّا اَرَادَا اَنْ يَتَفَرَّقَا قَالَ يُحْيٰى: اَوْصِنِيْ قَالَ: لَا تَغْضَبْ قَالَ: لَا اَسْتَطِيْعُ اِلَّا اَنْ اَغْضِبَ قَالَ: لَا تَقْتَنِ مَالًا قَالَ اَمَّا هٰذِهٖ فَعَسٰى.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام خالہ زاد بھائی تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اونی کپڑے پہنتے تھے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اونٹ کے بالوں کا لباس پہنتے تھے۔ دونوں میں سے کسی کے پاس درہم و دینار کچھ بھی نہیں تھے، نہ تو بیوی تھی، نہ کوئی غلام اور کنیز نہ گھر اور نہ ہی کوئی اور ٹھکانہ جہاں رات ہو جاتی وہی بیٹھ جاتے۔

ایک دفعہ اسی طرح سفر کے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے نصیحت چاہی تو فرمایا غصہ نہ کرنا، فرمایا یہ ناممکن ہے۔ فرمایا مال جمع نہ کر، انہوں نے کہا ہاں یہ کر سکتا ہوں۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۳۴۲)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت یحییٰ علیہ السلام اور خوفِ خدا﴾

اِنَّهُ (يَحْيٰى) كَانَ لَيَبْكِيْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتّٰى لَوْ كَانَ الْقَارُ عَلٰى عَيْنَيْهِ لَخَرَقَهُ.

حضرت یحییٰ علیہ السلام خوفِ خدا سے روتے تھے یہاں تک کہ اگر ان کی آنکھوں میں تارکول ہوتا تو بھی ٹکڑے ہو کر گرتا۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۳۴۵)

﴿حضرت یحییٰ علیہ السلام اور قبر﴾

فَقَدَ زَكَرِيَّا ابْنَهُ يَحْيٰى ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَخَرَجَ يَلْتَمِسُهُ فِي الْبَرِّيَّةِ فَاِذَا هُوَ قَدِ احْتَفَرَ قَبْرًا وَاَقَامَ فِيْهِ يَبْكِيْ عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اَنَا اَطْلُبُكَ مِنْ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ وَاَنْتَ فِيْ قَبْرٍ قَدِ احْتَفَرْتَهُ قَائِمٌ تَبْكِيْ فِيْهِ فَقَالَ: يَا اَبَتِ اَلَسْتَ اَنْتَ اَخْبَرْتَنِيْ اَنَّ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَفَازَةً لَا تُقْطَعُ اِلَّا بِدُمُوْعِ الْبَكَّائِيْنَ فَقَالَ لَهُ: اِبْكِ يَا بُنَيَّ فَبَكَيَا جَمِيْعًا.

ایک دفعہ حضرت زکریا علیہ السلام نے اپنے بیٹے یحییٰ علیہ السلام کو تین دن تک نہ پایا ہر جگہ ڈھونڈتے رہے ایک جگہ پہنچے تو دیکھا کہ ایک قبر کے اوپر رو رہے ہیں حضرت زکریا علیہ السلام نے کہا بیٹے! میں تمہیں تین دن سے ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں ایک قبر کھود کر اس میں کھڑے ہو کر رو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: بابا کیا آپ نے ہی مجھے یہ نہیں بتایا ہے کہ جنت اور جہنم کے درمیان ایک صحرا ہے جسے آنسوؤں کے بغیر طے نہیں کیا جا سکتا۔ فرمایا: بیٹے رو۔ پھر سب نے رونا شروع کیا۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۳۴۶)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿لوگوں کو تقویٰ کی دعوت﴾

وَ كَانَ سَيِّدًا فِي قَوْمِهٖ تَحِنُّ اِلَيْهِ الْقُلُوْبُ وَ تَمِيْلُ اِلَيْهِ النُّفُوْسُ وَ يَجْتَمِعُ اِلَيْهِ النَّاسُ فَيَعِظُهُمْ وَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى التَّوْبَةِ وَ يَأْمُرُهُمْ بِالتَّقْوٰى حَتّٰى اِسْتَشْهَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

آپ اپنی قوم کے سردار تھے لوگوں کے دل آپ پر مہربان تھے اور لوگ آپ کی طرف کھینچے چلے جاتے تھے آپ کے گرد جمع ہوتے تھے تو آپ ان کو موعظہ کرتے اور انہیں توبہ و انابہ کی طرف بلاتے تھے اور تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیتے تھے یہاں تک کہ شہادت پائی۔ (تفسیر المیزان ج ۱۴، ص ۲۷)

﴿موت کی تلخی﴾

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ اِلٰى قَبْرِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ كَانَ سَاَلَ رَبَّهُ اَنْ يُحْيِيَهُ لَهُ فَدَعَاهُ فَاَجَابَهُ وَ خَرَجَ اِلَيْهِ مِنَ الْقَبْرِ فَقَالَ لَهُ مَا تُرِيْدُ مِنِّيْ فَقَالَ لَهُ: اُرِيْدُ اَنْ تُؤْنِسَنِيْ كَمَا كُنْتَ فِي الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ: يَا عِيْسٰى مَا سَكَنَتْ عَنِّيْ حَرَارَةُ الْمَوْتِ وَ اَنْتَ تُرِيْدُ اَنْ تُعِيْدَنِيْ اِلَى الدُّنْيَا وَ تَعُوْدَ اِلَيَّ حَرَارَةُ الْمَوْتِ فَتَرَكَهُ فَعَادَ اِلٰى قَبْرِهٖ.

حضرت ابی عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ایک دفعہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قبر پر آئے اور خدا سے سوال کیا کہ یحییٰ علیہ السلام کو زندہ کرے۔ خدا نے ان کی دعا قبول کی اور وہ زندہ قبر سے نکلے اور پوچھا تم مجھ سے کیا چاہتا ہو؟ فرمایا تم مجھ سے اسی طرح مانوس ہو جاؤ جیسے دنیا میں میرے ساتھ تھے۔ یہ سن کر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام تم مجھے واپس دنیا میں بلاتے ہو جبکہ ابھی تک میں موت کی تلخی نہیں بھولا ہوں اگر میں دنیا میں آؤں تو اس تلخی کو دوبارہ چکھنا پڑے گا۔ یہ کہہ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے الگ ہوئے اور واپس قبر میں چلے گئے۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۱۸۶، طبع جدید)

حضرت یحییٰ علیہ السلام اور وعظ

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلٰى عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ: يَارُوحَ اللهِ اِنِّي زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِي فَاَمَرَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنْ يُنَادِى فِي النَّاسِ لَا يَبْقَى اَحَدٌ اِلَّا خَرَجَ لِتَطْهِيْرِ فُلَانٍ فَلَمَّا اجْتَمَعَ وَاجْتَمَعُوا وَ صَارَ الرَّجُلُ فِي الْحُفْرَةِ نَادَى الرَّجُلُ فِي الْحُفْرَةِ: لَا يَحُدَّنِيْ مَنْ لِلّٰهِ تَعَالٰى فِيْ جَنْبِهٖ حَدٌّ فَانْصَرَفَ النَّاسُ كُلُّهُمْ اِلَّا يَحْيٰى وَ عِيْسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَدَنَا مِنْهُ يَحْيٰى فَقَالَ لَهُ: يَا مُذْنِبُ عِظْنِيْ:

فَقَالَ لَهُ: لَا تُخَلِّيَنَّ بَيْنَ نَفْسِكَ وَ بَيْنَ هَوَاهَا فَتَرْدٰى قَالَ زِدْنِيْ قَالَ لَا تُعَيِّرَنَّ خَاطِئًا بِخَطِيْئَتِهٖ قَالَ زِدْنِيْ قَالَ: لَا تَغْضَبْ قَالَ: حَسْبِيْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہا اے روح اللہ میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کریں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تمام لوگوں کو جمع ہونے کو کہا کہ اس شخص کی تطہیر میں سب شامل ہوجائیں جب سب لوگ جمع ہوگئے اور اس آدمی کو گڑھے میں اتارا لیکن گڑھے میں جانے کے بعد اس آدمی نے پکارتے ہوئے کہا خدا کے لیے مجھے وہ آدمی پتھر نہ مارے جس پر خود کوئی حد عائد ہو۔ یہ سن کر تمام لوگ واپس چلے گئے اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام رہ گئے۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام اس کے قریب گئے اور کہا: اے گنہگار مجھے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نصیحت کرو اس نے کہا:

کبھی اپنے نفس اور اپنی خواہشات نفسانی کو خلوت میں نہ رکھو کہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔ کہا اور نصیحت کر کے کہا کسی خطا کار کو اس کی خطا کی وجہ سے ملامت نہ کر کہا اور نصیحت کر اس نے کہا کبھی غصہ نہ کر فرمایا بس میرے لیے کافی ہے۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۱۸۸، طبع جدید)

﴿حضرت یحییٰ علیہ السلام کا رونا اور ہنسنا﴾

عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الْاَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَبْكِيْ وَلَا يَضْحَكُ.

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام پوری زندگی مسلسل روتے رہتے تھے اور کبھی نہیں ہنستے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۴، ۱۸۸، طبع جدید)

﴿حضرت یحییٰ علیہ السلام کی سادہ زندگی﴾

فَكَانَ يَدْعُو النَّاسَ اِلٰى عِبَادَةِ اللهِ وَ يَلْبِسُ الشَّعْرَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلَا بَيْتٌ يَسْكُنُ اِلَيْهِ اَيْنَمَا جَنَّهُ اللَّيْلُ اَقَامَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَبْدٌ وَلَا اَمَةٌ.

آپ علیہ السلام لوگوں کو خدا کی عبادت کی طرف دعوت دیتے تھے اور اونی لباس پہنتے تھے اور ان کے پاس درہم و دینار جیسی کوئی چیز موجود نہیں تھی اور نہ ہی رہنے کا گھر تھا۔ جہاں بھی رات ہوتی وہیں بیٹھ جاتے نہ ہی ان کا کوئی غلام یا کنیز تھی۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۱۸۸، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعارف
لوگوں کو دعوت
تقویٰ کا حکم
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شمائل
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نظر میں سونا اور اینٹ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لباس اور کھانا
جب قیامت کا نام سنتے
جب نصیحت سنتے تو
جب صبح ہوتی تو
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دنیا سے زہد
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ویران شہر سے گذرے
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سمندر کی مچھلی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خدا کی اجازت
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے نیازی
غیبت سے منع
حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہمان کی تواضع
جہالت سے دوری
حساب کا خوف
حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھر سے گزرے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تعارف﴾

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہبوط آدم کے پانچ ہزار پانچ سو پچاسی ۸۵ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم بنت عمران ہیں جن کی کفالت کی ذمے داری حضرت زکریا علیہ السلام پر تھی ان کا ایک بھتیجا یوسف نام کا تھا اور حضرت مریم کی نسبت ان سے طے تھی لیکن یوسف کے ہاں رخصتی سے پہلے ہی فرشتوں نے حضرت مریم کو عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت دی جیسا کہ ہم قرآن کریم میں پڑھتے ہیں:

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ جب فرشتوں نے مریم سے کہا اے مریم خداوند عالم تمہیں ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہے۔

(سورۂ آل عمران: آیت ۴۵)

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ یہ سن کر حضرت مریم نے تعجب کے ساتھ پوچھا یہ کیسے ممکن ہے کہ مجھے بیٹا ہوجائے حالانکہ کسی مرد نے مجھے چھوا تک نہیں۔ (سورۂ آل عمران: آیت ۴۷)

اس وقت فرشتے نے ان سے یوں کہا:

... كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

خدا اسی طرح جو چاہے پیدا کرتا ہے جب وہ کسی کام کا فیصلہ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ ہو جا وہ ہو جاتا ہے۔ (سورۂ آل عمران: آیت ۴۷) اس لیے اے مریم خدا کی قدرت سے تعجب مت کرو خداوند جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ایک دن حضرت مریم مسجد اقصیٰ سے حضرت زکریا علیہ السلام کے گھر گئیں خالہ ''ایشاع'' سے ملاقات کی اور گھر کے مشرق کی جانب جا کر ایک پردہ ڈال دیا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا ○
کتاب میں مریم کا ذکر دیکھو جب وہ مکان کے مشرقی حصے میں جا کر الگ ہوگئی تو اچانک جبرئیل امین ایک نوجوان کی شکل میں ظاہر ہوا جس کے داڑھی مونچھ نہیں تھی۔ (سورۂ مریم: آیت ۱۶) جیسا کہ قرآن میں ذکر ہوا:

...فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ○ ہم نے اپنے بندے روح الامین کو بھیجا جو ایک سالم انسان کی شکل میں آ گیا۔ (سورۂ مریم: آیت ۱۷)

جب حضرت مریم کی نظر ان پر پڑی تو وہ شدید خوفزدہ ہوگئیں اور کہا:

قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ○ میں تم سے رحمٰن کی پناہ چاہتی ہوں کاش تم پرہیزگار ہوتے۔ (سورۂ مریم: آیت ۱۸)

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ○ میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں میں تمہیں ایک پاکیزہ بیٹا دوں گا۔ (سورۂ مریم: آیت ۱۹)

قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ○ یہ کیسے ممکن ہے کہ آج تک کسی انسان نے مجھے نہیں چھوا اور نہ ہی میں باغی ہوں۔
(سورۂ مریم: آیت ۲۰)

قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ○ اس نے کہا تیرے پروردگار نے کہا ہے کہ ایسا کرنا میرے لیے آسان ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ ہم اسے لوگوں کے لیے اپنی آیت قرار دیں گے اور ہم نے امر کو واقع ہونے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ (سورۂ مریم: آیت ۲۱)

اس کے بعد جبرئیل امین قریب ہوئے اور حضرت مریم پر نفحہ روح کا دم کیا اور غائب ہوئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حاتھ حاملہ ہوئی اور حضرت زکریا علیہ السلام کے گھر سے مسجد اقصیٰ چلی گئیں اور چند دنوں کے بعد حمل زیادہ وزنی ہوا تو بقول قرآن:

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَحَمَلَتۡهُ فَانۡتَبَذَتۡ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ۝ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت مریم لوگوں سے علیحدہ ہو کر گوشہ خلوت میں چلی گئیں۔ (سورۂ مریم: آیت ۲۲) جب حمل کی مدت پوری ہوئی اور زچگی کا وقت قریب آیا تو آپ بیت المقدس سے باہر نکل گئیں تاکہ لوگ آپ کی حالت سے واقف نہ ہو سکیں آپ تقریباً دو فرسخ دور چلی گئیں اور جب بیت لحم کے پاس پہنچیں تو اس شہر کے آخر میں کھجور کا ایک خشک درخت تھا۔ حضرت مریم نے زچگی کے وقت اسی درخت سے ٹیک لے کر سہارا کیا جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہوا ہے:

فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰى جِذۡعِ النَّخۡلَةِ قَالَتۡ يٰلَيۡتَنِىۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا وَ كُنۡتُ نَسۡيًا مَّنۡسِيًّا ۝ جب زچگی کے وقت یہاں آکر درخت سے ٹیک لگائی تو وضع حمل ہوا اور حضرت مریم نے کہا اے کاش! میں اس سے پہلے ہی مر چکی ہوتی اور لوگوں کے ذہنوں سے بھی میری یاد محو ہو چکی ہوتی اور میں آج یہ دن نہ دیکھتی۔ اگر لوگ مجھ سے پوچھیں کہ یہ کہاں سے لائی ہو تو میں کیا کہوں؟ (سورۂ مریم: ۲۳)

اچانک بچے نے آواز دی اور کہا آپ غمگین نہ ہوں، پروردگار نے نہر جاری کی ہے اور جس درخت پر تو نے سہارا لیا ہے۔ اس میں تازہ پھل ہیں اس کی شاخوں کو ہلاؤ تو تازہ خرمے نیچے گریں گے۔

پس آپ اسے کھائیں اور پئیں اسی سے تیری آنکھوں کو ٹھنڈک ملے گی اور اگر کسی آدمی سے ملاقات ہو جائے تو یہ کہہ دینا کہ ہم نے تین دن تک چپ کا روزہ رکھا ہے کسی انسان سے بات نہیں کریں گے۔ (سورۂ مریم: آیت ۲۶)

اسی لمحے ایک میٹھے پانی کی نہر حضرت مریم کے پاؤں کی جانب سے جاری اور خرمے کے خشک درخت نے سبز ہو کر پھل دیا اور تازہ خرمے نکل آئے، بچے کو چشمے کے پانی سے نہلایا اور ایک کپڑے میں لپیٹ دیا اور ان کا نام عیسیٰ رکھا جس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کے معنی کشائش کے ہیں اور ان کا دوسرا نام مسیح ہے کیونکہ بنی اسرائیل کے انبیاء کو مسیح کے نام سے یاد کیا جاتا تھا کیونکہ ایک نبی پیدا ہوتا تھا تو دوسرا نبی زیتون کے تیل سے بپتسمہ دیتا تھا اور عیسیٰ علیہ السلام کو یحییٰ علیہ السلام نے بپتسمہ دیا۔

جب حضرت مریم علیہا السلام بچے کو لے کر لوگوں کے درمیان آئیں تو لوگ ان کے گرد جمع ہوئے اور کہا مریم تو نے ایک عجیب چیز پیش کی اسے بغیر شوہر کے لائی ہو بدکاری کے ذریعے ''اے ہارون کی بہن تمہارے باپ بھی کوئی برے آدمی نہیں تھے اور نہ ہی تمہاری ماں بدکار تھی۔''

حضرت مریم نے بچے کی طرف اشارہ کرکے کہا تم لوگ اس بچے سے پوچھو تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم ایک بچے سے کیسے پوچھیں جو ابھی گھوارے میں ہے؟

اسی دوران بچے نے گھوارے سے ہی بولنا شروع کیا اور کہا: ...اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا ○ میں خدا کا بندہ ہوں میرے پروردگار نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے۔ (سورۂ مریم: آیت ۳۰)

اور میں جہاں کہیں بھی ہوں گا مجھے بابرکت قرار دیا ہے اور میں جب تک زندہ ہوں نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے اور یہ کہ میں اپنی والدہ سے نیکی کروں اور میرے پروردگار نے ظالم اور بدبخت نہیں بنایا۔ (سورۂ مریم: آیات ۳۰ تا ۳۲)

جب لوگوں نے یہ باتیں گھوارے والے بچے سے سنیں تو مریم کو برا بھلا کہنے سے باز رہے اس زمانے کے ظالم بادشاہ ہردوش کے حکم پر نئے پیدا ہونے والے اور دو سال سے چھوٹے بچوں کو قتل کیا جا رہا تھا۔ یوسف علیہ السلام جو حضرت مریم کے سابقہ منگیتر تھے حضرت مریم اور عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر مصر کی طرف بھاگ گئے اور وہاں پہنچ کر دریائے نیل کے کنارے سکونت اختیار کی۔ اسی طرح گیارہ سال گزر گئے اور ایک دن یوسف نے خواب دیکھا کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کو مقامات

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مقدس لے جا رہے ہیں۔ لہٰذا وہاں سے چلے اور اردن میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے جہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام نے عیسیٰ علیہ السلام کو غسل (بپتسمہ) دیا اور آپ ناصرہ کے شہر کے مقیم ہوئے اسی بنا پر آپ علیہ السلام کے پیروکاروں کو نصاریٰ کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی تفصیلات کو جاننے کے لیے کتب تاریخ کا مطالعہ کیا جائے لیکن مختصر طور پر اتنا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے خطاب کیا:

...اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ وَالِدَتِكَ إِذْ أَيَّدتُّكَ بِرُوحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَإِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ

اے عیسیٰ علیہ السلام اس نعمت کو یاد کرو جو ہم نے تم پر اور تمہاری والدہ پر نازل کی اور روح القدس کے ذریعے تمہاری تائید کی کہ تم گہوارے میں باتیں کرو اور بڑھاپے میں تبلیغ دین کرو ہم نے تمہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دی اور توارت و انجیل بھی عطا کی ہے۔ (سورۂ مائدہ: آیت ۱۱۰)

اور ہم نے تمہیں بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا کہ تم جا کر یہ کہو کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں لے کر آیا ہوں۔

(سورۂ آل عمران: آیت ۴۹)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معجزات بھی عطا ہوئے تھے جیسے خدا کے حکم سے مٹی کے پرندے بنا کر جان ڈالنا اور اندھوں، بوڑھوں اور برص کی بیماری والوں کو شفا عطا کرنا اور مُردوں کو زندہ کرنا۔ (سورۂ مائدہ: آیت ۱۱۰)

مگر آپ پر بعض لوگ ایمان لائے اور بعض لوگوں نے کفر کیا اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ کہنے لگے یہ تو کھلم کھلا جادو ہے۔ (سورۂ مائدہ: آیت ۱۱۰)

حضرت آدم علیہ السلام کے ہبوط کے ۵۶۱۶ سال بعد یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دینا چاہا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ۳۱ سال تھی لیکن خدا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے انہیں آسمان پر اٹھا لیا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوا:

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ انہوں نے کہا ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی دے دی مگر انہوں نے نہ تو انہیں قتل کیا اور نہ ہی پھانسی دی بلکہ اس کام کے بارے میں انہیں اشتباہ ہو گیا۔ (سورۂ نساء: آیت ۱۵۷)

قرآن میں ہے ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑا اور ایک شخص شمعون قورنی کے ذمے کیا کہ آپ کو پھانسی دے دے اس نے اپنی ماموریت ادا کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکا دیا۔ آپ علیہ السلام نے اسی حالت میں یوں کہا:

ایلی ایلی لما شتتقیانی میرے مالک میرے مالک تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ اچانک ایک تاریکی چھا گئی اور پھر فضا روشن ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک چیخ ماری زمین پر زلزلہ آیا اور عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے اور شمعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جگہ سولی پر لٹکا ہوا تھا۔ وہ چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا عیسیٰ (علیہ السلام) نہیں ہوں مگر کسی نے ایک نہ سنی اور اسے پھانسی دے دی گئی۔

(تاریخ التواریخ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

لوگوں کو دعوت

...وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ مسیح نے بنی اسرائیل سے کہا اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا رب ہے اور جس شخص نے بھی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک جانا اس پر جنت حرام کی گئی ہے۔ اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں۔ (سورۂ مائدہ: ۷۲)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تقویٰ کا حکم

وَ لَمَّا جَآءَ عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ لِاُبَیِّنَ لَکُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡہِ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ○ جب عیسیٰ علیہ السلام دلائل و براہین کے ساتھ آئے اور کہا میں تمہارے پاس حکمت و دلائل لے کر آیا ہوں تاکہ میں ان بعض چیزوں کو واضح کروں۔ جن کے بارے میں تم اختلاف کرتے ہو۔ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ (سورۂ زخرف : آیت ۶۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی تصدیق

وَاِذۡ قَالَ عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ اِلَیۡکُمۡ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ اور جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا: میں اللہ کی طرف سے بھیجا ہوا ہوں خدا کی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور تمہیں بشارت دینے والا ہوں کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ (سورۂ صف : آیت ۶)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شمائل

کَانَ عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ رَجُلًا اَحۡمَرَ مَائِلًا اِلَی الۡبَیَاضِ مَا ھُوَ سَبِطُ الرَّاسِ وَلَمۡ یُدۡھِنۡ رَاۡسَہٗ قَطُّ وَ کَانَ عِیۡسٰی یَمۡشِیۡ حَافِیًا وَلَمۡ یَتَّخِذۡ بَیۡتًا وَلَا حِلۡیَۃً وَلَا مَتَاعًا وَلَا ثِیَابًا وَلَا رِزۡقًا اِلَّا قُوۡتَ یَوۡمِہٖ وَ کَانَ حَیۡثُمَا غَابَتِ الشَّمۡسُ صَفَّ قَدَمَیۡہِ وَ صَلّٰی حَتّٰی یُصۡبِحَ وَ کَانَ یُبۡرِیُ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ وَ یُحۡیِی الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ وَ کَانَ یُخۡبِرُ قَوۡمَہٗ بِمَا یَاۡکُلُوۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِھِمۡ وَمَا یَدَّخِرُوۡنَ لِغَدٍ وَ کَانَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

يَمْشِيْ عَلٰى وَجْهِ الْمَاءِ فِي الْبَحْرِ وَ كَانَ اَشْعَثُ الرَّاْسِ صَغِيْرُ الْوَجْهِ زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ حَرِيْصًا عَلٰى عِبَادَةِ اللهِ وَ كَانَ سَيَّاحًا فِي الْاَرْضِ حَتّٰى طَلَبَتْهُ الْيَهُوْدُ وَ اَرَادُوْ قَتْلَهُ فَرَفَعَهُ اللهُ اِلَى السَّمَاءِ وَاللهُ اَعْلَمُ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سفیدی مائل سرخ رنگ کے تھے سر پر بال گھنگریالے تھے سر پر کبھی تیل نہیں لگایا، ننگے پاؤں چلتے تھے۔ آپ نے کبھی گھر نہیں بنایا اور نہ ہی کبھی گھریلو ضرورت کی چیزیں رکھیں نہ ہی کبھی کپڑے بنائے ایک دن کی ضرورت سے زیادہ رزق کا انتظام نہیں کیا۔ جس جگہ بھی سورج غروب ہوتا وہیں قیام کرتے اور صبح تک نماز میں مشغول رہتے تھے آپ اندھے اور کوڑھ والے کو شفا دیتے تھے اور خدا کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے تھے اور لوگ جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے تھے اس کی اطلاع دیتے تھے اور جو کچھ وہ دکھاتے تھے اس کی اطلاع بھی دیتے تھے۔

دنیا کے بارے میں لاپروا اور زاہد تھے آخرت اور عبادتِ خدا میں زیادہ کوشش کرتے تھے مسلسل روئے زمین پر سیاحت میں مشغول رہتے تھے یہاں تک کہ یہودیوں نے آپ کا تعاقب کیا اور قتل کرنا چاہا تو خداوند عالم نے آپ کو آسمان پر اٹھا لیا اور خدا بہتر جانتا ہے۔ (ثعلبی، قصص الانبیاء ص ۳۴۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نظر میں سونا اور اینٹ

قِيْلَ لِعِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ: يَا عِيْسٰى بِاَيِّ شَيْءٍ تَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ قَالَ: بِالْاِيْمَانِ وَالْيَقِيْنِ قَالُوْا: فَاِنَّا اٰمَنَّا كَمَا اٰمَنْتَ وَاَيْقَنَّا كَمَا اَيْقَنْتَ قَالَ: فَامْشُوْا اِذًا قَالَ: فَمَشَوْا مَعَهُ فِي الْمَوْجِ فَغَرِقُوْا فَقَالَ لَهُمْ عِيْسٰى: مَا لَكُمْ فَقَالُوْا: خِفْنَا الْمَوْجَ قَالَ: اَلَا خِفْتُمْ رَبَّ الْمَوْجِ قَالَ: فَاَخْرَجَهُمْ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى الْاَرْضِ فَقَبَضَ بِهَا ثُمَّ بَسَطَهَا فَاِذَا فِيْ اِحْدٰى يَدَيْهِ ذَهَبٌ وَفِي الْاُخْرٰى مَدَرٌ اَوْ حَصًى

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَقَالَ: اَیُّهُمَا اَحْلٰی فِیْ قُلُوْبِکُمْ قَالُوْا: هٰذَا الذَّهَبُ قَالَ: فَاِنَّهُمَا عِنْدِیْ سَوَاءٌ.

حضرت عیسٰی علیہ السلام سے پوچھا گیا آپ کیونکر پانی پر چلتے ہیں تو فرمایا ایمان ویقین کے بل بوتے پر انہوں نے کہا ہم بھی تو اسی طرح ایمان لائے ہیں جیسے آپ ایمان لائے ہیں اور اسی طرح یقین رکھتے ہیں جیسے آپ یقین رکھتے ہیں تو آپ نے کہا تو پھر میرے ساتھ چلو وہ آپ کے ساتھ پانی میں چلنے لگے مگر غرق ہو گئے تو عیسٰی علیہ السلام نے پوچھا تم لوگوں کو کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ ہمیں موجوں سے ڈر لگا تو فرمایا کیا تمہیں موجوں کے پروردگار سے ڈر نہیں لگتا۔ پھر انہیں غرق ہونے سے نجات دی اور پھر اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور مٹھی میں کچھ اٹھایا جب مٹھی اٹھائی تو دیکھا کہ ایک میں سنگریزے ہیں اور ایک میں سونا ہے ان لوگوں سے پوچھا تمہارے نزدیک ان دونوں میں سے کون سی چیز پسندیدہ ہے۔ انہوں نے کہا سونا آپ نے فرمایا میری نظر میں دونوں برابر ہیں۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ص ۴۲۳)

﴿حضرت عیسٰی علیہ السلام کا لباس اور کھانا﴾

اَنَّ عِیْسَی عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ یَلْبَسُ الشَّعْرَ وَیَاْکُلُ مِنْ وَرَقِ الشَّجَرِ وَلَا یَاْوِیْ اِلٰی مَنْزِلٍ وَلَا اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ.

حضرت عیسٰی علیہ السلام اونی لباس پہنتے تھے، درختوں کے پتے کھاتے تھے ان کا مخصوص گھر اور ٹھکانا نہیں تھا مال و دولت اور اہل وعیال بھی نہیں اور آنے والے دن کے لیے کوئی ذخیرہ نہیں کرتے تھے۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء)

﴿جب قیامت کا نام سنتے﴾

کَانَ عِیْسَی عَلَیْهِ السَّلَامُ اِذَا ذُکِرَ عِنْدَهُ السَّاعَةُ صَاحَ وَیَقُوْلُ: لَا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

يَنْبَغِيْ لِابْنِ مَرْيَمَ اَنْ يُذْكَرِ عِنْدَهُ السَّاعَةُ وَيَسْكُتَ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب قیامت کا نام سنتے تھے تو چیخ مارتے اور کہتے تھے ابن مریم اس قابل نہیں کہ اس کے سامنے قیامت کا نام لیا جائے اور پھر خاموش ہوجاتے۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۴۲۴)

﴿جب نصیحت سنتے تو﴾

اَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمَوْعِظَةَ صَرَخَ صُرَاخَ الثَّكْلٰى.

بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کبھی کوئی وعظ و نصیحت سنتے تھے تو اس طرح روتے تھے جیسے کوئی ایسی عورت روتی ہو جس کا بیٹا مرگیا ہو۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۴۲۴)

﴿جب صبح ہوتی تو﴾

اَنَّ عِيْسٰى كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِيْعُ دَفْعَ مَا اَكْرَهُ وَلَا اَمْلِكُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ وَاَصْبَحَ الْاَمْرُ بِيَدِ غَيْرِيْ وَاَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِعَمَلِيْ فَلَا فَقِيْرَ اَفْقَرُ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوِّيْ وَلَا تَسُوْءْ بِيْ صَدِيْقِيْ وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ مَنْ لَا يَرْحَمُنِيْ.

جب صبح ہوتی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوں دعا کرتے تھے میرے معبود! میں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ میں اپنی ناگواریوں کو دور نہیں کرسکتا اور نہ ہی مجھ میں نفع حاصل کرنے کی طاقت ہے۔ میرے امور دوسروں کے ہاتھ میں ہیں۔ میں اپنے اعمال کا گروی ہوں، مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں۔ میرے معبود تجھ سے سوال ہے کہ میرے دشمن شماتت نہ کریں۔ نہ میرے احباب میری برائی کریں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اور میری مصیبت کو میرے دین میں قرار نہ دے اور مجھ پر ان لوگوں کو مسلط نہ فرما جو مجھ پر رحم نہ کریں۔ (ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۴۲۴)

﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دنیا سے زہد﴾

وَبَيْنَمَا عِيْسَى يَوْمًا نَائِمٌ عَلٰى حَجَرٍ قَدْ تَوَسَّدَهُ وَقَدْ وَجَدَ لَذَّةَ النَّوْمِ اِذْ مَرَّ بِهِ اِبْلِيْسُ فَقَالَ: يَا عِيْسٰى اَلَسْتَ تَزْعُمُ اَنَّكَ لَا تُرِيْدُ شَيْئًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَهٰذَا الْحَجَرُ مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا قَالَ: فَقَامَ عِيْسَى فَاَخَذَ الْحَجَرَ فَرَمٰى بِهِ اِلَيْهِ وَ قَالَ: هٰذَا لَكَ مَعَ الدُّنْيَا.

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک پتھر کے اوپر سوئے ہوئے تھے اور نیند سے لطف اندوز ہو رہے تھے کہ شیطان آ گیا اور کہا اے عیسیٰ علیہ السلام کیا آپ کا ارادہ نہیں تھا کہ دنیا کی چیزوں میں سے کچھ اپنے لیے قرار دیں دیکھو یہ پتھر مال دنیا میں سے ہے جس پر آپ سوئے ہوئے ہیں یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اٹھے اور وہ پتھر اٹھا کر شیطان کی طرف پھینک کر کہا تیری دنیا کے ساتھ یہ پتھر بھی تمہارا۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۴۲۵)

﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک ویران شہر سے گذرے﴾

مَرَّ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى مَدِيْنَةٍ خَرِبَةٍ فَاَعْجَبَهُ الْبُنْيَانُ فَقَالَ: اَىْ رَبِّ مُرْ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةَ اَنْ تُجِيْبَنِىْ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ: اَيَّتُهَا الْمَدِيْنَةُ الْخَرِبَةُ جَاوِبِىْ عِيْسٰى قَالَ فَنَادَتِ الْمَدِيْنَةُ: عِيْسٰى حَبِيْبِىْ وَمَا تُرِيْدُ مِنِّىْ قَالَ: مَا فَعَلَ اَشْجَارُكِ وَمَا فَعَلَ اَنْهَارُكِ وَمَا فَعَلَ قُصُوْرُكِ وَاَيْنَ سُكَّانُكِ قَالَتْ: حَبِيْبِىْ جَاءَ وَعْدُ رَبِّكَ الْحَقُّ فَيَبِسَتْ اَشْجَارِىْ وَنَشَفَتْ اَنْهَارِىْ وَخَرِبَتْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قُصُوْرِیْ وَمَاتَ سُكَّانِیْ قَالَ : فَاَیْنَ اَمْوَالُهُمْ فَقَالَتْ : جَمَعُوْهَا مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَوْضُوْعَةٌ فِیْ بَطْنِیْ لِلّٰهِ مِیْرَاثُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ.

قَالَ: فَنَادٰی عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ: تَعَجَّبْتُ مِنْ ثَلَاثِ اُنَاسٍ: طَالِبِ الدُّنْیَا وَالْمَوْتُ یَطْلُبُهُ وَبَانِی الْقُصُوْرِ وَالْقَبْرُ مَنْزِلُهُ وَمَنْ یَضْحَكُ مِلْءَ فِیْهِ وَالنَّارُ اَمَامَهُ اِبْنَ اٰدَمَ لَا بِالْكَثِیْرِ تَشْبَعُ وَلَا بِالْقَلِیْلِ تَقْنَعُ تَجْمَعُ مَالَكَ لِمَنْ لَا یَحْمَدُكَ وَتُقْدِمُ عَلٰی رَبٍّ لَا یَعْذُرُكَ اِنَّمَا اَنْتَ عَبْدُ بَطْنِكَ وَشَهْوَتِكَ وَاِنَّمَا تَمْلَأُ بَطْنُكَ اِذَا دَخَلْتَ قَبْرَكَ وَاَنْتَ یَابْنَ اٰدَمَ تَرٰی حَشْدَ مَالِكَ فِیْ مِیْزَانِ غَیْرِكَ.

ایک دفعہ حضرت ایک ویران شہر کے پاس سے گزرے اور شہر کی ویرانی دیکھ کر متعجب ہوئے اور کہا خداوندا ! اس شہر کو حکم دے کہ میرے سوالات کا جواب دے۔ خداوند عالم کی طرف ویران شہر کو وحی فرمائی گئی کہ عیسیٰ علیہ السلام جو پوچھے اس کا جواب دو۔

اس شہر نے باتیں شروع کیں اور کہا اے عیسیٰ علیہ السلام ! اے میرے حبیب ! تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟ پوچھا تمہارے درختوں کو کیا ہوا ؟ نہریں کیا ہوئیں ؟ محل اور عالیشان گھر کیا ہوئے ؟ اور تیرے لوگ کیا ہوئے ؟ ویران شہر نے کہا تیرے پروردگار کا حکم آیا درخت سوکھ گئے ، نہریں خشک ہوگئیں ، محل ڈھ گئے اور لوگ مر گئے۔ پوچھا ان کے اموال کیا ہوئے ؟ کہا : جو کچھ انہوں نے حلال وحرام جمع کیا تھا وہ میرے پیٹ میں ہیں۔ اللہ ہی زمینوں اور آسمانوں کا (وارث) مالک ہے۔

عیسیٰ علیہ السلام نے پکار کر کہا مجھے تین قسم کے لوگوں پر تعجب ہے۔ دنیا کے طلبگار وہ لوگ جن کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے۔ محلات کی تعمیر کرنے والے جبکہ قبر ان کی منزل ہے۔ جو منہ پھیر کر قہقہے لگاتی ہے جبکہ آپ اس کے سامنے ہے۔ فرزند آدم کی حالت یہ ہے کہ زیادہ مال سے اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور نہ ہی وہ کم پر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

قناعت کرتا ہے۔

تم ان کے لیے مال جمع کرتے ہو تو جو تمہارا شکریہ ادا نہیں کرتے اور تم نے خدا کے سامنے جانا ہے جہاں کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا تم تو صرف اپنے پیٹ اور خواہشات کے بندے ہو۔ تمہارا پیٹ تو اسی وقت پر ہو سکے گا جب تم قبر میں پہنچو گے اور تم نے جو کچھ جمع کیا ہوگا وہ دوسروں کے قبضے میں دیکھو گے۔

(ابن کثیر، قصص الانبیاء ج ۲، ص ۴۳۰)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سمندر کی مچھلی

اِنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَنْ مَرَّ عَلٰی شَاطِیءِ الْبَحْرِ رَمٰی بِقُرْصٍ مِنْ قُوتِهٖ فِی الْمَاءِ فَقَالَ لَهٗ بَعْضُ الْحَوَارِیِّیْنَ یَا رُوْحَ اللهِ وَ کَلِمَتَهٗ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا وَ اِنَّمَا هُوَ مِنْ قُوْتِكَ قَالَ فَعَلْتُ هٰذَا لِدَابَّةٍ تَاْکُلُهٗ مِنْ دَوَابِّ الْمَاءِ وَ ثَوَابُهٗ عِنْدَ اللهِ عَظِیْمٌ۔

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب سمندر کے کنارے سے گزرے تو اپنے زاد راہ میں سے ایک روٹی دریا میں پھینک دی آپ کے بعض حواریوں نے کہا: اے روح اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا یہ تو آپ کی زادِ راہ ہے فرمایا اس میں سے اللہ کی دوسری مخلوق بھی کھائیں تو ثواب عظیم ہے۔

(سید نعمت اللہ جزائری، قصص الانبیاء ص ۴۶۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور خدا کی اجازت

اِنَّ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ صَعَدَ جَبَلًا بِالشَّامِ اِسْمُهٗ اِرْیَحَا فَاَتَاهُ اِبْلِیْسُ فِیْ صُوْرَةِ مَلِكَ فِلِسْطِین فَقَالَ یَا رُوْحَ اللهِ اَحْیَیْتَ الْمَوْتٰی وَ اَبْرَاْتَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اِلاَکْمَهَ وَالاَبْرَصَ فَاطْرَحْ نَفْسَكَ عَنِ الْجَبَلِ فَقَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ ذَلِكَ اِذْنٌ لِيْ فِيْهِ وَ هٰذَا لَمْ يُؤْذَنْ لِيْ فِيْهِ.

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام کے ایک پہاڑ پر چڑھے جس کا نام اریحا ہے۔ شیطان بھی وہاں پر فلسطین کے بادشاہ کی ہیئت میں پہنچا اور کہا اے روح اللہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ جذام اور برص کے مریضوں کو صحت دیتے ہیں۔ آپ اپنے آپ کو اس پہاڑ سے گرا دیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا جن کاموں کا تونے نام لیا ہے خدا نے اس کی اجازت دی ہے لیکن جو تو کہہ رہا ہے اس کی اجازت مجھے نہیں دی گئی ہے۔ (نور المبین، قصص الانبیاء ص ۴۲۴)

﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے نیازی﴾

قَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: خَادِمِيْ يَدَايَ وَ دَابَّتِيْ رِجْلَايَ وَ فِرَاشِي الْاَرْضُ وَ وِسَادِي الْحَجَرُ وَ دِفْئِيْ فِي الشِّتَاءِ مَشَارِقُ الْأَرْضِ وَ سِرَاجِي بِاللَّيْلِ الْقَمَرُ وَ اِدَامِي الْجُوْعُ وَ شِعَارِيَ الْخَوْفُ وَ لِبَاسِيَ الصُّوْفُ وَ فَاكِهَتِيْ وَ رَيْحَانَتِيْ مَا اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ لِلْوُحُوْشِ وَ لِاَنْعَامِ اَبِيْتُ وَ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَ اُصْبِحُ وَ لَيْسَ لِيْ شَيْءٌ وَ لَيْسَ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ اَغْنٰى مِنِّيْ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہا کرتے تھے میرے ہاتھ میرے خادم ہیں۔ میری ٹانگیں میری سواری ہیں، زمین میرا بستر، میرا تکیہ پتھر اور میرا گرم لباس وہی ہے جہاں سے سورج نکلتا ہے یعنی دھوپ رات کی روشنی چاند ہے، میرے لیے سالن بھوک ہے میری نشانی خوفِ خدا ہے، میرا لباس اون کا ہے، میرے لیے میوے اور پھل وہی ہیں جو جنگل میں اگتے ہیں۔ صبح کرتا ہوں اور شام کرتا ہوں جبکہ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی اور روئے زمین پر مجھ سے بڑھ کر اور کوئی تونگر نہیں ہوسکتا۔

(بحار الانوار ج ۱۴، ص ۲۳۹، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿غیبت سے منع﴾

وَ مَرَّ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ فِي الْحَوَارِيِّيْنَ بِجِيْفَةِ كَلْبٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ مَا اَشَدُّ نَتْنِ رِيْحِهٖ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَهَلَّا قُلْتَ مَا اَشَدُّ بَيَاضِ اَسْنَانِهٖ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے ساتھ ایک دفعہ ایک مُردار کتے کے پاس سے گزرے ساتھیوں میں سے کسی نے کہا کہ کس قدر بدبو آ رہی ہے یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تم یہ کیوں نہیں کہتے کہ اس کے دانت کس قدر سفید ہیں۔

(جاحظ، الحیوان ج ۲، ص ۱۶۳)

﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انکساری﴾

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مَعْشَرَ الْحَوَارِيِّيْنَ لِيْ اِلَيْكُمْ حَاجَةٌ اقْضُوْهَا لِيْ قَالُوْا قُضِيَتْ حَاجَتُكَ يَا رُوْحَ اللّٰهِ فَقَامَ فَغَسَلَ اَقْدَامَهُمْ فَقَالُوْا: كُنَّا نَحْنُ اَحَقَّ بِهٰذَا يَا رُوْحَ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنَّ اَحَقَّ النَّاسِ بِالْخِدْمَةِ الْعَالِمُ اِنَّمَا تَوَاضَعْتُ هٰكَذَا لِكَيْمَا تَتَوَاضَعُوْا بَعْدِيْ فِي النَّاسِ كَتَوَاضُعِيْ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالتَّوَاضُعِ تُعْمَرُ الْحِكْمَةُ لَا بِالتَّكَبُّرِ وَ كَذٰلِكَ فِي السَّهْلِ يَنْبُتُ الزَّرْعُ لَا فِي الْجَبَلِ.

حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا اے میرے حواریو! میری ایک ضرورت تمہارے پاس ہے تم اسے پوری کرو انہوں نے کہا اے روح اللہ آپ کی حاجت پوری کی جائے گی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اٹھ کر ان کے قدم دھوئے سب نے کہا اے روح اللہ یہ کیا کیا ہم کو چاہیے کہ آپ کے پاؤں دھوئیں فرمایا نہیں لوگوں کی خدمت کرنے کا سزاوار سب سے بڑھ کر عالم ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں نے آج اس لیے ایسا کیا ہے کہ کل کو تم لوگ میرے بعد لوگوں کے ساتھ ایسی تواضع کے ساتھ پیش آ سکو۔ اس کے بعد عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تواضع اور انکساری کے ذریعے ہی حکمت حاصل ہو سکتی ہے نہ کہ تکبر کے ساتھ کیونکہ نرم زمین میں فصل اگائی جا سکتی ہے نہ کہ سخت زمین پر۔ (بحار الانوار ج ۱۴، ص ۲۷۸، طبع جدید)

﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہمان کی تواضع﴾

صَنَعَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ لِلْحَوَارِيِّيْنَ طَعَامًا فَلَمَّا اَكَلُوْا وَضَّاَهُمْ بِنَفْسِهٖ قَالُوْا : يَا رُوْحَ اللهِ نَحْنُ اَوْلٰى اَنْ نَفْعَلَهُ مِنْكَ قَالَ : اِنَّمَا فَعَلْتُ هٰذَا لِتَفْعَلُوْهُ بِمَنْ تُعَلِّمُوْنَ.

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کے لیے کھانے کا بندوبست کیا جب کھانا تیار تیار ہوا تو سب کے ہاتھ دھلائے انہوں نے کہا اے روح اللہ یہ کام ہم کرتے آپ نے فرمایا میں نے ایسا اس لیے کیا ہے کہ تم میرے بعد دوسروں لوگوں کو یہ ادب سکھاؤ اور خود بھی اس پر عمل کرو۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۸۳)

﴿جہالت سے دوری﴾

قِيْلَ لِعِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ اَدَّبَكَ قَالَ مَا اَدَّبَنِيْ اَحَدٌ رَاَيْتُ قُبْحَ الْجَهْلِ فَجَانَبْتُهٗ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا گیا کس نے آپ کو ادب سکھایا فرمایا: مجھے کسی نے ادب نہیں سکھایا میں نے جہل کی قباحت (برائی) کو دیکھا تو اس سے دوری اختیار کی۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۹۶)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حساب کا خوف﴾

كَانَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْمُرُ اَنْفَهُ مِنَ الرَّائِحَةِ الطَّيِّبَةِ دُوْنَ الْكَرِيْهَةِ فَقِيْلَ لَهُ: فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ: لَا حِسَابَ فِي الْكَرِيْهَةِ وَفِي الطَّيِّبَةِ حِسَابٌ.

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خوشبو کے وقت ناک بند کرتے تھے جبکہ بدبو آتے وقت ایسا نہیں کرتے تھے۔ اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: بدبو کا کوئی حساب نہیں لیا جائے گا جبکہ خوشبو کا حساب لیا جائے گا۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۲۸)

﴿حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھر سے گزرے﴾

وَ كَانَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِذَا مَرَّ بِدَارٍ قَدْ مَاتَ اَهْلُهَا وَ خَلَفَ فِيْهَا غَيْرُهُمْ يَقُوْلُ : وَيْحًا لِاَرْبَابِكِ الَّذِيْنَ وَرِثُوْكِ كَيْفَ لَمْ يَعْتَبِرُوْا بِاِخْوَانِهِمُ الْمَاضِيْنَ.

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک گھر کے قریب سے گزرے جس کا مالک مر گیا تھا اور دوسرے لوگ اس کے مالک بن گئے تھے فرمایا افسوس ہے ان لوگوں پر جنہوں نے تمہیں وراثت میں پایا ہے کیا انہوں نے اپنے گزرنے والے بھائیوں سے عبرت حاصل نہیں کی۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۲۱۹)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اخلاق : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعارف
خلق عظیم
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرمی پر قرآن کی گواہی
سات سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق
حسنِ اخلاق والوں کا احترام
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر وقت کی دعا
بعثت سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی شہرت
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھ صفات
مکارم اخلاق کی تاکید
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبسم
فقراء کے ساتھ ہمنشینی
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صفات
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق امیرالمومنین علیہ السلام کی زبانی
دوسروں کا ہاتھ بٹانا
گھر والوں کا ہاتھ بٹانا
اعرابی کی گستاخی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ردعمل
گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق
مجلسوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلوک
اپنے ہم نشینوں کے ساتھ سلوک

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاموشی
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھنے کا انداز
بیٹھنے کے دوران قبلہ کی طرف توجہ
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سونے کا انداز
جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی گھر میں داخل ہوتے
تشیع جنازہ کے وقت
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقروض کا جنازہ دیکھا
ایک شہید مقروض کے بارے میں
باریکی کے ساتھ معاہدے کی پابندی
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آٹھ صفات
اپنا کام خود کرتے
جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ آئے
دوسروں پر اعتراض نہیں کرتے تھے
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذاق کا ایک اور نمونہ
ایک اور نمونہ
دوسروں کے مذاق کرنے پر ہنسنا
دوسروں کے مذاق پر خوش ہونا
مصافحہ کرنا
ایک جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ڈر گیا
نئے آنے والوں کا احترام
ایک اور نمونہ
ایک شخص کا مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بچوں کو سلام کرنا
بچوں کے ساتھ لطف و مہربانی
بچوں کو سلام کرنا اور غذا کھلانا
اپنے نواسوں کو پیار کرنا
جس نے اپنے بچوں کو پیار نہیں کیا
مسکینوں کے ساتھ دسترخوان میں
ایک بدوی عورت کے ساتھ سلوک
اعرابی کی جسارت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بُردباری
لوگوں کو گستاخیوں کے مقابلے میں
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عذر قبول کرنا
ہجو کہنے والے شاعر کو معاف کیا
لوگوں کی حاجت برآری
باری کا خیال رکھنا
بن بلایا مہمان اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر کا سامان خود اٹھاتے تھے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دودھ دوہ لیتے تھے
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شجر کاری
راستہ چلنے کا شیوہ
جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پیتے تھے
گرم کھانے سے پرہیز
روٹی اور سرکے میں قناعت
ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوکے سوئے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrililibrary.com

بھوک اور خوفِ خدا
کم خوری
پیٹ بھر کھانے سے پرہیز
بھوک کا مقابلہ
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھوک
جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے شہد ملا دودھ لایا گیا
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی مثال
دنیاوی تکلفات کی طرف توجہ دینا
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو پر چٹائی کے نشانات
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر دنیاوی چمک دمک
آرائش سے خالی گھر
لباس خریدنے میں قناعت
بچوں کو نفسیاتی دھچکے لگانے کا منع کرنا
حسن علیہ السلام کا احترام
دوسروں کے بچوں کے ساتھ آپ کا سلوک
نماز کے درمیان بچے کے ساتھ رحمدلی
جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں بچے کی آواز سنی
ضرورتمندوں کو مجروح نہ کرنا
اپنی قمیص بخش دی
روئے زمین کے سخی ترین افراد
فقراء کے ساتھ مہربانی
رضاعی ماں کا احترام

Presented By: https://jafrililibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت علی علیہ السلام کی زبانی
ایک بیمار سوالی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زانو
رضاعی بہن کا زیادہ احترام
نماز میں تخفیف
ایک اور نمونہ
مہمانوں کا احترام
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پیاسے کی فریاد
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی اور شفقت
نجاشی کے وفد کا احترام
جب حاتم طائی کا بیٹا آپ کے پاس پہنچا
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا سے زہد اختیار کرنا
غلاموں کی سی زندگی
برے لوگوں کے ساتھ نیک سلوک
مجلس کے آخر میں
خوشامد سے روکنا
دکھاوے کا احترام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ
بے موقع احترام سے روکنا
احترام میں غلو سے روکنا
ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں کو بوسہ دینا چاہا
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبا کے توسل سے شفا
حذیفہ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصافحہ
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علمی مجلس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غیرت
بدر کے دن خدا سے مدد طلب کرنا
قرآن سننے میں آپ کی دلچسپی
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گریہ
انتقام نہ لینا
لوگوں کی برائیاں بیان کرنے سے روکنا
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امانت کی ادائیگی
وعدہ اور دھوپ کی جگہ
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہمان کے ساتھ
کسی کو طعنہ مت دو
سلام میں سبقت
آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخلاقی ماموریت
مہمانی کے دسترخوان میں
لوگوں کو تنقید اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تقسیم اموال میں پریشانیوں کی روک تھام
ویٹ لفٹنگ کا مقابلہ کرنے والوں کے درمیان
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں
عبادت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوششیں
ہر بیداری کے بعد سجدہ
روزانہ شکر و حمد
گناہوں کے بغیر توبہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکر گزاری
بیٹے کی وفات کے وقت
جب خدا کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصہ آتا
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ پیادہ لوگ
جس اخلاق سے روکا گیا
سفر میں تیز چلنا
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یتیم نوازی
زید بن حارثہ کے بیٹے کی تقریب
بیماروں کی عیادت تشیع جنازہ
ظالموں کے لیے دعا
موضوع کو سمجھانا
جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخر کرتے تھے
غلط نسبت دینے سے روکنا
تین اہم مطالب
اونٹ دوڑ کا مقابلہ
مسواک سے لگاؤ
ایک رات میں بار بار مسواک
جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لباس پہنتے تھے
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے وقت
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قسم کھانا
ہنر مند کا ہاتھ چوما
زینت اور آرائش

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ابوجہل اور آپ کی سچائی کا اعتراف

یہودیوں کی گستاخی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ردعمل

بعثت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق

عکرمہ بن ابوجہل سے سلوک

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پانی پلانا

عورتوں کو سلام کرنا

فتح مکہ کے وقت عام معافی

اذیتوں کے مقابلے میں دعا

بزرگوں کا احترام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ایک محنت کش سے

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بیکار کو دیکھتے تھے

جنگی مشقوں کی تشویق

برے امراض سے خدا کی پناہ

مجاہدوں کا استقبال

لوگوں کو نصیحت

خیانت کار تاجر سے واسطہ پڑا

ایک مرنے والے کے پسماندگان سے فرمایا

آخری زمانے کے بچوں سے پریشانی

ایک عملی درس

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت آدم علیہ السلام کے ہبوط کے چھ ہزار ایک سو تریسٹھ سال بعد مکہ مکرمہ میں عام الفیل کے سال پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد گرامی عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ بنت وہب بنت عبد مناف ہیں۔

حضرت آمنہ کے حاملہ ہونے کے بعد حضرت عبداللہ نے مدینے کا سفر کیا پندرہ دن کے بعد بیمار ہو کر وہیں وفات پا گئے آپ کو دار النابغہ میں دفن کیا گیا۔ حضرت آمنہ آپ کے غم میں اکثر روتی رہتی تھیں سترہ ربیع الاول شب جمعہ کو بھی آپ ایک کمرے میں اکیلی تھیں اچانک درد زہ شروع ہوا اور ساتھ ہی کمرے کی چھت شگافتہ ہوئی آپ نے دیکھا کہ چند حوریں نیچے اتریں اور آپ کو دلاسہ دیا اور نہ ڈرنے کی تلقین کی اور کہا کہ ہم تمہاری خدمت کے لیے آئی ہیں۔ یہ حوریں آپ کے اردگرد آئیں تو ایک آواز حضرت آمنہ نے سنی اے آمنہ تمہارا بچہ دنیا میں آئے تو تم یہ دعا پڑھنا:

أُعِيْذُهٗ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ
وَ كُلِّ خَلْقٍ مَارِدٍ يَأْخُذُ بِالْمَرَاصِدِ
فِيْ طُرُقِ الْمَوَارِدِ مِنْ قَائِمٍ وَ قَاعِدٍ

ان حوروں کے علاوہ چند بہشتی خواتین بھی آئیں جن کے ہاتھوں میں بلور کی صراحیوں میں شربت تھا۔ ان خواتین نے حضرت آمنہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سید المرسلین کی ولادت کی خبر دی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت جمعہ کے دن صبح صادق کے وقت ہوئی پیدا ہوتے ہی کعبہ کی طرف رخ کر کے سجدہ ریز ہو گئے اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھا کر لا الٰہ الا اللہ کہا۔

اس زمانے میں دستور یہ تھا کہ اکابر قریش اپنی اولاد کو رضاعی ماؤں کے حوالے کرتے تھے تاکہ ان کی خواتین کو فراغت ملے اور دودھ پلانے والی اکثر خواتین جو صحرا نشین ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ان کے ہاں پرورش پانے والے بچے بہادر، قوی اور فصیح تر ہوتے تھے اور اسی بنا پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَنَا اَعۡرَبُ مِنۡ قُرَیۡشٍ اِسۡتَرۡضَعۡتُ فِیۡ سَعۡدِ بۡنِ فَکۡرٍ.

میں قریش کا فصیح ترین شخص کیونکہ میں نے قبیلہ بنی سعد میں دودھ پیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ بہار اور خزاں کے مہینوں میں صحرا نشین عورتیں دودھ پلانے کے لیے بچوں کی تلاش میں شہروں کا رخ کرتی تھیں تاکہ انہیں لے جا کر ان کی پرورش کریں اور دودھ پلائیں جس سال حضور اکرم ﷺ نے ولادت پائی تھی حضرت حلیمہ سعدیہ بھی اپنے شوہر اور چھوٹے بچے کے ہمراہ کسی بچے کو حاصل کرنے کے لیے مکے میں آئیں تھیں۔ آپ کو حضرت آمنہ کے پاس لے جایا گیا حضرت حلیمہ نے کہا حضور اکرم ﷺ کبھی بھی حضرت حلیمہ کے بائیں چھاتی سے دودھ نہیں پیا بلکہ اسے اپنے رضاعی کے لیے چھوڑ دیا۔

حضرت محمد ﷺ جب چھ سال کے تھے تو آپ کی والدہ ماجدہ وفات پا گئیں اور آپ کی وفات کا واقعہ یوں ہے کہ ایک دن آپ حضرت عبدالمطلب کے پاس گئیں اور کہا اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنی رضاعی ماں سے ملاقات کروں جو بنی عدان بن النجار سے ہیں اور مدینے میں سکونت پذیر ہیں اور اپنے بیٹے محمد ﷺ کو بھی اپنے ساتھ لے جاؤں تاکہ میرے رشتے دار اسے دیکھیں حضرت عبدالمطلب نے آپ کو اجازت دی اور حضرت آمنہ ام ایمن کے ساتھ بچے کو لے کر سفر پر روانہ ہوئیں۔

حضرت ام ایمن حضرت پیغمبر ﷺ کی دیکھ بھال پر مامور تھی۔ حضرت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آمنہ مدینہ پہنچ کر دار النابغہ میں جہاں حضرت عبداللہ دفن تھے ساکن رہیں اور اپنے رشتے داروں سے ملاقات بھی کی اور اس کے بعد مکے کی طرف لوٹ آئیں لیکن واپسی کے سفر کے دوران ابواء کے مقام پر جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے مختصر سے بیماری کے بعد وفات پا گئیں اور اسی جگہ دفن ہوگئیں۔ حضرت ام ایمن حضرت آمنہ کی وفات کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ لے آئیں اور اب سے بچے کی پرورش حضرت عبدالمطلب نے شروع کی۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھ سال کے تھے تو آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب بھی وفات پا گئے۔

آپؐ کی پرورش حضرت ابو طالب علیہ السلام آپؐ کے چچا نے شروع کی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر کے بارہ سال دو ماہ دس گزرے تھے تو اپنے چچا حضرت ابو طالب کے ساتھ شام کے سفر پر گئے اور ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہ سے شادی کی اور چالیس سال کی عمر میں ۲۷ رجب کو مبعوث برسالت ہوئے بعثت کا واقعہ یوں تھا کہ جبرئیل امین کوہ حرا میں آپ کے پاس آئے اور کہا پڑھ! فرمایا کیا پڑھوں جبرئیل نے آگے بڑھ کر آپ کے ساتھ بغلگیر ہو کر دباؤ ڈالا اور کہا پڑھ تیسری دفعہ میں آپ نے یوں پڑھنا شروع کیا: اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ (سورۂ علق: آیات ۱۔۲)

اس کے بعد آپ غارِ حرا سے نیچے آئے اور جس درخت، پودے اور گھاس کی طرف سے گزرتے تھے تو فصیح آواز میں سنتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ آپ جب گھر میں داخل ہوئے تو حضرت خدیجہ نے آپ میں ایک غیر معمولی نور دیکھا اور پوچھا یہ نور کیسا ہے؟ جو آپ سے نظر آتا ہے فرمایا یہ نبوت کا نور ہے یہ سن کر حضرت خدیجہ نے کہا میں تو آپ کو کئی سالوں سے نبی جانتی ہوں اور کہا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ،

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا مجھے کمبل اوڑھا دو حضرت خدیجہؑ نے ایک کمل اوڑھا دیا اسی وقت وحی آئی: یَآاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَاَنْذِرْ ○ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ○

(سورۂ مدثر: آیات ۱ تا ۳)

خلاصہ یہ کہ جبرئیل امین یہ آیت لے کر آئے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ○ اے محمدؐ! اپنی دعوت کو کھلم کھلا اعلان کے ساتھ آشکارا کرو۔ (سورۂ حجر: آیت ۹۴)

اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم صفا کی پہاڑی پر گئے اور قبائل قریش میں سے ایک ایک کا نام لے کر فرمایا: یَا صَبَاحَاہ اس زمانے میں دستور تھا یہ لفظ کسی نئے واقعے کے پیش آنے پر فریاد کے لیے بولا جاتا تھا۔ لوگوں نے صبح صبح یہ الفاظ سنے تو دوڑتے ہوئے گئے اور جا کر پوچھا اے محمدؐ! کیا ہوا؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں تم لوگوں کو یہ خبر دوں کہ صفا کی پہاڑی کے پیچھے سے ایک لشکر تم پر حملہ کرنے اور تمہارے اموال لوٹنے کے لیے موجود ہے تو تم میری باتوں کا یقین کرو گے یا مجھے جھٹلاؤ گے؟ سب نے کہا: ابھی تک ہم نے آپ سے کوئی جھوٹ نہیں سنا ہے آپ نے فرمایا: اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ میں تو تمہیں صرف عذابِ الٰہی سے ڈراتا ہوں۔

یہ سن کر ابولہب نے کہا: تَبًّا لَكَ اَلِهٰذَا دَعَوْتَنَا ہلاکت ہو تم پر تم نے ہمیں اسی لیے بلایا تھا اور کہا لوگو! میرا بھتیجا پاگل ہو گیا ہے منتشر ہو جاؤ۔ ساتھ ہی ایک پتھر اٹھا کر آپؐ کی طرف پھینکنا چاہا تو یہ سورہ نازل ہوا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ○ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○ (سورۂ لہب)

اس واقعے کے چند روز بعد یہ آیت نازل ہوئی وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(سورۂ شعراء : آیت ۲۱۴) اس کے نزول کے بعد یوم انذار منعقدا ہوا جو کتب اہل سنت اور شیعہ میں یوم انذار کے نام سے مشہور ہے کہ حضرت علیؑ نے اس دن ایمان کا اظہار کیا جبکہ بعض نے تو اپنے بغض و حسد کا مظاہرہ کیا جس کی خبر قرآن یوں دیتا ہے:

وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ۝ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ۝ اَوْ تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَيْنَا كِسَفًا اَوْ تَاْتِيَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ قَبِيْلًا ۝ اَوْ يَكُوْنَ لَكَ بَيْتٌ مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِي السَّمَآءِ ؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ لِرُقِيِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَيْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗ قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ انہوں نے کہا ہم آپ پر ہرگز ایمان نہیں لائیں گے مگر اسی وقت کہ آپ زمین سے ہمارے لیے ایک چشمہ نکالیں یا آپ کا کوئی باغ انگور یا خرمے کا موجود ہو۔ جن کے درمیان نہریں جاری ہوں یا آسمان سے ہم پر کوئی ٹکڑا نازل ہوجائے یا تم اپنے خدا کو فرشتوں کے ساتھ لا حاضر کرو۔ یا اپنے لیے سونے چاندی کا ایک گھر بنا لاؤ یا آسمان کی طرف بلند ہوئے جاؤ ہم تمہارا اوپر بلند ہونے کو بھی نہیں مانیں گے مگر یہ کہ تم ہمارے لیے کوئی کتاب لے کر آؤ کہ ہم اسے پڑھیں، کہہ دیجئے اے رسول کہ میں تو صرف خدا کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور بشر ہوں۔ (سورۂ بنی اسرائیل : آیات ۹۰ تا ۹۳)

اس کے علاوہ یہ لوگ آپؐ کے اس قدر دشمن بن گئے کہ آپؐ کے قتل پر کمر باندھی۔ مجبور ہو کر حضرت ابو طالب علیہ السلام نے تمام بنی ہاشم اور عبدالمطلب کی اولاد کو جمع کیا اور ان کے ساتھ ایک گھاٹی میں جا کر محصور ہو گئے۔ اس گھاٹی کا نام شعب ابی طالب ہے۔ عبدالمطلب کی تمام اولاد نے چاہے کافر تھے یا مسلمان سب نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی ذمہ داری لی مگر ابولہب آپ کے دشمنوں کے ساتھ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مل گیا اور حضرت حمزہ ہر وقت ننگی تلوار لیے آپؐ کے گرد مستعد رہتے تھے۔ حضرت ابو طالب تمام بنی ہاشم کے اتفاق کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی کوشش کرنے لگے۔ جب دشمنوں کو یہ معلوم ہوا کہ وہ آپ کو گزند نہیں پہنچا سکتے تو قریش کے چالیس سرکردہ افراد دار الندوہ میں جمع ہوئے کافی سوچ بچار کے بعد بنی ہاشم کے ساتھ بائیکاٹ کا فیصلہ کیا اور آپس میں یہ عہد و پیمان کیا کہ آج کے بعد بنی ہاشم کے ساتھ لین دین ترک کریں گے، ان سے شادی نہیں کریں گے اور اس وقت تک یہ بائیکاٹ جاری رہے گا جب تک وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے حوالے نہ کریں۔ اس کا انہوں نے ایک باقاعدہ عہد نامہ لکھا اور ابو جہل کی خالہ ''ام الجلاس'' کے حوالے کیا تاکہ وہ اسے محفوظ رکھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خاندان والے شعب ابی طالب میں مسلسل رہے یہاں تک کہ حج کے موسم میں کسی مہینے میں جو اشہر الحرام میں سے ایک ہوتا باہر آتے اور راشن وغیرہ لے کر چلے جاتے تین سال اسی طرح گزر گئے اور مخالفین اور دوستوں میں سے چند لوگ خانۂ کعبہ کے باہر جمع تھے اچانک حضرت ابو طالب ان کے پاس پہنچے مخالفین نے یہ سمجھ لیا کہ ابو طالب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت سے تنگ آ گئے ہیں۔ اس لیے شاید آ گئے ہیں تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حوالہ کریں لیکن ابو طالب نے گفتگو کا آغاز یوں کیا: اے لوگو! میرے بھتیجے نے یہ خبر دی ہے کہ عہد نامے کو دیمک نے کھا کر ختم کیا ہے اور صرف خدا کا نام باقی رہ گیا ہے۔ اب تم لوگ اپنے عہد نامے کی دستاویز کو سامنے لاؤ اگر میرے بھتیجے نے درست کہا ہے تو انکار کی کوئی صورت نہیں تم انکار نہیں کر سکتے لیکن اگر ان کی یہ خبر جھوٹی نکلی تو میں ابھی انہیں تمہارے حوالے کروں گا تاکہ تم انہیں قتل کرو۔

یہ سن کر ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور ''ام جلاس'' کے پاس جا کر وہ عہد نامہ اٹھا لے آیا جب پوری مجلس میں اسے کھول کر دیکھا گیا تو اس کے تمام الفاظ دیمک

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چاٹ گئی تھی اور صرف لفظ بِاِسْمِكَ اللّٰهُمَّ کے الفاظ باقی تھے زمانۂ جاہلیت میں کسی بھی تحریر کے ابتداء میں یہ الفاظ لکھے جاتے تھے۔

یہ دیکھ کر ایک شخص کہنے لگا ہم اس عہدنامے سے بیزار ہیں۔ ساتھ ہی اس کے ٹکڑوں کو مسل کر پھینک دیا اور دوسرے دن قریش کے لوگوں کے چند افراد چلے گئے اور شعب ابی طالب سے بنی ہاشم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے آئے اور اپنے اپنے گھروں میں جگہ دے کر بٹھا دیا۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے موسم میں آنے والے لوگوں کو تبلیغ کی اور ہر مناسب فرصت سے فائدہ اٹھایا اور دنیا کے اطراف و اکناف سے آنے والے لوگوں کو تبلیغ کی اور یہیں سے انصار کی بیعت کا سلسلہ شروع ہوا حج کے موسم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منٰی میں کھڑے تھے کہ چھ افراد کو آپ نے دیکھا جو جا رہے تھے جن کے نام یوں ہیں:

اسعد بن زرارہ، عبادہ بن صامت، رافع بن مالک، قطبہ بن عامر، عقبہ بن عامر اور جابر بن عبداللہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا اور چند باتیں کیں۔ آپؐ نے اپنی گفتگو کا سلسلہ یوں شروع کیا۔ میں خدا کا رسول ہوں، میں تمہیں خدا کی توحید کی طرف دعوت دیتا ہوں، قرآن میرا معجزہ ہے اور ساتھ ہی قرآن کی چند آیات کی تلاوت فرمائی۔ جب ان لوگوں نے اسے سنا تو اسے قبول کیا اور آپؐ پر ایمان لے آئے۔ ان لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مدینے میں دو قبائل رہتے ہیں اوس اور خزرج ہم تمام کا تعلق خزرج سے ہے یہ دونوں قبائل ایک دوسرے سے نبرد آزما ہیں اور ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو ہم مدینے جا کر دونوں قبیلوں میں سے اس اختلاف کو ختم کر کے آئندہ سال یہاں آ کر آپ کو اپنے ساتھ مدینے لے جائیں گے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں قرآن کریم کا کچھ حصہ یاد کرایا اور یہ لوگ مدینہ چلے گئے انہوں نے جا کر اہل مدینہ سے آپ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی بعثت کا ذکر کیا اور ان کے لیے قرآن پڑھ کر سنایا۔ جب اگلے سال حج کا موسم آیا تو اہل مدینہ نے آپس میں مشورہ کر کے ۱۲ افراد کو اپنا نمائندہ وفد بنا کر مکہ بھیجا اور ان لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینے آنے کی دعوت دی۔

ان لوگوں نے مکے میں پہنچ کر منیٰ میں اس جگہ میں آکر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی جہاں پہلے سال ملاقات کی تھی یہیں پر ان لوگوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت کی اسی کو ''بیعت اولیٰ'' کہتے ہیں۔

۵۲ سال کی عمر میں بعثت کے ۱۲ سال معراج پر تشریف لے گئے جس کا ذکر قرآن مجید اور تاریخ کتب میں موجود ہے۔

۵۳ سال کی عمر میں آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی جس کا مختصر بیان یوں ہے کہ دشمنوں نے دیکھا کہ اپنی تمام کوششوں کے باوجود اپنے مطلوبہ نتیجے تک نہیں پہنچ سکتے ہیں تو انہوں نے آپ کے قتل کا منصوبہ بنایا اور انہوں نے یہ منصوبہ بنایا ہ ہر قبیلے کا ایک بہادر اور طاقتور شخص تلوار لے کر ایک ساتھ آپ پر حملہ آور ہوں اور آپ کو قتل کریں کیونکہ اس طرح بیک وقت تمام قبائل سے قصاص لینے سے بنی ہاشم عاجز آئیں گے لیکن خداوند عالم نے ان کے اس منصوبے اور سازش کی اطلاع حضور کو یوں دی:

وَ اِذْ یَمْكُرُ بِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْكَ اَوْ یَقْتُلُوْكَ اَوْ یُخْرِجُوْكَ وَیَمْكُرُوْنَ وَیَمْكُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ○ جب کفار تم سے قریب ہو رہے تھے تاکہ تم کو گرفتار کر لیں یا قتل کریں، جلاوطن کریں تو اس وقت خدا بھی ان کے خلاف تدبیر کر رہا تھا اور خدا بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ (سورۂ انفال: آیت ۳۰)

خداوند عالم کی طرف سے آپ کو ہجرت کا حکم ہوا۔ جب ایک دن آفتاب غروب ہوا تو قریش کے ان افراد نے مسلح ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر کا محاصرہ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کیا تا کہ نصف رات کے وقت جب آپ سو چکے ہوں گے تو آپ پر یکلخت حملہ کر کے کام تمام کریں گے ادھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو بلا کر حکم دیا کہ میرے بستر پر سو جائیں اور میرے پاس جن لوگوں کی امانتیں ہیں انہیں ان کے مالکوں کے حوالے کر کے بعد میں مدینے کے لیے روانہ ہو جائیں اور میرے ساتھ مل جائیں اور خود اپنے گھر سے سورۂ یٰسؔ کی آیت ۹ وَ جَعَلۡنَا مِنۡۢ بَیۡنِ اَیۡدِیۡهِمۡ سَدًّا وَّمِنۡ خَلۡفِهِمۡ سَدًّا فَاَغۡشَیۡنٰهُمۡ فَهُمۡ لَا یُبۡصِرُوۡنَ ○ پڑھ کر تھوڑی سے مٹی اٹھا کر ان لوگوں کی طرف پھینکی اور شَاهَتِ الۡوُجُوۡهُ کہتے ہوئے نکلے۔

ادھر حضرت علیؑ سبز ردا اوڑھ کر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سو گئے اور اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ یَّشۡرِیۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌۢ بِالۡعِبَادِ ○ لوگوں میں سے ایسے بھی جو اپنی جانوں کو اللہ کی رضا کے لیے بیچ دیتے ہیں اور اللہ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ (سورۂ بقرہ: آیت ۲۰۷)

ادھر قریش والوں نے جب رات کے پردے میں اپنے منصوبے پر عمل کرنا چاہا تو کسی نے کہا نہیں صبح ہونے دو تا کہ بنی ہاشم کو پتہ چلے کہ اس سازش میں کون کون شریک ہیں۔ جب یہ لوگ ہجوم کر کے گھر پر حملہ آور ہوئے تو حضرت علیؑ نے بستر سے سر اٹھایا ان لوگوں نے پوچھا علی علیہ السلام! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں ہیں؟ فرمایا تم نے میرے سپرد تو نہیں کیا تھا۔ اس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت کے تیرہویں سال یکم ربیع الاول کو مدینے کے راستے میں ایک غار جس کا نام ''غار ثور'' تھا پناہ لی کفار قریش نے آپ کا تعاقب کیا مگر آپ تک نہیں پہنچ سکے۔ تین دن تک آپ غار ثور میں رہے اور تیسری رات کے سحر کے وقت حضرت ابوبکر کے ساتھ مدینہ کی طرف سفر کیا اور قبا کے محلے میں پہنچے۔ قبا میں چند دن رکے ایک دن حضرت ابوبکر نے کہا کہ اب مدینے میں داخل ہو جائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں جب تک میرے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بھائی علی علیہ السلام نہیں آتے ہم مدینے میں داخل نہیں ہوں گے۔ ادھر حضرت علی علیہ السلام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا ملے کہ آپ کے پاؤں پر چھالے پڑے تھے۔ انہی دنوں قبا میں مسجد کی بنیاد رکھی گئی یہ پہلی مسجد تھی جسے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے بنایا۔ اس کے بعد مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ مدینہ پہنچ کر ہر قبیلے کا سردار آپؐ کو اپنی مہمانی میں لینا چاہتا تھا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری ناقہ کی مہار چھوڑ دو مختلف روایات ہیں۔ آپ کی ناقہ آپ کو لے کر حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر کے سامنے رکی۔ ابو ایوب انصاری کی ماں نابینا تھیں وہ بڑی خوشی کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھی اور کہنے لگی کاش میری آنکھیں ہوتی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کی آنکھوں پر پھیرا ان کی بینائی لوٹ آئی یہ پہلا معجزہ تھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرزد ہوا۔ آپ نے سات مہینے حضرت ابوایوب انصاری کے گھر میں گزارے اس کے بعد اپنے گھر منتقل ہو گئے۔ دس سال کے بعد آپ نے مدینے میں ہی وفات پائی۔

آپ کی عمر ۶۳ سال تھی آپ کی نبوت کا زمانہ ۲۳ سال کا ہے جس کی تفصیل کتب تاریخ میں موجود ہے۔ یہاں پر ہم نے ضرورت کے بقدر ذکر کیا ہے۔

خلق عظیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○ نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ ○ مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ بِمَجۡنُوۡنٍ ○ وَ اِنَّ لَکَ لَاَجۡرًا غَیۡرَ مَمۡنُوۡنٍ ○ وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ ○ ن اور قلم کی قسم اور جو کچھ اس کے ساتھ لکھتے ہیں تم اپنے پروردگار کی نعمتوں کی بنا پر دیوانہ نہیں ہوا البتہ تمہیں رسالت کی ادائیگی کا عظیم اجر ملے گا اور آپ اخلاق کے عظیم مرتبے پر فائز ہیں۔ (سورۂ قلم : آیات ۱ تا ۴)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نرمی پر قرآن کی گواہی

لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ یقیناً تم میں سے ہی ایک رسول تمہارے پاس آیا ہے جسے تمہاری جہالت اور پریشانی اور فقر کی بنا پر شدید دکھ ہے اور تمہاری آسائش اور نجات کا خواہشمند ہے اور مومنوں پر مہربان اور رؤف ہے۔

(سورۂ توبہ: آیت ۱۲)

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ کُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ ○ خدا نے اپنی رحمت کی بنا پر آپ کو لوگوں کے لیے نرم دل اور خوش خلق بنایا ہے اور اگر آپ دل کے سخت ہوتے تو لوگ آپ کے گرد سے ہٹ کر دور چلے جاتے آپ انہیں معاف کریں ان کے لیے طلب مغفرت کریں اور اپنے امور میں انہیں شامل کریں یعنی ان سے مشورہ لیں لیکن جب آپ ارادہ کریں تو اپنے خدا پر بھروسہ کریں اور خدا توکل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ (سورۂ آل عمران: آیت ۱۵۹)

سات سال کی عمر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق

فَلَمَّا صَارَ ابْنَ سَبْعِ سِنِیْنٍ قَالَ لِاُمِّهٖ حَلِیْمَةَ یَا اُمِّیْ اَیْنَ اِخْوَتِیْ قَالَتْ یَا بُنَیَّ اِنَّهُمْ یَرْعَوْنَ الْغَنَمَ الَّتِیْ رَزَقْنَا اللّٰهُ اِیَّاهَا بِبَرَکَتِكَ قَالَ: یَا اُمَّاهُ مَا اَنْصَفْتِنِیْ قَالَتْ کَیْفَ ذٰلِكَ یَا وَلَدِیْ قَالَ: اَکُوْنَ اَنَا فِی الظِّلِّ وَاِخْوَتِیْ فِی الشَّمْسِ وَالْحَرِّ الشَّدِیْدِ وَ اَنَا اَشْرَبُ مِنْهَا اللَّبَنَ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر سات سال ہوئی تو ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رضاعی ماں حضرت حلیمہ سے پوچھا: میں، میرے بھائی بہن کہاں ہیں؟ جواب دیا: وہ اپنی مویشیوں کو چرا رہے ہیں جنہیں خدا نے تیری برکت سے ہمیں دیا ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا اماں تو پھر اس طرح آپ نے انصاف سے کام نہیں لیا حضرت حلیمہ نے پوچھا بیٹے وہ کیسے؟ فرمایا اماں میں ابھی چھاؤں میں آرام سے ہوں اور میرے بہن بھائی شدید دھوپ میں بکریاں چرا رہے ہیں جبکہ دودھ میں بھی پیتا ہوں۔ (بحار الانوار ج ۱۵، ص ۳۷۵، طبع جدید)

﴿حسن اخلاق والوں کا احترام﴾

قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ: لَمَّا اَتَانَا سَبَایَا طَیٍّ فَاِذَا فِیْهَا جَارِیَةٌ ... فَقَالَتْ یَا مُحَمَّدُ اِنْ رَاَیْتَ اَنْ تُخَلِّیَ عَنِّیْ وَلَا تُشْمِتَ بِیْ اَحْیَاءَ الْعَرَبِ فَاِنِّیْ اِبْنَةُ سَیِّدِ قَوْمِیْ کَانَ اَبِیْ یَفُكُّ الْعَانِیَ وَ یَحْمِی الذِّمَارَ وَ یُقْرِی الضَّیْفَ وَ یُشْبِعُ الْجَائِعَ وَ یُکْسِی الْمَعْدُوْمَ وَ یُفَرِّجُ عَنِ الْمَکْرُوْبِ اَنَا اِبْنَةُ حَاتِمِ طَیٍّ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ: خَلُّوْا عَنْهَا فَاِنَّ اَبَاهَا کَانَ یُحِبُّ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ.

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: قبیلہ طی کے کچھ قیدی مدینے میں لائے گئے تو ان میں ایک خاتون بھی تھیں اس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یوں گفتگو شروع کی۔ اگر آپ مصلحت سمجھیں تو مجھے آزاد کریں اور عربوں کے سامنے اسارت کی ذلت سے دوچار نہ کریں کیونکہ میں قبیلہ طی کے سخی ترین شخص کی بیٹی ہوں۔ میرے باپ قیدیوں کو آزاد کرتے تھے، ضرورتمندوں کو عطا کرتے تھے، کمزوروں کی حمایت کرتے تھے مہمانوں کی تواضع کرتے تھے، بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے، ننگوں کو لباس پہناتے تھے اور لوگوں کے دکھ درد ختم کرتے تھے۔ میں حاتم طائی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی بیٹی ہوں یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے آزاد کرو کیونکہ ان کے باپ اچھے اخلاق کو پسند کرتے تھے۔(مستدرک الوسائل ج ۱۱، ص ۱۹۳، طبع جدید)

﴿آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر وقت کی دعا﴾

كَانَ النَّبِيّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ كَثِيْرُ الضَّرَاعَةِ وَالْاِبْتِهَالِ دَائِمُ لِسُّؤَالِ مِنَ اللهِ اَنْ يَزِيِّنَهُ بِمَحَاسِنِ الْاٰدَابِ وَ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ دَعَائِهٖ: اَللّٰهُمَّ حَسِّنْ خَلْقِيْ وَ خُلُقِيْ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنِيْ مُنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ گریہ وزاری فرماتے تھے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے طلب حاجات فرماتے تھے اور سوال کرتے تھے کہ اچھے اخلاق اور آداب سے آراستہ کرے آپ اکثر یہ دعا فرماتے تھے میرے معبود! میری صورت اور سیرت کو پسندیدہ بنا اور فرماتے تھے میرے معبود! مجھے اخلاقی برائیوں سے محفوظ فرما۔

(کحل البصر ص ۸۱، طبع بیروت)

﴿بعثت سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کی شہرت﴾

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ قَبْلَ الْمَبْعَثِ مَوْصُوْفًا بِعِشْرِيْنَ خَصْلَةٍ مِنْ خِصَالَ الْاَنْبِيَاءِ لَوْ اِنْفَرَدَ وَاحِدُ بِاَحَدِهَا لَدَلَّ عَلٰى جَلَالِهٖ فَكَيْفَ مَنْ اِجْتَمَعَتْ فِيْهِ كَانَ نَبِيًّا اَمِيْنًا صَادِقًا حَاذِقًا اَصِيْلًا نَبِيْلًا مَكِيْنًا فَصِيْحًا نَصِيْحًا عَاقِلًا فَاضِلًا عَابِدًا زَاهِدًا سَخِيًّا مَكِّيًا قَانِعًا مُتَوَاضِعًا حَلِيْمًا رَحِيْمًا غَيُوْرًا صَبُوْرًا مُوَافِقًا مُرَافِقًا لَمْ يُخَالِطْ مُنَجِّمًا وَلَا كَاهِنًا وَلَا عَيَّافًا.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بعثت سے پہلے ہی انبیاء کی ۲۰ صفات کے حامل تھے۔ اگر کسی دوسرے شخص میں ان میں سے کوئی ایک بھی ہوتی تو اس کی عظمت کی دلیل بن جاتی۔ اگر یہ سب ایک ذات میں جمع ہوں تو اس کی کیا عظمت ہوگی:

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

(۱) امانت داری (۲) سچائی (۳) عقلمندی (۴) اصیل (۵) خاندانی شرافت (۶) نصیحت کرنے والے (۷) فضیلت والے (۸) عابد (۹) زاہد (۱۰) مکہ کے سخی ترین (۱۱) میانہ رو (۱۲) انکساری (۱۳) بُردباری (۱۴) غیرتمند (۱۵) صابر (۱۶) موافقت کرنے والے (۱۷) نرم خُو (۱۸) نجوم (۱۹) کہانت (۲۰) طیرہ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۱۷۵، طبع جدید)

﴾حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھ صفات﴿

وَلَقَدْ كَانَ رَسُوْلَ اللهِ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ يَأْكُلُ عَلَى الْاَرْضِ وَ يَجْلِسُ جِلْسَةَ الْعَبْدِ وَ يَخْصِفُ بِيَدِهٖ نَعْلَهُ وَ يَرْقَعُ بِيَدِهٖ ثَوْبَهُ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ الْعَارِيَ وَيُرْدِفُ خَلْفَهُ وَ يَكُوْنُ السِّتْرُ عَلٰى بَابِ بَيْتِهٖ تَكُوْنُ فِيْهِ التَّصَاوِيْرُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانَةُ لِاِحْدٰى اَزْوَاجِهٖ غَيِّبِيْهِ عَنِّيْ فَاِنِّيْ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا وَ زَخَارِفَهَا.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق میں سے یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے۔ غلاموں کی طرح فرش پر بیٹھ جاتے تھے۔ اپنے جوتوں کو خود کیل ٹھونکتے تھے اور اپنے لباس کو خود پیوند لگاتے تھے۔ بغیر پالان و زین کے گدھے پر سواری کرتے تھے اور کسی دوسرے کو اپنی پیٹھ پر سواری پر بٹھاتے تھے۔ ایک دفعہ امہات المومنین میں سے کسی کے گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر تصویریں بنی ہوئیں تھیں آپ نے فرمایا: اسے میری نظروں سے دور کرو کیونکہ میں جب اس پر نگاہ کرتا ہوں تو دنیاوی زرق برق اور اس کی رنگینیاں یاد آتی ہیں۔

(مکارم الاخلاق ص ۸، طبع جدید)

﴾مکارم اخلاق کی تاکید﴿

عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اٰبَائِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ : عَلَیْکُمْ بِمَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَاِنَّ اللّٰہَ بَعَثَنِیْ بِھَا وَ اِنَّ مِنْ مَکَارِمِ الْاَخْلَاقِ اَنْ یَعْفُوَ الرَّجُلُ عَمَّنْ ظَلَمَہٗ وَ یُعْطِیَ مَنْ حَرَمَہٗ وَ یَصِلَ مَنْ قَطَعَہٗ وَ اَنْ یَعُوْدَ مَنْ لَا یَعُوْدُہٗ۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے درمیان ہوتے تھے تو وقت کے لمحات ان کے درمیان برابر بانٹ دیتے تھے مساوی حساب سے ان کی طرف نگاہ کرتے اور سب کو ایک نظر سے دیکھتے تھے آپؐ نے کبھی بھی اصحاب کے ساتھ مجلس میں پاؤں نہیں پھیلائے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کے ساتھ مصافحہ کرتے تھے تو جب تک دوسرا آدمی ہاتھ نہیں چھوڑتا تھا آپ اس کا ہاتھ نہیں چھوڑتے تھے اس لیے جب لوگوں کو آپ کی یہ عادت معلوم ہوئی تو آپ سے مصافحہ کر کے فوراً اپنا ہاتھ ہٹا لیتے تھے۔

(سنن النبی ص ۴۷، حدیث ۴۰)

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تبسم﴾

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اِذَا حَدَّثَ بِحَدِیْثٍ تَبَسَّمَ فِیْ حَدِیْثِہٖ۔

ابو درداءؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بات کرنے لگتے تھے تو مسکراتے ہوئے باتیں کرتے تھے۔ (مکارم الاخلاق ص ۲۱)

﴿فقراء سے ہم نشینی﴾

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ : یُجَالِسُ الْفُقَرَاءَ وَ یُؤَاکِلُ الْمَسَاکِیْنَ وَ یُنَاوِلُھُمْ بِیَدِہٖ وَ یُکْرِمُ اَھْلَ الْفَضْلِ فِیْ اَخْلَاقِھِمْ وَ یَتَاَلَّفُ اَھْلَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الشَّرَفِ بِالْبِرِّ لَهُمْ يَصِلُ ذَوِیْ رَحِمِهٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّؤْثِرَهُمْ عَلٰی غَیْرِهِمْ اِلَّا بِمَا اَمَرَ اللّٰهُ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقراء کے ساتھ بیٹھتے تھے، ان کے ساتھ مل کر غذا کھاتے تھے، ان کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے اور اخلاق وفضیلت والوں کا احترام کرتے تھے۔ اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے تھے مگر دوسروں پر انہیں ترجیح نہیں دیتے تھے لیکن صرف اسی وقت جہاں خدا کا حکم ہوا ہے۔

(سنن النبی ص ۷۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صفات

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : يَجْلِسُ عَلَى الْاَرْضِ وَ يَاْكُلُ عَلَى الْاَرْضِ وَ يَعْتَقِلُ الشَّاةَ وَ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ عَلٰى خُبْزِ الشَّعِيْرِ.

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر بیٹھتے تھے اور زمین پر ہی کھاتے بھیڑ بکریاں چَراتے تھے اور غلاموں کی دعوت قبول کرتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر جَو کی روٹی کھاتے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۲۲، طبع جدید)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق امیر المومنین علیہ السلام کی زبانی

عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ قَالَ : كَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ كَفًّا وَ اَجْرَاَ النَّاسِ صَدْرًا وَ اَصْدَقَ النَّاسِ لَهْجَةً وَ اَوْفَاهُمْ ذِمَّةً وَ اَلْيَنَهُمْ عَرِيْكَةً وَ اَكْرَمَهُمْ عِشْرَةً وَ مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهَةً هَابَهُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَمَنْ خَالَطَهُ فَعَرَفَهُ اَحَبَّهُ لَمْ اَرَ مِثْلَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ حمیدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑھ کر سخی تھے، سب سے بڑھ کر بہادر، سب سے بڑھ کر سچے اور سب سے بڑھ کر وفادار تھے۔ اخلاق کے اعتبار سے نرم ترین تھے مگر میل جول کے اعتبار سے عظمت کے حامل تھے کوئی بھی شخص آپ کو پہلی دفعہ دیکھتا تو آپ کی ہیبت اس پر چھا جاتی اور جو آپ کے ساتھ میل جول رکھتا تھا تو اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہوتی تھی۔ میں نے آپ جیسا نہ پہلے کسی کو پایا اور نہ بعد میں۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۳۱، طبع جدید)

﴾ دوسروں کے ہاتھ بٹانا ﴿

وَ رُوِیَ عَنْ طَرِیْقِ الْعَامَةِ اَنَّهُ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَاَمَرَ بِاِصْلَاحِ شَاةٍ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَیَّ ذَبْحُهَا وَ قَالَ اٰخَرُ عَلَیَّ سَلْخُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهِ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ عَلَیَّ جَمْعُ الْحَطَبِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللهِ نَحْنُ نَکْفِیْكَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّکُمْ تَکْفُوْنِیْ وَلٰکِنِّیْ اَکْرَهُ اَنْ اُتَمَیَّزَ عَلَیْکُمْ فَاِنَّ اللهَ یَکْرَهُ مِنْ عَبْدِهٖ اَنْ یَرَاهُ مُتَمَیِّزًا بَیْنَ اَصْحَابِهٖ وَ قَامَ فَجَمَعَ الْحَطَبَ.

روایات عامہ میں ہے کہ ایک دفعہ سفر کے دوران ایک بکری ذبح کرنے کی ضرورت پڑی تو ایک شخص نے کہا اسے میں ذبح کروں گا دوسرے نے کہا میں اس کی کھال اتاروں گا، تیسرے نے کہا میں اسے پکاؤں گا یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لکڑیاں میں جمع کروں گا۔ ان تمام صحابہ نے کہا اللہ کے رسول آپ نہ کریں ہم ہی کریں گے۔ ہم کافی ہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ میرے بدلے کام کرو گے لیکن یہ بات مجھے ناپسند ہے کہ میں تم میں ممتاز

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہو جاؤں کیونکہ خدا اس بندے کو ناپسند کرتا ہے جو دوسروں سے اپنے آپ کو بڑھ کر سمجھتا ہے یہ کہہ کر آپ نے اٹھ کر لکڑیاں جمع کرنی شروع کیں۔
(کحل البصر ص ۹۵، طبع بیروت)

﴿ گھر والوں کا ہاتھ بٹانا ﴾

وَ كَانَ فِيْ بَيْتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ فِيْ مِهْنَةِ اَهْلِهٖ وَ يَقْطَعُ اللَّحمَ وَ يَجْلِسُ عَلَى الطَّعَامِ مُحَقَّرًا وَ كَانَ يَلْطَعُ اَصَابِعَهُ وَلَمْ يَتَجَشَّا قَطُّ يَحْلِبُ شَاتَهُ وَ يَرْقَعُ ثَوْبَهُ وَ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَ يَخْدِمُ نَفْسَهُ وَ يَقُمَّ الْبَيْتَ وَ يَعْقِلُ الْبَعِيْرَ وَ يَعْلِفُ نَاضِحَهُ وَ يَطْحَنُ مَعَ الْخَادِمِ وَ يَعْجِنُ مَعَهَا وَ يَحْمِلُ بِضَاعَتَهُ مِنَ السُّوْقِ وَ يَضَعُ طَهُوْرَهُ بِاللَّيْلِ بِيَدِهٖ وَيُجَالِسُ الْفُقَرَاءَ وَيُؤَكِلُ الْمَسَاكِيْنَ وَيُنَاوِلُهُمْ بِيَدِهٖ.

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر والوں کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے گوشت کاٹتے اور دسترخوان پر بڑی انکساری کے ساتھ بیٹھتے تھے کھانے کے بعد انگلیاں چاٹتے تھے، ڈکار نہیں لیتے تھے، بکری کا دودھ نکالتے تھے، کپڑوں پر پیوند لگاتے تھے، جوتوں کی مرمت خود کرتے تھے، اپنا کام خود کرتے تھے، گھر میں جھاڑو لگاتے، اونٹ کو باندھتے اور چارہ ڈالتے محتاجوں اور فقراء کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے، کمزوروں کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے تھے اور اپنے ہاتھ سے کھانا ان کی طرف بڑھاتے تھے۔ (کحل البصر ص ۱۰۲)

﴿ اعرابی کی گستاخی اور آپ کا ردعمل ﴾

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ اللهُ اَدْرَكَهُ اَعْرَابِيٌّ فَاَخَذَ بِرِدَائِهٖ فَجَبَذَهُ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى صَفْحَةِ عُنُقِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَ اٰلِهٖ وَ قَدْ اَثَّرَتْ بِهٖ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهٖ ثُمَّ قَالَ لَهُ : يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِيْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَحِكَ وَ اَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ

انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور آتے ہی آپ کی چادر پکڑ کر شدت سے کھینچا یہاں تک کہ آپ کی گردن پر اس کا نشان پڑ گیا۔ اس کے بعد اعرابی نے کہا اے محمد آپ کے پاس جو مال ہے اس میں سے مجھے کچھ دینے کا حکم دو۔ اللہ کے رسولؐ نے اس کی طرف دیکھا ہنسے اور اسے مال دینے کا حکم فرمایا۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۳۰، طبع جدید)

﴿ گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق ﴾

قَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : سَاَلْتُ اَبِيْ عَنْ مَدْخَلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فَقَالَ كَانَ دُخُوْلُهُ لِنَفْسِهٖ مَاْذُوْنًا لَهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاِذَا اَوٰى اِلَى مَنْزِلِهٖ جَزَّاَ دُخُوْلَهُ ثَلَاثَةَ اَجْزَاءٍ جُزْءٍ لِلّٰهِ وَ جُزْءٍ لِاَهْلِهٖ وَ جُزْءٍ لِنَفْسِهٖ ثُمَّ جَزَّاَ جُزْءَهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّاسِ فَيَرُدُّ ذٰلِكَ بِالْخَاصَّةِ عَلَى الْعَامَّةِ وَلَا يَدَّخِرُ عَلَيْهِمْ مِنْهُ شَيْئًا.

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے پدر بزرگوار سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گھریلو زندگی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ گھر جانا آپ کی مرضی پر موقوف تھا، جب آپ گھر میں ہوتے تو اپنے اوقات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے ایک حصہ اللہ کی عبادت کے لیے، ایک حصہ گھر والوں کے لیے اور ایک حصہ اپنی ذات کے لیے پھر اپنے حصے کو اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم کرتے تھے اور اپنے حصے کو اپنے خاص اصحاب اور عمومی امور پر صرف کرتے اس طرح خود آپ کے لیے کچھ بھی وقت نہیں بچتا۔ (معانی الاخبار ج ۱، ص ۸۱، مکتبہ المفید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گھر کے باہر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ يَخْزُنُ لِسَانَهُ اِلَّا عَمَّا يَعْنِيْهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلَا يُنَفِّرُهُمْ وَيُكْرِمُ كَرِيْمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيْهِ عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَطْوِيَ عَنْ اَحَدٍ بُشْرَهُ وَلَا خُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ اَصْحَابَهُ وَيَسْاَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيْهِ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيْحَ وَيُوَهِّنُهُ مُعْتَدِلَ الْاَمْرِ غَيْرَ مُخْتَلِفٍ لَا يَغْفُلُ مَخَافَةَ اَنْ يَغْفُلُوْا اَوْ يَمِيْلُوا وَلَا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ وَلَا يَجُوْزُهُ اَلَّذِيْنَ يَلُوْنَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ اَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ اَعَمُّهُمْ نَصِيْحَةً لِلْمُسْلِمِيْنَ وَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً اَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً وَمُوَازَرَةً.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق گھر سے باہر یوں تھا کہ آپ غیر ضروری باتوں سے اپنی زبان بند رکھتے تھے لوگوں سے مانوس ہوجاتے انہیں اپنے سے دور نہیں کرتے، ہر قوم کے لیڈر کا احترام کرتے تھے اور انہیں دوسروں پر حکمران بناتے تھے ہمیشہ عزت نفس کا خیال رکھتے تھے کبھی ترش روئی نہیں کرتے، اپنے ساتھیوں کی خبر گیری کرتے ان کی دلجوئی کرتے ان کے حالات کے بارے میں دوسروں سے پوچھتے تھے ہر اچھے کام کی تائید و تحسین کرتے اور برے کام کو برا کہتے اور اسے پستی سے تعبیر کرتے، اپنے تمام امور میں میانہ روی کرتے کبھی بھی افراط و تفریط نہیں کرتے لوگوں کے امور سے غفلت نہیں کرتے کہ وہ منحرف ہوجاتے حق کے بارے میں کوئی رعایت نہیں کرتے اور نہ اس بارے میں کسی کو معاف کرتے تھے۔ آپ اردگرد نیک لوگ تھے قریب تر وہ تھے جو دوسروں کو نصیحت کرنے والے تھے ان میں سے بزرگ وہ تھے جو اپنے دینی بھائیوں کی خیر خواہی زیادہ کرتے تھے۔

(معانی الاخبار ج ۱، ص ۸۱، طبع مکتبہ المفید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مجلسوں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلوک

كَانَ لَا يَجْلِسُ وَلَا يَقُوْمُ اِلَّا عَلٰى ذِكْرٍ وَلَا يُوْطِنُ الْاَمَاكِنَ وَ يَنْهٰى عَنْ اِيْطَانِهَا وَ اِذَا انْتَهٰى اِلٰى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِىْ بِهِ الْمَجْلِسُ وَ يَاْمُرُ بِذٰلِكَ وَ يُعْطِىْ كُلَّ جُلَسَائِهٖ نَصِيْبَهٗ وَلَا يَحْسَبُ اَحَدٌ مِنْ جُلَسَائِهٖ اَنَّ اَحَدًا اَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهٗ صَابَرَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ هُوَ الْمُنْصَرِفَ عَنْهُ مَنْ سَاَلَهٗ حَاجَةً لَمْ يَرْجِعْ اِلَّا بِهَا اَوْ بِمَيْسُوْرٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ مِنْ خُلْقِهٖ فَصَارَ لَهُمْ اَبًا وَ صَارُوا عِنْدَهٗ فِى الْخُلْقِ سَوَاءً مَجْلِسُهٗ مَجْلِسُ حِلْمٍ وَ حَيَاءٍ وَ صِدْقٍ وَ اَمَانَةٍ وَلَا تُرْتَفَعُ فِيْهِ الْاَصْوَاتُ وَلَا تُؤْبَنُ فِيْهِ الْحُرَمُ وَلَا تُنْثٰى فَلَتَاتِهٖ مُتَعَادِلِيْنَ مُتَوَاصِلِيْنَ فِيْهِ بِالتَّقْوٰى مُتَوَاضِعِيْنَ يُوَقِّرُوْنَ الْكَبِيْرَ وَ يَرْحَمُوْنَ الصَّغِيْرَ وَيُؤْثِرُوْنَ ذَا الْحَاجَةِ وَ يَحْفَظُوْنَ الْغَرِيْبَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں کہیں بھی بیٹھتے تھے خدا کے ذکر کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے۔ اپنے لیے مجالس میں کوئی مخصوص جگہ قرار نہیں دیتے بلکہ اس سے منع فرماتے تھے جس کسی گروہ کے پاس پہنچتے تو جہاں جگہ خالی ہوتی وہیں پر بیٹھ جاتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی ایسا کرنے کا حکم فرماتے تھے اہل مجلس میں سے ہر ایک کا حق ادا کرتے تھے مجلس میں کوئی شخص یہ محسوس نہیں کرتا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک مجھ سے زیادہ اور کوئی محترم ہے۔ جب آپ کسی آدمی کے ساتھ بیٹھتے تھے تو دوسرے آدمی کے اٹھنے تک بیٹھے رہتے تھے۔ جب کوئی آپ سے سوال کرتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی حاجت پوری کرتے اگر نہیں کر سکتے تو شیرین زبانی کے ساتھ اسے قانع کرتے۔ آپ کی طبیعت میں اس قدر نرمی تھی کہ لوگ آپ کو اپنا شفیق باپ جانتے تھے اور تمام لوگ آپ کے سامنے مساوی اور برابر ہوتے تھے آپ کی مجلس،

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

سچائی، بُردباری، حیا اور امانتداری کی مجلس ہوتی تھی آپ کی مجلس میں آوازیں بلند نہیں ہوتی تھیں، کسی کی توہین نہیں ہوتی اگر کسی سے کوئی لغزش سرزد ہوجاتی تو کسی دوسری جگہ اس کا بیان نہیں ہوتا۔ تمام اہل مجلس ایک دوسرے کے ساتھ عادلانہ برتاؤ کرتے تھے ایک دوسرے کے ساتھ سلوک تقویٰ پر مبنی ہوتا انکساری کے ساتھ بڑوں کی تکریم کی جاتی تھی اور چھوٹوں پر رحم اور شفقت کی جاتی اور ضرورت مندوں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے اور مسافروں کی دیکھ بھال کی جاتی تھی۔

(معانی الاخبار ج ۱، ص ۸۲، مکتبہ المفید)

﴿اپنے ہم نشینوں کے ساتھ سلوک﴾

كَانَ دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا صَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مَدَّاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِي فَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ وَلَا يُخَيِّبُ فِيهِ مُؤَمِّلِيهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلَاثٍ الْمِرَاءِ وَالْإِكْثَارِ وَ مَا لَا يَعْنِيهِ وَ تَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ: كَانَ لَا يَذُمُّ أَحَدًا وَلَا يُعَيِّرُهُ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلَا عَثَرَاتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا فِيمَا رَجَى ثَوَابَهُ إِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا وَلَا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ مَنْ تَكَلَّمَ أَنْصَتُوا لَهُ حَتَّى يَفْرُغَ حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أُولَيهِمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَ يَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَ يَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَسْأَلَتِهِ وَ مَنْطِقِهِ حَتَّى أَنْ كَانَ أَصْحَابُهُ لَيَسْتَجْلِبُونَهُمْ وَ يَقُولُ: إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ الْحَاجَةِ يَطْلُبُهَا فَارْفِدُوهُ وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ وَلَا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ كَلَامَهُ حَتَّى يَجُوزَ فَيَقْطَعَهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ.

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی اور کھلے چہرے ک ساتھ ملاقات کرتے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تھے نرم اور خوش خلق تھے درشت اور سخت طبیعت کے نہیں تھے نہ ہی خودسر، بدزبان اور عیب تلاش کرنے والے تھے کسی کی زیادہ تعریف بھی نہیں کرتے تھے غیر ضروری چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے لوگ آپ سے مایوس اور نااُمید نہیں ہوتے تھے۔ آپ اپنے آپ کو تین چیزوں سے دور رکھتے تھے کسی کی ملامت نہیں کرتے تھے نکتہ چینی نہیں کرتے اور نہ ہی لوگوں کے عیب تلاش کرتے۔ بحث و جھگڑا اور فضول باتوں سے پرہیز کرتے اور کبھی بے فائدہ بات نہیں کرتے۔ بات اسی وقت کرتے جہاں ثواب کی امید ہو، باتیں کرتے وقت لوگوں کو اپنی طرف اس طرح جذب کرتے تھے کہ کسی کی سانس کی آواز بھی نہیں آتی جب آپؐ خاموش ہوتے تھے تو لوگ بات شروع کرتے۔ آپؐ کی موجودگی میں لوگ کسی بھی موضوع پر جھگڑا نہیں کرتے تھے کوئی بات کرتا تو لوگ خاموش ہوجاتے اس کی بات ختم ہوتی تو بات کرتے۔ آپؐ کے سامنے ہر کوئی اپنی باری پر بات کرتا تھا۔ اگر اہل مجلس میں سے کوئی ہنسنے کی بات کرتا تو آپ صبر کرتے یہاں تک کہ صحابہ اس شخص کو ایسا کرنے سے روکتے آپ فرماتے تھے جب تم ضرورت مندوں کو دیکھو تو ان کی مدد کرو کسی سے بھی اپنی تعریف قبول نہیں کرتے صرف یہ کہ آپ کا شکریہ ادا کیا جائے۔ کسی کی بات نہیں کاٹتے تھے مگر یہ کہ شرعاً بات کاٹنا ضروری ہو۔ اس وقت آپ اس کی بات کاٹتے یا مجلس سے اٹھ کر اس کی بات کاٹتے تھے۔ (معانی الاخبار ص ۲، مکتبہ المفید)

﴿آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاموشی﴾

كَانَ سُكُوتُهُ عَلَى اَرْبَعٍ عَلَى الْحِلْمِ وَالْحَذَرِ وَالتَّقْدِيرِ وَالتَّفْكِيرِ فَاَمَّا التَّقْدِيرُ فَفِيْ تَسْوِيَةِ النَّظَرِ وَالْاِسْتِمَاعِ بَيْنَ النَّاسِ وَاَمَّا تَفَكُّرُهُ فَفِيمَا يَبْقَى اَوْ يَفْنَى وَ جُمِعَ لَهُ الْحِلْمُ فِي الصَّبْرِ فَكَانَ لَا يُغْضِبُهُ شَيْءٌ وَلَا يَسْتَفِزُّهُ وَ جُمِعَ لَهُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اَلْحَذَرُ فِیْ اَرْبَعٍ : اَخْذَہٗ بِالْحَسَنِ لِیُقْتَدٰی بِہٖ وَ تَرْکُہٗ الْقَبِیْحَ لِیُنْتَھٰی عَنْہُ وَ اِجْتِہَادِہٖ الرَّاْیَ فِیْ صَلَاحِ اُمَّتِہٖ وَالْقِیَامِ فِیْمَا جَمَعَ لَھُمْ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ.

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاموشی کی بنیاد چار چیزوں پر تھی۔ بُردباری ، احتیاط تقدیر اور غور وفکر تقدیر ان معنوں میں کہ آپ نگاہ کرنے اور بات سننے میں سب کو برابر رکھتے تھے۔غور وفکر اس پر کہ یہ چیز باقی رہنے والی ہے یا فنا ہونے والی ہے اور صبر وسکوت بُردباری اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی غصہ نہیں آتا کسی بھی چیز سے متنفر نہیں ہوتے تھے اور احتیاط چار موارد کے لیے تھی اچھے اور نیک کاموں کو اختیار کرتے ، برے کاموں سے دور اختیار کرتے تاکہ لوگ ان سے دور رہیں اور امت کی اصلاح کے لیے صحیح رائے کا انتخاب فرماتے تھے اور جس چیز میں دنیا و آخرت کی بھلائی دیکھتے اسے اختیار کرتے تھے۔ (معانی الاخبار ص ۸۳ ،طبع المفید)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھنے کا انداز

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَجْلِسُ ثَلَاثًا اَلْقُرْفُصَا وَ ھُوَ اَنْ یُقِیْمَ سَاقَیْہِ وَ یَسْتَقْبِلَھُمَا بِیَدَیْہِ وَ یَشُدَّ یَدَہٗ فِیْ ذِرَاعِہٖ وَ کَانَ یَجْثُوْ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَ کَانَ یَثْنِیْ رِجْلًا وَاحِدَۃً وَ یَبْسُطُ عَلَیْھَا الْاُخْرٰی وَلَمْ یُرَ ص مُتَرَبِّعًا قَطُّ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھنے کا انداز تین طرح کا تھا:

(۱) کبھی آپؐ دونوں پاؤں پر اس طرح کی پنڈلیوں کو زمین سے اوپر اٹھا کر اور دونوں زانو کو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھتے اور اپنے بازوں پر تکیہ کرتے۔

(۲) کبھی آپ دو زانو ہو کر بیٹھتے تھے۔

(۳) کبھی کبھی ایک پاؤں تہہ کر کے دوسرے کو اس کے اوپر رکھتے۔ آپ کو کبھی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کسی نے پاؤں پھیلا کر بیٹھے نہیں دیکھا۔
(اصول کافی ج ۲، ص ٦٦١ ، کتاب العشرہ ، باب الجلوس)

﴿بیٹھنے کے دوران قبلہ کی طرف توجہ﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَکْثَرَ مَا یَجْلِسُ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر روبقبلہ ہو کر بیٹھتے تھے۔ (اصول کافی ج ۲، ص ٦٦١ ، کتاب العشرہ)

﴿آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سونے کا انداز﴾

وَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ : یَنَامُ عَلَی الْحَصِیْرِ لَیْسَ تَحْتَهُ شَیْءٌ غَیْرُهٗ وَ کَانَ یَسْتَاكُ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَنَامَ وَ یَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ وَ کَانَ اِذَا اَوَی اِلٰی فِرَاشِهٖ اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ وَ وَضَعَ یَدَهُ الْیُمْنٰی تَحْتَ خَدِّهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ یَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چٹائی کے اوپر کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جب سونے کا ارادہ کرتے تو پہلے مسواک کرتے اور سونے کی جگہ جا کر لیٹ جاتے۔ ہمیشہ دائیں کروٹ لیٹ جاتے اور دائیں ہاتھ کو دائیں رخسار کے نیچے رکھتے تھے اور فرماتے تھے میرے معبود! جب تو اپنے بندوں کو قیامت کے دن مبعوث کرے گا تو مجھے اپنے عذاب سے محفوظ رکھ۔ (سفینۃ البحار ج ۲، ص ٦٢٦)

﴿جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی گھر میں داخل ہوتے﴾

وَ کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ مَنْزِلًا قَعَدَ فِیْ اَدْنَی الْمَجْلِسِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حِیۡنَ یَدۡخُلُ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی گھر میں داخل ہوتے تھے تو مجلس کے آخری حصے میں ہی تشریف رکھتے تھے۔ (کحل البصر ص ۱۰۱، طبع بیروت)

﴿ تشیع جنازہ کے وقت ﴾

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ : اِذَا شَیَّعَ جَنَازَۃً عَلَیۡہُ کَابَۃُ وَ اَکۡثَرَ حَدِیۡثَ النَّفۡسِ وَ اَقَلَّ الۡکَلَامَ.

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنازے کی تشیع کرتے تھے تو آپ مخزون و مغموم ہوتے تھے باتیں کم کرتے اور زیادہ سے زیادہ نفس کو موت کی طرف متوجہ کرتے۔ (سفینۃ البحار ج ۱، ص ۷۳۶)

﴿ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مقروض کا جنازہ دیکھا ﴾

عَنۡ مُعَاوِیَۃَ بۡنِ وَھۡبٍ قَالَ قُلۡتُ لِاَبِیۡ عَبۡدِ اللّٰہِ عَلَیۡہِ السَّلَامُ بَلَغَنَا اَنَّ رَجُلًا مِنَ الۡاَنۡصَارِ مَاتَ وَ عَلَیۡہِ دَیۡنٌ فَلَمۡ یُصَلِّ عَلَیۡہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَ قَالَ لَا تُصَلُّوۡا عَلٰی صَاحِبِکُمۡ حَتّٰی یُقۡضٰی عَنۡہُ الدَّیۡنُ فَقَالَ عَلَیۡہِ السَّلَامُ ذٰلِکَ حَقٌّ قَالَ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا فَعَلَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ اٰلِہٖ ذٰلِکَ لِیَتَعَاطَوُا الۡحَقَّ وَ یُؤَدِّیۡ بَعۡضُھُمۡ اِلٰی بَعۡضٍ وَلِئَلَّا یَسۡتَخِفُّوۡا بِالدَّیۡنِ.

معاویہ بن وہب نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم نے سنا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص انصار مر گیا جس کے ذمے قرض تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نماز نہیں پڑھی اور فرمایا تم اپنے ساتھی پر نماز مت پڑھو یہاں تک کہ اس کا قرضہ ادا کیا جائے۔ یہ سن کر

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ درست ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا اس لیے کیا کہ حقدار کو حق ادا کیا جائے اور لوگ ایک دوسرے کے ذمے حقوق ادا کریں اور یہ بھی کہ لوگ قرضے کو سبک نہ سمجھیں۔ (سفینۃ البحار ج ۱، ص ۴۷۷)

﴿ایک شہید مقروض کے بارے میں﴾

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَقَدْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِأَصْحَابِهٖ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: مَا هٰهُنَا مِنْ بَنِي النَّجَّارِ اَحَدٌ وَصَاحِبُهُمْ مُحْتَبَسٌ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ وَبِثَلَاثَةِ دَرَاهِمَ لِفُلَانِ الْيَهُوْدِيِّ وَكَانَ شَهِيْدًا.

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا: ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ نماز پڑھی نماز کے بعد پوچھا کیا یہاں پر بنی نجار میں سے کوئی نہیں ہے؟ ان کا ایک آدمی جنت کے سامنے ہی گرفتار ہوا ہے اور اسے جنت میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ملی کیونکہ وہ انصار فلاں یہودی کے تین درہم کا مقروض تھا (جبکہ یہ شہید ہوا تھا)۔ (گفتار فلسفی معاد ج ۲)

﴿باریکی کے ساتھ معاہدے کی پابندی﴾

وَرُوِيَ عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ اَرْعٰى غُنَيْمَةَ اَهْلِيْ وَكَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَرْعٰى اَيْضًا فَقُلْتُ يَا مُحَمَّدُ هَلْ لَكَ فِيْ فَخٍّ فَاِنِّيْ تَرَكْتُهَا رَوْضَةَ بُرَقٍ قَالَ: نَعَمْ فَجِئْتُهَا مِنَ الْغَدِ وَقَدْ سَبَقَنِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَهُوَ قَائِمٌ يَذُوْدُ غَنَمَهُ عَنِ الرَّوْضَةِ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ وَاعَدْتُكَ فَكَرِهْتُ اَنْ اَرْعٰى قَبْلَكَ.

حضرت عمارؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں اپنے خاندان والوں کے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مویشی چرایا کرتا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ ایک دن میں نے کہا اے محمدؐ! کیا آپ نے کبھی فخ کی چراگاہ دیکھی ہے؟ کیا آپ وہاں بکریاں چرانا پسند کریں گے؟ میں نے جب اس پر چراگاہ کو دیکھا تو میری آنکھیں خیرہ ہوگئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں ہم وہاں جائیں گے۔ دوسرے دن میں جب فخ کی چراگاہ میں مویشی لے کر پہنچا تو دیکھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے مویشی لے کر مجھ سے پہلے وہاں پہنچے ہیں اور اپنی بھیڑ بکریوں کو چرنے سے روکا ہوا ہے اور کھڑے ہیں، میں نے وجہ پوچھی تو فرمانے لگے ہم دونوں نے کل وعدہ کیا تھا کہ یہاں آئیں گے لیکن یہاں میں پہلے پہنچا ہوں مجھے یہ بات پسند نہیں آئی کہ میری بھیڑ بکریاں تمہاری بکریوں سے پہلے چراگاہ میں چریں۔ (کحل البصر ص ۱۰۳، طبع بیروت)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آٹھ صفات

كَانَ اَوقَرُ النَّاسَ فِيْ مَجْلِسِهٖ وَ كَانَ خَافِضَ الطَّرْفِ نَظْرُهٗ اِلَى الْاَرْضِ اَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ وَ كَانَ اُعَفَّ النَّاسِ وَ اَشَدُّهُمْ اِكْرَامًا لِاَصْحَابِهٖ لَا يَمُدُّ رِجْلَيْهِ بَيْنَهُمْ وَ يُوَسِّعُ عَلَيْهِمْ اِذَا ضَاقَ الْمَكَانُ وَلَمْ يَكُنْ رُكْبَتَاهُ يَتَقَدَّمَانِ رُكْبَةَ جَلِيْسِهٖ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مجلس میں سب سے زیادہ باوقار چشم پوشی کرنے والے، آسمان کی طرف کم اور زمین کی طرف زیادہ دیکھنے والے، لوگوں میں پاکدامن ترین تھے سب سے زیادہ اپنے صحابہ کا احترام کرنے والے تھے۔ مجلس میں پاؤں نہیں پھیلاتے تھے، اگر جگہ تنگ ہو تو دوسروں کو جگہ دیتے، بیٹھتے وقت آپ کے زانو ہم نشینوں کے زانوؤں سے آگے نہیں ہوتے تھے۔

(کحل البصر ص ۱۰۳، طبع بیروت)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ اپنا کام خود کرتے ﴾

وَ كَانَ فِيْ سَفَرِهٖ فَنَزَلَ اِلَى الصَّلٰوةِ ثُمَّ كَرَّ رَاجِعًا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ : اَعْقِلَ نَاقَتِيْ قَالُوْا نَحْنُ نَعْقِلُهَا قَالَ : لَا يَسْتَعِيْنُ اَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ وَلَوْ فِيْ قُضْمَةٍ مِنْ سِوَاكٍ.

ایک دفعہ آپ سفر میں تھے نماز کے لیے ایک جگہ سواری سے اتر کر تھوڑی دور جا کر واپس پلٹے۔ لوگوں نے پوچھا: اللہ کے رسولؐ! کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا: اونٹنی کو باندھنے جا رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا: ہم باندھ لیں گے۔ فرمایا: اپنے کاموں میں دوسروں کی مددمت لو چاہے مسواک کے توڑے ہوئے ٹکڑے برابر کیوں نہ ہو۔ (ہدیۃ الاحباب ص ۲۷۷)

﴿ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لوگ آئے ﴾

رُوِيَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى وِسَادَةٍ فَاَلْقَاهَا اِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا سَلْمَانُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ دَخَلَ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَيُلْقِيْ لَهُ الْوِسَادَةَ اِكْرَامًا لَهُ اِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ.

سلمان سے روایت ہے انہوں نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا میں نے دیکھا کہ آپؐ ایک تکیے پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ جب میں پہنچا تو آپؐ نے وہ تکیہ میری طرف بڑھایا اور فرمایا اے سلمان جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان بھائی کے لیے تکریم کرتے ہوئے تکیہ بڑھاتا ہے تو خداوند عالم اس کی مغفرت کرتا ہے۔

﴿ دوسروں پر اعتراض نہیں کرتے تھے ﴾

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ تِسْعَ سِنِيْنَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَمَا اَعْلَمُ اَنَّهُ قَالَ لِیْ قَطُّ: هَلَّا فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا وَلَا عَابَ عَلَیَّ شَیْئًا قَطُّ.

انس سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے نو سال تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی۔ اس پوری مدت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ نہیں فرمایا کہ تم نے فلاں کام کیوں نہیں کیا اور مجھے یاد نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی میرے کسی کام پر اعتراض کیا ہو۔ (سنن النبی ص ۵۲)

﴿آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق کرنا﴾

عَنِ الْحُسَیْنُ بْنُ زَیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِجَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ جُعِلْتُ فِدَاكَ هَلْ كَانَتْ فِی النَّبِیِّ مُدَاعَبَةٌ فَقَالَ لَقَدْ وَصَفَهُ اللّٰهُ بِخُلُقٍ عَظِیْمٍ وَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ اَنْبِیَائَهُ فَكَانَتْ فِیْهِمْ كَزَازَةٌ وَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَ كَانَ مِنْ رَاْفَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ لِاُمَّتِهٖ مُدَاعَبَتُهُ لَهُمْ لِكَیْلَا یَبْلُغَ بِاَحَدٍ مِنْهُمُ التَّعْظِیْمُ حَتّٰى لَا یَنْظُرَ اِلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِیْهِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ الْحُسَیْنِ عَنْ اَبِیْهِ عَلِیٍّ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ لَیَسُرُّ الرَّجُلَ مِنْ اَصْحَابِهٖ اِذَا رَاٰهُ مَغْمُوْمًا بِالْمُدَاعَبِ وَ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْمُعْبِسَ فِیْ وَجْهِ اِخْوَانِهٖ.

حسین بن زید سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر بن محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا میں آپ پر فدا ہو جاؤں کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذاق بھی کرتے تھے؟ فرمایا خداوند عالم نے آپ کو خلق عظیم عطا فرمایا تھا۔ خداوند عالم نے جتنے بھی انبیاء کرام مبعوث فرمائے تھے انہیں سخت اور سنجیدہ بنایا جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اور نرم دل کے ساتھ مبعوث فرمایا اسی بنا پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ساتھ مذاق بھی فرماتے تھے تاکہ آپ کے ساتھیوں کے دلوں کو آپ کی ہیبت اور

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جلال نہ گھیرے بلکہ نظر اٹھا کر ان کی طرف دیکھ سکیں اور اپنی ضروریات کا ذکر کر سکیں۔
اس وقت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پدر بزرگوار نے اپنے آبائے کرام کی سند سے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے ساتھیوں میں کسی کو مغموم و محزون دیکھتے تھے تو مذاق کرتے ہوئے اسے ہنساتے تھے اور ساتھ ہی فرماتے تھے خداوند عالم اس شخص کو دشمن رکھتا ہے جو اپنے ایک بھائی کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہے۔ (سنن النبی ص ۶۰ ، حدیث ۱۰)

﴿آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مذاق ایک نمونہ﴾

قَالَتْ عَجُوْزٌ مِنَ الْاَنْصَارِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ: اُدْعُ لِيْ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا الْعُجُزُ فَبَكَتِ الْمَرْاَةُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ وَ قَالَ: اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى: اِنَّا اَنْشَاْنَاهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ اَبْكَارًا.

ایک دن انصار کی ایک بڑھیا نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی اللہ کے رسولؐ میرے لیے خدا سے دعا فرما دیں کہ جنت مرحمت فرمائے یہ سن کر حضور اکرمؐ نے فرمایا نہیں جنت میں کوئی بڑھیا نہیں جا سکتی یہ سن کر بڑھیا رونے لگی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا کہ ہم ان کو نوجوان اور کنواری بنائیں گے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۹۴، طبع جدید)

﴿ایک اور نمونہ﴾

وَ قَالَ لِلْعَجُوْزِ الْاَشْجَعِيَّةِ: يَا اَشْجَعِيَّةُ لَا تَدْخُلُ الْعَجُوْزُ الْجَنَّةَ فَرَاٰهَا بِلَالٌ بَاكِيَةً فَوَصَفَهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَقَالَ: وَالْاَسْوَدُ كَذٰلِكَ فَجَلَسَا يَبْكِيَانِ فَرَاٰهُمَا الْعَبَّاسُ فَذَكَرَهُمَا لَهُ فَقَالَ: وَالشَّيْخُ كَذٰلِكَ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

طَیِّبَ قُلُوْبَهُمْ وَ قَالَ: یُنْشِئُهُمُ اللّٰهُ کَاَحْسَنِ مَا کَانُوْا وَ ذَکَرَ: اَنَّهُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شُبَّانًا مُنَوَّرِیْنَ وَ قَالَ: اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ مُکَحَّلُوْنَ.

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشجعی خاندان کی ایک بڑھیا کو دیکھا تو فرمایا اے اشجعی خاتون بوڑھی عورتیں جنت میں نہیں جائیں گی یہ سن کر وہ روتے ہوئے جانے لگی تو بلال نے اس سے وجہ پوچھی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کالے بھی جنت میں نہیں جائیں گے۔ دونوں مل کر رونے لگے اتنے میں عباس آئے تو ان دونوں نے اس کا تذکرہ عباس سے کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بوڑھا شخص بھی جنت میں نہیں جا سکے گا۔ وہ بھی پریشان ہوئے پھر سب کو بلا کر آپ نے انہیں مسرور کیا اور کہا خداوند عالم اس دن تمام کو نوجوان اور خوبصورت بنائے گا، سب نوجوان ہو کر منور چہروں کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ اہل بہشت مجرد، بغیر داڑھی اور سرمہ ڈالے ہوں گے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۹۴، طبع جدید)

﴾ دوسروں کے مذاق کرنے پر ہنسنا ﴿

وَ رَاٰی نُعَیْمَانُ مَعَ اَعْرَابِیٍّ عُکَّةَ عَسَلٍ فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ وَ جَاءَ بِهَا اِلٰی بَیْتِ عَائِشَةَ فِیْ یَوْمِهَا وَ قَالَ: خُذُوْهَا فَتَوَهَّمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ اَنَّهُ اَهْدَاهَا لَهُ وَ مَرَّ نُعَیْمَانُ وَالْاَعْرَابِیُّ عَلَی الْبَابِ فَلَمَّا طَالَ قُعُوْدُهٗ قَالَ یَا هٰؤُلَاءِ رُدُّوْهَا عَلَیَّ اِنْ لَمْ تَحْضُرْ قِیْمَتُهَا فَعَلِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهِ الْقِصَّةَ فَوَزَنَ لَهُ الثَّمَنَ وَ قَالَ لِنُعَیْمَانَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا فَعَلْتَ فَقَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ یُحِبُّ الْعَسَلَ وَ رَاَیْتُ الْاَعْرَابِیَّ مَعَهُ الْعُکَّةُ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَلَمْ یَظْهَرْ لَهُ نُکْرًا.

ایک شخص نعمان نامی نے کسی اعرابی کو شہد سے پُر ایک برتن لیے دیکھا تو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اسے خریدنے کا کہہ کر ساتھ لیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت عائشہ کے حجرے میں پہنچ کر اعرابی سے شہد لے کر دروازے پر دستک دی اور شہد دے کر چلا گیا جبکہ اعرابی اسی جگہ انتظار میں کھڑا رہا شہد لے کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھا کہ شہد شاید نعمان نے ہدیہ کیا ہے۔ خاموش رہے جب زیادہ دیر ہوئی گھر سے جواب نہیں آیا تو اعرابی نے آواز دی اے گھر والو! اگر تمہارے پاس قیمت نہیں ہے تو شہد تو واپس کرو۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیمت ادا کی۔ بعد میں جب نعمان سے ملاقات ہوئی تو پوچھا شہد کا مسئلہ کیا تھا تم نے ایسا کیوں کیا نعمان نے کہا مجھے معلوم تھا کہ آپ شہد کو پسند فرماتے ہیں اور اعرابی کے پاس شہد تھا لہٰذا آپ کے گھر پہنچا دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبسم فرمایا اور کسی قسم کی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔
(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۹۶، طبع جدید)

﴿ دوسروں کے مذاق پر خوش ہونا ﴾

عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الْقَوْمِ فَيَجْرِيْ بَيْنَهُمْ كَلَامٌ يَمْزَحُوْنَ وَ يَضْحَكُوْنَ فَقَالَ: لَا بَأْسَ مَا لَمْ يَكُنْ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ عَنَى الْفُحْشَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ كَانَ يَأْتِيْهِ الْاَعْرَابِيُّ فَيُهْدِيْ لَهُ الْهَدِيَّةَ ثُمَّ يَقُوْلُ مَكَانَهُ: اَعْطِنَا ثَمَنَ هَدِيَّتِنَا فَيَضْحَكُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَانَ اِذَا اغْتَمَّ يَقُوْلُ: مَا فَعَلَ الْاَعْرَابِيُّ لَيْتَهُ اَتَانَا۔

معمر بن خلاد سے روایت انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو الحسن علیہ السلام سے پوچھا۔ میں آپ پر فدا ہوجاؤں بعض اوقات لوگوں کے درمیان باتوں کا رد و بدل ہوتا ہے تفریح کے طور پر مزاح ہوتا ہے اور وہ ہنستے ہیں آپ نے فرمایا اس میں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کوئی اشکال نہیں مگر یہ کہ بات حرام تک نہ پہنچے۔

یہ سن کر میں نے خیال کیا کہ شاید اس سے آپ کی مراد گالی ہے تو اسی وقت آپ نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آکر ایک ہدیہ پیش کرتا ہے اور بعد میں کہتا ہے میرے ہدیے کی قیمت دے دو تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنستے ہیں اور جب کبھی بھی آپ غمگین ہوتے تھے تو اس اعرابی کو یاد کرکے فرماتے تھے کاش وہ ہمارے پاس آتا۔

(بحار الانوار طبع جدید ج ۱۶، ص ۲۵۹، طبع جدید)

مصافحہ کرنا

وَاِذَا لَقِیَ مُسْلِمًا بَدَاَءَ بِالْمُصَافَحَةِ.

جب آپ کسی مسلمان سے ملاقات کرتے تو اس سے مصافحہ کرتے تھے یعنی سلام کرکے ہاتھ ملاتے تھے۔ (سنن النبی ص ۶۲، حدیث ۱۶)

ایک شخص جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ڈر گیا تھا

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ رَجُلٌ یُکَلِّمُهُ فَاُرْعِدَ فَقَالَ: هَوِّنْ عَلَیْكَ فَلَسْتُ بِمَلِكٍ.

ابن مسعود کہتا تھا کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر بات کرتے وقت ڈر گیا اور لرزنے لگا یہ دیکھ کر آپؐ نے فرمایا مت ڈرو میں کوئی بادشاہ تھوڑی ہوں جو تم ڈر گئے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۲۹، طبع جدید)

نئے آنے والوں کا احترام

عَنْ جَرِیرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَمَّا بُعِثَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَتَیْتُهُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لِاُبَایِعَهُ فَقَالَ لِیْ: یَا جَرِیْرُ لِاَیِّ شَیْءٍ جِئْتَ قَالَ: قُلْتُ جِئْتُ لِاُسْلِمَ عَلٰی یَدَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ فَاَلْقٰی لِیْ کِسَاءَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فَقَالَ: اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْهُ.

جریر بن عبداللہ نے کہا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث بر سالت ہوئے تو میں بیعت کرنے آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپؐ نے فرمایا: اے جریر کیسے آنا ہوا؟ میں نے کہا کہ اس لیے آیا ہوں کہ آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں۔ آپؐ نے اپنی عبا میرے لیے پھیلائی اور اصحاب کی طرف رخ کر کے کہا کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا رئیس آئے تو تم اس کا احترام کرو۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۳۸، طبع جدید)

﴿ایک اور نمونہ﴾

کَانَ یُکْرِمُ مَنْ یَدْخُلُ عَلَیْهِ حَتّٰی رُبَّمَا بَسَطَ ثَوْبَهُ وَ یُؤْثِرُ الدَّاخِلَ بِالْوِسَادَةِ الَّتِیْ تَحْتَهُ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب بھی کوئی آتا تھا تو آپ اس کا احترام کرتے تھے بعض اوقات اپنی عبا د آنے والے کے لیے فرش پر بچھاتے تھے اور اپنا تکیہ اسے عنایت فرماتے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۲۶، طبع جدید)

﴿ایک شخص کا مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنا﴾

دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَ هُوَ جَالِسٌ وَحْدَهُ فَتَزَحْزَحَ لَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ فِی الْمَکَانِ سَعَةٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اِنَّ حَقَّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ اِذَا رَاٰهُ یُرِیْدُ الْجُلُوْسَ اِلَیْهِ اَنْ یَتَزَحْزَحَ لَهُ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس مسجد میں آیا آپؐ اکیلے بیٹھے ہوئے تھے جب وہ شخص بیٹھنے لگا تو آپؐ ذرا سرکنے لگے اس شخص نے کہا حضور جگہ کھلی آپؐ نے فرمایا ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق یہ ہے کہ جب اسے بیٹھتے ہوئے دیکھے تو اس کے لئے ذرا سا پیچھے ہٹے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۴۰، طبع جدید)

﴿حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بچوں کو سلام کرنا﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ: خَمْسٌ لَا اَدَعُھُنَّ حَتَّی الْمَمَاتِ... وَتَسْلِیْمِیْ عَلَی الصِّبْیَانِ لِتَکُوْنَ سُنَّۃً مِنْ بَعْدِیْ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزوں کو مرتے دم تک ترک نہیں کروں گا... اور بچوں کو سلام کرنا تاکہ یہ میرے بعد میری سنت قرار پائے۔

(خصال ج ۱، ص ۲۷، حدیث ۱۳، طبع جدید)

﴿بچوں کے ساتھ لطف و مہربانی﴾

وَالتَّلَطُّفُ بِالصِّبْیَانِ مِنْ عَادَۃِ الرَّسُوْلِ.

بچوں کے ساتھ مہربانی کے ساتھ پیش آنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عادت کریمہ تھی۔ (محجۃ البیضاء ج ۳، ص ۳۶۶)

﴿بچوں کو سلام کرنا اور غذا کھلانا﴾

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ مَرَّ عَلٰی صِبْیَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِمْ وَھُوَ مُغِذٌّ.

انس بن مالک نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے راستے میں بچوں سے مڈبھیڑ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ہونے پر ان کو سلام کیا اور انہیں کھانا کھلایا۔ (مستدرک الوسائل ج ۲، ص ۶۹)

﴿اپنے نواسوں کو پیار کرنا﴾

عَنْ يَعْلَى الْعَامِرِيِّ اَنَّهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اِلٰى طَعَامٍ دُعِىَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ بِحُسَيْنٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَاسْتَقْبَلَ النَّبِيُّ اَمَامَ الْقَوْمِ ثُمَّ بَسَطَ يَدَيْهِ فَطَفَرَ الصَّبِيُّ هَاهُنَا مَرَّةً وَ هَاهُنَا مَرَّةً وَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ يُضَاحِكُهُ حَتّٰى اَخَذَهُ فَجَعَلَ اِحْدٰى يَدَيْهِ تَحْتَ ذَقَنِهِ وَ الْاُخْرٰى تَحْتَ قَفَاهُ وَ وَضَعَ فَاهُ عَلٰى فِيْهِ وَ قَبَّلَهُ الْخَبَرَ.

ایک شخص جس کا نام عامری تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس سے نکلا تا کہ ایک دعوت میں شرکت کرے جہاں اسے بلایا گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ حسین علیہ السلام گھر کے سامنے بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے حسین علیہ السلام کو دیکھ کر ہاتھ پھیلائے اور حسین علیہ السلام اِدھر اُدھر بھاگنے لگے اور ہنسنے لگے تو حسین علیہ السلام کی وجہ سے رسولؐ بھی ہنسنے لگے۔ آخر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کو پکڑا اور ایک ہاتھ بچے کی گردن میں دوسرا ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر اپنے ہونٹوں کو بچے کے ہونٹوں پر رکھ کر بوسہ دیا۔ (مستدرک الوسائل ج ۲، ص ۶۲۶)

﴿جس نے اپنے بچوں کو پیار نہیں کیا﴾

قَبَّلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ وَ اٰلِهٖ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اِنَّ لِيْ عَشَرَةً مِنَ الْاَوْلَادِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ: مَا عَلَيَّ اِنْ نَزَعَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِنْكَ.

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن وحسین علیہم السلام کو بوسہ دیا تو اقرع

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بن حابس نے دیکھ کر کہا میرے دس بچے ہیں میں نے کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر خدا نے تجھ سے اپنی رحمت اٹھا لی ہے تو میں کیا کروں۔ (مکارم الاخلاق ص ۲۵۲)

﴿مسکینوں کے ساتھ دسترخوان میں﴾

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَنَّ الْمَسَاكِيْنَ كَانُوْا يَبِيْتُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فَاَفْطَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ مَعَ الْمَسَاكِيْنِ الَّذِيْنَ فِي الْمَسْجِدِ ذَاتَ لَيْلَةٍ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فِيْ بُرْمَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا ثُمَّ رُدَّتْ اِلٰى اَزْوَاجِهٖ شِبْعُهُنَّ.

حضرت جعفر علیہ السلام نے اپنے پدر گرامی سے روایت کی ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں فقراء اور مساکین مسجد نبوی میں رات گزارتے تھے ایک رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر کے قریب ایک پتھر کے دیگ میں سے ۱۳۰ افراد کے ساتھ کھانا کھایا اور بقیہ غذا کو ازواج مطہرات کے لیے بھیج دیا انہوں نے بھی سیر ہو کر کھایا۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۱۹، طبع)

﴿ایک بدوی عورت کے ساتھ سلوک﴾

عَنِ الْحَسَنِ الصَّيْقَلِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: مَرَّتِ امْرَاَةٌ بَدَوِيَّةٌ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ هُوَ يَأْكُلُ وَ هُوَ جَالِسٌ عَلَى الْحَضِيْضِ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ اِنَّكَ لَتَاْكُلُ اَكْلَ الْعَبْدِ وَ تَجْلِسُ جُلُوْسَهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : وَيْحَكِ اَيُّ عَبْدٍ اَعْبَدُ مِنِّيْ قَالَتْ فَنَاوِلْنِيْ لُقْمَةً مِنْ طَعَامِكَ فَنَاوَلَهَا فَقَالَتْ لَا وَاللهِ اِلَّا الَّتِيْ فِيْ فَمِكَ فَاَخْرَجَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اللُّقْمَۃَ مِنْ فِیْہِ فَنَاوَلَہَا فَاَکَلَتْہَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَمَا اَصَابَہَا دَاءٌ حَتّٰی فَارَقَتِ الدُّنْیَا۔

حسن صیقل نے کہا میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے ایک دفعہ ایک بدوی عورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچی اور دیکھا کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں یہ دیکھ کر اس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ بھی غلاموں کی مانند بیٹھتے ہیں اور انہی کی طرح کھاتے ہو۔ آپؐ نے فرمایا: افسوس ہو تم پر مجھ سے بڑا بندہ اور غلام کون ہو سکتا ہے اس عورت نے عرض کیا کہ اپنی غذا میں سے ایک لقمہ عطا فرمایا آپؐ نے ایک لقمہ اسے دیا تو اس نے کہا نہیں اپنے منہ کا نوالہ دینا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے منہ سے نوالہ نکال کر اسے دیا تو اس نے کھایا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا وہ عورت جب تک زندہ تھی کبھی بیمار نہیں ہوئی یہاں تک کہ مرگئی۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۲۵، طبع جدید)

﴿اعرابی کی جسارت اور آپ کی بُردباری﴾

وَ رُوِیَ اَعْرَابِیًّا مِنْ بَنِیْ سُلَیْمٍ فِی الْبَرِیَّۃِ فَاِذَا ھُوَ بِضَبٍّ قَدْ نَفَرَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ فَعَسٰی وَرَاءَہٗ حَتّٰی اِصْطَادَہٗ ثُمَّ جَعَلَہٗ فِیْ کُمِّہٖ وَ اَقْبَلَ یَزْدَلِفُ نَحْوَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ فَلَمَّا اَنْ وَقَفَ بَارَاہُ یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ السَّاحِرُ الْکَذَّابُ الَّذِیْ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِیْ لَھْجَۃٍ ھُوَ اَکْذَبُ مِنْکَ اَنْتَ الَّذِیْ تَزْعَمُ اَنَّ لَکَ فِیْ ھٰذِہِ الْخَضْرَاءِ اِلٰھًا بَعَثَ اِلَی الْاَسْوَدِ وَالْاَبْیَضِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی لَوْ لَا اَنِّیْ اَخَافُ اَنَّ قَوْمِیْ یُسَمُّوْنَنِیَ الْعَجُوْلَ لَضَرَبْتُکَ بِسَیْفِیْ ھٰذَا ضَرْبَۃً اَقْتُلُکَ بِھَا فَاَسُوْدَ بِکَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ فَوَثَبَ اِلَیْہِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِیَبْطِشَ بِہٖ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اِجْلِسْ يَا اَبَا حَفْصٍ فَقَدْ كَادَ الْحَلِيْمُ اَنْ يَكُونَ نَبِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اِلَى الْاَعْرَابِيِّ فَقَالَ لَهُ يَا اَخَا بَنِيْ سُلَيْمٍ هٰكَذَا تَفْعَلُ الْعَرَبُ يَتَهَجَّمُوْنَ عَلَيْنَا فِيْ مَجَالِسِنَا يَجْبَهُوْنَنَا بِالْكَلَامِ الْغَلِيْظِ يَا اَعْرَابِيُّ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا اِنَّ مَنْ ضَرَّ بِيْ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا هُوَ غَدًا فِي النَّارِ يَتَلَظّٰى.

روایت ہے کہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک اعرابی صحرا سے آیا اس نے ایک سوسمار ''گوہ'' کا شکار کیا ہوا تھا سوسمار اس سے بھاگ گیا اور اس نے پیچھا کر کے دوبارہ اسے پکڑ لیا اسے اپنی آستین میں چھپا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر سامنے کھڑا ہوا بڑے ترش لہجے میں کہنے لگا: اے محمدؐ! تم ساحر اور جھوٹے ہو تمہارا خیال ہے کہ اس آسمان میں کوئی خدا ہے جس نے ہر سیاہ وسفید پر تمہیں مبعوث کیا ہوا ہے۔ لات وعزیٰ کی قسم! اگر مجھے اس کا خوف نہ ہوتا کہ میرے قبیلے والے جلد باز کہیں تو میں اپنی تلوار سے تیرا سر قلم کرتا اور اولین وآخرین کو تجھ سے خلاصی دیتا۔ حضرت عمر ابن خطاب اٹھے تاکہ اس اعرابی پر حملہ کریں مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابا حفص بیٹھ جاؤ بُردبار شخص ہی نبی بن جاتا ہے اس کے بعد آپؐ اس اعرابی شخص کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے بنی سلیم بھائی، عرب ہمارے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہو ہماری مجلس میں ہم پر حملہ کرتے ہو، سخت اور تند وتیز زبان استعمال کرتے ہو، اے اعرابی خدا کی قسم جس نے مجھے مبعوث برسالت کیا ہے جو کوئی دنیا میں ہمیں تکلیف پہنچائے گا تو کل قیامت کے دن جہنم کی آگ میں گرفتار ہوگا۔

(ہدیۃ الاحباب ص ۲۸۰)

﴿لوگوں کی گستاخیوں کے مقابلے میں﴾

عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ عَلَيْهِ بُرْدٌ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

غَلِيْظُ الْحَاشِيَةِ فَجَبَذَهُ اَعْرَابِيٌّ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى اَثَّرَتْ حَاشِيَةُ الْبُرْدِ فِيْ صَفْحَةِ عَاتِقِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ اِحْمِلْ لِيْ عَلٰى بَعِيْرَيَّ هٰذَيْنِ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ عِنْدَكَ فَاِنَّكَ لَا تَحْمِلُ لِيْ مِنْ مَالِكَ وَلَا مَالَ اَبِيْكَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ: اَلْمَالُ مَالُ اللّٰهِ وَاَنَا عَبْدُهٗ ثُمَّ قَالَ وَيُقَادُ مِنْكَ يَا اَعْرَابِيُّ مَا فَعَلْتَ بِيْ قَالَ لِمَ قَالَ: لِاَنَّكَ لَا تُكَافِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ ثُمَّ اَمَرَ اَنْ يُحْمَلَ عَلٰى بَعِيْرٍ شَعِيْرٌ وَعَلَى الْاٰخَرِ تَمْرٌ.

حضرت انس سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چک والا کمبل اوڑھے ہوئے تھے جس کا حاشیہ بہت گہرا تھا اسی حالت میں ایک اعرابی آیا اور کمبل کھینچ کر آپؐ کی گردن پر نشان ڈال دیا اور ساتھ ہی کہا: اے محمدؐ! خدا کے مال میں سے جو تمہارے پاس ہے اس میں سے میرے لیے ان دونوں اونٹوں کے لیے بار کرا دو کیونکہ یہ تمہارا ذاتی مال نہیں اور نہ ہی یہ مال تیرے باپ کا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش ہوئے پھر کہا میں خدا کا بندہ ہوں اور یہ مال بھی خدا کا مال ہے۔ اس کے بعد فرمایا جو سلوک تم نے میرے ساتھ کیا ہے میں بھی تمہارے ساتھ ایسا کروں؟ تو اس نے کہا مجھے پتہ ہے کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا اور حکم دیا کہ اس کے ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجور کا بار کیا جائے۔ (ہدیۃ الاحباب ص ۲۶۷)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عذر قبول کرنا

هُبَّارُ بْنُ الْاَسْوَدِ بْنِ الْمُطَّلِبِ هُوَ الَّذِيْ رَوَّعَ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَاَلْقَتْ ذَا بَطْنِهَا فَاَبَاحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ دَمَهٗ لِذٰلِكَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَرُوِیَ اَنَّهُ اِعْتَذَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ مِنْ سُوْءِ فِعْلِهٖ وَ قَالَ وَ کُنَّا یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اَهْلَ شِرْكٍ فَهَدَانَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِكَ وَ اَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الْهَلَکَةِ فَاصْفَحْ عَنْ جَهْلِیْ وَ عَمَّا کَانَ یُبْلِغُكَ عَنِّیْ فَاِنِّیْ مُقِرٌّ بِسُوْءِ فِعْلِیْ مُعْتَرِفٌ بِذَنْبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ قَدْ عَفَوْتُ عَنْكَ وَ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ حَیْثُ هَدَاكَ اِلَی الْاِسْلَامِ یَجُبُّ مَا قَبْلَهُ.

ہبار بن اسود بن عبدالمطلب جس نے حضرت زینب بنت رسول اللہؐ کو خوفزدہ کیا تھا جس کی وجہ سے ان کا جنین سقط ہوا تھا اسی بنا پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا خون مباح قرار دیا تھا۔ ایک دن وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور معذرت کرتے ہوئے کہنے لگا اے اللہ کے رسولؐ! ہم مشرک تھے اور خدا نے آپؐ کے ذریعے ہماری ہدایت فرمائی اور ہمیں ہلاکت سے نجات دی اب میری جہالت کی وجہ سے آپ کو جو تکلیف پہنچی ہے اسے معاف فرما دیجئے۔ میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ یہ یقین رکھو کہ خدا نے تم پر مہربانی کی ہے کہ تجھے اسلام کی ہدایت فرمائی اور اسلام ماقبل کی برائیوں کو کالعدم کرتا ہے اور اسے محو کرتا ہے۔ (ہدیۃ الاحباب ص ۲۶۸)

﴿ہجو کہنے والے شاعر کو معاف کیا﴾

عبداللہ بن الزبعری سہمی قریش کے ایک مشہور شاعر تھے اور مسلمانوں کو ہجو کرتے تھے بلکہ اپنی شاعری میں سب وشتم کرتے تھے اور اپنے اشعار کے ذریعے لوگوں کو ابھارتے تھے کہ وہ مسلمانوں کو قتل کریں کہا جاتا ہے کہ اس کی یہ عادت اتنی بڑھ گئی یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں گستاخیاں کرنے لگا۔

فتح مکہ کے دن بھاگ گیا مگر چند دن بعد واپس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

میں آیا اور معذرت کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی معذرت قبول کی اس نے اسلام قبول کیا اور معذرت کرتے ہوئے اشعار کہے:

اِنِّیْ لَمُعْتَذِرٌ اِلَیْكَ مِنَ الَّذِیْ　　اَسْدَیْتُ اِذْ اَنَا فِی الضَّلَالِ اَهِیْمُ

فَاغْفِرْ فِدَاكَ وَالِدَیَّ كِلَاهُمَا　　زُلَلِیْ فَاِنَّكَ رَاحِمٌ مَرْحُوْمُ

میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں آپ وہ شخص ہیں جس کی طرف میں نے ناروا نسبتیں دی ہیں۔ واقعاً میں گمراہی میں سرگراں تھا۔ پس آپؐ میری ان لغزشوں کو معاف فرمائیں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ معاف کرنے والے اور درگذر کرنے والے ہیں اور رحم کئے ہوئے ہیں۔ (ہدیۃ الاحباب ص ۶۰)

﴿لوگوں کی حاجت برآوری﴾

وَ کَانَ مِنْ سِیْرَتِهٖ فِیْ جُزْءِ الْاُمَّةِ اِیْثَارُ اَهْلِ الْفَضْلِ بِاِذْنِهٖ وَ قَسْمُهٗ عَلٰی قَدْرِ فَضْلِهِمْ فِی الدِّیْنِ فَمِنْهُمْ ذُو الْحَاجَةِ وَ مِنْهُمْ ذُو الْحَاجَتَیْنِ وَ مِنْهُمْ ذُو الْحَوَائِجِ فَیَتَشَاغَلُ بِهِمْ وَ یَشْغَلُهُمْ فِیْمَا اَصْلَحَهُمْ وَالْاُمَّةَ مِنْ مَسْاَلَتِهٖ عَنْهُمْ وَبِاِخْبَارِهِمْ بِالَّذِیْ یَنْبَغِیْ وَیَقُوْلُ:

لِیُبْلِغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمُ الْغَائِبَ وَ اَبْلِغُوْنِیْ حَاجَةَ مَنْ لَا یَقْدِرُ عَلٰی اِبْلَاغِ حَاجَتِهٖ فَاِنَّهٗ مَنْ اَبْلَغَ سُلْطَانًا حَاجَةَ مَنْ لَا یَقْدِرُ عَلٰی اِبْلَاغِهَا ثَبَّتَ اللّٰهُ قَدَمَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَا یَذْكُرُ عِنْدَهٗ اِلَّا ذٰلِكَ وَلَا یُقِیْلُ مِنْ اَحَدٍ غَیْرَهٗ یَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَلَا یَفْتَرِقُوْنَ اِلَّا عَنْ ذَوَاقٍ وَ یَخْرُجُوْنَ اَدِلَّةً۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخلاقی روش میں سے ایک یہ تھی کہ آپ اہل فضل و کمال کو شرف قبولیت بخشتے تھے اور ہر ایک کو اس کی دینی فضیلت کے بقدر احترام کرتے تھے۔ اسی طرح کسی ایک حاجت دوسرے کی تین اور بعض کی زیادہ حاجات

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پوری کرتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی ضروریات کو پوری کر کے ان کی کوتاہیوں کی اصلاح میں سرگرم رہتے تھے اور انہیں سے امت کے بارے میں پوچھتے اور ان کی اصلاح کے لیے مطالب بیان فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ موجود حضرات جو موجود نہیں ان تک میری باتیں پہنچائیں اور جس کسی کو مجھ تک رسائی امکان نہیں اس کی حاجات مجھ تک پہنچائیں اگر کوئی ایسا کرے گا تو خداوند عالم قیامت کے دن اسے صراط پر ثابت قدم رکھے گا آپ کی مجلس میں اس کے علاوہ اور کوئی گفتگو نہیں ہوتی تھی اور اس کے علاوہ اور کسی کو قبول نہیں فرماتے تھے جو لوگ علم وشرف کی طلب میں آپ کے پاس آتے تھے بغیر کچھ حاصل کئے متفرق نہیں ہوتے تھے۔ جب لوٹتے تھے تو مکمل دلائل کے ساتھ لوٹتے تھے۔ (معانی الاخبار ص ۸۱، طبع المفید)

﴿باری کا خیال رکھنا﴾

وَرُوِیَ اَنَّ اَنْصَارِیًّا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَسْأَلُهٗ وَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ ثَقِیْفٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَا اَخَا ثَقِیْفٍ اِنَّ الْاَنْصَارِیَّ قَدْ سَبَقَكَ بِالْمَسْاَلَةِ فَاجْلِسْ كَیْمَا نَبْدَاَ بِحَاجَةِ الْاَنْصَارِیِّ قَبْلَ حَاجَتِكَ.

روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؐ کے حضور ایک انصاری آیا اور آپؐ سے کچھ پوچھا اسی دوران بنی ثقیف کا ایک شخص بھی آ کر کچھ کہنے لگا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے بنی ثقیف بھائی ہمارا انصاری بھائی آپ سے پہلے آیا آپ بیٹھ جائیں تاکہ میں آپ سے پہلے اس کے ساتھ گفتگو ختم کروں۔

(بحار الانوار ج ۲، ص ۶۳، طبع جدید)

﴿بن بلایا مہمان اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

وَدَعَاهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی طَعَامٍ صَنَعُوْهُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لَهُ وَلِاَصْحَابٍ لَهُ خَمْسَةٍ فَاَجَابَ دَعْوَتَهُمْ فَلَمَّا كَانَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ اَدْرَكَهُمْ سَادِسٌ فَمَاشَاهُمْ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْ بَيْتِ الْقَوْمِ قَالَ لِلرَّجُلِ السَّادِسِ اِنَّ الْقَوْمَ لَمْ يَدْعُوْكَ فَاجْلِسْ حَتّٰى نَذْكُرَ لَهُمْ مَكَانَكَ وَ نَسْتَاْذِنَهُمْ بِكَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کے ایک صحابی نے دوسرے پانچ ساتھیوں کے ہمراہ کھانے پر بلایا تھا آپؐ ان کے ساتھ روانہ ہوئے راستے میں ایک اور آدمی بھی آپ کے ساتھ ہولیا جب میزبان کے گھر کے قریب پہنچے تو آپؐ نے فرمایا ان لوگوں نے آپ کو دعوت نہیں دی ہے اس لیے تم ذرا رک جاؤ تو میں جا کر تمہارے لیے اجازت لے آؤں۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۳۶، طبع جدید)

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر کا سامان خود اٹھاتے تھے﴾

كَانَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ يَشْتَرِى الشَّيْءَ فَيَحْمِلُهٗ اِلٰى بَيْتِهٖ بِنَفْسِهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ صَاحِبُهٗ: اَعْطِنِيْ اَحْمِلْهُ فَيَقُوْلُ: صَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِحَمْلِهٖ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی چیز خریدتے تھے تو اسے اپنے گھر تک خود اٹھا کر لے جاتے تھے۔ اگر کوئی ساتھی کہے کہ آپؐ سامان مجھے دیں میں پہنچاؤں تو فرماتے تھے۔ مال کا مالک خود اٹھائے تو یہ زیادہ موزوں ہوتا ہے۔

(محجۃ البیضاء ج ۴، ص ۳۳)

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دودھ دوہ لیتے﴾

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ يَحْلُبُ عَنْزَ اَهْلِهٖ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں بکری کا دودھ خود دوہ لیتے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۷۳، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شجر کاری﴾

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: يَمَصُّ النَّوٰى بِفِيْهِ وَيَغْرِسُهٗ.

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے گٹھلی کو چوستے تھے اس کے بعد کاشت کرتے تھے۔

(فروع کافی ج ۵، ص ۷۵، طبع جدید)

﴿راستے چلنے کا شیوہ﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِذَا مَشٰى مَشٰى مَشْيًا يُعْرَفُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَشْيِ عَاجِزٍ وَلَا بِكَسْلَانَ.

حضرت ابن عباس نے کہا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تو ایسا لگتا تھا کہ آپؐ تھکے نہیں اور نہ ہی چلنے سے عاجز ہیں۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۳۶، طبع جدید)

﴿جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پیتے تھے﴾

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِذَا شَرِبَ الْمَاءَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَقَانَا عَذْبًا زُلَالًا وَلَمْ يَسْقِنَا مِلْحًا اُجَاجًا وَلَمْ يُؤَاخِذْنَا بِذُنُوْبِنَا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی پیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے ہمیں خوشگوار شفاف پانی پلایا اور کھارا پانی نہیں پلایا اور ہمارے گناہوں پر بھی ہمارا مواخذہ نہیں کیا ہے۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۶۸، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گرم کھانے سے پرہیز

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ : اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اُتِیَ بِطَعَامٍ حَارٍّ جِدًّا فَقَالَ : مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْعِمَنَا النَّارَ اَقِرُّوْہُ حَتّٰی یَبْرُدَ وَ یُمْکِنَ فَاِنَّہٗ طَعَامٌ مَمْحُوْقُ الْبَرَکَۃِ وَ لِلشَّیْطَانِ فِیْہِ نَصِیْبٌ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بہت گرم روٹی پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا خدا نے آگ کو ہمارے لیے غذا قرار نہیں دیا ہے۔ اسے سرد ہونے دیجئے حقیقت یہ ہے کہ گرم روٹی میں برکت نہیں ہے اور اس میں شیطان بھی حصہ دار ہوتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۶۷، طبع جدید)

روٹی اور سرکے میں قناعت

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ : اِلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فَقَرَّبَتْ اِلَیْہِ کِسْرَۃً فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکِ اِدَامٌ فَقَالَتْ : لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا عِنْدِیْ اِلَّا خَلٌّ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ : نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ مَا افْتَقَرَ بَیْتٌ فِیْہِ خَلٌّ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سلمہ کے پاس گئے ام سلمہ آپؐ کے لیے روٹی کا ایک ٹکڑا لے آئیں تو آپ نے پوچھا کوئی سالن بھی ہے؟ عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! سوائے سرکہ کے کچھ بھی نہیں آپ نے فرمایا یہ تو بہترین سالن ہے وہ گھر والے کبھی فقیر نہیں ہوں گے جہاں سرکہ موجود ہوتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۶۷، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھوکے سوئے﴾

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِيْ اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتَهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَقَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ شَرْبَةٌ لِلسَّحَرِ وَرُبَّمَا كَانَتْ وَاحِدَةً وَرُبَّمَا كَانَتْ لَبَنًا وَرُبَّمَا كَانَتِ الشَّرْبَةُ خُبْزًا يُمَاثُ فَهَيَّأْتُهَا لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَاحْتُبِسَا لِنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَظَنَنْتُ اَنَّ بَعْضَ اَصْحَابِهٖ دَعَاهُ فَشَرِبْتُهَا حِيْنَ اُحْتُبِسَ فَجَاءَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِسَاعَةٍ فَسَاَلْتُ بَعْضَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ فِيْ مَكَانٍ اَوْ دَعَاهُ اَحَدٌ فَقَالَ لَا فَبِتُّ بِلَيْلَةٍ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللهُ مِنْ غَمٍّ اَنْ يَطْلُبَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا يَجِدَهَا فَيَبِيتَ جَائِعًا فَاَصْبَحَ صَائِمًا وَمَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا وَلَا ذَكَرَهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

حضرت انس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے دس سال حضور اکرمؐ کی خدمت کی ان دس سالوں میں آپ نے مجھے اف تک نہیں کہا اور کسی کام کے بارے میں آپؐ نے یہ نہیں فرمایا یہ کیوں کیا ؟ اور کبھی نہیں کئے ہوئے کام کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کیوں نہیں کیا جب آپ روزہ رکھتے تھے تو سحر و افطار میں آپ کی غذا تھوڑا سا دودھ ، شربت یا ایک بھگوئی ہوئی غذا ہوتی تھی بعض اوقات ایک وقت کے کھانے پر اکتفا کرتے تھے۔

اتفاق سے ایک رات بھگوئی غذاؤں میں سے ایک تیار کیا مگر آپؐ اس رات گھر نہیں آئے میں نے گمان کیا کہ شاید کسی صحابی نے دعوت کی ہو لہٰذا اس شربت یا دودھ کو میں نے پی لیا لیکن عشاء کے ایک گھنٹے بعد آپ تشریف لائے تو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

آپ کے ساتھ آئے ہوئے شخص سے میں نے پوچھا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہیں افطار کی ہے یا کسی نے آپ کو دعوت دی تھی؟ تو اس نے کہا نہیں آپ نے ابھی تک افطار نہیں کیا ہے۔ اب خدا ہی جانتا ہے کہ میں کس قدر پریشان اور بے چین رہا کہ اب آپؐ غذا طلب فرما دیں تو کیا جواب دوں لیکن آپؐ نے کچھ نہیں فرمایا: آپؐ بھوکے سوئے اور صبح بھی اسی طرح بھوکے ہی روزہ رکھا اور گزشتہ رات کی غذا کے بارے میں کچھ نہ پوچھا اور آج تک کبھی آپ نے مجھے یاد نہیں دلایا۔

(کحل البصر ص ۹۴، طبع بیروت)

﴿بھوک اور خوفِ خدا﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: مَا اَعْجَبَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ شَیْءٌ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ فِیْھَا جَائِعًا خَائِفًا.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا میں اس سے پسندیدہ اور کوئی چیز نہیں تھی کہ بھوک ہو اور خوفِ خدا ہو۔

(سنن النبی ص ۳۲، حدیث ۳۳)

﴿کم خوری﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ: نَحْنُ قَوْمٌ لَا نَاْکُلُ حَتّٰی نَجُوْعَ وَ اِذَا اَکَلْنَا لَا تَشْبَعُ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم وہ لوگ ہیں جو اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے جب تک بھوک نہ لگے اور جب کھاتے ہیں تو پیٹ بھر کے نہیں کھاتے ہیں۔

(سنن النبی ص ۱۸۱، حدیث ۱۵۸)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿پیٹ بھر کر کھانے سے پرہیز﴾

اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ: لَمْ يَمْتَلِ قَطُّ شَبَعًا.

بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(مجموعہ ورام ص ۱۰۱)

﴿بھوک کا مقابلہ﴾

عَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ اٰبَائِهٖ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ فِيْ حَفْرِ الْخَنْدَقِ اِذْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ وَمَعَهَا كُسَيْرَةٌ مِنْ خُبْزٍ فَدَفَعَتْهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَا هٰذِهِ الْكُسَيْرَةُ فَقَالَتْ: خَبَزْتُهُ قُرْصًا لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ جِئْتُكَ مِنْهُ بِهٰذِهِ الْكُسَيْرَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ: يَا فَاطِمَةُ اَمَا اِنَّهُ اَوَّلُ طَعَامٍ دَخَلَ جَوْفَ اَبِيْكَ مُنْذُ ثَلَاثٍ.

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں خندق کی کھدائی کے وقت آپؐ کے ساتھ تھا اتنے میں حضرت فاطمہؑ روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آئیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا کہ میں نے حسنین علیہما السلام کے لیے ایک روٹی پکائی تھی اس میں سے آپؐ کے لیے ٹکڑے لے آئی ہوں یہ سن کر فرمایا بیٹی! فاطمہؑ تین دن کے بعد یہ پہلی غذا ہے جو تیرے باپ کے پیٹ میں جائے گی۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۲۵، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھوک﴾

قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا شَبَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مُتَوَالِيَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا وَلَوْ شَاءَ لَشَبَعَ وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُؤْثِرُ عَلٰى نَفْسِهٖ.

حضرت عائشہ نے کہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین دن مسلسل ایسے نہیں گزرے جن میں آپ نے پیٹ بھر کھانا کھایا ہو اور اسی عالم میں دنیا سے چلے گئے۔ اگر آپ چاہتے تو کھا سکتے تھے مگر آپ ہر وقت ایثار سے کام لیتے تھے۔

(مجموعہ ورام ج ۱، ص ۱۷۲)

﴿جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے شہد ملا دودھ لایا گیا﴾

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اَفْطَرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَشِيَّةَ خَمِيْسٍ فِيْ مَسْجِدِ قُبَا فَقَالَ: هَلْ مِنْ شَرَابٍ فَاَتَاهُ اَوْسُ بْنُ خَوْلِيِّ الْاَنْصَارِيُّ بِعُسٍّ مَخِيْضٍ بِعَسَلٍ فَلَمَّا وَضَعَهُ عَلٰى فِيْهِ نَحَّاهُ ثُمَّ قَالَ: شَرَابَانِ يُكْتَفٰى بِاَحَدِهِمَا مِنْ صَاحِبِهٖ لَا اَشْرَبُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ وَلٰكِنْ اَتَوَاضَعُ لِلّٰهِ فَاِنَّ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ وَ مَنْ تَكَبَّرَ خَفَضَهُ اللهُ وَ مَنِ اقْتَصَدَ فِيْ مَعِيْشَتِهٖ رَزَقَهُ اللهُ وَ مَنْ بَذَّرَ حَرَمَهُ اللهُ وَمَنْ اَكْثَرَ ذِكْرَ الْمَوْتِ اَحَبَّهُ اللهُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کیا ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعرات کو مسجد قبا میں افطار کیا اور فرمایا کوئی پینے کی چیز ہے تو ایک شخص اوس بن خولی انصاری نے ایک برتن میں شہد ملا ہوا دودھ پیش کیا آپؐ نے اسے چکھا اور واپس کرتے ہوئے کہا یہ چیزیں ہیں اگر ان میں سے ایک ہو تو پینے کے لیے کافی ہے میں اسے نہیں پیوں گا مگر اسے حرام بھی نہیں کرتا صرف خدا کے حضور انکساری

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کرتا ہوں جو خدا کے حضور انکساری کرے گا تو خداوند عالم اسے بلند کرے گا اور جو تکبر کرے گا تو خدا اسے پست کرے گا جو اپنے معاش میں قناعت سے کام لے گا تو اسے رزق دے گا اور جو فضول خرچی کرے گا تو اسے محروم کرے گا اور جو موت کو زیادہ سے زیادہ یاد رکھے گا تو خدا اسے دوست رکھتا ہے۔

(اصول کافی، ج ۲، ص ۱۲۲، کتاب الایمان والکفر، باب تواضع)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی مثال

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِیَّاكَ اَنْ تُطْمِحَ نَفْسَكَ اِلٰی مَنْ فَوْقَكَ وَ كَفٰی بِمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ: فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ وَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِرَسُوْلِهٖ: وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا فَاِنْ خِفْتَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَاذْكُرْ عَیْشَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ فَاِنَّمَا كَانَ قُوْتُهُ الشَّعِیْرَ وَ حَلْوَاهُ التَّمْرَ وَ وَقُوْدُهُ السَّعَفَ اِذَا وَجَدَهُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خبردار ایسا نہ ہو کہ تیرا نفس اپنے سے اوپر والوں کی طرف نظریں گاڑے اور اس سے پرہیز کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان کافی ہے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیا گیا۔

فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی ارشاد ہوا: وَلَا تَمُدَّنَّ عَیْنَیْكَ اِلٰی مَا مَتَّعْنَا بِهٖ اَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَیَاةِ الدُّنْیَا اگر تمہیں اس کا خوف ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو یاد کرو کہ آپ کی غذا قوت بدن جو کی روٹی تھی، کھجور آپ کی مٹھاس تھی اور ایندھن کے طور پر آپ کھجور کی لکڑی استعمال کرتے تھے اگر وہ بھی ملے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۷۹، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿دنیاوی تکلفات کی طرف توجہ دینا﴾

عَنِ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ: دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ رَجُلٌ وَ هُوَ عَلٰى حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جِسْمِهٖ وَ وِسَادَةِ لِيفٍ قَدْ اَثَّرَتْ فِيْ خَدِّهٖ فَجَعَلَ يَمْسَحُ وَ يَقُوْلُ مَا رَضِيَ بِهٰذَا كِسْرٰى وَلَا قَيْصَرُ اِنَّهُمْ يَنَامُوْنَ عَلَى الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَ اَنْتَ عَلٰى هٰذَا الْحَصِيْرِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ لَاَنَا خَيْرٌ مِنْهُمَا وَاللهِ لَاَنَا اَكْرَمُ مِنْهُمَا وَاللهِ مَا اَنَا وَالدُّنْيَا اِنَّمَا مَثَلُ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رَاكِبٍ مَرَّ عَلٰى شَجَرَةٍ وَ لَهَا فَيْءٌ فَاسْتَظَلَّ تَحْتَهَا فَلَمَّا اَنْ مَالَ الظِّلُّ عَنْهَا اِرْتَحَلَ فَذَهَبَ وَ تَرَكَهَا۔

سنان بن انس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ آپ ایک چٹائی پر تشریف فرما ہیں۔ جس نے بدن پر نشان ڈالے تھے اور آپؐ خرما کے پتوں کے ایک تکیے پر ٹیک لگایا ہوا تھا جس نے آپؐ کے رخسار پر نشان ڈالے تھے۔ اس شخص نے اپنے ہاتھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن کو سہلاتے ہوئے کہا کہ قیصر اور کسریٰ ایسی صورت حال پر راضی نہیں ہوتے وہ لوگ تو ریشم اور کمخواب پر سوتے ہیں جبکہ آپ اس چٹائی پر سوتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان دونوں سے بہتر ہوں اور افضل ترین ہوں خدا کی قسم! دنیا سے میرا کیا کام ہے میری اور دنیا کی مثال صرف اس قدر ہے کہ جیسی ایک سوار سفر کے دوران آیا اور کسی درخت کے سائے میں تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد، سایہ ختم ہونے پر کوچ کیا۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۸۲، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلو پر چٹائی کے نشانات﴾

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ وَ هُوَ عَلٰى حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبَيْهِ فَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْ اِتَّخَذْتَ فِرَاشًا فَقَالَ : مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا مَا مَثَلِيْ وَ مَثَلُ الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ سَارَ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ فَاسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَكَهَا.

حضرت ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ حضور اکرمؐ چٹائی پر تشریف فرما تھے کہ عمر ابن خطاب آپؐ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ چٹائی نے آپ کے پہلو پر نشان کیا ہے یہ دیکھ کر کہا اے اللہ کے رسولؐ ! آپ کوئی فرش بچھا کر سوتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام ؟ میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک سوار گرمی کے دنوں میں سفر کر رہا ہے اور اپنے سفر کے دوران ایک سایہ دار درخت کے نیچے ذرا سا آرام کرکے پھر اٹھ کر اس جگہ کو ترک کرکے چلا جاتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۳۹، طبع جدید)

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں دنیاوی چمک دمک﴾

وَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : لَا يَنْظُرُ اِلٰى مَا يَسْتَحْسَنُ مِنَ الدُّنْيَا.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیاوی چمک دمک والی چیزوں کی طرف نظریں اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں تھے جو فریب دینے والی ہوں۔ (سنن النبی ص ۷۱، حدیث ۴۲)

﴿آرائش سے خالی گھر﴾

عَنِ ابْنِ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ : اِنَّ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَهْدٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ صَاعًا مِنْ رُطَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ لِلْخَادِمِ الَّتِىْ جَاءَتْ بِهٖ اُدْخُلِىْ فَانْظُرِىْ هَلْ تَجِدِيْنَ فِى الْبَيْتِ قَصْعَةً اَوْ طَبَقًا فَتَاْتِيْنِىْ بِهٖ: فَدَخَلَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا اَصَبْتُ قَصْعَةً وَلَا طَبَقًا فَكَنَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ بِثَوْبِهٖ مَكَانًا مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ لَهَا ضَعِيْهِ هَاهُنَا عَلَى الْحَضِيْضِ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِثْقَالَ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ مَا اَعْطٰى كَافِرًا وَلَا مُنَافِقًا مِنْهَا شَيْئًا.

ابن ابی یعفور سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ انصار سے ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک صاع خرما ہدیہ بھیجا آپؐ نے اپنی کنیز سے کہا اندر گھر میں جا کر کوئی برتن ملے تو لے آنا۔ کنیز نے جا کر دیکھا اور آ کر کہا کوئی برتن نہیں ملا۔ یہ سن کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے لباس کے ایک سرے سے زمین کے فرش کا ایک حصہ صاف کیا اور فرمایا پس رکھ دو۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر دنیا کی قدر و قیمت ایک پسو یا مکھی کے پَر برابر بھی خدا کے ہاں ہوتی تو منافقوں اور کافروں کو کوئی چیز نہیں دی جاتی۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۸۳، طبع جدید)

﴿لباس خریدنے میں قناعت﴾

جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ قَدْ بَلِىَ ثَوْبُهٗ فَحَمَلَ اِلَيْهِ اِثْنَىْ عَشَرَ دِرْهَمًا فَقَالَ يَا عَلِىُّ خُذْ هٰذِهِ الدَّرَاهِمَ فَاشْتَرِ لِىْ ثَوْبًا اَلْبَسُهٗ قَالَ عَلِىٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجِئْتُ اِلَى السُّوْقِ فَاشْتَرَيْتُ لَهٗ قَمِيْصًا بِاثْنَىْ عَشَرَ دِرْهَمًا وَ جِئْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ: يَا عَلِىُّ غَيْرُ هٰذَا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اَحَبُّ اِلَیَّ اَتَرٰی صَاحِبَهٗ یُقِیْلُنَا فَقُلْتُ لَا اَدْرِیْ فَقَالَ : اُنْظُرْ فَجِئْتُ اِلٰی صَاحِبِهٖ فَقُلْتُ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ قَدْ کَرِهَ هٰذَا یُرِیْدُ ثَوْبًا دُوْنَهٗ فَاَقِلْنَا فِیْهِ فَرَدَّ عَلَیَّ الدَّرَاهِمَ وَ جِئْتُ بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فَمَشٰی مَعِیْ اِلَی السُّوْقِ لِیَبْتَاعَ قَمِیْصًا فَنَظَرَ اِلٰی جَارِیَةٍ قَاعِدَةٍ عَلَی الطَّرِیْقِ تَبْکِیْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مَا شَاْنُكِ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَهْلَ بَیْتِیْ اَعْطَوْنِیْ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ لِاَشْتَرِیَ لَهُمْ بِهَا حَاجَةً فَضَاعَتْ فَلَا اَجْسُرُ اَنْ اَرْجِعَ اِلَیْهِمْ فَاَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ وَ قَالَ اِرْجِعِیْ اِلٰی اَهْلِكِ وَ مَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَی السُّوْقِ فَاشْتَرٰی قَمِیْصًا بِاَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ وَلَبِسَهٗ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَخَرَجَ فَرَاٰی رَجُلًا عُرْیَانًا یَقُوْلُ : مَنْ کَسَانِیْ کَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ فَخَلَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَمِیْصَهُ الَّذِی اشْتَرَاهُ وَکَسَاهُ السَّائِلَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی السُّوْقِ فَاشْتَرٰی بِالْاَرْبَعَةِ الَّتِیْ بَقِیَتْ قَمِیْصًا اٰخَرَ فَلَبِسَهٗ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَ رَجَعَ اِلٰی مَنْزِلِهٖ.

وَاِذَا الْجَارِیَةُ قَاعِدَةٌ عَلَی الطَّرِیْقِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ : مَا لَكِ لَا تَاْتِیْنَ اَهْلَكِ قَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ اَبْطَاْتُ عَلَیْهِمْ وَاَخَافُ اَنْ یَضْرِبُوْنِیْ فَقَالَ : رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مُرِّیْ بَیْنَ یَدَیَّ وَ دُلِّیْنِیْ عَلٰی اَهْلِكِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی بَابِ دَارِهِمْ ثُمَّ قَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الدَّارِ فَلَمْ یُجِیْبُوْهُ فَاَعَادَ السَّلَامَ فَلَمْ یُجِیْبُوْهُ فَاَعَادَ السَّلَامَ فَقَالُوْا عَلَیْكَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ.

فَقَالَ لَهُمْ : مَا لَکُمْ تَرَکْتُمْ اِجَابَتِیْ فِیْ اَوَّلِ السَّلَامِ وَالثَّانِیْ قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْنَا سَلَامَكَ فَاَحْبَبْنَا اَنْ تَسْتَکْثِرَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِنَّ هٰذِهِ الْجَارِیَةَ اَبْطَاَتْ عَلَیْکُمْ فَلَا تُؤَاخِذُوْهَا فَقَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِیَ حُرَّةٌ لِمَمْشَاكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا رَاَیْتُ اِثْنَیْ عَشَرَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دِرْهَمًا اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ هٰذِهِ كَسَا اللّٰهُ بِهَا عُرْيَانَيْنِ وَاَعْتَقَ بِهَا نَسَمَةً.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ درہم حضرت علی علیہ السلام کو دے دیئے تا کہ آپ کے لیے قمیص خریدیں۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں بازار گیا اور بارہ درہم کی ایک قمیص خرید کر لایا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قمیص کو دیکھا تو فرمایا مجھے اس کے علاوہ اور کوئی قمیص چاہیے کیا یہ ممکن ہے کہ دکاندار اس سودے کو ختم کرے میں نے کہا نہیں معلوم ساتھ ہی میں قمیص لے کر چلا گیا اور دکاندار سے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے علاوہ کوئی سستی سی قمیص چاہتے ہیں کیا یہ ممکن ہے کہ آپ اسے واپس لیں دکاندار نے قمیص لے لی اور رقم واپس کی۔ واپس آ کر میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بازار گیا تا کہ آپؐ کے لیے ایک قمیص خریدیں جب ہم جا رہے تھے تو راستے میں ایک کنیز کو دیکھا جو رو رہی تھی حضرت نے پوچھا تم کیوں رو رہی ہو؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے گھر والوں نے چار درہم دیئے تھے تا کہ کچھ سودا گھر کے لیے لے جاؤں لیکن میں نے وہ رقم کھو دی اب میں گھر نہیں جا سکتی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار درہم اس کنیز کو دے کر کہا اب گھر چلی جاؤ۔

اس کے بعد ہم بازار گئے اور چار درہم میں ایک قمیص خریدی جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا اور واپس ہوئے راستے میں ایک برہنہ شخص پکار پکار کر کہہ رہا ہے، ہے کوئی خدا کا بندہ جو مجھے لباس پہنائے تا کہ خداوند عالم اسے بہشت کا لباس پہنائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ قمیص اتار کر اس کے حوالے کی اور واپس بازار جا کر ایک اور قمیص چار درہم کی خرید لی اور اسے پہن کر خدا کا شکر ادا کیا اور واپس گھر لوٹ آئے۔ گھر واپس آتے وقت اسی کنیز کو دوبارہ راستے میں دیکھا جو بیٹھی رو رہی تھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا ہوا جو ابھی تک نہیں چلی گئی اس نے کہا: اب مجھے گھر جانے میں دیر ہوئی ہے مجھے خوف ہے کہ گھر والے ماریں

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اٹھو میرے ساتھ آؤ اور اپنے گھر کا پتہ بتاؤ۔ گھر پہنچ کر آپؐ نے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا: اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو انہوں نے جواب نہیں دیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح تین بار سلام کیا تو تیسری دفعہ میں جواب ملا وعلیکم السلام یا رسول اللہؐ، آپؐ نے فرمایا: تم نے پہلے دو دفعہ جواب کیوں نہیں دیا؟ عرض کیا: ہم آپؐ کو بار بار سننا چاہتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اس کنیز کو مت ڈانٹو ڈر رہی تھی۔ انہوں نے عرض کیا: کیا آپؐ کے تشریف لانے کی خوشی میں ہم اسے آزاد کرتے ہیں۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان بارہ درہموں سے بڑھ کر بابرکت درہم نہیں دیکھے جنہوں نے دو ننگوں کو لباس پہنایا اور ایک کنیز کو آزاد کیا۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۱۴، طبع جدید)

﴿بچوں کو نفسیاتی دھچکہ لگانے سے منع کرنا﴾

رُوِیَ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ زَوْجَةِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ مُرْضِعَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَتْ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ حُسَيْنًا اَيَّامَ رِضَاعِهٖ فَحَمَلَهُ فَاَرَاقَ مَاءً عَلٰى ثَوْبِهٖ فَاَخَذْتُهُ بِعُنُفٍ حَتّٰى بَكٰى فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ مَهْلًا يَا اُمَّ الْفَضْلِ اِنَّ هٰذِهِ الْاِرَاقَةَ الْمَاءُ يُطَهِّرُهَا فَاَيُّ شَيْءٍ يَزِيْلُ هٰذَا الْغُبَارَ عَنْ قَلْبِ الْحُسَيْنِ.

حضرت عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ ام الفضل سے روایت ہے انہوں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو دودھ پلایا ہے انہوں نے کہا ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور حسین علیہ السلام کو اپنی گود میں اٹھایا بچے نے آپؐ کے لباس کو گیلا کیا تو میں نے حسین علیہ السلام کو آپؐ کی گود سے جلدی اٹھایا تو بچے نے رونا شروع کیا۔ یہ دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ام الفضل! میرے لباس کی تری کو تو پانی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

پاک کرے گا مگر حسین علیہ السلام کے دل میں پیدا ہونے والی کدورت کو کوئی چیز پاک کر سکے گی؟ (ہدیۃ الاحباب ص ۱۷۶)

حسن علیہ السلام کا احترام

دُعِیَ النَّبِیُّ اِلٰی صَلَاۃٍ وَالْحَسَنُ مُتَعَلِّقٌ بِهٖ فَوَضَعَهُ النَّبِیُّ مُقَابِلَ جَنْبِهٖ وَ صَلّٰی فَلَمَّا سَجَدَ اَطَالَ السُّجُوْدَ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ مِنْ بَیْنِ الْقَوْمِ فَاِذَا الْحَسَنُ عَلٰی کَتِفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ لَهُ الْقَوْمُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَجَدْتَ فِیْ صِلَاتِكَ هٰذِهٖ سَجْدَۃً مَا کُنْتَ تَسْجُدُهَا کَاَنَّمَا یُوْحٰی اِلَیْكَ فَقَالَ لَمْ یُوْحَ اِلَیَّ وَلٰکِنَّ اِبْنِیْ کَانَ عَلٰی کَتِفِیْ فَکَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهُ حَتّٰی نَزَلَ.

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے آ رہے تھے اور آپؐ کے کمسن نواسے امام حسن علیہ السلام بھی آپؐ کے ساتھ تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو اپنے پہلو میں بٹھایا اور نماز پڑھنے لگے۔ آپؐ نے ایک سجدہ بڑا طویل کیا۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے سجدے سے سر اٹھایا اور دیکھا کہ حضرت امام حسن علیہ السلام اپنی جگہ سے اٹھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھے پر بیٹھے تھے۔ جب نماز ختم ہوئی تو مومنین نے کہا: یا رسول اللہؐ ایسا طویل سجدہ آج تک نہیں ہوا تھا ہم سمجھ رہے تھے کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: وحی نازل نہیں ہوئی بلکہ میرا حسن علیہ السلام میرے کندھے پر بیٹھ گیا تھا۔ اس لیے میں نے نہیں چاہا کہ اسے زمین پر اتاروں یہاں تک صبر کیا کہ وہ خود اتر گیا۔

(بحار الانوار ج ۴۳، ص ۲۹۴، طبع جدید)

دوسروں کے بچوں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سلوک

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ: یَقْدِمُ مِنَ السَّفَرِ فَیَتَلَقَّاهُ الصِّبْیَانُ فَیَقِفُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لَهُمْ ثُمَّ يَأْمُرُ بِهِمْ فَيَرْفَعُوْنَ اِلَيْهِ فَيَرْفَعُ مِنْهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ وَ يَأْمُرُ اَصْحَابَهُ اَنْ يَحْمِلُوْا بَعْضَهُمْ فَرُبَمَا يَتَفَاخَرُ الصِّبْيَانُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَيَقُوْلُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: حَمَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ حَمَلَكَ اَنْتَ وَرَائَهُ وَ يَقُوْلُ بَعْضُهُمْ اَمَرَا اَصْحَابَهُ اَنْ يَحْمِلُوْكَ وَرَائهُمْ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کبھی سفر سے واپس آتے تھے اور بچوں کو دیکھتے تو رک جاتے تھے اور حکم فرماتے تھے کہ بچوں کو گودی میں اٹھاؤ خود کسی کو کاندھے پر رکھتے کسی کو پیٹھ پر اور کسی کو سامنے سے اٹھاتے اور اصحاب سے بھی بچوں کو اٹھانے کا کہتے تھے بچے آپؐ کے اسی اقدام سے بہت خوش ہوتے تھے اور ان میٹھی یادوں کو کبھی فراموش نہیں کرتے تھے۔ بعد میں بھی بچے جب مل بیٹھتے تھے تو ان یادوں کا ذکر کرتے ہوئے فخر کرتے تھے اور کہتے تھے تمھیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹھ پر بٹھایا تھا مجھے گود میں لیا اور اس کو دیکھو کہ اپنے فلاں اصحاب کو ان کے اٹھانے کا حکم دیا تھا۔ (محجۃ البیضاء ج ۳، ص ۳۶۶)

﴿نماز کے درمیان بچے کے ساتھ رحم دلی﴾

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ يَوْمًا فِيْ فِئَةٍ وَالْحُسَيْنُ صَغِيْرٌ بِالْقُرْبِ مِنْهُ فَكَانَ النَّبِيُّ اِذَا سَجَدَ جَاءَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَكِبَ ظَهْرَهُ ثُمَّ حَرَّكَ رِجْلَيْهِ وَ قَالَ حَلْ حَلْ فَاِذَا اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اَنْ يَرْفَعَ رَاْسَهُ اَخَذَهُ فَوَضَعَهُ اِلٰى جَانِبِهٖ فَاِذَا سَجَدَ عَادَ عَلٰى ظَهْرِهٖ وَ قَالَ حَلْ حَلْ فَلَمْ يَزَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حَتّٰى فَرَغَ النَّبِيُّ مِنْ صَلَاتِهٖ فَقَالَ يَهُوْدِيٌّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكُمْ لَتَفْعَلُوْنَ بِالصِّبْيَانِ شَيْئًا مَا نَفْعَلُهُ نَحْنُ.

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ: اَمَا لَوْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

لَرَحِمْتُمُ الصِّبْيَانَ. قَالَ: فَاِنِّيْ اُوْمِنُ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ فَاَسْلَمَ لَمَّا رَاٰی کَرَمَهٗ مَعَ عِظَمِ قَدْرِهٖ.

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اور حسین علیہ السلام چھوٹے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب تھے۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں گئے تو حسین علیہ السلام آگے بڑھ کر آپ کی پیٹھ پر سوار ہوئے اور حل حل کہتے ہوئے پاؤں ہلانے لگے تھے جب آپ سجدے سے سر اٹھانے لگے تو بچے کو ایک طرف رکھ دیتے اور جب دوسرے سجدے میں جاتے تو حسین علیہ السلام پھر ایسا کرتے تھے یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز تمام کی تو ایک یہودی نے کہا: اے محمدؐ! تم لوگ اپنے بچوں سے جو سلوک کرتے ہو ہم نہیں کرتے یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتے تو بچوں پر رحم کرتے اس یہودی نے کہا میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں یہودی نے آپ کی مہربانی اور کرم کو دیکھا تو اسلام قبول کیا۔

(بحار الانوار ج ۴۳، ص ۲۹۶، طبع جدید)

﴿جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں بچے کی آواز سنی﴾

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ: یَسْمَعُ صَوْتَ الصَّبِيِّ وَ هُوَ یَبْکِیْ وَهُوَ فِی الصَّلَاةِ فَیُخَفِّفُ الصَّلَاةَ اَنْ تَعْبُرَ اُمُّهٗ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز میں ہوتے تھے تو اور کسی بچے کو رونے کی آواز آئی تو آپ بے چین ہوجاتے اور نماز کو مختصر کرتے تھے تا کہ بچے کی ماں جو نماز جماعت میں شریک تھی جلدی بچے کو چپ کرا سکے۔ (سنن النبی ص ۲۷۳)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ضرورتمندوں کو محروم کرنا﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ مَا مَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ سَائِلًا قَطُّ اِنْ كَانَ عِنْدَهٗ اَعْطٰی وَ اِلَّا قَالَ: یَأْتِی اللّٰهُ بِهٖ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کسی سائل کو خالی نہیں لوٹایا اگر کچھ موجود نہیں ہوتا تو فرماتے تھے کہ اللہ پہنچا دے گا۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۶۹، طبع جدید)

﴿اپنی قمیص بخش دی﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ كَانَ لَا یَسْاَلُهٗ اَحَدٌ مِنَ الدُّنْیَا شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ اِمْرَاَةٌ اِبْنًا لَهَا فَقَالَتِ : اِنْطَلِقْ اِلَیْهِ فَاسْاَلْهُ فَاِنْ قَالَ لَكَ : لَیْسَ عِنْدَنَا شَیْءٌ فَقُلْ اَعْطِنِیْ قَمِیْصَكَ قَالَ فَاَخَذَ قَمِیْصَهٗ فَرَمٰی بِهٖ اِلَیْهِ (وَ اَعْطَاهُ).

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مال دنیا میں سے جو کچھ بھی مانگا گیا آپؐ فوراً عطا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک عورت نے اپنے بیٹے کو آپ کے پاس بھیجا اور کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگے اور اگر آپ یہ فرمائیں کہ میرے پاس کچھ نہیں تو کہہ دو کہ آپ اپنی قمیص مجھے دے دیں اس کے بیٹے نے ایسا ہی کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قمیص اتار کر اس کی طرف پھینکی اور اسے بخش دی۔ (بحار الانور ج ۱۶، ص ۲۷۱، طبع جدید)

﴿روئے زمین کے سخی ترین افراد﴾

قَالَ جَبْرَئِیْلُ : مَا فِی الْاَرْضِ اَهْلُ عَشِیْرَةٍ مِنْ اَبْیَاتٍ اِلَّا قَلَّبْتُهُمْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَمَا وَجَدْتُ اَحَدًا اَشَدُّ اِنْفَاقًا لِهٰذَا الْمَالِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

جبرئیل امینؑ نے کہا میں نے روئے زمین کے تمام خاندانوں کے گھروں کو کھنگال ڈالا اور میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر سے زیادہ کسی کو سخی نہیں پایا (سنن النبی ص ۸۳، حدیث ۶۸)

﴿فقراء کے ساتھ مہربانی﴾

رُوِیَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ: مَا عِنْدِیْ شَیْءٌ وَلٰکِنِ اِتَّبِعْ عَلَیَّ فَاِذَا جَاءَنَا شَیْءٌ قَضَیْنَاهُ قَالَ عُمَرُ: فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا کَلَّفَکَ اللّٰہُ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَیْهِ قَالَ: فَکَرِهَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنْفِقْ وَلَا تَخَفْ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا قَالَ فَتَبَسَّمَ النَّبِیُّ وَ عُرِفَ السُّرُوْرُ فِیْ وَجْهِهٖ.

ایک دفعہ کسی شخص نے آ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ مانگا تو حضور اکرمؐ نے فرمایا ابھی تو میرے پاس کچھ نہیں لیکن تم میرے ساتھ آؤ اگر کچھ ملے تو تمھیں دے دوں یہ سن کر حضرت عمر نے کہا اے اللہ کے رسولؐ جو چیز آپؐ کے ہاتھ میں نہیں خدا نے اس کی تکلیف نہیں دی ہے مگر آپؐ نے اس بات سے ناگواری کا اظہار کیا۔ اس شخص نے کہا انفاق کرو کم ہے کہہ کر عرش والے سے مت ڈرو۔ حضور اکرمؐ یہ سن کر تبسم فرمانے لگے اور ان کے چہرے پر خوشی کی سرخی دوڑنے لگی۔ جس کے کرم سے امید رکھی جائے وہ محروم نہیں رہ سکتا ایسا بھی نہیں ہے کہ ہمسایہ اس کی بے احترامی کی وجہ سے واپس چلا جائے۔ (ہدیۃ الاحباب ص ۲۷۰)

﴿رضاعی ماں کا احترام﴾

وَقَالَ اَبُو الطُّفَیْلِ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّ اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ اَنَا غُلَامٌ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اِذْ اَقْبَلَتْ اِمْرَاَۃٌ حَتّٰی دَنَتْ مِنْہُ فَبَسَطَ لَھَا رِدَاءَہٗ فَجَلَسَتْ عَلَیْہِ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالُوْا: اُمُّہُ الَّتِیْ اَرْضَعَتْہُ.

ابوطفیل نے کہا کہ میں بچہ تھا میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ایک عورت آپؐ کے پاس آئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے اپنی عبا بچھا دی۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں جس نے آپؐ کو دودھ پلایا ہے۔ (کحل البصر ص ۱۰۰، طبع بیروت)

﴿رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت علی علیہ السلام کی زبانی﴾

عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اَجْوَدَ النَّاسِ کَفًّا وَ اَکْرَمَھُمْ عِشْرَۃً مَنْ خَالَطَہٗ فَعَرَفَہٗ اَحَبَّہٗ.

امیرالمومنین ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے بڑھ کر ہاتھ کے کھلے اور سخی تھے اور معاشرتی اعتبار سے معزز ترین تھے جو آپ سے میل جول رکھتے آپؐ کی معرفت حاصل کرتے تھے اور آپؐ کو دوست رکھتے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۳۱، طبع جدید)

﴿ایک بیمار سوالی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زانو پر﴾

وَ رُوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ یَاْکُلُوْنَ فَقَامَ سَائِلٌ عَلَی الْبَابِ وَ بِہٖ زَمَانَۃٌ یُتَکَرَّہُ مِنْھَا فَاَذِنَ لَہٗ فَلَمَّا دَخَلَ اَجْلَسَہٗ عَلٰی فَخِذِہٖ ثُمَّ قَالَ: اِطْعَمْ وَ کَانَ رَجُلٌ مِنْ قُرَیْشٍ اِشْمَاَزَّ مِنْہُ وَ تَکَرَّھَہٗ فَمَا مَاتَ حَتّٰی کَانَتْ بِہٖ زَمَانَۃٌ مِثْلُھَا.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر میں چند افراد کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اتنے میں دروازے میں ایک سائل آیا وہ سائل ایک ایسی حالت میں تھا کہ ہر کوئی اس سے نفرت کرتا مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اندر بلایا جب وہ اندر آیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے زانو پر بٹھایا اور فرمایا غذا کھانا، حاضر افراد میں سے قریش کے ایک فرد نے تو اتنی کراہت محسوس کی کہ اٹھ کر چلا گیا لیکن اس کا انجام یہ ہوا کہ وہ مرنے سے سے پہلے بیماری میں مبتلا ہو کر مر گیا۔

(مجموعہ ورام ج ۱، ص ۲۰۰)

﴿رضاعی بہن کا زیادہ احترام﴾

قَالَ خَبَّرْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ...اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ: اَتَتْهُ اُخْتٌ لَهٗ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا سُرَّ بِهَا وَبَسَطَ مِلْحَفَتَهٗ لَهَا فَاَجْلَسَهَا عَلَيْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ يُحَدِّثُهَا وَيَضْحَكُ فِيْ وَجْهِهَا ثُمَّ قَامَتْ وَذَهَبَتْ وَجَاءَ اَخُوْهَا فَلَمْ يَصْنَعْ بِهٖ مَا صَنَعَ بِهَا فَقِيْلَ لَهٗ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتَ بِاُخْتِهٖ مَالَمْ تَصْنَعْ بِهٖ وَهُوَ رَجُلٌ فَقَالَ: لِاَنَّهَا كَانَتْ اَبَرَّ بِوَالِدَيْهَا مِنْهُ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپؐ کی رضاعی بہن آئیں تو آپؐ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اپنی چادر پھیلائی اس پر انہیں بٹھایا اور بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ باتیں کرنے لگے اس کے بعد وہ چلی گئیں اور ان کے بھائی آگئے تو آپؐ نے بھائی کے لیے ایسا رویہ اختیار نہیں کیا جتنا بہن کے لیے کیا تھا۔ پوچھا گیا اے اللہ کے رسولؐ آپ نے بہن کے ساتھ جو رویہ اختیار کیا وہ بھائی کے ساتھ نہیں کیا تو فرمایا یہ اس لیے کہ وہ اپنے ماں باپ کی زیادہ اطاعت گزار تھی۔ (اصول کافی ج ۲، ص ۱۶۱، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿نماز میں تخفیف﴾

وَرُوِیَ اَنَّهُ لَا یَجْلِسُ اِلَیْهِ اَحَدٌ وَ هُوَ یُصَلِّیْ اِلَّا خَفَّفَ صَلَاتَهُ وَ سَاَلَهُ عَنْ حَاجَتِهٖ فَاِذَا فَرَغَ عَادَ اِلٰی صَلَاتِهٖ.

روایت ہے کہ جب آپؐ نماز میں مشغول ہوتے اور کوئی آدمی آپؐ کے پاس آتا تو نماز مختصر کرے اس سے وجہ پوچھتے جب اس سے فارغ ہوتے تھے تو دوبارہ نماز میں مشغول ہوتے تھے۔

﴿ایک اور نمونہ﴾

کَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ: لَا یَجْلِسُ اِلَیْهِ اَحَدٌ وَ هُوَ یُصَلِّیْ اِلَّا خَفَّفَ صَلَاتَهُ وَ اَقْبَلَ عَلَیْهِ فَقَالَ: اَلَكَ حَاجَةٌ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَاتِهٖ عَادَ اِلٰی صَلَاتِهٖ.

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں مشغول ہوتے اور کوئی آکر آپؐ کے قریب بیٹھ جاتا تو آپؐ نماز کو مختصر کرتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر احوال پرسی کرتے اگر حاجت ہوتی تو پوری کر کے پھر نماز میں مشغول ہوتے تھے۔

(سنن النبی ص ۲۵۰، حدیث ۲۸۰)

﴿مہمانوں کا احترام﴾

عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ کَانَ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ فَمَرَّ بِهٖ رَکْبٌ وَ هُوَ یُصَلِّیْ فَوَقَفُوْا عَلٰی اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ فَسَاَلُوْهُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ وَ دَعَوۡا وَ اَثۡنَوۡا وَ قَالُوۡا : لَوۡ لَا اَنَّا عِجَالٌ لَا نۡتَظَرۡنَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ فَاَقۡرِءُوۡهُ مِنَّا السَّلَامَ وَ مَضَوۡا.

فَانۡفَتَلَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ مُغۡضَبًا ثُمَّ قَالَ لَهُمۡ : يَقِفُ عَلَيۡكُمُ الرَّكۡبُ وَ يَسۡاَلُوۡنَكُمۡ عَنِّيۡ وَ يُبَلِّغُوۡنِيۡ السَّلَامَ وَلَا تَعۡرِضُوۡنَ عَلَيۡهِمُ الۡغَدَاءَ.

داؤد بن عبداللہ بن محمد الجعفری نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی غزوہ میں تھے۔ اپنے مرکز میں آپؐ نماز پڑھ رہے تھے مجاہدوں کا ایک گروہ آپؐ کے قریب سے گزرا وہ لوگ اصحابِ رسولؐ کے پاس رک گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں پوچھا آپؐ کے لیے دعا کی اور یہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے اگر ہمیں جہاد میں جلدی نہ ہوتی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز سے فارغ ہونے تک انتظار کرتے مگر ممکن نہیں ہے آپ ہمارا سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا دیں۔ یہ کہہ کر مجاہدین چلے گئے۔

ادھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو بڑے ناراض ہوکر فرمانے لگے مسلمانوں کی ایک جماعت تم سے گزری مجھے سلام بھیجا اور چلے بھی گئے مگر تم نے ان کے احترام کا خیال نہیں رکھا اور نہ ہی کچھ کھانے پینے کو کہا۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۶۳، طبع جدید)

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پیاسے کی فریاد﴾

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيۡهِ السَّلَامُ : بَيۡنَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ يَتَوَضَّأُ اِذۡ لَاذَ بِهٖ هِرُّ الۡبَيۡتِ وَ عَرَفَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ اٰلِهٖ اَنَّهُ عَطۡشَانُ فَاَصۡغٰی اِلَيۡهِ الۡاِنَاءَ حَتّٰی شَرِبَ مِنۡهُ الۡهِرُّ وَ تَوَضَّاَ بِفَضۡلِهٖ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں وضو فرما رہے تھے کہ گھر کی پالتو بلی آگئی اور آپؐ نے محسوس کیا کہ یہ پیاسی ہے آپؐ نے وضو کا پانی آگے کیا بلی نے پانی پیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی باقی پانی سے وضو کیا۔ (ہدیۃ الاحباب ص ۲۸۰)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہربانی اور شفقت

رُوِیَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَائَہُ یَطْلُبُ مِنْہُ شَیْئًا فَاَعْطَاہُ ثُمَّ قَالَ : اَحْسَنْتُ اِلَیْكَ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ لَا وَلَا اَجْمَلْتَ فَغَضِبَ الْمُسْلِمُوْنَ وَ قَامُوْا اِلَیْہِ فَاَشَارَ اِلَیْہِمْ اَنْ کُفُّوْا ثُمَّ قَامَ وَ دَخَلَ مَنْزِلَہُ وَ اَرْسَلَ اِلَیْہِ وَ زَادَہُ شَیْئًا ثُمَّ قَالَ : اَحْسَنْتُ اِلَیْكَ قَالَ نَعَمْ فَجَزَاكَ اللہُ مِنْ اَھْلٍ وَ عَشِیْرَۃٍ خَیْرًا فَقَالَ لَہُ النَّبِیّ فَقُلْ بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ مَا قُلْتَ بَیْنَ یَدَیَّ حَتّٰی یَذْھَبَ مَا فِیْ صُدُوْرِھِمْ عَلَیْكَ قَالَ نَعَمْ.

فَلَمَّا کَانَ الْغَدَاَوِ الْعِشٰی جَاءَ فَقَالَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِنَّ ھٰذَا الْاَعْرَابِیَّ قَالَ مَا قَالَ فَزِدْنَاہُ فَزَعَمَ اَنَّہُ رَضِیَ اَکَذٰلِكَ قَالَ نَعَمْ فَجَزَاكَ اللہُ مِنْ اَھْلَ وَعَشِیْرَۃٍ خَیْرًا.

فَقَالَ صَلَّی اللہُ وَاٰلِہٖ مَثَلِیْ وَ مَثَلُ ھٰذَا مِثْلُ رَجُلٍ لَہُ نَاقَۃٌ شَرَدَتْ عَلَیْہِ فَاَتَّبَعَھَا النَّاسُ فَلَمْ یَزِیْدُوْھَا اِلَّا نُفُوْرًا فَنَادَاھُمْ صَاحِبُھَا خَلُّوْا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ نَاقَتِیْ فَاِنِّیْ اَرْفَقُ بِھَا مِنْکُمْ وَ اَعْلَمُ فَتَوَجَّہَ لَھَا بَیْنَ یَدَیْھَا فَاَخَذَ لَھَا مِنْ قَمَامِ الْاَرْضِ فَرَدَّھَا حَتّٰی جَائَتْ وَ اَسْتَنَاخَتْ وَ شَدَّ عَلَیْھَا رَحْلَھَا وَاسْتَوٰی عَلَیْھَا لَوْ تَرَکْتُکُمْ حَیْثُ قَالَ الرَّجُلُ مَا لَ قَالَ فَقَتَلْتُمُوْہُ دَخَلَ النَّارَ.

روایت کہ ایک اعرابی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپؐ سے کچھ مانگا آپؐ نے اسے کچھ دے دیا اور پوچھا کیا میں نے تمہارے ساتھ نیکی کی تو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اس نے کہا نہیں یہ سن کر موجود مسلمان غصے میں آ گئے اور اسے ناشکری کی سزا دینے کے لیے اٹھے مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ کر کے منع کیا۔ اس کے بعد آپؐ گھر میں گئے اور مزید کچھ لا کر اسے دیا تو اعرابی نے شکریہ ادا کیا اور کہا خدا آپؐ کو اور آپؐ کے قبیلے کو بھلائی دے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم نے میرے صحابہ کے سامنے ناشکری کا اظہار کیا ہے۔ اس لیے ان کے دل میں تمہارے لیے غصہ پیدا ہوا ہے اگر آپ پسند کریں تو ان کے سامنے جا کر شکریہ کا اظہار کرو تا کہ ان کے دل سے تمہارے لیے کدورت ختم ہو جائے۔ اعرابی نے قبول کیا۔ دوسرے دن صبح کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس اعرابی نے کل جو کہا تھا آپ جانتے ہیں آج ہم نے اپنی طرف سے اس کے عطا میں اضافہ کیا ہے اور یہ خوش ہوا ہے اور ساتھ ہی اعرابی سے پوچھا کیا یہ صحیح ہے؟ تو اس نے کہا ہاں ایسا ہی ہے تمہیں جزائے خیر دے۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا میری اور اس اعرابی کی مثال ایسی تھی جیسے کسی کا اونٹ فرار کر گیا اور لوگوں نے اونٹ کے پیچھے دوڑ کر پکڑنا چاہا ہو۔ اب ان لوگوں کا پیچھا کرنا سوائے نفرت کے اور کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا اس وقت ناقہ کے مالک نے لوگوں سے کہا تم چھوڑ دو میں خود اسے پکڑ لوں گا یہ شخص گیا اور کچھ گھاس پھوس اٹھا کر اونٹ کی طرف اچھالا تو اونٹ اس کی طرف آیا تو اسے پکڑ کر بٹھا دیا اور اس پر پالان رکھ دیا اگر اس شخص کے بارے میں تم لوگوں کو اجازت دیتا تو تم تو اسے قتل کر کے ہی رہتے۔

(ہدیۃ الاحباب ص ۲۷۹)

﴿نجاشی کے وفد کا احترام﴾

وَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةٍ قَالَ: وَفَدَ وَفْدُ لِنَّجَاشِیْ فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَ اٰلِهٖ يَخْدِمُهُمْ فَقَالَ : لَهُ اَصْحَابُهُ نَكْفِيْكَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اِنَّهُمْ كَانُوْا لِاَصْحَابِنَا مُكْرِمِيْنَ وَ اِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اُكَافِئَهُمْ.

ابی قتادہ سے روایت ہے کہ جس وقت نجاشی کے بھیجے ہوئے لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بنفس نفیس ان کی تواضع کی۔ اصحاب نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ان کی تواضع کرتے ہیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میرے اصحاب وہاں گئے تو ان لوگوں نے تواضع کی ہے لہٰذا مجھے بھی یہ پسند ہے کہ میں خود ان کی تواضع کروں۔

(ہدیۃ الاحباب ص ۲۸۱)

﴿جب حاتم طائی کا بیٹا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچا﴾

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا قَدِمَ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اَدْخَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ بَيْتَهُ وَلَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ غَيْرُ خَصَفَةٍ وَ وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ فَطَرَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ.

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: جب عدی بن حاتم طائی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے اپنے گھر لے گئے آپؐ کے گھر میں سوائے ایک گدے اور چٹائی کے اور کچھ نہیں تھا جنہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے بچھایا۔ (اصول کافی، ج ۲، ص ۶۵۹، باب اکرام الکریم)

﴿آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دنیا سے زہد اختیار کرنا﴾

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَ هُوَ مَحْزُوْنٌ فَاَتَاهُ مَلَكٌ وَ مَعَهُ مَفَاتِيْحُ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هٰذِهٖ مَفَاتِيْحُ خَزَائِنِ الدُّنْيَا يَقُوْلُ لَكَ رَبُّكَ افْتَحْ وَ خُذْ مِنْهَا مَا شِئْتَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ شَيْئًا عِنْدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهُ وَ لَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهُ فَقَالَ الْمَلَكُ : وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ سَمِعْتُ هٰذَا الْكَلَامَ مِنْ مَلَكٍ يَقُوْلُهُ فِی السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ حِيْنَ اُعْطِيْتُ الْمَفَاتِيْحَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے بڑے غمگین ہو کر نکلے آپؐ راستے میں تھے کہ ایک فرشتہ زمین کے خزانوں کی چابیاں لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! یہ دنیا کے خزانوں کی چابیاں ہیں تیرے پروردگار نے کہا ہے تم جو چاہو ان میں سے لے لو میرے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا اس کا گھر ہے جس کے لیے کوئی گھر نہیں جو عقل نہیں رکھتا وہی مال دنیا جمع کرتا ہے فرشتے نے کہا قسم ہے اس خدا کی جس نے آپؐ کو نبوت کے ساتھ بھیجا ہے یہی بات میں نے چوتھے آسمان میں اس فرشتے سے سنی ہے جس سے میں نے چابیاں لی ہیں۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۶۶، طبع جدید)

غلاموں کی سی زندگی

اُهْدِیَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ هَدِيَّةٌ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَضَعُهُ عَلَيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ بِالْحَضِيْضِ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ اٰكُلُ كَمَا يَاْكُلُ الْعَبْدُ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک تحفہ دیا گیا تو اسے رکھنے کے لیے گھر میں کوئی برتن وغیرہ نہیں ملا تو آپؐ نے فرمایا اسے زمین پر ہی رکھ دو کیونکہ میں ایک بندہ ہوں اور میں غلاموں کی طرح کھاتا ہوں۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۱۶، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿برے لوگوں کے ساتھ نیک سلوک﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: بَیْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ ذَاتَ یَوْمٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَاسْتَاْذَنَ عَلَیْهِ رَجُلٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ: بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَةِ وَ قَامَتْ عَائِشَةُ فَدَخَلَتِ الْبَیْتَ وَ اَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ فَدَخَلَ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَیْهِ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ مِنْ حَدِیْثٍ خَرَجَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: یَا رَسُوْلَ اللهِ بَیْنَا اَنْتَ تَذْکُرُهُ اِذْ اَقْبَلْتَ عَلَیْهِ بِوَجْهِكَ وَ بِشْرِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ عِبَادِ اللهِ مَنْ یُکْرَهُ مُجَالَسَتُهُ لِفُحْشِهٖ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھی کہ ایک شخص دروازے پر آیا اور اجازت چاہی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ اپنے قبیلے والوں کے لیے کیا ہی برا بھائی ہے اس کے ساتھ حضرت عائشہ اٹھ کر اندر گئیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اجازت دی وہ گھر میں داخل ہوا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ساتھ بہترین سلوک کیا اور جب باتیں ختم کر کے چلا گیا تو حضرت عائشہ نے کہا آپ نے تو کہا تھا کہ وہ کوئی اچھا آدمی نہیں ہے پھر بھی آپؐ نے اس کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ باتیں کیں تو آپ نے فرمایا: خدا کے بندوں میں سے بدترین وہ ہے جس کی گالیوں کی وجہ سے لوگ ان کی ہم نشینی سے کراہت کریں۔

(بحار الانوار ج ۷۲، ص ۲۸۱، طبع جدید)

﴿مجلس کے آخر میں﴾

وَ رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ کَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ حَدِیْثِهٖ وَ اَرَادَ اَنْ یَقُوْمَ مِنْ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مَجْلِسِهٖ یَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا مَا اَخْطَاْنَا وَ مَا تَعَمَّدْنَا وَ مَا اَسْرَرْنَا وَ مَا اَعْلَنَّا وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

روایت ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مجلس میں باتوں سے فارغ ہو کر اٹھنا چاہتے تھے تو پہلے یہ دعا مانگتے تھے خداوندا! ہماری مغفرت فرما، ہم نے جو غلطی کی ہو یا جان بوجھ کر کیا ہو، جو کچھ چھپا کر کیا ہو یا اعلانیہ کیا ہوا اور تو ہمارے بارے میں ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی اول اور تو ہی آخر ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(بحار الانوار ج ۲، ص ۶۳، طبع جدید)

﴿خوشامد سے روکنا﴾

اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لَهٗ : اَلَسْتَ خَیْرَنَا اَبًا وَ اُمًّا وَ اَکْرَمَنَا عَقِبًا وَ رَئِیْسًا فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَالْاِسْلَامِ فَغَضِبَ النَّبِیُّ وَ قَالَ یَا اَعْرَابِیُّ کَمْ دُوْنَ لِسَانِكَ مِنْ حِجَابٍ قَالَ اثْنَانِ شَفَتَانِ وَ اَسْنَانٌ فَقَالَ اَ مَا کَانَ فِیْ اَحَدِ هٰذَیْنِ مَا یَرُدُّ عَنَّا غَرْبَ لِسَانِكَ هٰذَا اَمَا اِنَّهٗ لَمْ یُعْطَ اَحَدٌ فِیْ دُنْیَاهُ شَیْئًا هُوَ اَضَرُّ لَهٗ فِیْ اٰخِرَتِهٖ مِنْ طَلَاقَةِ لِسَانِهٖ یَا عَلِیُّ قُمْ فَاقْطَعْ لِسَانَهٗ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ یَقْطَعُ لِسَانَهٗ فَاَعْطَاهُ دَرَاهِمَ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی نے آ کر یوں گفتگو شروع کی۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ آپ اپنے ماں باپ کی طرف سے ہم سب سے بہتر ہیں اور اولاد کی حیثیت سے بھی ہم سب سے شریف تر ہیں زمانہ جاہلیت اور اسلام میں بھی ہمارے رئیس و سردار ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر ناراض ہوئے اور فرمایا اے اعرابی! تمہاری زبان کے کتنے پہرے دار ہیں۔ عرض کیا دو ہونٹ اور دانت فرمایا مگر آج یہ دونوں تیری زبان کی تیزی کو روکنے میں ناکام ہوئے یاد رکھو انسان کو عطا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی ہوئی چیزوں میں سے کسی انسان کی آخرت کے لیے ضرر رساں چیز زبان کی تیزی سے بڑھ کر کوئی اور چیز نہیں اور حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اس شخص کی زبان کاٹ دو اور لوگوں نے سمجھا کہ شاید علی علیہ السلام اس کی زبان کاٹ دیں گے مگر حضرت علی علیہ السلام نے اسے چند درہم دے کر خاموش کر دیا۔

(معانی الاخبار ص ۱۶۶)

دکھاوے کا احترام اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غصہ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِسْتَقْبَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فَهْدٍ وَ هُوَ يَضْرِبُ عَبْدًا لَهُ وَالْعَبْدُ يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ فَلَمْ يُقْلِعِ الرَّجُلُ عَنْهُ فَلَمَّا اَبْصَرَ الْعَبْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ قَالَ: اَعُوْذُ بِمُحَمَّدٍ فَاَقْلَعَ عَنْهُ الضَّرْبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ: يَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ فَلَا تُعِيْذُهٗ وَ يَتَعَوَّذُ بِمُحَمَّدٍ فَتُعِيْذُهٗ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُجَارَ عَائِذُهٗ مِنْ مُحَمَّدٍ فَقَالَ الرَّجُلُ: هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا لَوْ لَمْ تَفْعَلْ لَوَاقَعَ وَجْهُكَ حَرَّ النَّارِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی فہد کا ایک شخص راستے میں اپنے غلام کی پٹائی کر رہا تھا غلام مسلسل خدا کی پناہ، خدا کی پناہ کہتا جاتا تھا شاید اس طرح وہ آدمی مارنا بند کرے لیکن اس شخص نے کوئی پروا نہیں کی بلکہ اسے مارتا رہا۔

اتفاق سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی راستے سے گزرے اور حالات کا علم ہوا ادھر غلام نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آتا دیکھ کر الفاظ بدل دیئے اور کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ میں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ میں یہ سن کر اس شخص نے غلام کو مارنا بند کیا۔ یہ دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فلان! یہ غلام جب خدا کی پناہ چاہتا تھا تو تم

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے پناہ نہ دی اور جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاہی تو اسے پناہ دے دی جبکہ پناہ دیئے جانے کے لیے خداوند عالم سب سے بہتر زیادہ سزاوار ہے۔ اس شخص نے اپنی غلطی کا احساس کیا اور اس غلام کو خدا کی راہ میں آزاد کیا یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگرتم اسے آزاد نہیں کرتے تو تمہارے چہرے پر آگ لگ جاتی۔ (اس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھاوے کے احترام کی روک تھام کی اور اس شخص کو ایک اخلاقی درس دیا)۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۸۲، طبع جدید)

﴿بے موقع احترام سے روکنا﴾

وَ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةِ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ مُتَوکًّا عَلٰی عَصَا فَقُمْنَا لَهُ فَقَالَ: لَا تَقُوْمُوْا کَمَا تَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

ابی امامہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس آئے اور اپنے عصا پر ٹیک لگائے کھڑے ہوئے ہم بھی آپؐ کے لیے احترام میں کھڑے ہوئے تو فرمایا احترام کے لیے اس طرح مت اٹھو جیسے عجمی لوگ اٹھتے ہیں اور ایک دوسرے کا احترام بجا لاتے ہیں۔ (ہدیۃ الاحباب ص ۲۸۲)

﴿احترام میں غلو سے روکنا﴾

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ خَرَجَ عَلٰی نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالُوْا لَهُ مَرْحَبًا بِسَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ غَضَبًا شَدِیْدًا ثُمَّ قَالَ: لَا تَقُوْلُوْا هٰکَذَا وَ لٰکِنْ قُوْلُوْا مَرْحَبًا بِنَبِیِّنَا وَ رَسُوْلِ رَبِّنَا قُوْلُوا السَّدَادَ مِنَ الْقَوْلِ وَلَا تَغْلُوْا فِی الْقَوْلِ فَتَمَرَّقُوْا.

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کی ایک جماعت کے پاس آئے تو انہوں نے کہا مرحبا ہمارے سردار اور مولا یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا میرے لیے ایسا مت کہو بلکہ یوں کہو ہمارے پیغمبر اور خدا کے رسولؐ ہمیشہ سچ اور حق پر مبنی بات کہو اپنی باتوں میں کبھی غلو مت کرو غلو ہمیشہ گمراہی اور ضلالت میں گرفتاری کا سبب رہا ہے۔

(جعفریات ص ۱۸۴)

﴿ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاؤں کو بوسہ دینا چاہا﴾

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ قَالَ : رَاَیْتُ سَلْمَانَ وَ بِلَالًا یُقْبِلَانِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ اِذَا انْکَبَّ سَلْمَانُ عَلٰی قَدَمِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ یُقَبِّلُھَا فَزَجَرَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ عَنْ ذٰلِکَ ثُمَّ قَالَ لَہُ یَا سَلْمَانُ لَا تَصْنَعْ بِیْ مَا تَصْنَعُ الْاَعَاجِمُ بِمُلُوْکِھَا اَنَا عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِ اللہِ اٰکُلُ مِمَّا یَاْکُلُ الْعَبْدُ وَ اَقْعُدُ کَمَا یَقْعُدُ الْعَبْدُ۔

حضرت ابوذر سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سلمان اور بلال کو دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آ رہے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس پہنچ کر سلمان جھک گئے تاکہ آپؐ کے پاؤں پر بوسہ دیں یہ دیکھ کر حضورؐ نے سلمان کو ڈانٹا اور فرمایا سلمان ایسا مت کرو یہ عجمیوں کا طریقہ ہے جو اپنے بادشاہوں کے مقابل ایسا اظہار کرتے ہیں میں تو خدا کے بندوں میں سے ایک بندہ ہوں۔ بندوں کی مانند کھاتا ہوں اور بندوں کی طرح بیٹھتا ہوں۔

(بحار الانوار ج ۲۷، ص ۱۳۹، طبع جدید)

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی عبا کے توسل سے شفا﴾

عَنْ بَحْرٍ السَّقَّاءِ قَالَ : قَالَ لِیْ اَبُوْ عَبْدِ اللہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا بَحْرُ حُسْنُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الْخُلُقِ يُسْرٌ ثُمَّ قَالَ: اَلَا اُخْبِرُكَ بِحَدِيْثٍ مَا هُوَ فِيْ يَدَيْ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ جَاءَتْ جَارِيَةٌ لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ وَ هُوَ قَائِمٌ فَاَخَذَتْ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فَلَمْ تَقُلْ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ شَيْئًا حَتّٰى فَعَلَتْ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فِي الرَّابِعَةِ وَهِيَ خَلْفَهٗ فَاَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ رَجَعَتْ فَقَالَ لَهَا النَّاسُ: فَعَلَ اللّٰهُ بِكِ وَ فَعَلَ حَبَسْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا تَقُوْلِيْنَ لَهٗ شَيْئًا وَلَا هُوَ يَقُوْلُ لَكِ شَيْئًا مَا كَانَتْ حَاجَتُكِ اِلَيْهِ قَالَتْ: اِنَّ لَنَا مَرِيْضًا فَاَرْسَلَنِيْ اَهْلِيْ لِاٰخُذَ هُدْبَةً مِنْ ثَوْبِهٖ لِيَسْتَشْفِيَ بِهَا فَلَمَّا اَرَدْتُ اٰخُذَهَا رَاٰنِيْ فَقَامَ فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اٰخُذَهَا وَ هُوَ يَرَانِيْ وَ اَكْرَهُ اَنْ اَسْتَاْمِرَهٗ فِيْ اَخْذِهَا فَاَخَذْتُهَا.

بحر السقا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے بحر حسن اخلاق خوشی پیدا کرتا ہے اس کے بعد فرمایا کہ کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہارے لیے ایک حدیث بیان کروں جو اہل مدینہ میں سے کسی کے پاس نہیں؟ میں نے کہا کیوں نہیں اے فرزند رسول فرمایا ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے اتنے میں انصار کی ایک بچی مسجد میں آئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس کے ایک طرف کو پکڑا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور کچھ نہیں کہا اس بچی نے کبھی کچھ نہیں کہا تین دفعہ ایسا ہوا اور آخر بچی نے آپؐ کے لباس میں سے چند دھاگے لے لیے اور چلی گئی لوگوں نے کہا یہ تونے کیا کیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رو کے رکھا نہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ کہا اور نہ تم نے تمہارا مقصد کیا تھا؟ اس بچی نے کہا ہمارے ہاں ایک بیمار ہے میرے گھر والوں نے مجھے بھیجا تھا کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبا میں سے کچھ ریشے لے لوں جب میں نے آپؐ کے لباس سے یہ ریشے لینے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

چاہے تو آپؐ نے مجھے دیکھا تو مجھے شرم آئی کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مانگتی لہٰذا میں نے خود آپؐ کے لباس سے لے لیا۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۶۴، طبع جدید)

﴿حذیفہ کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مصافحہ﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ حُذَيْفَةَ فَمَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ يَدَهُ فَكَفَّ حُذَيْفَةُ يَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ يَا حُذَيْفَةُ بَسَطْتُ يَدِيَ اِلَيْكَ فَكَفَفْتَ يَدَكَ عَنِّيْ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِيَدِكَ الرَّغْبَةُ وَ لٰكِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ تَمَسَّ يَدِيْ يَدَكَ وَ اَنَا جُنُبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ اَمَا تَعْلَمُ اَنَّ الْمُسْلِمَيْنِ اِذَا الْتَقَيَا فَتَصَافَحَا تَحَاتَّتْ ذُنُوْبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ وَرَقُ الشَّجَرِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حذیفہ سے ملاقات کی اور اپنا ہاتھ مصافحہ کے لیے بڑھایا مگر حذیفہ نے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے حذیفہ میں نے مصافحہ کے لیے اپنا ہاتھ تمہاری طرف بڑھایا ہے مگر تم نے اپنا ہاتھ روکے رکھا حذیفہ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ مجھے آپؐ سے مصافحہ کرنا بڑا محبوب ہے مگر میں جنب ہوں لہٰذا نہیں چاہتا کہ آپؐ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے مس ہوجائے فرمایا مگر تم کو نہیں معلوم جب دو مسلمان مصافحہ کرکے ہاتھ ملاتے ہیں تو ان کے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ (اصول کافی ج ۲، ص ۱۸۳، کتاب الایمان بالمصافحہ)

﴿رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علمی مجلس﴾

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فَاِذَا فِي الْمَسْجِدِ مَجْلِسَانِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مَجْلِسٌ يَتَفَقَّهُوْنَ وَ مَجْلِسٌ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَ يَسْأَلُوْنَهُ فَقَالَ : كِلَا الْمَجْلِسَيْنِ إِلٰى خَيْرٍ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ وَ يُفَقِّهُوْنَ الْجَاهِلَ هٰؤُلَاءِ اَفْضَلُ بِالتَّعْلِيْمِ اُرْسِلْتُ ثُمَّ قَعَدَ مَعَهُمْ.

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں آئے تو دیکھا کہ مسجد میں دو جگہ پر صحابہ کرام اکٹھے ہیں ایک مجلس میں تو دعا ہو رہی ہے اور دوسری مجلس میں فقہی مسائل پر بحث ہو رہی ہے۔ یہ دیکھ کر آپؐ نے فرمایا دونوں مجالس بھلائی پر ہیں لیکن وہ مجلس جہاں علم و فقہ کی باتیں ہو رہی ہیں اور جاہلوں کو علم کی باتیں بتائی جا رہی ہیں افضل ہیں مجھے علم کے ساتھ بھیجا گیا ہے اس کے بعد آپؐ اسی مجلس میں ہی بیٹھ گئے۔

(بحار الانوار ج ۱، ص ۲۰۶، طبع جدید)

﴿ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غیرت ﴾

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : كَانَ اِبْرَاهِيْمُ غَيُوْرًا وَ اَنَا اَغْيَرُ مِنْهُ وَجَدَعَ اللّٰهُ اَنْفَ مَنْ لَا يَغَارُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام غیرت مند تھے اور میں ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر غیرت مند ہوں خدا اس کی ناک مٹی میں ملا دے جو مسلمانوں اور مومنوں کے بارے میں غیرت نہیں کرتا۔

(فروع کافی ج ۵، ص ۵۳۶، طبع جدید)

﴿ بدر کے دن خدا سے مدد طلب کرنا ﴾

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ اَنْظُرُ مَا يَصْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ فَتَطَرَّدْتُ مَرَّاتٍ وَ هُوَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَلٰی حَالِہٖ لَا یَزِیْدُ عَلٰی ذٰلِكَ اِلٰی اَنْ فَتَحَ اللّٰہُ لَهُ.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جنگ بدر کے موقع پر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا تا کہ میں دیکھوں کہ آپؐ اس وحشت انگیز اور ہیبت ناک فضا میں طاقتور دشمن کے سامنے کیا کرتے ہیں؟ میں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں ہیں اور مسلسل کہہ رہے ہیں: ''یا حی یا قیوم'' میں کئی دفعہ آپؐ کی خدمت میں گیا تو آپؐ کو سجدے میں یہی ذکر پڑھتے سنا۔ آپؐ کی یہ حالت رہی یہاں تک کہ خداوند عالم نے فتح دے دی۔ (گفتار فلسفی، آیت الکرسی ص ۱۲۴)

﴿ قرآن سننے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دلچسپی ﴾

عَنْ اِبْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّہٗ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ: اِقْرَءُ عَلَیَّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرَءُ وَ عَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ نَعَمْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَأْتُ سُوْرَۃَ النِّسَاءَ حَتّٰی اَتَیْتُ اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَهِیْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰی ھٰٓؤُلَاءِ شَهِیْدًا فَقَالَ: حَسْبُكَ الْاٰنَ فَاِذَا عَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ.

ابن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ میں قرآن پڑھ کر سناؤں۔ میں نے کہا حضورؐ میں آپؐ کے لیے قرآن پڑھوں جبکہ آپؐ پر تو قرآن نازل ہوا ہے؟ فرمایا: ہاں پڑھو میں دوسروں سے قرآن سننے کو دوست رکھتا ہوں پس میں نے سورۂ نساء کی تلاوت شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچا فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ بِشَهِیْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰی ھٰٓؤُلَآءِ شَهِیْدًا ○ کیا حال ہوگا کہ جب ہم ہر امت میں سے گواہ لے آئیں اور آپ کو ان پر گواہ بنائیں (آیت ۴۱) تو آپ نے فرمایا بس کافی ہے میں نے دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے تھے۔ (گفتار فلسفی، معاد ج ۲، ص ۳۳۱)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گریہ﴾

وَ كَانَ يَبْكِىْ حَتّٰى يَبْتَلَّ مُصَلَّاهُ خَشْيَةً مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ غَيْرِ جُرْمٍ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جرم و گناہ کے بغیر صرف خوفِ خدا سے اتنا گریہ فرماتے تھے کہ آپ کی جائے نماز تر ہوجاتی تھی۔ (سنن النبی ص ۳۲، حدیث ۳۴)

﴿انتقام نہ لینا﴾

جَاءَ فِي الْاٰثَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ لَمْ يَنْتَقِمْ لِنَفْسِهٖ مِنْ اَحَدٍ قَطُّ بَلْ كَانَ يَعْفُوْ وَ يَصْفَحُ.

آثار و اخبار میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اپنے ظلم کرنے والے انتقام نہیں لیتے تھے بلکہ آپ معاف فرماتے تھے۔ (مستدرک الوسائل ج ۲، ص ۸۷)

﴿لوگوں کی برائیاں بیان کرنے سے روکنا﴾

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ يَقُوْلُ: لَا يُبَلِّغْنِىْ اَحَدٌ مِنْكُمْ عَنْ اَصْحَابِىْ شَيْئًا فَاِنِّىْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَ اَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے تم میں سے کوئی میرے اصحاب میں سے کسی کی برائی بیان نہ کرے کیونکہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں تمہاری طرف نکلوں تو میرا دل کسی بھی قسم کی کدورت سے پاک ہو۔ (سنن النبی ص ۶۲، حدیث ۱۷)

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان﴾

عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ: يَجْلِسُ بَيْنَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

ظَهْرَانَیْ اَصْحَابِهٖ فَیَجِیْءُ الْغَرِیْبُ فَلَا یَدْرِیْ اَیُّهُمْ هُوَ حَتّٰی یَسْاَلَ فَطَلَبْنَا اِلَی النَّبِیِّ اَنْ یَجْعَلَ مَجْلِسًا یَعْرِفُهُ الْغَرِیْبُ اِذَا اَتَاهُ فَبَنَیْنَا لَهٗ دُکَّانًا مِنْ طِیْنٍ وَ کَانَ یَجْلِسُ عَلَیْهِ وَ نَجْلِسُ بِجَانِبَیْهِ.

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے درمیان اس طرح گھل مل کر بیٹھتے کہ باہر سے کوئی اجنبی آتا تو آپؐ کو نہیں پہچان سکتا تھا بلکہ اسے پوچھنا پڑتا تھا اور ہم اسے بتاتے تھے ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت لی کہ آپؐ کے لیے ایک جگہ بنائیں تاکہ نئے آنے والے آپؐ کو دیکھ کر سمجھ جائیں اجازت لینے کے بعد ہم نے مٹی کا ایک چبوترہ آپؐ کے لیے بنایا اس کے گرد ہم لوگ بیٹھتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس چبوترے پر تشریف فرما ہوتے تھے۔ (مکارم الاخلاق ص ۱۵)

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امانت کی ادائیگی﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: اَدُّوا الْاَمَانَةَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ کَانَ یُؤَدِّی الْخَیْطَ وَالْمَخِیْطَ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا اپنی امانتوں کو واپس کرو کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کی امانتوں کو واپس کرتے تھے یہاں تک کہ سوئی اور دھاگہ ہی کیوں نہ ہوتی۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۱۲)

﴿وعدہ اور دھوپ کی جگہ﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاعَدَ رَجُلًا اِلَی الصَّخْرَةِ فَقَالَ: اَنَا لَكَ هُنَا حَتّٰی تَاْتِیَ قَالَ: فَاشْتَدَّتِ الشَّمْسُ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ اَصْحَابُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّكَ تَحَوَّلْتَ اِلَى الظِّلِّ قَالَ وَعَدْتُهُ هَاهُنَا وَاِنْ لَمْ يَجِئْ كَانَ مِنْهُ الْحَشْرُ۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ فلاں چٹان کے پاس آپؐ انتظار کریں تو وہ وہاں پہنچے گا۔ گرمی کی شدت کے باوجود آپؐ اسی جگہ انتظار فرماتے رہے کسی صحابی نے کہا اے اللہ کے رسولؐ اچھا ہوتا کہ آپ کسی سایہ دار جگہ کھڑے رہتے فرمایا نہیں میں نے اس کے ساتھ جگہ کا وعدہ کیا ہوا ہے اگر وہ نہ آئے تو اس کا قصور ہے۔

(مکارالاخلاق ص ۲۴)

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہمان کے ساتھ﴾

عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَخِيْهِ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ: كَانَ اِذَا اَتَاهُ الضَّيْفُ اَكَلَ مَعَهُ وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَهُ مِنَ الْخِوَانِ حَتّٰى يَرْفَعَ الضَّيْفُ يَدَهُ۔

علی بن جعفر نے اپنے بھائی موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی مہمان آتا تھا تو آپؐ مہمان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور اس وقت تک آپ کھاتے رہتے تھے جب کھانے سے مہمان ہاتھ نہیں اٹھا لیتا۔

(فروع کافی ج ٦، ص ۲۸٦)

﴿کسی کو طعنہ مت دو﴾

مَسْعَدَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُوْلُ لِاَصْحَابِهٖ: لَا تَطْعُنُوْا فِيْ عُيُوْبِ مَنْ اَقْبَلَ اِلَيْكُمْ بِمَوَدَّتِهٖ وَلَا تُوَقِّفُوْهُ عَلٰى سَيِّئَةٍ يَخْضَعُ لَهَا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

فَاِنَّهَا لَيْسَتْ مِنْ اَخْلَاقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمِنْ اَخْلَاقِ اَوْلِيَائِهٖ.

مسعدہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو اپنے اصحاب سے فرماتے ہوئے سنا جو شخص تمہارے لیے اظہار محبت کرتا ہے اسے اس کے عیوب کی بنا پر طعنے مت دو اور جس گناہ میں وہ مبتلا ہے اس کے سامنے اسے بیان نہ کرو کیونکہ ایسا کرنا نہ اولیاء اللہ کا اخلاق ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق ہے۔ (مجموعہ ورام ج ۲، ص ۱۴۶)

﴿ سلام میں سبقت ﴾

وَلَا يَأْتِيْهِ اَحَدٌ حُرًّا اَوْ عَبْدًا اَوْ اَمَةٌ اِلَّا قَامَ مَعَهُ فِيْ حَاجَتِهٖ لَا فَظٌّ وَلَا غَلِيْظٌ وَلَا صَخَّابٌ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَغْفِرُ وَ يَصْفَحُ وَ يَبْدَهُ مَنْ لَقِيَهُ بِالسَّلَامِ.

جو کوئی بھی آپؐ کے پاس اپنی ضرورت سے آجاتا چاہے کنیز ہو، غلام یا آزاد ہو تو آپؐ اس کی حاجت پوری کرنے کے لیے اقدام کرتے تھے۔ آپؐ مزاج کے سخت اور تند نہیں تھے بازار میں کبھی آواز اونچی نہیں کرتے تھے، برائی کرنے والوں کے مقابلے میں برائی نہیں کرتے تھے بلکہ ان کے گناہوں سے چشم پوشی فرماتے تھے۔ ان سے درگذر کرتے اور سلام میں سبقت کرتے تھے۔

(سنن النبی ص ۷۵)

﴿ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخلاقی ماموریت ﴾

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَالَ: اَنَا اَدِيْبُ اللّٰهِ وَعَلِيٌّ اَدِيْبِيْ اَمَرَنِيْ رَبِّيْ بِالسَّخَاءِ وَالْبِرِّ وَنَهَانِيْ عَنِ الْبُخْلِ وَالْجَفَاءِ.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں خدا کا تربیت کیا ہوا ہوں اور علی علیہ السلام میرے تربیت شدہ ہیں۔ میرے پروردگار نے مجھے سخاوت اور نیکو کاری کا حکم دیا ہے اور مجھے بخل اور ظلم وستم سے منع کیا ہے۔ (سنن النبی ص ۸۰)

﴿مہمانی کے دسترخوان میں﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِذَا اَکَلَ مَعَ الْقَوْمِ اَوَّلَ مَنْ یَضَعُ یَدَہٗ مَعَ الْقَوْمِ وَاٰخِرَ مَنْ یَرْفَعُھَا اِلٰی اَنْ یَأْکُلَ الْقَوْمُ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے سب سے پہلے دسترخوان پر ہاتھ بڑھاتے اور سب سے آخر میں ہاتھ اٹھاتے تھے یہاں تک کہ سب لوگ کھانا کھا لیتے تھے۔

(فروع کافی ج ۶، ص ۲۸۵)

﴿لوگوں کی تنقید اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِذَا بَلَغَہٗ عَنِ الرَّجُلِ شَیْءٌ لَمْ یَقُلْ مَا بَالُ فُلَانٌ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ: مَا بَالَ اَقْوَامٌ یَقُوْلُوْنَ حَتّٰی لَا یَفْضَحُ اَحَدًا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اخلاقی روش میں سے ایک یہ تھی کہ جب آپؐ کو یہ اطلاع ملتی تھی کہ فلاں شخص نے کوئی گناہ کیا ہے ناروا باتیں کی ہیں تو تنقید کرتے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کا نام نہیں لیتے تھے تاکہ اس کی عزت محفوظ رہے یہ نہیں کہتے تھے کہ فلاں نے یوں کیوں کہا یا کیوں کیا بلکہ فرماتے تھے نہ معلوم لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں۔ (المستطرف ج ۱، ص ۱۱۶)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ تقسیم اموال میں پریشانیوں کی روک تھام ﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقُوْلُ : اُتِیَ النَّبِیُّ بِشَیْءٍ فَقَسَمَهُ فَلَمْ یَسَعْ اَهْلَ الصُّفَّةِ جَمِیْعًا فَخَصَّ بِهٖ اُنَاسًا مِنْهُمْ فَخَافَ رَسُوْلُ اللهِ اَنْ یَکُوْنَ قَدْ دَخَلَ قُلُوْبَ الْاٰخَرِیْنَ شَیْءٌ فَخَرَجَ اِلَیْهِمْ فَقَالَ : مَعْذِرَةً اِلَی اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَ اِلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الصُّفَّةِ اِنَّا اُوْتِیْنَا بِشَیْءٍ فَاَرَدْنَا اَنْ نَقْسِمَهُ بَیْنَکُمْ فَلَمْ یَسَعْکُمْ فَخَصَصْتُ بِهٖ اُنَاسًا مِنْکُمْ خَشِیْنَا جَزَعَهُمْ وَ هَلَعَهُمْ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مرتبہ کچھ مال آیا تو آپؐ نے اہل صفہ کے درمیان تقسیم کیا مگر مال کم تھا اس لیے سب کو نہیں مل سکا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوچا شاید محروم رہنے والے لوگ ناراض ہوجائیں اور ان کا دل تنگ ہو اٹھ کر ان کے پاس جا کر فرمانے لگے کہ میرے پاس کچھ مال آیا تھا میں اسے آپ تمام میں تقسیم کرنا چاہتا تھا مگر مال کم تھا سب کو نہیں مل سکتا تھا اس لیے میں نے صرف ان لوگوں کو دیا جن کی بھوک اور کمزوری کی وجہ سے مجھے خوف لاحق تھا۔ (اصول کافی ج ۳، ص ۵۵۰)

﴿ ویٹ لفٹنگ کا مقابلہ کرنے والوں کے درمیان ﴾

مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ بِقَوْمٍ فِیْهِمْ رَجُلٌ یَرْفَعُ حَجَرًا یُقَالُ لَهُ حَجَرُ الْاَشِدَّاءِ وَ هُمْ یَعْجَبُوْنَ مِنْهُ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا رَجُلٌ یَرْفَعُ حَجَرًا یُقَالُ لَهُ حَجَرُ الْاَشِدَّاءِ قَالَ اَفَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ رَجُلٌ سَبَّهُ رَجُلٌ فَحَلُمَ عَنْهُ فَغَلَبَ نَفْسَهُ وَ غَلَبَ شَیْطَانَهُ وَ شَیْطَانَ صَاحِبِهٖ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے درمیان ایک

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

طاقتور پہلوان ٹائپ کا شخص ایک بڑے وزنی پتھر کو زمین سے اٹھاتا تھا اور لوگ اسے دیکھ کر واہ واہ کرتے تھے آپؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہا گیا یہ وزن کا پتھر ہے جسے طاقتور پہلوان ہی اٹھا سکتے ہیں۔ آپؐ نے پوچھا کیا میں تمہیں یہ نہ بتا دوں کہ تم میں سے سب سے بڑھ کر طاقتور اور بہادر کون ہے؟ وہ ہے جسے کوئی گالی دے دے تو بردباری اختیار کرے اپنے نفس پر قابو پائے اس طرح اپنے اور دوسرے کے شیطان پر قابو پائے۔ (مجموعہ ورام ص ۱۰)

﴿رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راتیں﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فِیْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فِیْ لَيْلَتِهَا فَفَقَدَتْهُ مِنَ الْفِرَاشِ فَدَخَلَهَا فِیْ ذٰلِكَ مَا يَدْخُلُ النِّسَاءَ فَقَامَتْ تَطْلُبُهٗ فِیْ جَوَانِبِ الْبَيْتِ حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَيْهِ وَ هُوَ فِیْ جَانِبٍ مِنَ الْبَيْتِ قَائِمٌ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَبْكِیْ وَ هُوَ يَقُوْلُ:

اَللّٰهُمَّ لَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَيْتَنِیْ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِداً اَبَدًا اَللّٰهُمَّ وَلَا تَرُدَّنِیْ فِیْ سُوْءٍ اسْتَنْقَذْتَنِیْ مِنْهُ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ اَبَدًا.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں تھے حضرت ام سلمہؓ نے آخر شب میں دیکھا تو حضورؐ اپنے بستر پر نہیں تھے۔ ان کے دل میں بھی وہی خیال آیا جو عورتوں کے دل میں پیدا ہوتا ہے۔ فوراً اٹھ کر گھر کے اطراف میں آپؐ کو تلاش کرنے لگیں آخر میں انہوں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے ایک کونے مین کھڑے ہوئے ہاتھوں کو اوپر اٹھائے روتے ہوئے یہ دعا پڑھ رہے ہیں: ”میرے معبود! تو نے جو

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

صلاحیتیں مجھے دی ہیں مجھ سے نہ چھین لے، میرے معبود! میرے دشمن اور حاسد طعنے نہ دے سکیں تو جن برائیوں سے مجھے نجات دے ان کی طرف مت پلٹا، میرے معبود! مجھے پلک جھپکنے کی حد تک بھی مجھے میرے حوالے نہ کر۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ اَبَدًا اَللّٰھُمَّ لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ وَلَا تَرُدَّنِیْ فِیْ سُوْءٍ اِسْتَنْقَذْتَنِیْ مِنْهُ اَبَدًا اَللّٰھُمَّ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اَبَدًا.

(یہ دیکھ کر ام سلمہؓ رونے لگیں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرف متوجہ ہو کر پوچھا ام سلمہؓ کیوں رو رہی ہو؟ تو کہا: اے اللہ کے رسولؐ آپ تو وہ ہستی ہیں جسے خداوند عالم نے بخش دیا ہے اس کے باوجود اتنا رو رہے ہیں) تو حضورؐ نے فرمایا: اے ام سلمہ! میں کس طرح مامون رہوں کہ خداوند عالم نے ایک پلک جھپکنے کی مدت تک یونس بن متّیٰ کو خود اس کے سپرد کیا تو جو کچھ ہونا تھا اس سے سرزد ہوا۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۱۷)

﴿عبادت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوششیں﴾

عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ هُوَ مَوْقُوْذٌ اَوْ قَالَ مَحْمُوْمٌ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللهِ مَا اَشَدَّ وَعَکَكَ اَوْ حُمَّاكَ فَقَالَ: مَا مَنَعَنِیْ ذٰلِكَ اَنْ قَرَاْتُ اللَّیْلَةَ ثَلَاثِیْنَ سُوْرَةً فِیْهِنَّ السَّبْعُ الطُّوَلُ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللهِ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ وَ اَنْتَ تَجْتَهِدُ هٰذَا الْاِجْتِهَادَ فَقَالَ یَا عُمَرُ اَفَلَا اَکُوْنُ عَبْدًا شَکُوْرًا.

بکر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ عمر بن خطاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپؐ بیمار تھے یا آپؐ کو تپ (بخار) تھا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپ کو کتنا تپ ہے اور شدید تکلیف ہے۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا: یہ تپ اور بیماری میرے لیے رکاوٹ نہیں بن سکی کہ آج کی رات میں نے تیس سورتیں قرآن کی پڑھیں۔ ان سے میں سات طویل سورتیں تھیں عمر نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! کیا آپؐ نے اس حالت میں بھی ایسی کوششیں کرتے ہیں فرمایا تو کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۲۲، طبع جدید)

﴿ہر بیداری کے بعد سجدہ﴾

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا اسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ مِنْ نَوْمٍ قَطُّ اِلَّا خَرَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ سَاجِدًا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی نیند سے جاگتے تھے تو خدا کے حضور سجدہ ریز ہو جاتے تھے۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ۲۵۳، طبع جدید)

﴿روزانہ شکر وحمد﴾

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَحْمَدُ اللّٰهَ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ ثَلَاثَمِائَةٍ وَ سِتِّیْنَ مَرَّةً عَدَدَ عُرُوْقِ الْجَسَدِ یَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ كَثِیْرًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز جسم کی رگوں کی تعداد کے برابر ۳۶۰ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ كَثِیْرًا عَلٰى كُلِّ حَالٍ کہتے۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۵۷، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ گناہوں کے بغیر توبہ ﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ یَتُوبُ اِلَی اللّٰهِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ سَبْعِیْنَ مَرَّةً مِنْ غَیْرِ ذَنْبٍ کَانَ یَقُوْلُ: اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر کسی گناہ کے ایک دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتے تھے اور کہتے تھے: اَتُوْبُ اِلَی اللّٰهِ

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۸۳، طبع جدید)

﴿ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکر گزاری ﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ کَانَ فِیْ سَفَرٍ یَسِیْرُ عَلٰی نَاقَةٍ لَهُ اِذْ نَزَلَ فَسَجَدَ خَمْسَ سَجَدَاتٍ فَلَمَّا رَکِبَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا رَاَیْنَاكَ صَنَعْتَ شَیْئًا لَمْ تَصْنَعْهُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ نَعَمْ اسْتَقْبَلَنِیْ جَبْرَئِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِیْ بِبِشَارَاتٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ شُکْرًا لِکُلِّ بُشْرٰی سَجْدَةً.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر کے دوران اپنے اونٹ پر سوار ہو کر جا رہے تھے اچانک اپنے ناقہ سے اترے اور پانچ دفعہ سجدہ کیا۔ جب آپ واپس سوار ہوئے تو لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے ایک ایسا عمل بجا لایا کہ پہلے کبھی ایسا نہیں کیا تھا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں جبرئیل امینؑ نے مجھے خدا کی طرف سے چند خوشخبریاں دیں تو میں نے ہر خوشخبری کے مقابل ایک سجدہ بجا لایا۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۶۴، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ بیٹے کی وفات کے وقت ﴾

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ بْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ هُوَ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ: تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ

انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم کو جانکنی کے وقت دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آنسوں رواں تھے، آپؐ نے فرمایا: آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل روتا ہے لیکن ہم رضائے الٰہی کے علاوہ کچھ نہیں کہتے اے ابراہیم علیہ السلام ہم تمہارے لیے غمگین ہیں۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۳۵، طبع جدید)

﴿ جب خدا کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصہ آتا ﴾

رُوِیَ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ لَا يَغْضِبُ لِلدُّنْيَا وَ اِذَا اَغْضَبَهُ الْحَقُّ لَمْ يَصْرِفْهُ اَحَدٌ.

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غصہ دنیاوی امور میں کبھی نہیں آتا تھا لیکن جب خدا کی خاطر آپؐ کو غصہ آتا تھا تو پھر کوئی آپ کو روک نہیں سکتا تھا۔ (جامع السعادات ج ۱، ص ۲۹۰)

﴿ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ پیادہ لوگ ﴾

رُوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ كَانَ لَا يَدَعُ اَحَدًا يَمْشِيْ مَعَهٗ اِذَا كَانَ رَاكِبًا حَتّٰى يَحْمِلَهٗ فَاِنْ اَبٰى قَالَ تَقَدَّمْ اَمَامِيْ وَ اَدْرِكْنِيْ فِي الْمَكَانِ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

الَّذِیْ تُرِیْدُ.

روایت کی گئی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر سوار ہوں تو کسی کو بھی پیادہ چلنے کی اجازت نہیں دیتے اگر کوئی ساتھ ہوتا تو اسے اپنے ساتھ سواری پر بٹھاتے اگر وہ شخص انکار کرتا تو فرماتے آگے نکل جاؤ اور فلاں جگہ میرا انتظار کرو۔

(سنن النبیؐ ص ۵۰، حدیث ۶۸)

﴿جس اخلاق سے روکا گیا﴾

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا نَهَانِیْ عَنْهُ رَبِّیْ عَزَّوَجَلَّ...اِلٰی اَنْ قَالَ: وَمُلَاحَاةَ الرِّجَالِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خداوند عالم نے سب سے پہلے جس چیز سے مجھے منع کیا ہے وہ لوگوں کے ساتھ جھگڑا کرنا ہے۔ (سنن النبی ص ۶۹)

﴿سفر میں تیز چلنا﴾

مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِیْ مَشْیَتِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تَطْوٰی لَهٗ وَ اِنَّا لَنَجْهَدُ اَنْفُسَنَا وَ اِنَّهٗ لَغَیْرُ مُكْتَرِثٍ.

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ: یَسِیْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ

میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی کو تیز چلنے والا نہ پایا ایسے لگتا تھا کہ جیسے زمین آپؐ کے قدموں کے نیچے لپیٹ دی گئی ہو اور ہم بڑے مشقت کے ساتھ آپ تک پہنچ پاتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیز تیز قدم اٹھاتے تھے اور وسیع صحرا میں پہنچتے تو اور بھی تیزی سے چلتے تھے۔ (سنن النبی ص ۱۶، ص ۱۵۳)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یتیم نوازی﴾

لَمَّا اُصِيْبَ جَعْفَرُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَسْمَاءَ فَقَالَ لَهَا : اَخْرِجِيْ لِيْ وُلْدَ جَعْفَرٍ فَاُخْرِجُوْا اِلَيْهِ فَضَمَّهُمْ اِلَيْهِ وَ شَمَّهُمْ ... قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَحْفَظُ حِيْنَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلٰى اُمِّيْ فَنَعٰى لَهَا اَبِيْ وَ نَظَرْتُ اِلَيْهِ وَ هُوَ يَمْسَحُ عَلٰى رَاْسِيْ وَ رَاْسِ اَخِيْ.

جب جعفر بن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت کی خبر ملی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے گھر اسماء بنت عمیس کے پاس آئے اور کہا جعفر کے بیٹوں کو میرے پاس لے آؤ۔ جب جعفر کے بیٹوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپؐ نے انہیں گلے سے لگایا اور بوسے دیئے۔ عبداللہ بن جعفر کا کہنا ہے کہ مجھے خوب یاد ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری والدہ محترمہ کے پاس آئے اور میرے والد کی موت کی خبر سنا کر پرسہ دیا میرے اور میرے بھائی کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

(بحار الانوار ج ۷۹، ص ۹۲، طبع جدید)

﴿زید بن حارثہ کے بیٹے کی تقریب﴾

لَمَّا اُصِيْبَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ انْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ ابْنَتُهُ جَهَشَتْ فَانْتَحَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ قَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : هٰذَا شَوْقُ الْحَبِيْبِ اِلَى الْحَبِيْبِ.

جب زید بن حارثہ وفات پا گئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے گھر گئے تو دیکھا کہ ان کی بیٹی جزع فزع کرتے ہوئے بڑی شدت کے ساتھ گریہ کر رہی ہے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

یہ دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی گریہ کرنے لگے کسی صحابی نے پوچھا: یا رسول اللہؐ! اس بچی کی یہ حالت کیوں ہے؟ تو فرمایا ایک محبوب کی اپنے محبوب کے ساتھ اشتیاق کی وجہ سے ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۳۶)

﴿بیماروں کی عیادت اور تشیع جنازہ﴾

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ: يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَ يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَ يُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَ يَرْكَبُ الْحِمَارَ وَ كَانَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ عَلٰى حِمَارٍ مَخْطُوْمٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيْفٍ تَحْتَهُ اِكَافٌ مِنْ لِيْفٍ.

انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریضوں کی عیادت اور جنازوں کی تشیع کرتے تھے اور اگر غلام بھی دعوت دیتے تو اسے قبول کرتے تھے۔ گدھے پر سواری کرتے تھے جنگ خیبر اور بنی قریظہ اور بنونضر کے ساتھ جنگ کے دنوں میں آپؐ ایک گدھے پر سوار تھے جس کی لگام خرمے کی چھال سے بنائے گئے تھے اور پالان بھی کھجور کی چھال کا بنا ہوا تھا۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۲۶، طبع جدید)

﴿ظالموں کے لیے دعا﴾

وَ رُوِیَ اَنَّهٗ لَمَّا كُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهٗ وَ شَجَّ وَجْهُهٗ يَوْمَ اُحُدٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ شَدِيْدًا وَ قَالُوْا دَعَوْتَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَانًا وَلٰكِنِّیْ بُعِثْتُ دَاعِيًا وَ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ اقدس پر زخم آئے تو صحابہ پر یہ حالت بڑی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

گراں گزری اور عرض کیا اللہ کے رسولؐ آپ ان پر لعنت کرتے ، دعا دیتے تو فرمایا: میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ مجھے دعوت دینے والا اور رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اس کے بعد دعا فرمائی: خداوندا! اس قوم کی ہدایت فرما یہ نادان ہیں۔ (ہدیۃ الاحباب ص ۲۶۶)

﴿موضوع کو سمجھانا﴾

قَالَ ابْنِ عَبَّاسٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اِذَا حَدَّثَ الْحَدِيْثَ اَوْسُاِلَ عَنِ الْاَمْرِ كَرَّرَهٗ ثَلَاثًا لِيَفْهَمَ وَيُفْهَمَ عَنْهُ.

حضرت ابن عباس نے کہا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی بات کرتے تھے یا کسی کام کے بارے میں آپؐ سے پوچھا جاتا تو تین مرتبہ اسے دہراتے تھے تاکہ خود بھی سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھائیں۔ (ہدیۃ الاحباب ص ۲۸۶)

﴿جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخر کرتے تھے﴾

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اِذَا رَاٰى يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا اَوْ صَائِبًا اَوْ مَجُوسِيًّا اَوْ وَاحِدًا عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ فَضَّلَنِىْ عَلَيْكَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِالْقُرْاٰنِ كِتَابًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَ بِعَلِيٍّ اِمَامًا وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا وَ بِالْكَعْبَةِ قِبْلَةً.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی یہودی ، نصرانی ، مجوسی یا کسی غیر مسلم کو دیکھتے تو یوں فرماتے تھے۔ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے مجھے اسلام کے ذریعے تم پر فضیلت دی قرآن جیسی کتاب دی ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبی بنایا ، علی علیہ السلام کو امام بنایا ، مومنوں کو بھائی بنایا اور کعبے کو قبلہ بنایا۔ (مجموعہ ورام ج ۲ ، ص ۱۶۶)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿غلط نسبت دینے سے روکنا﴾

عَنِ الْبَاقِرِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : إِنَّ اَبَا ذَرٍّ عَيَّرَ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ بِاُمِّهٖ فَقَالَ : يَا ابْنَ السَّوْدَاءِ وَ كَانَتْ اُمُّهُ سَوْدَاءَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ تُعَيِّرُهُ بِاُمِّهٖ يَا اَبَا ذَرٍّ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ اَبُو ذَرٍّ يُمَرِّغُ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ وَرَاْسَهُ حَتّٰى رَضِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابوذر نے کسی شخص کو کالی عورت کا بیٹا کہہ کر طعنہ دیا جبکہ اس شخص کی ماں حبشن تھی یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوذر سے کہا: اے ابوذر! تم اسے ماں کے حوالے سے طعنے دے رہے ہو؟ ابوذر اپنی غلطی کی طرف متوجہ ہوئے اور ایسے سر اور چہرے کو مٹی سے آلودہ کرکے معافی چاہی یہاں تک کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاف کیا۔ (سفینۃ البحار ج ۲، ص ۲۹۶)

﴿تین اہم مطالب﴾

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ : لَا اِنْ كَانَ عِنْدَهُ اَعْطَاهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ قَالَ : يَكُوْنُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَلَا كَافَا بِالسَّيِّئَةِ قَطُّ وَ مَا الْقٰى سَرِيَّةً مُذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ اِلَّا وَلِيَ بِنَفْسِهٖ.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی چیز موجود ہوتی تو اسے عطا کرتے، اگر نہ ہوتی تو فرماتے انشاء اللہ مل جائے گی اور لوگوں کی غلطیوں پر ان کی سرزنش

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نہیں کرتے۔ جب سے آیت فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ (سورۂ نساء: آیت ۸۴) نازل ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہ نفس نفیس مجاہدوں کے ساتھ جنگوں میں شرکت کرنے لگے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۳۴۰، طبع جدید)

﴿اونٹ دوڑ کا مقابلہ﴾

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَدِمَ اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُسَابِقُنِیْ بِنَاقَتِكَ هٰذِهٖ فَسَابَقَهٗ فَسَبَقَهُ الْاَعْرَابِیُّ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے کہا: ایک دفعہ ایک اعرابی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ کر کہنے لگا اللہ کے رسولؐ کیا آپ اپنے ناقہ پر میرے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کریں گے آپؐ نے حامی بھری اور مقابلہ ہوا مگر وہ اعرابی دوڑ میں آگے نکل گیا۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۸۳، طبع جدید)

﴿مسواک سے لگاؤ﴾

وَ رُوِیَ اَنَّهٗ لَا یَنَامُ اِلَّا وَالسِّوَاكُ عِنْدَ رَاْسِهٖ فَاِذَا نَهَضَ بَدَاَ بِالسِّوَاكِ وَ قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ: لَقَدْ اُمِرْتُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی خَشِیْتُ اَنْ یُكْتَبَ عَلَیَّ.

روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسواک کے بغیر نہیں سوتے تھے اور صبح کو جب اٹھتے تو سب سے پہلے مسواک کرتے تھے اور آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے مسواک کا حکم اس قدر دیا گیا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ مجھ پر فرض کیا جائے گا۔

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۵۳، طبع جدید)

﴿ایک رات میں بار بار مسواک﴾

وَ كَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ یَسْتَاكُ كُلَّ لَیْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: مَرَّةً قَبْلَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نَوْمِهٖ وَ مَرَّةً اِذَا قَامَ مِنْ نَوْمِهِ اِلٰی وِرْدِهٖ وَ مَرَّةً قَبْلَ خُرُوْجِهٖ اِلٰی صَلَاةِ الصُّبْحِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات میں تین تین دفعہ مسواک فرماتے تھے ایک دفعہ سونے سے پہلے، ایک دفعہ نماز شب کے لیے اٹھتے وقت اور تیسرے صبح کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۵۴، طبع جدید)

﴿جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لباس پہنتے تھے﴾

عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا حَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ.

حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیا لباس پہنتے تھے تو خدا کی حمد بجا لاتے تھے اور دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(کنز العمال ج ۱۵، ص ۴۹)

﴿رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے وقت﴾

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ یَرْفَعُ یَدَیْہِ اِذَا ابْتَہَلَ وَ دَعَا کَمَا یَسْتَطْعِمُ الْمِسْکِیْنُ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے حضور دعا و زاری کرتے تو ہاتھوں کو یوں اوپر اٹھاتے جیسے کوئی مسکین غذا طلب کر رہا ہو۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۸۷، طبع جدید)

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قسم کھانا﴾

کَانَتْ مِنْ اَیْمَانِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ: لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قسم کھاتے تو یوں فرماتے تھے: لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ

(بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۹۱، طبع جدید)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ہنر مند کا ہاتھ چوما﴾

رُوِیَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَمَّا اَقْبَلَ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ اِسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ الْاَنْصَارِیُّ فَصَافَحَهُ النَّبِیّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَهُ: مَا هٰذَا الَّذِیْ اُكْتَبَ یَدَیْكَ قَال یَا رَسُوْلَ اللهِ اَضْرِبُ بِالْمَرِّ وَالْمِسْحَاةِ فَاُنْفِقُهُ عَلٰی عِیَالِیْ فَقَبَّلَ یَدَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ قَالَ هٰذِهٖ یَدٌلَا تَمَسُّهَا النَّارُ.

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک سے واپس آ رہے تھے تو ایک شخص سعد انصاری آپ کے استقبال کے لیے آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مصافحہ کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا کہ سعد انصاری کا ہاتھ بہت سخت ہے اور گھٹے پڑے ہوئے ہیں پوچھا تمہارے ہاتھ کی یہ حالت کیوں ہے؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! رسی، بیلچہ وغیرہ کو اس قدر سخت استعمال کیا کہ ہاتھ بھی ایسے ہوگئے کیونکہ اپنے گھر والوں کے اخراجات پورے کرنے کے لیے مجھے اس قدر محنت کرنی پڑتی ہے یہ سن کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد انصاری کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرمایا یہ وہ ہاتھ ہے جو جہنم کی آگ میں نہیں جا سکتا۔

(اسد الغابہ ج ۲، ص ۲۶۹)

﴿زینت اور آرائش﴾

عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْهِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: وَقَفَ رَجُلٌ عَلٰی بَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ یَسْتَاْذِنُ عَلَیْهِ قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ فَوَجَدَ فِیْ حُجْرَتِهٖ رَكْوَةً فِیْهَا مَاءٌ فَوَقَفَ یُسَوِّیْ لِحْیَتَهُ وَ یَنْظُرُ اِلَیْهَا فَلَمَّا رَجَعَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

دَاخِلًا قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْتَ سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَقَفْتَ عَلَى الرَّكْوَةِ تُسَوِّيْ لِحْيَتَكَ وَ رَاْسَكَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اِذَا خَرَجَ عَبْدُهُ الْمُؤْمِنُ اِلٰى اَخِيْهِ اَنْ يَتَهَيَّاَ لَهُ وَ اَنْ يَتَجَمَّلَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر گرامی سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے دروازے پر ایک شخص نے آپؐ سے ملاقات کی درخواست کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے اور نکلتے وقت پانی کے ایک برتن کے پاس رک کر اپنا عکس دیکھتے ہوئے سر اور چہرے کو درست کیا یہ دیکھ کر حضرت عائشہ نے وجہ پوچھی تو فرمایا: اے عائشہ! خداوند عالم یہ پسند کرتا ہے کہ جب ایک مسلمان اپنے کسی بھائی سے ملاقات کے لیے جائے تو اپنے آپ کو آراستہ کر کے جائے۔

(مکارم الاخلاق ص ۹۶، باب سادس، طبع جدید)

﴿ابوجہل اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی کا اعتراف﴾

وَ قِيْلَ اِنَّ الْاَخْنَسَ بْنَ شَرِيْقٍ لَقِيَ اَبَا جَهْلٍ يَوْمِ بَدْرٍ فَقَالَ لَهُ : يَا اَبَا الْحَكَمِ لَيْسَ هُنَا غَيْرِيْ وَ غَيْرُكَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا تُخْبِرُنِيْ عَنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ صَادِقٌ اَمْ كَاذِبٌ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ الصَّادِقُ وَمَا كَذَبَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ قَطُّ.

ایک شخص اخنس بن شریق نے بدر کے دن ابوجہل سے ملاقات کی اور کہا اے ابوالحکم یہاں میرے اور تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جو ہماری باتیں سنیں مجھے بتاؤ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہیں یا جھوٹے ابوجہل نے کہا خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی جھوٹ نہیں کہا۔ (کحل البصر ص ۱۰۳، طبع بیروت)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿ یہودیوں کی گستاخی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ردعمل ﴾

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَخَلَ یَهُوْدِیٌّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ عَائِشَةُ عِنْدَهٗ فَقَالَ السَّامُ عَلَیْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ : عَلَیْكَ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَالَ : مِثْلَ ذٰلِكَ فَرَدَّ عَلَیْهِ كَمَا رَدَّ عَلٰی صَاحِبِهٖ... فَغَضِبَتْ عَائِشَةُ فَقَالَتْ: عَلَیْكُمُ السَّامُ وَ الْغَضَبُ وَ اللَّعْنَةُ یَا مَعْشَرَ الْیَهُوْدِ یَا اِخْوَةَ الْقِرَدَةِ وَ الْخَنَازِیْرِ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ یَا عَائِشَةُ اِنَّ الْفُحْشَ لَوْ كَانَ مُمَثَّلًا لَكَانَ مِثَالَ سَوْءٍ اِنَّ الرِّفْقَ لَمْ یُوْضَعْ عَلٰی شَیْءٍ قَطُّ اِلَّا زَانَهٗ وَلَمْ یُرْفَعْ عَنْهُ قَطُّ اِلَّا شَانَهٗ قَالَ : قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا سَمِعْتَ اِلٰی قَوْلِهِمْ : اَلسَّامُ عَلَیْكُمْ فَقَالَ : بَلٰی اَمَا سَمِعْتِ مَا رَدَدْتُ عَلَیْهِمْ قُلْتُ عَلَیْكُمْ.

فَاِذَا سَلَّمَ عَلَیْكُمْ مُسْلِمٌ فَقُوْلُوْا : اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْكُمْ كَافِرٌ فَقُوْلُوْا عَلَیْكَ.

امام محمد باقر علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عائشہ بیٹھے ہوئے تھے چند یہودی آئے تو انہوں نے السام علیک کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے و علیک فرمایا پھر ایک آیا اس نے بھی ایسا ہی کہا اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیک فرمایا پھر ایک اور آیا اس نے بھی یہی کہا تو حضرت عائشہ کو غصہ آیا اور کہنے لگیں علیکم السام ! اے یہودیو ! تم پر غضب اور لعنت ہو، سؤر اور بندروں کے بھائی یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : اے عائشہ ! اگر گالی مجسم ہوجائے تو بہت بڑی شکل بن جائے گی اور نرمی اور بُردباری جس چیز کے ساتھ بھی ہوگی اسے زینت دے گی۔ جس چیز سے بھی نرمی اٹھا دی جائے تو وہ بہت بری بن

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

جاتی ہے۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! آپؐ نے فرمایا ہاں مگر تم نے نہیں سنا کہ میں نے کیا جواب دیا میں نے ان کے جواب میں کہا "علیک" تم پر ہو۔ پس اگر تمہیں کوئی مسلمان سلام کرے تو کہہ دو (وعلیکم السلام) اگر کافر کرے تو کہو صرف علیک۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۵۸، طبع جدید)

﴿بعثت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق﴾

عَنْ اَبِی الْحُمَیْسَاءِ قَالَ: بَایَعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ قَبْلَ اَنْ یُبْعَثَ فَوَاعَدَنِیْہِ مَکَانًا فَنَسِیْتُہٗ یَوْمِیْ وَالْغَدَ فَاَتَیْتُہٗ یَوْمَ الثَّالِثِ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ یَا فَتٰی لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَیَّ اَنَا هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ.

ابی الحمیسا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پہلے میں نے ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی معین جگہ آنے کا وعدہ کیا مگر میں بھول گیا اور تیسرے روز یاد آیا جب میں وہاں گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موجود تھے مجھے دیکھ کر فرمایا: اے نوجوان تو نے مجھے مشقت میں ڈال دیا میں اس جگہ پر تین دن سے کھڑا ہوں۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۳۵، طبع جدید)

﴿عکرمہ بن ابوجہل سے سلوک﴾

اِنَّہٗ کَانَ شَدِیْدُ الْعَدَاوَةِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ هُوَ اَحَدُ الْاَرْبَعَةِ الَّذِیْنَ اَبَاحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ دِمَائَهُمْ وَ اَمَرَ النَّاسَ بِقَتْلِهِمْ اَیْنَمَا وَجَدُوْهُمْ وَاِنْ کَانُوْا معَلِّقِیْنَ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَةِ فَفَرَّ وَرَکِبَ الْبَحْرَ فَاَصَابَتْهُ عَاصِفٌ فَعَاهَدَ رَبَّهٗ اَنْ یَاْتِیَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَیُبَایِعَهٗ اِنْ اَنْجَاهُ اللّٰہُ تَعَالٰی فَنَجٰی وَ اَتٰی وَ اَسْلَمَ فَقَامَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ فَاعْتَنَقَهٗ وَ قَالَ مَرْحَبًا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ وَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا ابْنُ عَدُوِّ اللّٰهِ اَبِیْ جَهْلٍ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فَمَنَعَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَعْمَلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ صَدَقَاتِ هَوَازِنٍ.

عکرمہ بن ابوجہل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑی عداوت رکھتا تھا یہ ان چار افراد میں سے ایک تھا جن کا خون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباح قرار دیا تھا اور لوگوں کو حکم دیا تھا کہ یہ جہاں کہیں بھی ملیں چاہے غلافِ کعبہ سے لٹک جائیں تو بھی انہیں قتل کریں۔ عکرمہ بھاگ گیا اور کشتی میں سوار ہوا مگر اسے ایک شدید طوفان نے آلیا تو اس نے منت مانی اگر خدا اس طوفان سے نجات دے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر اسلام قبول کرے گا۔ اس نے نجات پائی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپؐ نے اٹھ کر گلے لگا لیا اور مہاجر سوار کا لقب دیا۔ یہ دیکھ کر مسلمانوں نے کہا یہ تو دشمن خدا کا بیٹا ہے اس کی شکایت اس نے حضورؐ کے پاس کی تو آپؐ نے انہیں ایسا کہنے سے منع کیا اور بعد میں اسے بنی ہوازن کے زکوٰۃ وصول کرنے پر مامور کیا۔ (سفینۃ البحار ج ۲، ص ۲۱۶)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زینت و آرائش کرنا

وَ رُوِيَ اَنَّهٗ كَانَ يَتَجَمَّلُ لِاَصْحَابِهٖ فَضْلًا عَلٰى تَجَمُّلِهٖ لِاَهْلِهٖ وَ يَقُوْلُ: يُحِبُّ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا خَرَجَ اِلٰى اِخْوَانِهٖ اَنْ يَتَهَيَّاَ لَهُمْ وَ يَتَجَمَّلَ.

روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے پاس جانا چاہتے تھے تو اپنے آپ کو سنوارتے تھے اور اپنے اہل و عیال کے لیے زیادہ اہتمام فرماتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں: بے شک خداوند عالم اپنے اس بندے کو پسند کرتا ہے جو اپنے بھائیوں کے پاس جانے کے لیے تیار ہو کر زینت و آرائش کر کے نکلے۔

(ہدیۃ الاحباب ص ۲۸۷)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقی آداب﴾

قَالَ اَنَسٌ: مَا الْتَقَمَ اَحَدٌ اُذُنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ فَيُنَحِّي رَاْسَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ الَّذِيْ يُنَحِّي رَاْسَهُ وَمَا اَخَذَ اَحَدٌ بِيَدِهٖ فَيُرْسِلَ يَدَهُ حَتّٰى يُرْسِلَهَا الْاٰخَرُ وَمَا قَعَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ رَجُلٌ قَطُّ فَقَامَ حَتّٰى يَقُوْمَ وَلَمْ يُرَ مُقَدِّمًا رُكْبَتَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ جَلِيْسٍ لَهُ وَ كَانَ يَبْدَءُ مَنْ لَقِيَهُ بِالسَّلَامِ وَ يَبْدَءُ اَصْحَابَهُ بِالْمُصَافَحَةِ لَمْ يُرَ قَطُّ مَادًّا رِجْلَيْهِ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ يُكْرِمُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْهِ وَ رُبَمَا بَسَطَ لَهُ ثَوْبَهُ وَ يُؤْثِرُهُ بِالْوِسَادَةِ الَّتِيْ تَحْتَهُ وَ يَعْزِمُ عَلَيْهِ فِي الْجُلُوْسِ عَلَيْهِ اِنْ اَبٰى وَيُكَنِّيْ اَصْحَابَهُ وَ يَدْعُوْهُمْ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهِمْ تَكْرِمَةً لَهُمْ وَلَا يَقْطَعُ عَلٰى اَحَدٍ حَدِيْثَهُ.

انسؓ نے کہا: جب کوئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سرگوشی کرتا تو آخر تک آپ کان لگا کر سنتے تھے اور جب کوئی آپؐ سے ہاتھ ملاتا تو اس وقت ہاتھ نہیں کھینچ لیتے تھے جب تک سامنے والے ہاتھ نہ ہٹاتے۔ کسی کے بیٹھتے اور اٹھتے وقت (اس کے احترام میں) اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ کبھی بھی اپنے ہم نشین کے سامنے گھٹنے پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے، سلام کرنے اور مصافحہ کرنے میں آپؐ سبقت فرماتے تھے، آپؐ کو اپنے اصحاب کے درمیان پاؤں پھیلا کر بیٹھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا، مجلس میں داخل ہونے والوں کا احترام کرتے تھے بعض اوقات اپنا لباس ان کے لیے بچھاتے تھے۔ اپنا تکیہ اور گدی اس کے لیے بڑھاتے تھے۔ اگر کوئی شخص انکار کرتا تو اسے قسم دے کر بٹھاتے تھے، اپنے اصحاب کو ان کی کنیت اور اچھے ناموں کے ساتھ پکارتے ہوئے ان کی تکریم کرتے تھے آپ کبھی بھی کسی کی بات نہیں کاٹتے تھے۔ (ہدیۃ الاحباب ص ۲۷۷)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور پانی پلانا﴾

وَ رُوِیَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَ اٰلِهٖ کَانَ کَانَ فِیۡ سَفَرٍ وَ کَانَ عِنۡدَ اَبِیۡ قَتَادَةَ وَضُوۡءٌ فَتَوَضَّا وَ فَضَلَتۡ فِی الۡمِیۡضَاةِ فَضۡلَةٌ فَلَمَّا حَمِیَ النَّهَارُ وَاشۡتَدَّ الۡعَطَشُ بِالنَّاسِ ابۡتَدَرُوۡا اِلَی النَّبِیِّ یَقُوۡلُوۡنَ: اَلۡمَاءَ اَلۡمَاءَ فَسَقَاهُمُ النَّبِیُّ جَمِیۡعًا بِفَضۡلِ وَضُوۡئِهِ الَّذِیۡ کَانَ فِی الۡمَیۡضَاةِ ثُمَّ قَالَ لِاَبِیۡ قَتَادَةَ اشۡرَبۡ فَقَالَ لَا بَلِ اشۡرَبۡ اَنۡتَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِشۡرَبۡ فَاِنَّ سَاقِیَ الۡقَوۡمِ اٰخِرُهُمۡ شُرۡبًا فَشَرِبَ اَبُوۡ قَتَادَةَ ثُمَّ شَرِبَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ... هٰذَا مِنۡ مَکَارِمِ الۡاَخۡلَاقِ الَّتِیۡ لَا یَزَالُ یَاۡخُذُهَا اَصۡحَابُهٗ وَ یَتَقَدَّمُ بِهَا اِلَیۡهِمۡ وَ یُکَرِّرُهَا اِلَیۡهِمۡ ...الخ

روایت میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر میں تھے آپؐ کے وضو کا پانی ابو قتادہ کے پاس تھا۔ آپؐ نے وضو کیا وضو کے پانی میں سے تھوڑا سا پانی بچا لیا جب دن کو گرمی بڑھتی گئی اور لوگوں کی پیاس میں شدت آئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر پانی مانگنے لگے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو سے بچا ہوا پانی پلا کر سیراب کیا اور ابو قتادہ سے فرمایا تم پانی پیو، ابو قتادہ نے کہا ساقی کو سب سے آخر میں پانی پینا چاہیے یہ سن کر ابو قتادہ نے پانی پیا اور سب سے آخر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی پیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق میں یہ بات خاص تھی اور صحابہ آپ سے کسب فیض کرتے تھے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اچھے اعمال میں سب سے سبقت لیتے تھے۔ (الکنیٰ والالقاب ج ۱، شرح حال: ابو قتادہ انصاری)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴿عورتوں کو سلام کرنا﴾

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِنَّ.

اسماء بنت یزید نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواتین سے گزرتے تو آپؐ سلام کرتے تھے۔ (بحار الانوار ج ۱۶، ص ۲۲۹، طبع جدید)

﴿فتح مکہ کے وقت عام معافی﴾

اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَلْحَمَةِ اَلْيَوْمُ تُسْبَى الْحُرَمَةُ

اَلْيَوْمُ اَذَلَّ اللهُ قُرَيْشًا

فتح مکہ کے دن صرف دوست ہی نہیں بلکہ دشمن بھی انتقام کا انتظار کر رہے تھے اور اسلام کے سپاہیوں نے ابوسفیان کو مخاطب کر کے یہ رجز پڑھا "آج کا دن انتقام کا دن ہے، آج لوگوں کا احترام نابود ہوجانے کا دن ہے، آج قریش کے ذلیل ہونے کا دن ہے" تو ابوسفیان نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا:

يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمَرْتَ بِقَتْلِ قَوْمِكَ فَاَنْتَ اَبَرُّ النَّاسِ وَ اَرْحَمُ النَّاسِ وَ اَوْصَلُ النَّاسِ.

اے اللہ کے رسولؐ کیا آپ نے اپنی قوم کے لوگوں کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جبکہ آپ لوگوں میں نیکی کرنے والے اور رحم دل ترین فرد ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

يَا اَبَا سُفْيَانَ بَلْ اَلْيَوْمُ يَوْمُ الْمَرْحَمَةِ اَعَزَّ اللهُ قُرَيْشًا.

اے ابا سفیان! ایسا نہیں بلکہ آج تو رحم دلی کا دن ہے اور اس دن خدا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

نے قریش کو غلبہ دیا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کے ساتھ ہی انتقامی نعرے محبت آمیز نعروں میں بدل گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اِذْهَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ: لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

جاؤ تم سب آزاد ہو۔ آج کے دن تم پر کوئی گناہ نہیں ہے خدا تمہاری مغفرت کرے گا اور وہ تمام رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

(تفسیر نمونہ ج ۲۰، سورۂ فصلت: آیت ۳۷)

﴿ اذیتوں کے مقابلے میں دعا ﴾

اِنِّىْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَانًا وَلٰكِنِّىْ بُعِثْتُ دَاعِيًا وَ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِىْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.

جنگ اُحد میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت شہید کئے گئے اور چہرہ زخمی ہوا تو کسی صحابی نے کہا تھا آپؐ ان لوگوں کے لیے بدعا کیوں نہیں کرتے تو آپؐ نے فرمایا: میں بدعا اور نفرین کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا ہوں بلکہ خدا کی طرف دعوت دینے اور رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ خداوندا! میری قوم کی ہدایت فرما بے شک یہ لوگ نادان ہیں۔ (خیانت درگزارش، تاریخ ج ۳)

﴿ بزرگوں کا احترام ﴾

اَنَس: جَاءَ شَيْخٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ فِىْ حَاجَةٍ فَاَبْطَئُوْا عَنِ الشَّيْخِ اَنْ يُوَسِّعُوْا لَهُ فَقَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا.

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

انسؓ نے کہا کہ ایک دفعہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ ایک سن رسیدہ بزرگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو موجود لوگوں نے کوئی پروا نہیں کی اور اس بوڑھے کا احترام نہیں کیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بوڑھوں کا احترام نہ کرے۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۳۴)

﴿رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات ایک محنت کش سے﴾

كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابِهٖ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَظَرَ اِلٰى شَابٍّ ذِىْ جَلَدٍ وَ قُوَّةٍ وَقَدْ بَكَّرَ يَسْعٰى فَقَالُوْا وَيْحَ هٰذَا لَوْكَانَ شَبَابُهٗ وَ جَلَدُهٗ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ لَا تَقُوْلُوْا هٰذَا فَاِنَّهٗ اِنْ كَانَ يَسْعٰى عَلٰى نَفْسِهٖ لِيَكُفَّهَا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَ يُغْنِيَهَا عَنِ النَّاسِ فَهُوَ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ وَ اِنْ كَانَ يَسْعٰى عَلٰى اَبَوَيْنِ ضَعِيفَيْنِ اَوْ ذُرِّيَّةٍ ضِعَافًا لِيُغْنِيَهُمْ وَ يَكْفِيَهُمْ فَهُوَ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ وَ اِنْ كَانَ يَسْعٰى تَفَاخُرًا وَ تَكَاثُرًا فَهُوَ فِىْ سَبِيْلِ الشَّيْطَانِ۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ایک صحت مند نوجوان کو دیکھا جو صبح سویرے ہی اپنے کھیت میں کام میں مشغول ہوا تھا یہ دیکھ کر صحابہ نے آپس میں کہا کاش یہ شخص اپنی صحت اور طاقت کو خدا کی راہ میں خرچ کرتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایسا مت کہو کیونکہ اگر یہ شخص اپنی روزی کمانے کے لیے محنت کرتا ہے تا کہ اپنے آپ کو سوال کی ذلت سے بچائے یا اس طرح کام کر کے وہ ضعیف والدین کی ضرورت پوری کرے یا اپنے اہل و عیال کی ضروریات پوری کرے تو بھی اس کا اجر اللہ کی راہ میں ہوگا لیکن اگر یہ اس لیے

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

کمائے کہ بہت سارا مال و دولت کمائے اور لوگوں میں فخر کرے تو اس کی فکر غلط ہے اور وہ شیطان کی راہ میں چل رہا ہے۔ (محجۃ البیضاء ج ۳، ص ۱۰۳)

﴿جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بیکار کو دیکھتے تھے﴾

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْه وَ اٰلِهٖ : اِذَا نَظَرَ اِلَى الرَّجُلِ فَاَعْجَبَهُ فَقَالَ : هَلْ لَهُ حِرْفَةٌ فَاِنْ قَالُوْا لَا قَالَ : سَقَطَ مِنْ عَيْنِيْ قِيْلَ : وَ كَيْفَ ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: لِاَنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ حِرْفَةٌ يَعِيْشُ بِدِيْنِهٖ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ آپؐ کو اس کا حال وحلیہ بہت اچھا لگا تو پوچھا یہ آدمی کیا کرتا ہے؟ کہا گیا وہ کوئی کام نہیں کرتا تو فرمایا بس یہ میری نظروں سے گر گیا کیونکہ کسی مومن کا ذریعہ معاش اگر نہ ہو تو وہ دین فروشی کرنے لگتا ہے۔ (بحار الانوار ج ۱۰۰، ص ۹، طبع جدید)

﴿جنگی مشقوں کی تشویق﴾

رَاَى الرَّسُوْلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ اَنَّ اِتِّسَاعَ الْفُتُوْحِ يَقْضِيْ بِاَنْ يَتَعَلَّمَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ صَنْعَةَ الدَّبَابَاتِ وَالْمَجَانِيْقِ وَالصَّبُوْرِ فَاَرْسَلَ اِلٰى جَرْشِ الْيَمَنِ اِثْنَتَيْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَتَعَلَّمَانِهَا.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب دیکھا کہ فتوحات میں وسعت آرہی ہے جو اس بات کی متقاضی ہے کہ آپ کے بعض اصحاب کو جاکر جدید آلات حرب کی تربیت حاصل کریں تو آپؐ نے اپنے اصحاب میں سے دو افراد کو یمن کے ایک شہر ''جرش'' میں بھیج دیا تاکہ وہ وہاں جاکر ان آلات حرب کی تربیت حاصل کریں۔

(گفتار فلسفی ج ۲، ص ۱۸۹)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

﴾برے امراض سے خدا کی پناہ﴿

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَ سَيِّءِ الْاَسْقَامِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے معبود میں تجھ سے کمزوری، سستی، خوف، بخل، بڑھاپا، سنگدلی، غفلت، تنگدستی اور ذلت و احتیاج سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز فقر، کفر، فسق، نفاق، ریا اور شہرت پسندی سے تیری پناہ چاہتا ہوں نیز بہرا پن، گونگے پن، دیوانگی، برص، جذام اور دوسرے برے امراض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (نہج الفصاحہ ص ۱۰۰، حدیث ۵۱۰)

﴾چار چیزوں سے خدا کی پناہ﴿

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ دُعَاءٍ لَا يَسْمَعُ وَ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ اَعُوذُبِكَ اَللّٰهُمَّ مِنْ شَرِّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے معبود! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے، ایسے دل سے جو خشوع و خضوع نہ رکھتا ہو، ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے، ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو، میرے معبود مجھے ان چار چیزوں کی برائی سے محفوظ فرما۔ (نہج الفصاحہ ص ۱۰۲، حدیث ۵۱۸)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

مجاہدوں کا استقبال

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ : بَعَثَ سَرِیَّۃً فَلَمَّا رَجَعُوْا قَالَ : مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوُا الْجِھَادَ الْاَصْغَرَ وَبَقِیَ عَلَیْھِمُ الْجِھَادُ الْاَکْبَرُ قِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْجِھَادُ الْاَکْبَرُ قَالَ : جِھَادُ النَّفْسِ.

ایک دفعہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو ایک سریہ کی طرف بھیجا جب لوگ واپس پہنچے تو فرمایا آفرین ہو ان لوگوں پر جو جہاد اصغر سے واپس آئے ہیں اور جہاد اکبر ان کے ذمے باقی ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ جہاد اکبر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اپنے نفس کے ساتھ جہاد۔ (معانی الاخبار ص ۱۵۷)

لوگوں کو نصیحت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ : لِقَوْمٍ یَتَحَدَّثُوْنَ وَ یَضْحَکُوْنَ : اُذْکُرُوا الْمَوْتَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَلَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند لوگوں کو دیکھا جو باتیں کرتے کرتے ہوئے ہنستے جا رہے تھے تو آپؐ نے ان سے فرمایا: لوگو! موت کو یاد کرو خدا کی قسم! جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں اگر تم دیکھتے تو بہت کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔

(جامع السعادات ج ۳، ص ۴۲)

خیانت کار تاجر سے واسطہ پڑا

مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہِ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ بِرَجُلٍ یَبِیْعُ طَعَامًا فَسَاَلَہٗ کَیْفَ

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

تَبِيْعُ فَاَخْبَرَهُ فَاَوْحَى اللهُ اِلَيْهِ اَنْ اَدْخِلْ يَدَكَ فِيْهِ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهِ فَاِذَا هُوَ مَبْلُوْلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ غَشَّ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے شخص کی طرف سے گزرے جو کھانے پینے کی چیزیں بیچ رہا تھا آپؐ نے پوچھا کہ کیسے بیچ رہے ہو؟ اس نے بتا دیا مگر فوراً وحی آئی کہ ان چیزوں کے نیچے ہاتھ ڈالیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیا تو یہ چیزیں گیلی تھیں یہ دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو چیزوں میں ملاوٹ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (مجموعہ ورام ج ۱، ص ۸۵)

﴿ ایک مرنے والے کے پسماندگان سے فرمایا ﴾

مَرَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِقَبْرٍ دُفِنَ فِيْهِ بِالْاَمْسِ اِنْسَانٌ وَ اَهْلُهُ يَبْكُوْنَ فَقَالَ: لَرَكْعَتَانِ خَفِيْفَتَانِ مِمَّا تَحْتَقِرُوْنَ اَحَبُّ اِلٰى صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ مِنْ دُنْيَاكُمْ كُلِّهَا.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی قبر کے قریب سے گزرے جو گزشتہ روز دفن ہو چکا تھا قبر کے قریب اس کے اہل و عیال رو رہے تھے آپؐ نے فرمایا: دو رکعت نماز جسے تم لوگ خفیف جانتے ہو اس صاحب قبر کے لیے تمہاری پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔ (مجموعہ ورام ج ۲، ص ۲۲۵)

﴿ آخری زمانے کے بچوں سے پریشانی ﴾

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ: اَنَّهُ نَظَرَ اِلٰى بَعْضِ الْاَطْفَالِ فَقَالَ وَيْلٌ لِاَطْفَالِ اٰخِرِ الزَّمَانِ مِنْ اٰبَائِهِمْ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ اٰبَائِهِمُ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَا مِنْ اٰبَائِهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُعَلِّمُوْنَهُمْ شَيْئًا مِنَ الْفَرَائِضِ وَاِذَا تَعَلَّمُوْا

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

اَوْلَادُهُمْ مَنَعُوْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُمْ بِعَرَضٍ يَسِيْرٍ مِنَ الدُّنْيَا فَاَنَا مِنْهُمْ بَرِيْءٌ وَ هُمْ مِنِّيْ بِرَاءٌ.

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپؐ نے چند بچوں کو دیکھا تو فرمایا آخری زمانے کے اولاد پر افسوس ہو ان کے والدین کی طرف سے۔ کہا گیا : اے اللہ کے رسولؐ ! کیا ان کے والدین کی طرف سے، فرمایا گیا : اے اللہ کے رسولؐ ! کیا ان کے آباء مشرک ہیں ان کی طرف سے فرمایا نہیں مومن ماں باپ کی طرف سے افسوس ہے۔ جو اپنی اولاد کو فرائض کی تعلیم ہی نہیں دیتے، جب اولاد احکام کو سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں روکتے ہیں اور صرف اسی پر قناعت کرتے ہیں کہ مال دنیا میں سے کچھ کما سکیں۔ میں ایسے والدین سے بیزار ہوں اور وہ مجھ سے بیزار ہیں۔ (مستدرک الوسائل ج ۲، ص ۶۲۵)

﴿ایک عملی درس﴾

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ : نَزَلَ بِاَرْضٍ قَرْعَاءَ فَقَالَ لِاَصْحَابِهٖ ائْتُوْا بِحَطَبٍ فَقَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَحْنُ بِاَرْضٍ قَرْعَاءَ مَا بِهَا مِنْ حَطَبٍ قَالَ : فَلْيَاْتِ كُلُّ اِنْسَانٍ بِمَا قَدَرَ عَلَيْهِ فَجَاءُوْا بِهٖ حَتّٰى رَمَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ هٰكَذَا تَجْتَمِعُ الذُّنُوْبُ ثُمَّ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوْبِ فَاِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ طَالِبًا : اَلَا وَ اِنَّ طَالِبَهَا يَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ وَ كُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنَاهُ فِيْ اِمَامٍ مُبِيْنٍ.

ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بنجر زمین کی طرف سے گزرے تو اپنے اصحاب سے فرمایا مجھے لکڑیاں جمع کر کے دو انہوں نے عرض کیا : اے اللہ کے رسولؐ ! ہم ایک بنجر زمین میں سے لکڑی کہاں سے لائیں ؟ یہاں تو لکڑی ہے ہی نہیں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر شخص جتنی لا سکتا ہے اتنی ہی لائے۔ ہر شخص نے زمین سے لکڑی اور پودوں کے تنکے اٹھا اٹھا کر آپؐ کے سامنے ڈال دیئے جو ایک ڈھیر بن گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دیکھو گناہ بھی اسی طرح جمع ہوتے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا: چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی پرہیز کرو کیونکہ ہر چیز تلاش کرنے والے کو مل جاتی ہے اور لوگ جو کچھ کرتے ہیں گناہوں کو تلاش کرنے والے لکھ لیتے ہیں۔ لوگ جسے اپنے سے پہلے بھیج دیتے ہیں۔ ان کے آثار اور کاموں کو اور ہم نے ہر چیز کو واضح اور روشن رہبر کے سامنے احاطہ کر رکھا ہے۔

(اصول کافی ج ۲، ص ۲۸۸، باب استصفار الذنب)

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ

اخلاق اہلبیت علیہم السلام

سید مہدی الصدر

مترجم

سید ذوالفقار علی زیدی

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

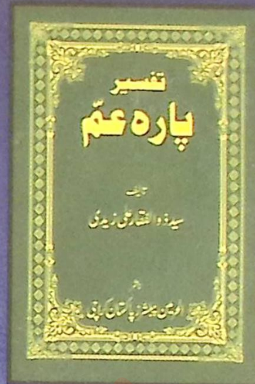

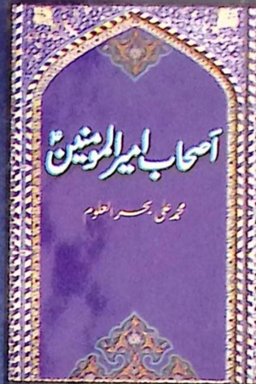

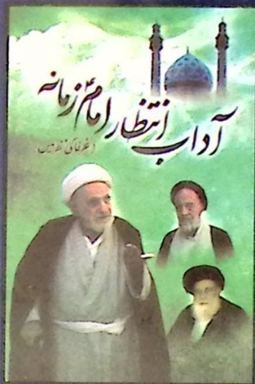

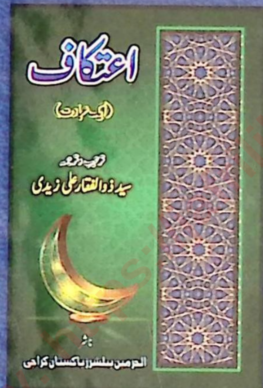

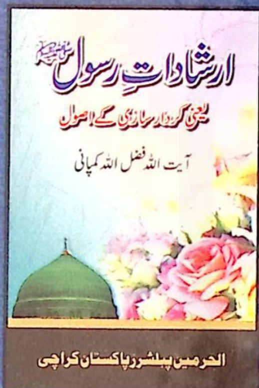

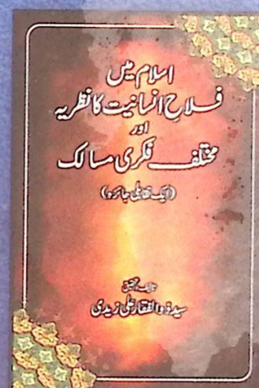

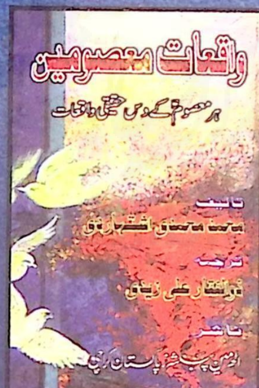

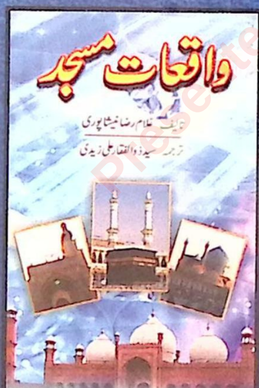

الحرمین پبلشرز پاکستان کراچی

Presented By: https://jafrilibrary.com